آذکار کے فضائل اور معارف پر ایک منفرد کاوش

ذکرِ الٰہی سے معرفتِ الٰہی تک

قرآن مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

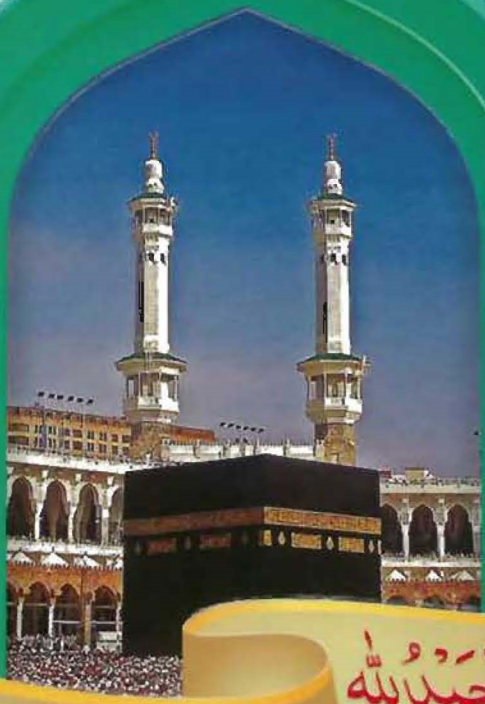

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

تالیف
عبدالمنان راسخ

ادارہ کتاب و حکمت فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

1

اذکار کے فضائل اور معارف پر ایک منفرد کاوش

ذکرِ الٰہی سے معرفتِ الٰہی تک

قرآن مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں

تالیف

ابو الحسن عبد المنان الراسخ

ادارہ کتاب و حکمت فیصل آباد
0300-6686931

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2

نام کتاب	ذِکر الٰہی سے معرفت الٰہی تک
نام مؤلف	أبوالحسن عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ
ایڈیشن	پہلا
تعداد	2200
صفحات	600
قیمت	1000
کمپوزنگ وڈیزائننگ	محمد ذیشان مشتاق +92 302 814 88 28

فری تقسیم کرنے والے احباب ہمارے ساتھ رابطہ کریں
ہمارا تعاون نمایاں نظر آئے گا

ادارہ کتاب و حکمت فیصل آباد

راسخ اکیڈمی فیصل آباد

123 مسلم ٹاؤن تھری سرگودھا روڈ فیصل آباد پاکستان

0300-6686931

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3

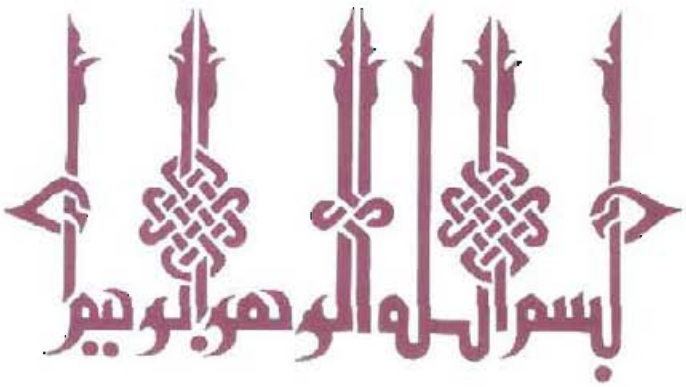

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4

24 گھنٹے کے مسلسل ذِکر سے زیادہ ثواب پانے کے لیے مندرجہ ذیل ذِکر پڑھتے رہیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ [1]

[1] السلسلة الصحيحة: 2578

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرس

پیغامِ راسخ	8
ایک بنیادی اور ضروری بات	9
تقریظ	10
گزارشاتِ راسخ	13
ذِکر کے معانی اور مطالب	15
ذِکر کی چند اہم اقسام	21
اذکار کے آداب	27
اذکار کے فضائل اور فوائد	31
اَذکار میں رکاوٹ والے اعمال	49
دُعائیں کیسے قبول ہوتی ہیں؟	53
مسنون دعاؤں کی برکات	77
تعوذ کے معانی اور فضائل	97
بسم اللہ کے معانی اور فضائل	103
بعض سورتوں کے معانی اور فضائل	113

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

123 آیۃ الکرسی کے معانی اور فضائل

151 عظیم قرآنی دُعا کے معانی اور فضائل

163 خواتیم سورت البقرہ کے معانی اور فضائل

177 حسبنا اللہ کے معانی اور فضائل

193 سورت اخلاص کے معانی اور فضائل

207 معوذتین کے معانی اور فضائل

227 اسم اعظم کے معانی اور فضائل

239 اسمائے حسنیٰ کے معانی اور فضائل

251 صبح وشام کے اَذکار، معانی اور فضائل

261 سونے کے اَذکار، معانی اور فضائل

275 سبحان اللہ کے معانی اور فضائل

291 الحمدللہ کے معانی اور فضائل

307 لا الہ الا اللہ کے معانی اور فضائل

321 اللہ اکبر کے معانی اور فضائل

331 چار مبارک کلمات کے معانی اور فضائل

351 لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

367 سُبحان اللہ وبحمدہ کے معانی اور فضائل

385 استغفار کے معانی اور فضائل (حصہ اول)

401 استغفار کے معانی اور فضائل (حصہ دوم)

419 استغفار کے معانی اور فضائل (حصہ سوم)

439 سید الاستغفار کے معانی اور فضائل

455 ذکرِ توحید کے معانی اور فضائل

573 شفا والے اَذکار، معانی اور فضائل

493 جنت میں لے جانے والے اَذکار

509 دُرود وسلام کے معانی اور فضائل

529 وہ اذکار اور دُعائیں جو کبھی نہیں چھوڑیں

547 آلِ رسول اور اہل بیت کے خاص اَذکار

559 شیطان سے بچانے والے خاص اَذکار

567 اَذکار بے اثر کیوں.....؟

583 اَذکار میں غفلت کے نقصانات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغام راسخ

مسلمان کا رشتہ ہی اللہ تعالیٰ سے ''یاد'' کا ہے، غفلت تو ایک لمحے کی بھی گوارا نہیں ہے، تبھی تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ [1] ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بہت کثرت سے یاد کیا کرو۔'' اور ایک مقام پر اِرشاد فرمایا کہ اپنے اللہ کو شوق، خوف اور دھیمی آواز میں یاد رکھا کرو۔ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ [2] ''اور یاد بھلا دینے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔'' اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ کو یاد کرتے تھے، جیسا کہ صحیح حدیث میں آتا ہے۔ (يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ) [3]

اے اللہ! ہمیں بھی ایسا بنا دے

[1] سورۃ الاحزاب:41 [2] سورۃ الاعراف:205 [3] الصحیح لمسلم:373

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک بنیادی اور ضروری بات

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ سب سے بہترین ذِکر، سب سے بہترین وظیفہ، سب سے بہترین دَم، سب سے بہترین دُرود اور سب سے بہترین دُعا وہ ہے، جو ہمیں معصوموں کے امام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھلائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو تمام اوقات کی دُعائیں اور اَذکار سکھلائے ہیں، جو کہ نہایت مختصر ہیں، حد درجہ بلیغ بھی ہے اور اُن کی قبولیت بھی یقینی ہے۔

اور اِس کتاب میں صرف یہی کچھ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

قائدِ ملتِ سلفیہ حضرت الامیر صاحب کے قلم سے

مولانا عبدالمنان راسخ، ماشاء اللہ ہماری جماعت کے مقبول ومحبوب علماء میں سے ہیں، ان کی تحریر عموماً بامقصد اور آج کی اصطلاح میں ''ٹارگٹڈ'' (Targeted) ہوتی ہے اور اُس کا ہدف سننے اور پڑھنے والوں کو دین پر عملی طور پر چلنے کے لیے آمادہ وتیار کرنا اور ذِکر الٰہی کی طرف توجہ دلانا اور اللہ رب العالمین سے اپنا تعلق جوڑنے اور مضبوط کرنے کی ترغیب دینا ہوتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب بھی ان کی اسی سوچ اور اسی کاوش کی ایک اہم کڑی ہے۔ انسان اور خصوصاً ایک مسلمان کس طرح ذِکر الٰہی کی مختلف شکلوں، تلاوتِ قرآن، مسنون اَذکار، دعا، استغفار، درود وسلام وغیرہ، کے ذریعے اپنے رب سے اپنے تعلق کو مضبوط بنا کر اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو سنوار سکتا ہے، اس کا طریقہ اور مکمل لائحہ عمل انہوں نے اپنی مفید تصنیف میں واضح فرمایا ہے۔

اللہ کے ذِکر کی طرف رغبت دلانے والی، اس عظیم عمل فائدہ اور ثواب اور اس کا طریقہ بتانے والی بہت سی کتابیں موجود ہیں، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مولانا عبدالمنان راسخ کی یہ کتاب ان میں ایک نمایاں مقام کی حامل ہے اور اسے اس موضوع پر جامع ترین اور مستند ترین کتابوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اس میں اذکار کی ضرورت، اہمیت اور فوائد کے ساتھ ساتھ ان کے معانی اور مطالب پر بھی پرمغز بحث کی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ کون سی چیزیں اور اعمال ان کے فوائد پوری طرح سمیٹنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں اور کون سے عوامل ان کی قبولیت اور اثر پذیری کم کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ مولانا راسخ کی اس کوشش اور کاوش کو قبول ومنظور فرما کر اس کا بہترین اجر انہیں عطا فرمائے، اور اسے عوام وخواص کے لیے نافع اور فائدہ مند بنائے۔ آمین

ساجد میر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

جانشینِ شہید ملت انجینئر علامہ حافظ ابتسام الٰہی ظہیر (آف لاہور)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولانا عبدالمنان الراسخ سے میرے تعلقات کئی برسوں پہ محیط ہیں میں نے مولانا عبدالمنان راسخ کو ایک علم دوست انسان پایا ہے، آپ ایک فصیح وبلیغ خطیب اور صاحبِ قلم وقرطاس ہیں، جس موضوع پر بولتے اور لکھتے ہیں، اُس موضوع پر بولنے اور لکھنے کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ آپ کی تقریریں سننے والے لوگ آپ کے خطابات سے استفادہ کرتے اور آپ کی تحریریں پڑھنے والے لوگ علم وحکمت کے موتیوں کو چنتے اور اپنی زندگی کے اندر اصلاح کو اور اپنی زندگی کو کتاب وسنت کی تعلیمات کے رنگ میں رنگنے کی جستجو کرتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں مولانا عبدالمنان راسخ نے اَذکار کے حوالے سے جس انداز میں قلم کو چلایا ہے، یقیناً وہ ہر اعتبار سے قابلِ تحسین ہے آپ نے بڑی تعداد میں صحیح احادیث کو جمع کر کے مختلف اذکار کی فضیلت کو کچھ اس انداز میں واضح فرما دیا ہے کہ اَذکار میں دلچسپی رکھنے والے لوگوں کا ذوق وشوق دوچند ہو جاتا ہے، یقیناً اَذکار باعمل مسلمان کی روح کی غذا ہیں، دل کا اطمینان اور سینے کا قرار ہیں، اس کی روحانی اور جسمانی بیماریاں کو دور کرنے کا سبب اس کی زندگی کے اندھیاروں کو روشنی میں تبدیل کرنے کا ذریعہ ہیں، جو لوگ ذِکر اللہ سے دور ہیں درحقیقت وہ جیتے جی بھی مردوں والی زندگی گزار رہے ہیں اور جو لوگ اَذکار کر رہے ہیں درحقیقت وہ آبِ حیات کو پی رہے ہیں کہ یہ ذِکر فقط ان کی اس زندگی کو نہیں سنوارے گا بلکہ ان کی اُخروی زندگی کی کامیابی وکامرانی کا سبب بھی بن جائے گا۔

بھائی عبدالمنان راسخ کی اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اِنسان میں اس بات کی تمنا، طلب اور خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ بھی اپنی زندگی کے نشیب وفراز میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا کثرت سے ذِکر کرتا رہے اور ہر موقع پر اس کی بارگاہ میں آ کر اپنی التجاؤں، تمناؤں، خواہشات اور استغاثوں کو پیش کرتا رہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ بھائی عبدالمنان راسخ کی اِس کاوش کو قبول ومنظور فرمائے اور ہم سب کو کثرت سے اپنا ذِکر کرنے والا اور اپنی بارگاہ میں ہاتھوں کو پھیلانے والا بنائے۔ آمین

ابتسام الٰہی ظہیر (لاہور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

عرب وعجم کی مقبول اور معروف شخصیت کے قلم سے

ذِکر الٰہی اس عظیم نعمت کا نام ہے جو انسانی سرور اور قلبی اطمینان کا راز ہے۔ ذِکر الٰہی سراپا خیر و برکت ہے۔ ذِکر الٰہی وہ لذت وحلاوت ہے جس سے اللہ رب العزت انسان کو جنت میں بھی محروم نہیں کریں گے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے بہترین اور پاکیزہ عمل کہا ہے اور درجات کی بلندی اور سونے وچاندی کو خرچ کرنے اور میدانِ کارزار میں گردن کٹنے اور کٹوانے سے افضل گردانا ہے۔ ذِکر الٰہی ہی تو انسان کی فکری وعملی انحراف سے بچاؤ کا مضبوط حفاظتی حصار ہے اور جسمانی، نفسیاتی اور روحانی بیماریوں سے بچاؤ کا نسخہ کیمیا ہے، ذِکر الٰہی جہاں انسان کو اللہ رب العزت کا محبوب ومقرب بناتا ہے وہاں مستجاب الدعوات بھی بناتا ہے۔ اور ذِکر الٰہی میں مشغول ہونے والوں کے تذکرے تو خود ان کا مالک اپنی نورانی مخلوق کے سامنے کرتا ہے اور جو اس کو اپنا وتیرہ اور شعار بنالیتا ہے تو رب العزت اس کی مغفرت اور بخشش کی نویدیں نورانی مخلوق کے ذریعے سنواتے ہیں۔ اسی لیے سیدنا ابوموسی اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الحَيِّ وَالمَيِّتِ ''اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا، زندہ اور مُردے کی مثال ہے۔ (صحیح البخاری:6044) اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَثَلُ البَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللَّهُ فِيهِ وَالبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللَّهُ فِيهِ مَثَلُ الحَيِّ وَالمَيِّتِ ''اس گھر کی مثال جس میں اللہ رب العزت کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا، زندہ اور مُردے کی مثال ہے۔ صحیح الجامع:5827

قارئین کرام! آج کے پرفتن اور پرقلق دور کے اندر اس نعمت کو جاننا اور پھر حاصل کرنا ہر شخص کی ضرورت ہے۔ اور اس کے متعلق آگاہی دینا خوش نصیب لوگوں کا شعار ہے، انہیں خوش نصیبوں میں سے ہمارے محترم ومکرم فاضل وپیارے بھائی الشیخ عبدالمنان راسخ (حَفِظَهُ اللّٰه وَسَلَّمَهُ وَاسْتَعْمَلَهُ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ) ہیں۔ جو ایک نیک، صالح محقق عالم دین، مبلغ اور مربی ہیں، جنہوں نے ''فضائل اذکار'' کتاب لکھ کر خصوصا کاروان دعوت میں شریک ہونے والوں کے لیے زادراہ اور عام مسلمانوں کے لیے بڑی خیر خواہی کا قدم اٹھایا ہے، جس سے ہمارے دل بہت سرشار ہوئے ہیں۔ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے جہاں بہت علم کی نعمت سے نوازا ہے وہاں عمل صالح اور خوش اخلاقی اور تواضع کے ساتھ ساتھ قلم سیال کی نعمت سے بھی نوازا ہے۔ ہماری بڑی امیدیں ان سے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایمان صحت، خوشی اور عزت اور برکت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور دنیا کے تمام طبقات کے لوگوں کو اس کتاب سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے ایک ایک حرف کو صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

حررہ

قاری صہیب احمد میر محمدی عفی عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گزارشاتِ راسخ

ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو اپنے بندوں کو نیکی کی توفیق دیتا ہے اور اپنی رحمت کے ساتھ بندوں کے نیک اعمال قبول بھی کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے اِس نیک عمل کو قبول کرے اور ہمیں اپنے دین کی نشر واشاعت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دُرود وسلام، معصوموں اور نبیوں کے امام حضرت محمد ﷺ کے لیے جنہوں نے نیک اعمال کی تمام راہیں واضح کیں اور ہمیں اُن پر چلنے کے لیے جن قواعد وضوابط آداب کی ضرورت تھی وہ سارے کے سارے بیان فرما دیئے، اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

رحمت اور بخشش کی دُعا تمام اہل بیت، اصحابِ رسول اور سلف صالحین رضی اللہ عنہم کے لیے جنہوں نے نیک اعمال کی راہوں کو نہ مٹنے دیا نہ اُمت کو اُن سے ہٹنے دیا بلکہ اِن راہوں میں جس نے جو بھی رکاوٹ کھڑی کرنے کی کوشش کی ہمارے اسلاف نے اُن کو ناکام اور نامراد کر دیا اللہ تعالیٰ اُن کی قبروں کو نور سے بھر دے۔ آمین

یہ کتاب ہر مسلمان کے لیے انمول ''تحفہ'' ہے ہم نے اِس کتاب میں تمام مشہور ومعروف اَذکار کے معانی اور فضائل تحریر کر دیئے ہیں اِن سے خود بھی فائدہ اُٹھائیں اور اپنے ہر ملنے والے کو بھی یہ فکر دینے کی کوشش کریں کہ عقیدے اور عمل کی اصلاح اَذکار کی معرفت کے بغیر کسی صورت بھی ممکن نہیں ہے۔

ہماری کتاب کا موضوع تمام اَذکار اور دُعاؤں کو جمع کرنا نہیں ہے، بلکہ صرف اور صرف اُن اَذکار اور دُعاؤں کو تحریر کرنا مقصد ہے، جن کے فضائل رسول اللہ ﷺ نے بڑی محبت اور کثرت کے ساتھ بیان کیے ہیں اور اُمت جہاں اُن فضائل سے دور ہے وہاں اُن کے معانی اور مفاہیم سے بھی لاعلم ہے، ایسے لوگوں میں ایک ولولہ اور شوق پیدا کیا جائے اور اُن کو فضائل والے اَذکار کے ساتھ جوڑا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس کتاب کو پڑھ کر جہاں آپ روحانی سکون محسوس کریں گے، اِس کو عمل میں لانے سے جہاں آپ کی مشکلات حل ہوں گی وہاں آپ کے لیے خیر و برکت کے لیے بے شمار دروازے کھل جائیں گے۔

اور سب سے بڑھ کر اِس کتاب پر اعتماد والی بات یہ ہے کہ ہم نے پوری کتاب میں کوئی ایک ایسی روایت بھی ذِکر نہیں کی جو مطلق طور پر ضعیف ہو، بلکہ اِس کتاب میں درج ہر حدیث قبول کے درجے کو پہنچتی ہے۔

البتہ وہ روایات کہ جن کے صحیح اور ضعیف ہونے میں فن کے ماہرین کا اختلاف ہے اُن میں بھی ہم نے ''فضائل اَذکار'' میں جس کو راجح سمجھا ہے ذِکر کرتے ہوئے معروف امام کا حکم صحت بھی نقل کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ تمام محدثین کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین

اِس وقت اُمت کی اکثریت من گھڑت اَذکار اور وظائف میں بُری طرح گرفتار ہے، اُن کو بے سروپا اَذکار سے نکالنے کے لیے بھی ہماری یہ کتاب روشنی کا مینار ثابت ہوگی اور اِسی طرح جعلی عاملوں کی کارستانیاں آپ کے سامنے ہیں، اُن سے بچنے کے لیے یہ کتاب ایک مضبوط ہتھیار کی حیثیت رکھتی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ذِکر فکر والی زندگی عطا کرے اور یاد رکھنا! دونوں جہاں میں کامیابی کی راہ صرف اور صرف اَذکار والی ہے اور یہی سب کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اِس محنت کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین

عبدالمنان راسخ

مدیر ادارہ کتاب وحکمت

123 مسلم ٹاؤن 3 سرگودھا روڈ فیصل آباد

0300-6686931

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

15

ذِکر کے معانی اور مطالب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا [1]

''پس تم اللہ کو اِس طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو یا اِس سے بھی زیادہ۔''

لفظ ''ذِکر'' مصدر ہے اور اِس کا معنی ہے ''یاد کرنا، یاد رکھنا'' اور ذِکر الٰہی کا عام فہم مطلب یہی ہے کہ اپنے سچے معبود ''ربّ العالمین'' کو یاد رکھنا، زبان سے اُس کی حمد و ثنا کرنا اور اپنے پورے وجود کو اُس کے احکامات کے سامنے جھکا دینا ہے۔

قرآن شریف کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ذِکر ملتے جلتے کئی معانی کے لیے اِستعمال ہوتا ہے۔

1 قرآن

قرآن پاک میں کئی ایک مقامات پر ''ذِکر'' کا معنی ''قرآن شریف'' بھی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا ہے۔

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ [2]

''اور یہ قرآن ایک مبارک ذِکر ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے کیا تم اِس کے بھی منکر ہو؟''

2 نماز

اِسی طرح ذِکر نماز کے معنی میں بھی آتا ہے جس طرح کہ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝ [3]

[1] سورۃ البقرۃ:200 [2] سورۃ انبیا:50 [3] سورۃ طٰہٰ:20

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں ہی اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ہے پس صرف تم میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔''

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ [1]

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دِن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذِکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

اِن آیات میں نماز کے لیے اور خطبہ جمعہ کے لیے ذِکر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

3 نصیحت

ذِکر نصیحت کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے جس طرح کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ [2]

''اور بلاشبہ یقین جان لو ہم نے اِس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟''

اِس آیت میں اور اِسی طرح قرآن و حدیث کی کئی ایک نصوص میں ''ذِکر'' نصیحت کے معنی میں وارد ہوا ہے۔

4 علم

ذِکر علم کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ [3]

''آپ سے پہلے ہم نے مردوں پر ہی وحی بھیجی اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو۔''

[1] سورۃ جمعہ:9 [2] سورۃ قمر:40 [3] سورۃ انبیا:7

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس آیت میں ''اہل ذِکر'' سے مراد ''اہل علم'' ہیں۔

5 دلیل

اور اِسی طرح قرآن مجید میں ذِکر دلیل کے معنی میں بھی آیا ہے جیسا کہ اِرشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿1﴾

''کیا اُنہوں نے اللہ کے سوا معبود بنا لیے ہیں؟ کہہ دیجئے! تم اپنی دلیل پیش کرو یہ میرے ساتھ والوں کی دلیل اور مجھ سے پہلے والوں کی دلیل ہیں بلکہ اکثر لوگ حق کو جانتے نہیں اِس لیے منہ موڑ لیتے ہیں۔''

6 حفظ

ذِکر کا ایک معنی ''حفظ کرنا'' اور ''یاد کرنا'' بھی ہے، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿2﴾

''اور جب ہم نے تم سے پختہ وعدہ لیا اور تمہارے اوپر طور پہاڑ کو بلند کیا کہ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اُس کو مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اِس میں ہے اُس کو یاد رکھو! تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔''

اِس آیت میں ذِکر کا مطلب اچھی طرح یاد کرنا ہے۔

7 اطاعت

ذِکر کا معنی اطاعت اور فرماں برداری بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿3﴾

''پس تم میرا ذِکر کرو، میں تمہارا ذِکر کروں گا اور میرا شکر ادا کرو، میری ناشکری نہ کرو۔''

﴿1﴾ سورۃ الانبیا:24 ﴿2﴾ سورۃ البقرۃ:63 ﴿3﴾ سورۃ البقرۃ:152

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں ذِکر سے مراد اطاعت ہے، یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم میری اطاعت کرو گے تو میں تمہارے لیے آسانی کرتے ہوئے، تمہیں ہر مشکل سے نکالتے ہوئے تمہارے درجات کو بلند کر دوں گا۔

8 شرف

ذِکر کا معنی بلندی، شرف اور عزت کا بھی ہے، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝ [1]

''بلاشبہ یہ شرف ہے آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے اور عنقریب اِن سے سوال کیا جائے گا۔''

9 بیان

ذِکر کا ایک معنی بیان بھی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھاتے ہوئے اِرشاد فرمایا ہے کہ

ص وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ [2]

''اور قسم ہے ذِکر والے قرآن کی۔''

ذِکر والے سے مراد، بیان والا قرآن کہ جس میں ہر چیز کی وضاحت اور بیان موجود ہے۔

یہ وہ چند معانی ہیں، جو ہم نے قرآن کی روشنی میں تحریر کر دیئے ہیں اِس کے علاوہ بھی ذِکر وحی کے معنی میں، عذاب کے معنی میں وارد ہوا ہے۔

[1] سورۃ الزخرف:44 [2] سورۃ ص:1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

21

اَذکار کی اقسام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿1﴾

''پس تم اللہ کا ذِکر کرو جس طرح اُس نے تمہیں سکھایا ہے جسے تم پہلے نہیں جانتے تھے۔''

کسی بھی مسلمان کے لیے دُنیا میں حقیقی کامیابی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پالے اور اللہ تعالیٰ کو پا لینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اُس کی ذات اور صفات کے متعلق وہی عقیدہ بنا لے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری معصوم پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے ذریعے بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بعد کسی بھی مسلمان کے لیے سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ اپنی زبان کو اُس کے ذکر سے تروتازہ رکھے اور ہمہ وقت ذِکر الٰہی میں مصروف رہے، ایک مسلمان درخت کی شاخوں کی طرح متعدد انداز میں اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتا ہے اور جو ذِکر اللہ تعالیٰ نے ہم کو سکھلایا ہے اُس کی مشہور و معروف تقریباً چھ اقسام ہیں، ہمیں اُنہی اقسام میں رہ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیے اور اُس کا ذِکر کرنا چاہیے۔

اپنی من مانی اور مرضی

ذِکر کے معاملے میں کوشش کر کے الفاظ اور انداز وہی رکھنے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے

1 سورۃ البقرۃ:239

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعے ہمیں سکھلائے ہیں، اِس میں اجر بھی زیادہ ہے اور برکت بھی زیادہ ہے اور ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے ذِکر کے سب طور طریقے اور الفاظ بڑی محبت کے ساتھ سکھلائے ہیں، کئی لوگ اپنی طرف سے تکلف کرتے ہوئے ذِکر کی عربی عبارات بناتے رہتے ہیں جبکہ اُن کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی ہے کیونکہ ذِکر کی سب اقسام قرآن وحدیث میں بیان ہو چکی ہیں جن میں سے چھ کا تذکرہ ابھی کیا جاتا ہے۔

1 تسبیح

ہم ''تسبیح'' کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں، ''تسبیح'' کا تفصیلی ذِکر آگے آنے والا ہے یہاں مختصر طور پر یہ بات سمجھ لیں کہ ''تسبیح'' کا معنی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کو اُس کی ذات، صفات اور اختیارات میں بے عیب اور باکمال تسلیم کرنا اور اپنی زبان سے اُس کی پاکی اور پاکیزگی بیان کرنا۔

2 تحمید

ہم ''تحمید'' کے ساتھ بھی اللہ کا ذِکر کرتے ہیں، ''تحمید'' کا تفصیلی بیان آگے آنے والا ہے یہاں پر یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ''تحمید'' کا معنی ہوتا ہے ''تعریف کرنا، حمد وثنا کرنا، خوبی بیان کرنا'' تو ہم مسلمان اللہ کی حمد کے ساتھ بھی اُس کا ذِکر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی حمد کے تمام کلمات ہمیں سکھلا دیئے ہیں۔

3 تہلیل

تہلیل کا معنی ہے ''لا الہ الا اللہ'' کہنا اور یہ کلمہ دین کی بنیاد ہے، اِس سے بندہ مسلمان ہوتا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار کرتے ہوئے تمام باطل معبودوں کا اِنکار کرتے ہیں اور اپنی زبان سے ''لا الہ الا اللہ'' کہتے ہیں یہ توحید کا کلمہ ہے اور اِس کا تفصیلی بیان بھی چند صفحات کے بعد آگے آنے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4 تکبیر

ہم ''تکبیر'' کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں اور ''تکبیر'' کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا جیسے کہ ہم کہتے ہیں کہ ''اللہ اکبر'' اللہ سب سے بڑا ہے، اُس کی بڑائی اور کبریائی کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی بڑائی کے بھی کلمات سکھلائے ہیں جن کا ذِکر آگے آنے والا ہے۔

5 حوقلہ

حوقلہ کا معنی ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پڑھنا ہے یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اُس کی مدد کے بغیر نہ حرکت کر سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں، توفیق کے سب خزانے اُسی کے پاس ہیں ہم اُس کے آگے بے بس اور محتاج ہیں، اِس کا تفصیلی ذِکر بھی آگے آنے والا ہے۔

6 استغفار

''اِستغفار'' کا معنیٰ ہے ''بخشش طلب کرنا'' یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کو یہ بات کہنا کہ اے میرے اللہ! میں گناہ گار ہوں، میں نے بہت گناہ کیے ہیں، مجھے اپنے سب گناہوں کا اعتراف ہے، میں اپنے گناہوں پر بہت زیادہ شرمندہ ہوں، مجھے گناہوں کے بُرے اثرات سے بچالیں اور میرے گناہوں کو معاف کرتے ہوئے مجھے اپنی رحمت اور بخشش میں ڈھانپ لیں۔

''اِستغفار'' یعنی اللہ سے معافی مانگنا اور اللہ تعالیٰ سے معافی کو حاصل کرنا اصل کامیابی ہے، جس کو معافی مل گئی اُس کو ہر نعمت مل گئی، کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ رحمٰن، رحیم اور کریم ہیں، ہمارے اور پیارے اللہ کے درمیان سب سے بڑی رکاوٹ گناہوں کی ہوتی ہے، ہم گناہوں کی وجہ سے بہت زیادہ آزمائشوں اور نحوستوں میں گرفتار ہوجاتے ہیں اور جب یہ رکاوٹ ختم ہوتی ہے، ہمیں معافی کا خزانہ نصیب ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے لیے اپنے کرم اور اپنی نوازشات کے سب خزانے کھول دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر معصوموں کے امام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام نبیوں اور رسولوں نے اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ اِستغفار ہی کیا ہے، اُس سے اُس کی بخشش کا خزانہ ہی مانگا ہے، حالانکہ وہ گناہ کے تصور سے بھی پاک شخصیات تھیں، قرآن پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام نبی علیہم السلام اپنی قوموں کو بار بار اِستغفار کا حکم ہی کرتے رہے ہیں، کیونکہ اِس سے ہر تکلیف دور ہوتی ہے اور ہر خیر حاصل ہوتی ہے۔

یاد رہے! گناہ نہ بھی ہوں تو اِستغفار مستقل عبادت ہے اور اس میں حلاوت ہے اور بندے کی طرف سے اللہ کی بارگاہ میں بہت زیادہ عاجزی کا اظہار ہے۔ مزید اِستغفار کے متعلق تفصیلی باتیں آگے آرہی ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچے دِل سے اِستغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

27

اذکار کے آداب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جس طرح سب مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذِکر اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور یہ عبادت نہایت اہتمام اور شوق سے کرنی چاہیے، مندرجہ ذیل سطور میں ہم ذِکر کے چند آداب تحریر کریں گے اگر اِن کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ذِکر کی سب برکات عطا فرما دیتے ہیں۔

1 طہارت

اگر کوئی شخص بغیر وضو کے بھی اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتا ہے تو یہ جائز ہے، تمام روایات کو جمع کیا جائے تو بغیر وضو کے ذِکر کا جواز معلوم ہوتا ہے لیکن افضل، بہتر اور برتر عمل یہ ہے کہ آپ باوضو اللہ تعالیٰ کا ذِکر کریں، اِس سے جہاں آپ کو ذِکر کی حلاوت نصیب ہوگی، فرشتوں کا ساتھ ملے گا، وہاں ساتھ ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو ذِکر سے حاصل ہونے والی تمام خیر و برکات بھی عطا فرما دیں گے۔

2 اللہ کی عظمت کا استحضار

ذِکر کرتے ہوئے آپ کے دِل و دماغ پر اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت اور شان وشوکت چھا جانی چاہیے آپ کے وجود پر جب اللہ تعالیٰ کی سلطنت اور ہیبت کا تصور جس قدر زیادہ غالب ہوگا آپ کے ذِکر میں اُس قدر زیادہ تاثیر ہو گی، تمام اہل علم نے اِس بات کو ذِکر کے آداب میں تحریر کیا ہے کہ ذِکر کرتے ہوئے غفلت نہیں بلکہ پوری توجہ، شعور اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور چاہت سے دِل سرشار ہونا چاہیے، ہمارے ہاں جن لوگوں کو ذِکر سے خیر نہیں ملتی اُس کی سب سے بڑی وجہ بھی یہ ہے کہ وہ صرف عادت کے طور پر غفلت میں ڈوبے ہوئے ذِکر کے الفاظ کا رٹہ لگاتے ہیں، لیکن اُن کو ذِکر کی حقیقت اور اللہ کی عظمت کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 خلوت

قرآن وحدیث کے بے شمار دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ذِکر تنہائی میں کیا جائے اُس میں بہت زیادہ فضیلت اور طاقت ہے اور تنہائی کے اعمال ہی

ہر اِنسان کی شخصیت کے آئینہ دار ہوتے ہیں اگر آپ کا دِل تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے ذِکر کی طرف مائل ہے آپ باوضو اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے تر رکھتے ہیں تو آپ کو ہر طرح بے فکر ہونا چاہیے آپ کا انجام آپ کی سوچ سے بھی زیادہ بہتر ہوگا، اللہ والے لوگوں نے ذِکر کے آداب میں اِس بات کا بھی ذِکر کیا ہے کہ ذِکر چھپ کر ہو، تنہائی میں ہو، اللہ اور بندے کے درمیان راز رہے ایسے ذِکر کی طاقت کو دنیا کی کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی۔

4 حد درجہ عاجزی

ذِکر کے آداب میں سے ایک سب سے بڑا ادب یہ بھی ہے کہ آپ نہایت تواضع، انکساری اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کریں، ذِکر کرتے ہوئے آپ کی طبیعت میں تیزی، لاپرواہی اور تکبر نہیں ہونا چاہیے بلکہ اِنتہائی عاجزی اور توجہ کے ساتھ آپ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کریں، جو شخص ذِکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے بچھ جائے، جھک جائے اور نہایت عاجزی کے ساتھ ذِکر کرے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس شخص کو دونوں جہانوں کی بلندیاں عطا کر دیتے ہیں۔

5 دھیمی آواز

قرآن مجید کے بعض مقامات سے اِس ادب کی بھی رہنمائی ملتی ہے کہ ذِکر کرتے ہوئے زیادہ چیخنے، چلّانے اور شور مچانے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ فطرتی اور دھیمی آواز میں اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرنا چاہیے، یہ انداز اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے بلکہ قرآن مجید میں جہاں بعض دُعاؤں کی قبولیت کا ذِکر ہے وہاں ساتھ ساتھ اِس بات کی طرف بھی اِشارہ موجود ہے کہ ذِکر کرتے ہوئے آواز دھیمی ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ کسی صورت بھی ردّ نہیں کرتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اور آپ کو اِن تمام آداب کا لحاظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ہمارے بعض مسلمان بھائیوں نے ذِکر کے جو نئے طور طریقے اختیار کر لیے ہیں جن میں شور برپا کرنا، گردن کا مروڑنا اور دھمال وغیرہ ڈالنا شامل ہے یہ سب چیزیں ذِکر کے آداب کے ہی منافی ہیں، اِن تمام چیزوں سے گریز کرنا چاہیے، کیونکہ سب سے بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اِسی طریقے میں برکت اور نجات ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

31

اذکار کے فضائل اور فوائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [1]

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔''

ہم نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا شخص نہیں پایا، جو کامیابی، بھلائی، صحت و عافیت، عزت و رفعت، خیر و برکات اور ہر طرح کے اچھے فوائد حاصل نہ کرنا چاہتا ہو۔ جس شخص کے بھی ہوش و حواس قائم ہیں وہ ہر صورت خیر و برکات اور فوائد کی تلاش میں لگا رہتا ہے لیکن تکلیف دہ بات یہ ہے کہ وہ ان فوائد کو اور دنیا کی خیر و برکات کو حاصل کرنے کے لیے جس راستے پر چل نکلتا ہے اس کی منزل پر کسی صورت بھی اس کو یہ خزانے حاصل نہیں ہوتے۔ کوئی شخص دولت کے پیچھے ہے، کوئی عورت کے پیچھے اور کوئی سیاسی میدان میں اپنا سب کچھ لگائے اور لٹائے ہوئے ہے، زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی فکر، یاد اور اللہ کے ذکر سے کلی طور پر خالی ہے جبکہ خیر و برکات اور دنیا کی ہر کامیابی کی طرف جانے والا رستہ براستہ اَذکار جاتا ہے آپ زندگی کے جس شعبہ میں بھی ہیں آپ وہاں نماز قرآن کے ساتھ ساتھ صبح و شام کے اَذکار اور مسنون دعاؤں کی پابندی کریں اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اس فانی دنیا میں ہی ایسے ایسے عظیم فوائد اور خزانے عطا کرے گا کہ جن کا آپ نے کبھی تصور تک بھی نہیں کیا تھا۔

آٹھویں صدی ہجری میں ایک بہت بڑے اللہ کے ولی اور قرآن و حدیث کے مشہور امام گزرے ہیں جن کو امام ابن قیم رحمہ اللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں بہت مفید کتابیں لکھی ہیں، خوشی اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کی ہر دوسری کتاب پہلی کتاب سے زیادہ مفید اور شاندار ہے شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہر مسلمان کو ان کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

[1] سورۃ الاحزاب:35

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام ابن قیم رحمہ اللہ اپنی ایک معروف کتاب ''الوابل الصیب'' میں اَذکار اور مسنون دعائیں تحریر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

((وَفِي الذِّكْرِ نَحْوُ مِنْ مِائَةِ فَائِدَةٍ)) [1]

''اور اَذکار میں سو کے قریب فوائد ہیں۔''

آپ اندازہ فرمالیں...! جو شخص کثرت سے اَذکار کرتا ہے اور مسنون اَذکار کی طرف متوجہ رہتے ہوئے اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھتا ہے وہ کس قدر عظیم فوائد اور خزانوں کا حق دار ٹھہرتا ہوگا...؟ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اَذکار کے فوائد کو بیان کرتے ہوئے کمال کر دی ہے اور قریباً 73 فوائد ذکر کیئے ہیں میں یہاں چند فوائد ذکر کرتا ہوں۔

امام صاحب نے سب سے پہلے جس فائدے کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اَذکار کی برکت سے مسلمان شیطان جیسے خطرناک دشمن کے ہر قسم کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے اور یہ ذِکر شیطان کو ذلیل وخوار اور رُسوا کر دیتا ہے۔ اور امام صاحب فرماتے ہیں کہ کسی بھی مسلمان کے لیے اس سے بڑی خیر اور اس سے بڑا فائدہ کیا ہوسکتا ہے کہ وہ شیطان جیسے خطرناک دشمن کے حملوں سے ساری زندگی محفوظ رہے۔

اور اس طرح امام ابن قیم رحمہ اللہ پچیس نمبر فائدے کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ کثرت سے اَذکار کرتے رہنے کا ایک سب سے بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مسلمان کی زبان ہر قسم کے شر سے محفوظ رہتی ہے، ایسا شخص غیبت، چغل خوری، فحش گوئی اور جھوٹ سمیت زبان کی دیگر خطرناک آفتوں سے محفوظ رہتا ہے، آپ ذرا امام صاحب کی عبارت پر غور فرمائیں:

((وَالْمُشَاهَدَةُ وَالتَّجْرِبَةُ شَاهِدَانِ بِذٰلِكَ. فَمَنْ عَوَّدَ لِسَانَهُ ذِكْرَ اللّٰهِ صَانَ اللّٰهُ لِسَانَهُ عَنِ الْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ وَمَنْ يَبِسَ لِسَانُهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَرَطَّبَ بِكُلِّ بَاطِلٍ وَلَغْوٍ وَفُحْشٍ)) [2]

''مشاہدے اور تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جس شخص نے اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر

[1] الوابل الصیب:94، دار عالم الفوائد [2] الوابل الصیب:99

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر لگا دیا ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی زبان کو ہر باطل اور فضول کام سے محفوظ کر لیتے ہیں اور جس کی زبان اللہ کے ذِکر سے خشک ہو جائے تو پھر اس کی زبان ہر طرح کی باطل، فضول اور فحش باتوں سے آلودہ ہو جاتی ہے۔"

اگر امام صاحب رحمہ اللہ کے بیان کیے ہوئے مندرجہ بالا فائدے پر غور کیا جائے تو آپ اندازہ فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر سعادت اور شرف کیا ہو سکتا ہے کہ مسلمان کی زبان ہفوات، فحشیات، لغویات سے بچ جائے اور وہ عرش وفرش کے مولا و داتا کے ذکر میں لگی رہے....؟

اور اسی طرح امام ابن قیم رحمہ اللہ نے چھتیس نمبر فائدہ بیان کیا ہے جو کہ کم وبیش چالیس صفحات پر مشتمل ہے اس میں امام صاحب نے دلائل کے انبار لگا کر اس بات کو واضح کیا ہے کہ جو شخص اَذکار میں غفلت نہیں کرتا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی زندگی کو نور سے منور فرما دیتے ہیں۔

امام صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

((اَنَّ الذِّکْرَ نُوْرٌ لِلذَّاکِرِ فِی الدُّنْیَا وَ نُوْرٌ فِیْ قَبْرِہٖ. وَنُوْرٌ لَہٗ فِیْ مَعَادِہٖ)) [1]

"بلاشبہ ذِکر روشنی ہے، ذِکر کرنے والے کے لیے دُنیا میں اور روشنی ہے اس کی قبر میں اور روشنی ہے اس کے لیے اس کی آخرت میں۔"

آپ اندازہ کریں کہ اس سے بڑھ کر فائدہ اور کیا ہو سکتا ہے....؟ اللہ کی قسم یقین جان لیں ہم اَذکار میں غفلت کر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبے ہوئے، زندگی میں اَذکار اور مسنون دعائیں نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہے ہم اَذکار میں غفلتوں کی وجہ سے دنیا میں نہیں ظلمت کدوں میں جی رہے ہیں، اگر نور چاہیے، اگر روشنی چاہیے تو پھر نماز قرآن کی پابندی کے ساتھ ساتھ صبح وشام کے اَذکار اور مسنون دعاؤں کے علاوہ ہمہ وقت اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھیں۔

اور اسی طرح امام صاحب رحمہ اللہ نے 44 نمبر فائدہ بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اَذکار کی پابندی کسی بھی مسلمان کے شکر گزار ہونے کی بنیادی دلیل ہے۔

[1] الوابل الصیب: 114

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((فَإِنَّ الذِّكْرَ رَأْسُ الشُّكْرِ فَمَا شَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى مَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ)) [1]

''بلاشبہ ذکر شکر کی بنیاد ہے جس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر بھی نہیں کیا۔''

اس سے بھی معلوم ہوا کہ شکر گزار بننے کے لیے اَذکار والا بننا ضروری ہے حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کا شکر اُسی نے ادا کیا ہے جس نے ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا اور اپنی زبان کو اس کے ذِکر سے تر رکھا ہے۔

یہ تو چند اہم اور علمی باتیں ہیں، جو ہم نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں، اب ہم اختصار سے اَذکار کے پانچ اہم ترین فوائد تحریر کرتے ہیں۔

1 اَذکار کرنے والے کا اللہ بھی ذکر کرتے ہیں

اَذکار سے اور بالخصوص قرآنی اَذکار اور نبوی اَذکار سے سب سے بڑا فائدہ اور اِعزاز یہ حاصل ہوتا ہے کہ ذِکر کرنے والے کا اللہ تعالیٰ بھی ذکر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فرشتوں میں اس کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے اس مسلمان کے لیے خیر و برکات کے سب دروازے کھول دیتے ہیں۔ قرآن پاک کی اس آیت کی تفسیر امام الذاکرین اور امام المعصومین ﷺ نے کچھ اس انداز سے فرمائی ہے۔

حضرت امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((أَنَا مَعَ عَبْدِي مَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ)) [2]

''میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میرے ذکر سے اس کے ہونٹ حرکت کریں۔''

سبحان اللہ....! حدیثِ قدسی کے الفاظ پر غور کریں حضرت امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

((يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي. وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي. فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ. ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي. وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ. ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ)) [3]

[1] الوابل الصیب: 161 [2] مسند احمد: 10969، صحیح البخاری: 7524

[3] صحیح البخاری: 7405

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ اپنے نفس میں میرا ذکر کرے میں اس کا اپنے نفس میں ذکر کرتا ہوں اگر وہ بھری مجلس میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر بھری مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔''

اور جس مجلس میں اللہ کا ذکر ہو جیسا کہ لوگ خطبہ جمعہ سے ایک ایک گھنٹہ قبل مسجد میں تشریف لے آتے ہیں کوئی قرآن پڑھتا ہے، کوئی نفل ادا کرتا ہے اور کوئی خوش نصیب استغفار میں لگا رہتا ہے ایسے لوگوں اور مجلس کے متعلق حضرت امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ. وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ. وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ. وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) [1]

''جب بھی کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیٹھتی ہے تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا اپنے پاس ذکر کرتے ہیں۔''

امام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ ذکر کے اس فائدے کو بیان کرتے ہوئے جھوم اُٹھے اور فرماتے ہیں۔

((وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الذِّكْرِ إِلَّا هٰذِهِ وَحْدَهَا لَكَفَى بِهَا فَضْلًا وَشَرَفًا)) [2]

''اور اگر ذکر کے فوائد میں صرف یہ اکیلا فائدہ ہی ہو تو فضیلت اور شرف کے لحاظ سے کافی ہے۔''

کہاں گناہگار بندہ.... اور کہاں اللہ رب العالمین کا اسے یاد کرنا.... اللہ اکبر کبیرا

2 اَذکار کرنے والے کے لیے کامیابی ہی کامیابی

بڑے ہی اختصار سے ایک جملہ ذہن میں بٹھا لیں کہ کامیابی کو جتنے راستے جاتے ہیں وہ سارے کے سارے براستہ ذکر ہو کر جاتے ہیں یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کو بغیر اَذکار کے حقیقی کامیابی مل جائے.... زندگی میں تجارت، سیاست، جنگ سمیت کوئی بھی اہم معاملہ درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے بنیادی قوانین کو اختیار کرنے کے بعد اپنی کامل توجہ اللہ کی طرف کرتے ہوئے اپنی زبان کو اَذکار سے مزین کر لیں پھر آپ

[1] الصحیح لمسلم، رقم: 2700 [2] الوابل الصیب: 96

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے کامیابی ہی کامیابی ہے، کثرت اور معرفت سے اَذکار کرنے والے شخص کو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی اور اللہ کی قسم بظاہر ایسے شخص کا ہار جانا بھی باطنی طور پر اس کی فتح ہی فتح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جس جگہ جہاد اور قتال کا ذکر کیا ہے وہاں پر مسلمان فوجیوں اور مجاہدوں کو آپس میں اتفاق اور دِل جمعی کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے آخر میں یہی ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [1]

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

یعنی تمہاری بظاہر نظر آنے والی فوجیوں کی کثرت اور جدید آلاتِ حرب وضرب اور ٹیکنالوجی سے بڑھ کر طاقت والی چیز وہ اللہ کا ذکر ہے.... کہیں تم ظاہری وسائل پر بھروسہ کرتے ہوئے اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہو جانا، وگرنہ تم کسی صورت بھی فتح حاصل نہیں کر سکتے ہو، فتح کی اصل بنیاد تو اللہ کا ذِکر ہے۔ قرآن پاک کی اس واضح آیت کی روشنی میں ہم بالخصوص سرحدوں پر پہرہ دینے والی اِسلامی فوج اور ان کے ذِمہ داران کی خدمت میں بصد ادب گزارش کریں گے کہ وہ نماز قرآن کے ساتھ ساتھ صبح وشام کے اَذکار اور مسنون دعاؤں کو اپنے اوپر لازم کر لیں اِن مبارک اَذکار کی برکت سے اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دل میں اِسلامی فوج کی ایسی ہیبت پیدا کر دے گا کہ وہ کسی صورت بھی ان کے مقابلے کی جرأت نہیں کر سکیں گے۔

یاد رہے ٹریننگ، دلیری اور جدید ایٹم کے ساتھ ساتھ فتح اور غلبے کے لیے اَذکار کی کثرت اور اَذکار سے محبت اَز حد لازمی اور ضروری ہے۔

اور اسی طرح اللہ نے تاجر طبقہ کو مخاطب کرتے ہوئے اسی بات کا حکم دیا ہے کہ اگر تم برکت والی روزی لینا چاہتے ہو اور تجارتی لین دین میں امن امان اور کامیابی کے طلبگار ہو تو پھر کثرت کے ساتھ میرا ذکر کرو اور اپنی زبانوں کو اَذکار سے تر رکھو میں تمہیں ہر طرح کی کامیابی عطا کروں گا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [2]

''اور جب نماز مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

[1] سورۃ الانفال:45 [2] سورۃ الجمعۃ:10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر بعض لوگ اعتراض کر سکتے ہیں کہ کئی ذکر کرنے والے ساری زندگی غریب ہی رہتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ذکر ان کو مال کی کثرت اور دولت کی طرف کامیابی کیوں نہیں دلاتا تو اس کا عام فہم سادہ جواب یہ ہے کہ اصل کامیابی اللہ کی یاد ہے اور حرام سے اجتناب ہے ہم نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے غریب بڑے بڑے مال داروں کی بنسبت زیادہ سکون اور اطمینان میں ہوتے ہیں۔ ان کی ذہنی ٹینشن مال داروں سے کم از کم ہزار گنا تھوڑی ہوتی ہے بشرطیکہ اللہ کا ذکر سوچ سمجھ کر پوری بصیرت کے ساتھ کیا جائے۔ ہم نے بعض دفعہ بہت تکلیف دہ صورت حال بھی دیکھی ہے کہ بظاہر ہاتھوں میں تسبیح پکڑنے والے بھی بڑے بد دیانت اور دھوکہ باز ہوتے ہیں اس کی وجہ ان بیچاروں کا صرف الفاظ کی حد تک رٹا تو ہوتا ہے لیکن ان کو اَذکار کی سمجھ اور اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کا احساس نہیں ہوتا۔

اور خاص طور پر علمائے کرام اور خطبائے عظام بھی اس حقیقت کو اچھی طرح جان لیں کہ علم اور خطابت کے میدان میں بھی کامیابی کی طرف جانے والا راستہ صرف اور صرف اَذکار والا راستہ ہے آپ جب علم پڑھانے کے لیے نکلیں، آپ خطابت کے لیے سفر شروع کریں، یا کسی جگہ مناظرے کے لیے جا رہے ہوں تو اپنی زبان کو اللہ کے ذِکر سے تر رکھیں..... ربِّ محمد ﷺ کی قسم دنیا کی کوئی طاقت آپ کو نامراد اور ناکام نہیں کر سکتی آپ کی راہوں میں اور آپ کو منزل پر کامیابی سلام کرتی ہوئی نظر آئے گی۔

جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کے دو عظیم مبلغ اور خطیب فرعون کی طرف معجزات دے کر روانہ کیے تو ساتھ ایک خاص تلقین فرمائی اور کہا: ﴿وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي﴾ [1] میرے ذِکر میں کسی قسم کی کوئی غفلت نہ کرنا یعنی کہ معجزات کی طاقت کے باوجود فتح اور کامیابی میں بنیادی حیثیت وہ اَذکار کو حاصل ہے آپ کے پاس دلائل کے انبار ہوں اور آپ کی زبان فصاحت و بلاغت کی معراج کو چھو رہی ہو پھر بھی آپ نے اپنے دلائل اور اپنی فصاحت پر بھروسہ کرتے ہوئے اَذکار میں غفلت نہیں برتنی۔

ایک خاص راز کی بات

اکثر لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ ہم اَذکار بھی پڑھتے ہیں لیکن کامیابی نہیں ملتی، ہم اولاد کے حصول میں کامیاب ہوتے ہیں نہ حصولِ مال میں کامیاب ہوتے ہیں اور نہ ہی ہمیں حصولِ شفا میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے....؟

[1] سورۃ طٰہٰ:42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔[1] اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ

ہمارے ذکر میں کثرت نہیں ہے جبکہ کامیابی کے لیے کثرت مطلوب ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کئی ایک مقامات پر یہی حکم ارشاد فرمایا ہے کہ کثرت سے اَذکار کرو، صرف یہ نہیں کہا کہ اَذکار کرو بلکہ آپ کو جگہ جگہ ''کثیرا، کثیرا'' کے الفاظ ملیں گے جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ اَذکار کرو مثال کے طور پر آپ جو بھی ذکر کسی بھی نعمت کے حصول یا کسی بھی غم کے اِزالے کے لیے کر رہے ہیں تو دو تین دن کے لیے دو تین سو دفعہ پڑھ کر اس کو چھوڑ نہ دیں بلکہ دن بھی بڑھا دیں اور تعداد بھی بڑھا دیں اور پورے یقین کے ساتھ لگے رہیں اللہ کی عزت کی قسم یہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی کے خزانے عطا نہ کرے، ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ ہم بے یقینی کی کیفیت میں تجربے کے طور پر تھوڑا سا ذکر کرتے ہیں اور اَنداز یہ ہوتا ہے کہ ہم سرِعام یہ کہتے ہیں کہ چلو اب ذکر کر کے بھی دیکھ لیتے ہیں..... انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم قارئین! کامیابیاں ایسے تو نہیں ملتیں، آپ کو علم ہے نا کہ آپ امتحان میں کامیابی کے لیے اور اچھے نمبر لینے کے لیے اور اعلیٰ کامیابی کے لیے دن رات ایک کرتے ہیں اور بڑی کثرت سے پڑھتے ہیں بس اسی طرح اولاد، مال اور صحت جیسی قیمتی چیزوں کے حصول کے لیے اور ہر ایک نعمت کو پانے میں کامیاب ہونے کے لیے ذکر کی تعداد پہلے سے کئی گنا زیادہ کر دیں۔

یاد رہے.....! یہ ایک ایسی راز کی بات ہے کہ جو بڑے بڑے سمجھ دار لوگوں کو بھی ساری زندگی سمجھ نہیں آتی۔

3 اَذکار کرنے والے کو قلبی خزانے

کون نہیں جانتا کہ انسان کی زندگی تو اس کے دل کے ساتھ ہے دل زندہ ہے تو انسان زندہ ہے، دل روشن ہے تو زندگی بہت ہی خوبصورت ہے اگر دل ہی ویران اور مردہ ہے تو ایسا شخص حیوانات سے زیادہ بدتر اور پرلے درجے کا بدسکون ہے۔

اَذکار کا سب سے بڑا تیسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے دل کو سکون کا خزانہ ملتا ہے، دل نرم ہوتا ہے دل سے سختی دور ہوتی ہے اور دل پہ لگے ہوئے داغ دھونے کے لیے یہی اَذکار پالش کا کام دیتے ہیں غرض کہ اَذکار سے قلبِ انسان پر طرح طرح کی تجلیات کا نزول ہوتا ہے اور اَذکار کی برکت سے اللہ تعالیٰ مومن کے دل کو ہزاروں خزانوں کے ساتھ مالا مال کرتے ہیں۔

[1] اسی طرح آپ نے استخارہ کیا ہے لیکن معاملہ واضح نہیں ہوا، آپ استخارہ بار بار کریں، دس بار کریں یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ پورے یقین سے استخارہ کریں لیکن آپ کو خواب نہ آئے، راہ نمائی نہ ہو اور خیر کی طرف آپ کا دلی رجحان نہ بڑھے اور سب سے بڑا آپ کو فائدہ یہ ہوگا کہ بار بار استخارہ کرنے کے بعد آپ جو قدم اُٹھائیں گے آپ کو نقصان نہیں ہو سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر زندگی میں آپ کو سکون جیسا عظیم خزانہ چاہیے تو وہ خزانہ عورت، دولت یا صرف عہدہ پا کر نہیں ملتا بلکہ یہ قیمتی خزانہ اللہ کی یاد، اذکار سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۗ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ [1]

''ایمان والوں کے دلوں کو اطمینان تو اللہ کے ذکر سے ملتا ہے خبردار! دلوں کا سکون اللہ کے ذکر کے ساتھ ہے۔''

اور یہاں یہ بات یاد رہے آپ کو اذکار کی معرفت اور ان کی پہچان جس قدر زیادہ ہوگی آپ کے دل کو سکون و قرار، خوشی اور حلاوت بھی اس قدر زیادہ محسوس ہوگی۔

بلکہ قرآن پڑھا جائے تو یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ اطمینان سے بڑھ کر اذکار کی برکت سے انسان کے دل میں خوف اور خشیت کی اعلیٰ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ [2]

''صرف مؤمن تو وہ لوگ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

اذکار کی برکت سے جہاں سکون اور خشیت جیسے خزانے دلوں کو نصیب ہوتے ہیں وہاں یہ اذکار مسلمان کے دل کو نرم کر دیتے ہیں۔ اللہ کے بہت بڑے ولی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص آیا اور آ کر کہنے لگا اے ابوسعید! میرا دل بہت زیادہ سخت ہے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا أَذِبْهُ بِالذِّكْرِ اس کو ذکر کے ساتھ نرم کر دے۔

اسی طرح اللہ کے ایک بہت بڑے ولی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى شِفَاءٌ وَذِكْرُ النَّاسِ دَاءٌ)) [3]

---

[1] سورۃ الرعد:28 [2] سورۃ الانفال:2

[3] شعب الایمان: 2/593، سیر اعلام النبلاء: 6/369، الوابل الصیب: 172، اس کتاب کے حاشیہ میں محقق عالم لکھتے ہیں کہ إِيْ وَاللّٰهِ فَالْعَجَبُ مِنَّا وَمِنْ جَهْلِنَا كَيْفَ نَدَعُ الدَّوَاءَ وَنَقْتَحِمُ الدَّاءَ. اللہ کی قسم ہماری طرف سے کیسی عجیب بات ہے اور ہماری جہالت ہے کہ ہم شفا کو چھوڑ رہے ہیں اور بیماری کی طرف تیزی سے گھس رہے ہیں....؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ کا ذِکر شفا ہے اور لوگوں کا ذِکر بیماری ہے۔''

امام صاحب کی یہ بات سونے کے پانی سے لکھی جائے تو تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ امام صاحب کا فرمان سو فیصد حقیقت کے عین مطابق ہے جو لوگ اَذکار میں مصروف رہتے ہیں ان کے بدن اور ان کی روح کو شفا اور تقویت ملتی ہے اور جو لوگ ہمہ وقت لوگوں پر تبصرے کرتے رہتے ہیں ان کے دل بُری طرح بیمار ہو جاتے ہیں اور وہ لوگ بہت منحوس ہوتے ہیں۔

اَذکار کا مومن کے دل پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے بلکہ اَذکار مومن کے لیے آبِ حیات کی حیثیت رکھتے ہیں، اَذکار کی برکت سے جہاں سکینت، خشیت اور صحت جیسے خزانے نصیب ہوتے ہیں وہاں اَذکار کی برکت سے ایک مسلمان نفاق کے داغ دھبوں سے بھی پاک ہو جاتا ہے، ذِکر نہ کرنا یا اَذکار کم کرنا یہ منافقوں کی پہچان ہے۔

﴿وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ [1]

''اور جب وہ کھڑے ہوتے ہیں نماز کی طرف تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھلانے کے لیے اور نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے مگر بہت تھوڑا۔''

اور اسی طرح کئی ایک احادیثِ رسول اور آثارِ صحابہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کثرت اور معرفت سے اور بالخصوص تنہائی میں ذِکر و اَذکار کرنے والا مسلمان منافق نہیں ہوسکتا بلکہ وہ سچا مومن ہے گویا کہ اَذکار کی کثرت یہ سچا مومن ہونے کی نشانی ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

((اَلذِّكْرُ لِلْقَلْبِ مِثْلُ الْمَاءِ لِلسَّمَكِ. فَكَيْفَ يَكُوْنُ حَالُ السَّمَكِ إِذَا فَارَقَ الْمَاءَ)) [2]

''ذِکر دل کے لیے ایسے ہے جیسے مچھلی کے لیے پانی، پس اُس وقت مچھلی کا کیا حال ہوتا ہے جب وہ پانی سے دور ہو۔''

[1] سورۃ النساء:142

[2] التحفۃ العراقیۃ:85/15، الوابل الصیب:96

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس طرح فرماتے ہیں کہ:

((فَمَنِ ابْتَغَى النَّجَاةَ مِنْ مَوْتِ الْقَلْبِ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) [1]

''جو شخص دل کے مرنے سے نجات چاہتا ہے پس وہ بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔''

4 اَذکار دیگر اعمال کی کمی کو پورا کرتے ہیں

اَذکار کے بہت زیادہ فوائد ہیں ان تمام فوائد کو سمیٹنے کے لیے ایک مضمون تو درکنار اس کے لیے کم از کم درجنوں مضامین بھی ناکافی ہیں۔

اَذکار کا چوتھا بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جو شخص اپنی شدید مصروفیات کی وجہ سے زیادہ نیک اعمال پر پابندی نہیں کر سکتا یا وہ بڑھاپے کی وجہ سے بڑے بڑے نیک اعمال سرانجام نہیں دے سکتا تو وہ شخص دکان پہ بیٹھا یا گھر بستر پر لیٹا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے اللہ تعالیٰ اَذکار کی برکت سے بڑے بڑے نیک اعمال سے پیچھے رہ جانے والی کمی پوری فرما دیتے ہیں اور انسان اَذکار کی برکات سے بڑے بڑے عظیم الشان بلند درجات حاصل کر لیتا ہے، ذِکر کرنے کے لحاظ سے انسان کے لیے سب سے آسان نیک عمل ہے لیکن رُتبے اور مرتبے کے لحاظ سے سب سے اونچا عمل ہے۔ اَذکار کے چند کلمات پڑھ لینے سے آپ کئی گھنٹوں کی عبادت کا اجر حاصل کر سکتے ہیں۔ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز کے وقت میرے پاس سے گزرے اور میں اپنے حجرے میں نماز والی جگہ پر عبادت میں مصروف تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر، اشراق کے بعد چاشت کے وقت میرے پاس آئے اور میں عبادت میں مصروف تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کہا کہ اے جویریہ! جب سے میں گیا ہوں کیا تو اسی جگہ بیٹھی عبادت کر رہی ہے.....؟ فرمانے لگی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرے بعد تین مرتبہ چار کلمات کہے اگر ان کو اُن کے ساتھ تولا جائے جو تم نے آج کے دن اب تک کہا ہے تو یہ اُن سے وزن میں بڑھ جائیں اور وہ چار کلمات مندرجہ ذیل ہیں۔

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) [2]

[1] الوابل الصیب: 96

[2] الصحیح لمسلم: 2726

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، جتنی اس کو پسند ہے اور جتنا اُس کے عرش کا وزن اور جتنے اُس کے کلمات کی سیاہی ہے۔''

چار کلمات پر مشتمل یہ ذِکر اِس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ یہ ذِکر اور اس طرح کے کئی اَذکار گھنٹوں کی عبادت پر حاوی ہوتے ہیں۔

امام البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سلسلہ احادیث صحیحہ میں ایک صحیح روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص رات کو قیام نہیں کرسکتا، جہاد نہیں کرسکتا، زیادہ سخاوت نہیں کرسکتا وہ شخص ((سبحان اللہ وبحمدہ)) کثرت کے ساتھ پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ ان تینوں بڑے اعمال سے پیچھے رہنے کی کمی کو پورا کردیں گے اور سبحان اللہ وبحمدہ کا پڑھنا اللہ کے ہاں سونے چاندی کے پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔

اور اسی طرح ایک دفعہ غریب مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آ کر کسی دنیاوی مفاد کا مطالبہ نہیں کیا اور نہ ہی تنخواہیں زیادہ کروانے کے لیے احتجاج کیا.... بلکہ وہ کس مقصد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے...؟ ان کی فکر کیا تھی...؟ حدیث شریف کے الفاظ پر غور کریں، اُنہوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

((ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالأُجُورِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ. يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي. وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ))

''مال والے تو اجر وثواب اور ہمیشہ کی نعمتوں والی جنت لے گئے وہ نماز اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں اور روزے بھی اسی طرح رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں۔''

لیکن اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ چار نیک کام ایسے کرتے ہیں کہ جو ہم نہیں کر پاتے، ان کے پاس مال ہے جس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں، عمرے کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔ ہم مال کی کمی کی وجہ سے نہ حج عمرے کر پاتے ہیں اور نہ ہی ہم جہاد اور صدقہ خیرات میں مال وغیرہ دیتے ہیں۔

غور فرمائیں! صحابہ کی فکر کیسی پاکیزہ تھی....؟؟ ان کو اللہ کی رحمت اور جنت کی کتنی فکر تھی....؟؟؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ جس کی وجہ سے تم ان لوگوں کو پالو گے جو اجر وثواب میں تم سے آگے بڑھ چکے ہیں لیکن اس عمل کی وجہ سے کوئی تم سے آگے نہیں نکل سکے گا۔ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں آپ ایسا عمل ضرور بیان کردیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا. وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا. وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا)) [1]

''ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرو اور دس مرتبہ الحمدللہ پڑھا کرو اور دس مرتبہ اللہ اکبر۔''

چنانچہ غریب مہاجر صحابہ نے یہ تسبیحات وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں اور کچھ عرصہ کے بعد مال دار صحابہ کو بھی اس کا علم ہو گیا اور پھر جب دوبارہ غریب صحابہ یہی فکر لے کر آئے تو آپ ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا مال تو اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

اس حدیث کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اَذکار کی کثرت سے مسلمان بڑے بڑے نیک اعمال کی کمی کو بھی پورا کر لیتا ہے اور اَذکار کئی نیک اعمال کی نیابت کا کام بھی دیتے ہیں۔

اور ایک حسن درجہ کی روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چچا زاد بہن اُم ہانی رضی اللہ عنہا کو کہا تھا، ''سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' سو سو دفعہ پڑھا کر یہ تیرے لیے اللہ کی راہ میں حضرت اسمعیل علیہ السلام کی لڑی سے سو غلام آزاد کرنے، اللہ کی راہ میں سو گھوڑے دینے اور ہار پہنائے سو اُونٹ اللہ کی راہ میں دینے کے برابر ہے۔ سبحان اللہ [2]

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اَذکار کو بہت زیادہ اہمیت اور حیثیت دیتے تھے اور اَذکار کو کئی دیگر اعمال کی بنسبت زیادہ شرف، فضل اور نیابت کرنے والا عمل سمجھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((لَأَنْ آخُذَ فِي طَرِيقٍ. فَأَقُولُهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَدَدَهُنَّ عَلَى الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)) [3]

''راستے میں اِن کلمات کا پڑھنا میرے لیے اللہ کی راہ میں گھوڑے دینے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔''

---

[1] صحیح البخاری: 6329، یاد رہے فرض نماز کے بعد تسبیحات وغیرہ پڑھنے کی تعداد صحیح احادیث کی روشنی میں چار طرح سے ہے۔ 1۔ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر دس دس مرتبہ 2۔ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر تینتیس تینتیس مرتبہ اور آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر 3۔ سبحان اللہ، الحمدللہ تینتیس تینتیس مرتبہ اور اللہ اکبر چونتیس مرتبہ 4۔ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ پچیس پچیس مرتبہ

[2] مسند احمد: 344 سلسلہ صحیحہ: 303، 1316 [3] مصنف ابن ابی شیبہ: 292/10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھتا رہوں ان مبارک چار کلمات کا پڑھنا:

((أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عَدَدَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)) [1]

''میرے ہاں اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اتنی تعداد میں اللہ کی راہ میں دینار خرچ کروں۔''

5 اذکار کرنے والے کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم

اذکار سے زندگی میں بہار آتی ہے سادہ لفظوں میں آپ اذکار کو زندگی کی اصل بہار کہہ سکتے ہیں، دنیا کی زندگی میں فوائد سمیٹنے کے لیے اور اپنے دامن کو خیر و برکات سے مالا مال کرنے کے لیے اذکار سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ مزے اور لطف کی بات یہ ہے کہ انسان کی آخرت بھی سنور جاتی ہے، اذکار کی بدولت مسلمان کو قیامت والے دن بڑے بڑے اعزاز حاصل ہوں گے اور ایک سچا مومن اذکار کی وجہ سے بلند و بالا رتبوں پر فائز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔''

اس آیت میں کثرت کے ساتھ اذکار کرنے والے مرد و خواتین کے لیے اللہ تعالیٰ کے دو وعدے ہیں۔

1 مغفرت اور بخشش..... یعنی اللہ تعالیٰ نے کثرت سے اذکار کرنے والوں کے لیے مغفرت اور بخشش کو تیار رکھا ہے۔ جونہی وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے دیدار اور ملاقات کے لیے آئیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کو از خود مغفرت و بخشش کا خزانہ پیش فرما دیں گے۔

یہاں رُکیں.....! اور غور فرمائیں کہ وہ لمحات کس قدر زیادہ پُرمسرت ہوں گے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بخشش کا خزانہ عطا کرے گا.....؟ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی رُتبہ ہے.....؟

[1] شعب الایمان: 568/2 یاد رہے اس کی سند میں کچھ کمزوری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 اجرِ عظیم.....یعنی بہت بڑا اجر، اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ ذِکر کرنے والے مرد اور ذِکر کرنے والی عورتوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اب جو اجر اللہ نے تیار کیا ہے اور وہ ہے بھی بڑا.....تو اس اجر کی وسعت اور عظمت کیا ہوگی.....؟ اس کو محسوس کریں، اس پر غور کریں اور ساری زندگی اسی انتظار میں گزار دیں کہ وہ لمحات کیا حسین لمحات ہوں گے جب میرا مولا و داتا اور میرا پیارا اللہ مجھے اجرِ عظیم عطا کرے گا۔

یہاں دنیا میں اگر کوئی صدر یا وزیرِ اعظم یہ اعلان کر دے کہ اگر کوئی شخص امتحان میں سو فیصد نمبر لے گا تو ہم اُسے ملکی سطح پر بہت بڑے انعام سے نوازیں گے، تو اِس اعلان کے بعد لوگوں کی محنت اور تیاری دیکھنے کے قابل ہو گی، اکثر لوگ امتحان کی تیاری کے لیے دن رات ایک کر دیں گے تاکہ کسی نہ کسی طرح وہ اپنے ملک کے سربراہ سے بڑا انعام حاصل کریں اور لوگوں کے ہاں اُن کا ایک مقام و مرتبہ واضح ہو۔

سوال یہ ہے کہ اگر دنیا کا کوئی بڑا اس طرح کی بشارت سنائے تو لوگوں کا جذبہ دیکھنے کے قابل ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو کہ رب العالمین ہیں، سب حاکموں کے حاکم ہیں اُس نے ہمیں درجنوں بشارتیں سنائی ہیں اور ہمارے لیے امتحان میں پاس ہونے کے بعد بڑے بڑے انعامات کا اعلان کیا ہے لیکن اکثر لوگوں کے دلوں میں امتحان کی تیاری کا شوق ہے اور نہ ہی انعامات حاصل کرنے کا جذبہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو کثرت سے ذِکر کرنے والا بنا دے اور جن فوائد کا ہم نے تذکرہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان تمام فوائد کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائلِ اَذکار پر ایک بے مثال حدیث

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ. وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ. وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ. وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ. وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ. فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ. وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ. قَالُوا: بَلَى قَالَ: ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى (جامع الترمذی:3377و الحدیث صحیح)

مفہوم:

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ذِکر کی شاندار اور بے مثال فضیلت بیان کرتے ہوئے نہایت ہی منفرد اسلوب اختیار کیا اور پانچ باتیں اِرشاد فرمائیں:

1 تم جتنے نیک اعمال کرتے ہو کیا اُن تمام نیک اعمال میں سے، میں تم کو سب سے بہترین نیک عمل نہ بتاؤں...؟

2 اور وہ عمل تمہارے بادشاہ، شہنشاہ ربّ العالمین کے ہاں بہت ہی عمدہ اور پاکیزہ ہے۔

3 اور جن نیک اعمال کے ذریعے تمہارے جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں اُن سب اعمال میں سے یہ عمل جنت میں درجات کی بلندی کے اعتبار سے بھی بہت اونچا ہے۔

4 یہ عمل سونے اور چاندی کے صدقہ کرنے سے بھی کئی گنا زیادہ بہتر ہے۔

5 اور یہ دشمن کے ساتھ جہاد کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

جب صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ سب کچھ سنا تو یہ کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! ایسا عظیم الشان عمل ہمیں ضرور بتائیں آپ نے فرمایا:

وہ اللہ کا ذِکر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

49

اَذکار میں رکاوٹ والے اعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝

''ایمان والوں کے دِلوں کو اطمینان اللہ کے ذِکر سے ملتا ہے خبردار اللہ کے ذِکر سے دِلوں کو اطمینان ملتا ہے۔''

آپ نے اللہ کی توفیق سے اکثر اذکار کے معانی اور فضائل پڑھ لیے ہیں اور اِس کے ساتھ ساتھ اِس سچائی کو بھی آپ نے سو فیصد پالیا ہے کہ دین و دُنیا اور آخرت کی ہر خیر پانے کے لیے بہترین ذریعہ ذِکر ہی ہے، اَذکار کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہدایت، حکومت، دولت اور صحت کے سب خزانے عطا کرتے ہیں، لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سارے مسلمان بہت زیادہ ذِکر بھی کرتے ہیں، لیکن اِس کے باوجود اُن کو اَذکار کے حقیقی فوائد حاصل نہیں ہوتے ہیں، چند وجوہات کا آپ پچھلے مضمون میں مطالعہ کر چکے ہیں اور زیرِ نظر مضمون میں ہم پانچ ایسے خطرناک بُرے اعمال کا ذِکر کریں گے، جن کی موجودگی میں ذِکر عبادت کے بجائے صرف ایک عادت بن کر رہ جاتا ہے اور ایسے شخص کو کسی صورت بھی ذِکر کی حقیقی برکت حاصل نہیں ہوتی ہے۔

1 حرام کھانے والا

حلال رزق کا ایک انسان اور بالخصوص ایک مسلمان کی زندگی پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے، حلال کمانے والے کو اللہ تعالیٰ برکت دیتے ہیں، مزید نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے اور اُس کے اعمال میں اِخلاص اور اتباع ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے نیک اعمال کو شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہیں اور وہ جو بھی ذِکر کرتا ہے اُس کو اُس کی برکتیں عطا کر دی جاتی ہیں اور اُس کے مقابلے میں جہاں حرام خور اِنسان کے نیک اعمال برباد ہونے کا اندیشہ رہتا ہے وہاں سو فیصد اِس بات کا بھی خدشہ رہتا ہے کہ اِس کو بظاہر زبان ہلانے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ یاد رہے! حرام کے سب دھندے اَذکار کے لیے بہت زیادہ نقصان دہ ہیں، بلکہ ایسا ذکر اللہ تعالیٰ قبول ہی نہیں کرتے خواہ وہ کتنی ہی محنت سے کیا ہو، اللہ تعالیٰ ہم سب کو شراب نوشی، نجومی کے پاس جانا اور اِس کے علاوہ ہر قسم کے حرام دھندے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 ظلم کرنے والا

ظلم کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا یا اپنے ماتحت کے حقوق کا خیال نہ رکھنا، جو شخص ظالم ہو اُس کو الفاظ کا رٹہ بہت کم فائدہ دیتا ہے، اگر آپ اَذکار سے فضائل، فوائد اور درجات حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو ہر قسم کے ظلم سے توبہ کریں، ظلم ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے اور یہ ہر دوسرے مسلمان کا معمول بنتا جا رہا ہے۔

3 دِل میں بغض پالنے والا

ذِکر کے فوائد میں ایک سب سے بڑی رکاوٹ دِل کا بغض بھی ہے جو شخص جس قدر زیادہ دِل میں نفرت پالنے والا ہوگا وہ شخص اُسی قدر ذِکر کی برکات سے محروم ہوگا، اکٹھے رہتے ہوئے گھر میں، رشتے داروں میں اور دوست واحباب میں سو غلط فہمیاں ہو جاتی ہیں اُن کو طول دینے کی بجائے اور دِل میں بغض پالنے کی بجائے معافی تلافی کریں اور اپنے دِل کو پاک صاف رکھیں پھر آپ کی زبان سے نکلنے والا ہر بول آپ کی سوچ سے زیادہ طاقت اور اثر رکھے گا۔

4 فحاشی دیکھنے والا

ذِکر کرنے والا اگر غیرت والا ہو تو پھر سب فضائل اور فوائد فی الفور حاصل ہو جاتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ غیرت والے مسلمان سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں، اِس وقت پورا مسلم معاشرہ بھی فحاشی کی لپیٹ میں ہے اور بالخصوص ہمارے اکثر جوانوں کی راتیں بہت کالی ہیں، اگر آپ اَذکار سے شفا، صحت اور برکت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہر قسم کی فحاشی کو چھوڑ دیں۔

5 فحش گوئی کرنے والا

زبان کی آوارگی، فحش گوئی، غیبت اور بیہودگی اَذکار کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے جس شخص کی زبان بیہودہ ہو اُس شخص کو اَذکار سے نتائج حاصل نہیں ہوتے ہیں، اگر آپ اَذکار سے عمدہ نتائج اور اچھے فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اپنی زبان کی خوب سے خوب حفاظت کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن مندرجہ بالا خطرناک گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا کرے اور ہم سب کو ذِکر فکر والی پاکیزہ زندگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

53

دُعائیں کیسے قبول ہوتی ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ الْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ [1]

''وہی ہمیشہ زندہ ہے اور زندگی دینے والا ہے اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اسی سے دعائیں کرو خالص کرتے ہوئے اس کے لیے دین کو، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

ہر انسان کی بعض ضروریات ہوتی ہیں اور کچھ خواہشات ہوتی ہیں اور بعض لوگ طرح طرح کی مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں تو ایک مسلمان کے پاس اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے، اپنی خواہشات کی تکمیل اور آفات و بلیات سے نجات کے لیے سب سے بہترین اور آسان حل ''دعا'' ہے، یعنی جس اللہ پر وہ ایمان لایا ہے اس سے وہ جی بھر کر دعائیں کرے اور ضروری ذرائع اور وسائل اختیار کرے۔ جو بھی مسلمان اس انداز سے اپنی ضروریات اور خواہشات کی تکمیل کے لیے کوشش کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو کبھی ناامید نہیں رہنے دیتے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

اَلدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ [2]

حالات جیسے بھی ہوں دعا فائدہ ہی دیتی ہے، اگر دعا تنگ دستی میں کی جائے تو اللہ تعالیٰ خوشحالی عطا فرماتے ہیں اور اگر دعا کشادگی کے عالم میں کی جائے تو اللہ تعالیٰ رزق کی راہیں اور کشادہ فرما دیتے ہیں۔

یاد رکھیں.....! انسان جس قدر بلند مقام بھی پا جائے اس کے ذہن میں کبھی یہ وسوسہ نہیں آنا چاہیے کہ اب میں بہت خوشحال ہوں اور مجھے دعاؤں کی ضرورت نہیں بلکہ ہر پل اور ہر دم دعا کرنی چاہیے چونکہ یہ فائدہ ہی دیتی ہے۔

[1] سورۃ غافر: 65

[2] جامع الترمذی: 3548، ھدایۃ الرواۃ: 2175۔ امام البانی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ تمام عبادات میں سے ''اکرم العبادۃ'' سب سے زیادہ عزت وعظمت والی عبادت ''دعا'' ہے اور جو دعا نہیں کرتا اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ [1]

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں کئی ایک مقامات پر اس بات کا اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اس سلسلے میں تمہیدی طور پر چند آیات بابرکات پر غور کریں:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ [2]

'' اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو بلاشبہ میں قریب ہی ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے، پس لوگ ضرور میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پا جائیں۔''

یعنی

☆.....جب میرے بیمار بندے

☆.....میرے لاچار بندے

☆.....میرے دکھی بندے

☆.....میرے تنگدست اور پریشان بندے

☆.....اور میرے اوپر ایمان لانے والے میرے عبادت گزار بندے

میرے بارے میں سوال کریں کہ ہمارا رب کہاں ہے.....؟

☆.....اور کیسے ہے.....؟ ہم اس سے مانگنا چاہتے ہیں۔

☆.....ہم اس کو پکارنا چاہتے ہیں.....ہم اس کے آگے رونا چاہتے ہیں۔

اے میرے پیارے حبیب ﷺ! میرے بندوں کو بتا دیں! ''اِنِّیْ قَرِیْب'' کہ میں اس قدر قریب ہوں کہ ہر دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔

[1] جامع الترمذی: 3370-3373 [2] سورۃ البقرہ: 186

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت آپ نے زندگی میں ہزاروں دفعہ سنی ہوگی لیکن آج آیت کے اس ٹکڑے پر میرے ساتھ رُکیں.....اور غور فرمائیں کہ ایک مسلمان کے لیے اس سے بڑی یقین دہانی کیا ہوسکتی ہے کہ اس کا خالق و مالک اس سے کہہ رہا ہے کہ میں علم وقدرت اور احاطے کے لحاظ سے اپنے بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں اور ہر دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھ سے دعا کرے۔

اگر اس کے باوجود بھی ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں، ہماری پکاریں نہیں سنی جاتیں تو یقیناً ہمارے بُلانے میں کمی ہے اس کے عطا کرنے میں کوئی کمی نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ المومن میں دوٹوک الفاظ کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ میں دعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ [1]

''اور کہا تمھارے رب نے مجھ سے دعا کرو میں تمھاری دعا کو قبول کرتا ہوں، بلاشبہ وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

اس آیت میں ''اسْتَجِبْ لَكُمْ'' نہایت قابل توجہ جملہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندو.....! مجھ ہی سے دعائیں کرو میں تمھاری دعاؤں کو ضرور قبول کروں گا یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی میرا بندہ مجھ سے آس، امید اور یقین سے دعا کرے اور میں اس کی دعا کو رَد کردوں۔

امیر المومنین سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے دعا کرتے وقت کبھی یہ سوچ لاحق نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ میری دعا قبول کرے گا یا نہیں کیونکہ مجھے اس کے وعدوں پر مکمل یقین ہے اور جب میں دعا مانگتا ہوں تو اس کی رحمت اور مدد میرے ساتھ کھڑی ہوتی ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ [2] ''بندے کی دعا کو قبول کیا جاتا ہے۔''

اور جامع الترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ اور زیادہ امید افزا ہیں۔

مَا مِنْ عَبْدٍ يَدْعُوا بِدُعَآءٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ [3]

[1] سورۃ غافر: 60

[2] الصحیح لمسلم: 2679 [3] جامع الترمذی: 3381، 3573

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص جو بھی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کی مانگ عطا کر دیتا ہے۔''

بلکہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت تو حد درجہ ایمان افروز اور تسلی بخش ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دعا کو رد نہیں کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا [1]

''بلاشبہ تمہارا رب بڑا حیا والا، بزرگی والا ہے جب بندہ اس کے سامنے اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو ان کو خالی لوٹاتے ہوئے اسے حیا آتی ہے۔''

اب سوال یہ ہے

دعائیں کیسے قبول ہوتی ہیں.....؟ اللہ تعالیٰ کس طرح دعاؤں کو جلد قبول فرماتے ہیں.....؟ دعاؤں کی قبولیت کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دعا کیا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِن دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ [2]

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔''

ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں! آپ نے زندگی میں بڑے بڑے مضامین سنے ہوں گے اور بڑے بڑے اہم مضامین پڑھنے کا شوق بھی رکھتے ہوں گے لیکن زیر نظر مضمون ''دعائیں کیسے قبول ہوتی ہیں.....؟'' انتہائی اہم ترین مضمون ہے، لہٰذا اس کو پوری توجہ اور انہماک سے پڑھنے کے بعد اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں!

کیونکہ اس موضوع پر توجہ نہ دینے سے شرک والحاد اور مایوسی کے دروازے کھلتے ہیں اور اسی موضوع کو اچھی طرح سمجھ لینے سے توحید و معرفت کی راہیں ہموار ہوتی ہیں اور مسلمان نہایت خوش اسلوبی سے کامیابی و کامرانی کی منزل کو پالیتا ہے۔

اور سب سے پہلے بنیادی طور پر یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہماری دعائیں قبول نہ ہونے کی صرف اور صرف وجہ یہ ہے کہ ہمیں دعا مانگنے کا طریقہ ہی نہیں آتا، دین کے بیان کردہ آداب کے مطابق ہم دعائیں کم ہی مانگتے ہیں۔

[1] جامع الترمذی: 3556، سنن ابی داؤد: 1488، [2] سنن ابی داؤد: 1548

هداية الرواة الى تخريج احاديث المصابيح مشكوة: 2184، امیر المومنین فی الحدیث امام ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فالحدیث صحیح قطعاً۔ یہ حدیث یقینی طور پر صحیح ہے، یعنی بعض کی جرح اس حدیث پر کسی طرح بھی درست نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب ہم یہاں دعا کی قبولیت کے حوالے سے چند اہم باتیں بیان کرتے ہیں جن کو ہمیشہ دعا مانگتے وقت ملحوظِ خاطر رکھیں، ہر پاکیزہ دعا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فوراً قبول ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ تو بڑے ہی محبت بھرے دل نشین انداز میں اعلان فرماتے ہیں:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۗ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ [1]

''کون ہے جو بے بس کی دعا کو سنتا ہے اور اس کے دکھ کو دور کر دیتا ہے اور تم کو زمین کا جانشین بناتا ہے، کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو۔''

اللہ کے نیک بندو اس طرح کے تسلی بخش اعلان اللہ تبارک وتعالیٰ اسی لیے فرماتے ہیں کہ وہ دعاؤں کو سنتے اور قبول کرتے ہیں، اپنے بندے کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہوئے اس کی خواہشات کی تکمیل کرتے ہوئے، اس پر آئی ہوئی آفات وبلیات کو دعاؤں کے ذریعے ٹالتے ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی دعاؤں کو اپنی رحمت سے قبول کرلے تو آنے والی اہم باتوں کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

1..... دعاؤں میں صرف اکیلے اللہ ہی کو پکاریں۔

اس دنیائے کائنات کے پورے نظام پر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت اور صرف اسی کا اختیار ہے، وہی اسباب کو متحرک کر کے جوابی کاروائی کرتا ہے اور اپنے بندوں کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیا ورسل علیہم السلام نے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے غمی اور خوشی میں بغیر کسی واسطے اور وسیلے کے صرف اور صرف ایک اللہ ہی کو پکارا ہے اور صرف اسی سے دعا کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دعا توحید اور عبادت کا اہم ترین پہلو ہے۔

توحید فی الدعا یہ ہے کہ آدمی صرف اور صرف اکیلے اللہ سے دعا کرے، جو شخص شرک فی الدعا کرتا ہے، یعنی اللہ کے سوا غیروں سے دعائیں کرتا ہے وہ حقیقت میں شرک فی العبادت کا ہی مرتکب ہوتا ہے کیونکہ صحیح حدیث کے مطابق دعا ہی عبادت ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بڑی تاکید کے ساتھ اس بات کا حکم دیا ہے کہ دعائیں مجھ سے کرو میں ہی ہر وقت ہر کسی کی سنتا ہوں میرے علاوہ کوئی شخص کسی اختیار کا مستقل مالک نہیں۔ اس سلسلے میں قرآن شریف کی چند آیات کے ترجمہ پر غور کریں:

[1] سورۃ النمل:62

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

'وہی ہمیشہ زندہ ہے اور زندگی دینے والا ہے اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اسی سے دعائیں کرو خالص کرتے ہوئے اس کے لیے دین کو، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔'' [1]

جب زندہ وہ ہے..... الٰہ، مشکل کشا اور حاجت روا وہ ہے اور جب رب العالمین بھی وہ ہے پھر کسی غیر سے دعا کرنے کا کیا مطلب.....؟

اور اسی طرح ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ [2]

''اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ دعا کرتے ہیں وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں بلکہ وہ خود مخلوق ہیں، مردہ ہیں نہ کہ زندہ، انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ انہیں کب (دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔''

قرآن شریف کی اس آیت کو پڑھ لینے کے بعد بھی کیا کوئی مسلمان قبروں اور درباروں پر جا کر ان سے دعائیں کر سکتا ہے.....؟ ہرگز نہیں! اولیاء اللہ کا ادب واحترام دل وجان سے کیا جائے گا، ان کی قبروں کا بھی احترام کیا جائے گا لیکن پکار اور دعا صرف اور صرف عرش وفرش کے اکیلے داتا سے ہوگی۔ جو شخص اس آیت کو پڑھنے کے بعد بھی قبر والوں سے دعائیں کرنے سے باز نہیں آتا اس کو قرآن مجید نے پرلے درجے کا گمراہ قرار دیا ہے۔

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللّٰهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ [3]

''آخر اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا؟ جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے، بلکہ اسکے پکارنے سے بھی بے خبر (لاعلم، غافل) ہیں۔''

[1] سورۃ غافر: 65 [2] سورۃ النحل: 20-21
[3] سورۃ الاحقاف: 5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت نے تین باتیں کھول کر پوری وضاحت سے بیان کر دی ہیں۔

اللہ کے علاوہ دیگر ہستیوں سے مانگنے والے گمراہ ترین لوگ ہیں۔

قبروں والے دعا کرنے والے کی دعا کو قیامت تک نہیں سن سکتے۔

قبروں والے ہماری دعاؤں سے سراسر غافل ہوتے ہیں۔

مزید اس موضوع پر سورۃ الاعراف کی آیت 194 ۔ 197 کا بغور مطالعہ فرمائیں جس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ دعا صرف اور صرف اکیلے اللہ سے کرنی چاہیے، اللہ کے علاوہ دوسری ہستیاں دعاؤں کو سنتی ہیں اور نہ ہی قبول کرتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ ساری زندگی صحابہ کی یہی تربیت کرتے رہے کہ اے اللہ کے بندو! صرف اور صرف اکیلے رب سے مانگو اور بغیر کسی واسطے اور وسیلے کے مانگو، سیرت میں ایسے بے شمار واقعات موجود ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ ہی سے مانگتے تھے اور پریشانی بڑھ جانے کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہی کہتے تھے: اے اللہ کے رسول! اُدْعُ اللّٰہَ لِیْ ''میرے لیے اللہ سے دعا کریں'' اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا:

لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ [1]

''تم میں سے ہر شخص اپنی تمام کی تمام ضرورتیں اپنے رب ہی سے مانگے حتی کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی وہ اسی سے دعا کرے۔''

بہر صورت بات یہ ہو رہی ہے کہ دعاؤں کی قبولیت میں بنیادی کردار اس بات کا ہے کہ انسان دعا میں بھی توحید کا قائل ہو، حالات جیسے تیسے ہوں، معاملات کس قدر بھی اٹک اور لٹک جائیں لیکن وہ اپنے پیارے اللہ کا دامن نہ چھوڑے، اسی سے وابستہ رہے اور مانگتا رہے، اللہ تعالیٰ ایسے باوفا اور توحید پرست بندے کی دعاؤں کو ضرور بالضرور قبول فرما لیتے ہیں۔ آج ہماری دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہمیں غیروں سے امیدیں زیادہ ہیں، مال اسباب پر بھروسہ زیادہ ہے جب کہ ذاتِ الٰہی کی طرف دھیان بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی دعاؤں میں یہاں تک فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوا ''اے اللہ! مجھے تو صرف اور صرف تیری رحمت ہی کی امید ہے۔'' اللہ اکبر!

[1] جامع الترمذی: 604

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج ہمارا دھیان کس طرف ہے .....؟ قبر کی طرف.....؟ یا مال کی طرف.....؟ یا عہدیداروں کی طرف.....؟ ہر شخص با آسانی فیصلہ کرسکتا ہے۔

یاد رکھنا.....! اللہ تعالیٰ بڑی غیرت والا ہے وہ اپنے باوفا بندے کی بڑی لاج رکھتا ہے۔ اور در در پر دھکے کھانے والا ہمیشہ نامراد رہتا ہے۔

2.....دعاؤں سے پہلے توحیدی کلمات پڑھیں:

جب بھی آپ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں یا سجدے میں گریں یا محض اپنی زبان کو حرکت دیں تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے ڈھیر لگا دیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریفیں کرتے ہوئے تمہیدی طور پر توحیدی کلمات کا انبار لگا دیں۔ قرآن وحدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو شخص اپنی دعا میں حمد وثنا پر مشتمل توحیدی کلمات سے آغاز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور توحیدی کلمات کی برکت سے بندے کی دعاؤں کو قبول فرما لیتے ہیں۔

احادیثِ صحیحہ اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہمیں کئی ایک کلمات ملتے ہیں جن میں سے ہم صرف اور صرف پانچ مبارک توحیدی کلمات کا ذکر کرتے ہیں، ان کو اپنی دعاؤں کے آغاز میں درمیان میں اور آخر میں بار بار پڑھا کریں اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائیں گے۔

1 اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِأَنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ . الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ . أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ . أَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ [1]

''اے اللہ.....! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کی گواہی کے ساتھ کہ سب تعریفیں تیری ہیں، تیرے سوا میرے مسئلے کو کوئی حل کرنے والا نہیں تو ہی بہت زیادہ مہربان، بہت زیادہ احسان کرنے والا، زمین وآسمان کو انوکھا بنانے والا ہے۔ تو ہی عزت وبزرگی والا ہے، ہمیشہ زندہ ہے، زندگی دینے والا ہے، سنبھلنے والا ہے ہر چیز کو سنبھالنے والا ہے تو ہی اوّل ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں تو ہی باطن ہے، تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔''

++++++++++++

[1] الصحیح لمسلم:2713

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِأَنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ [1]

''اے اللہ میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں اس بات کی گواہی دیتے ہوئے کہ تو ہی میرا اللہ ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو بے نیاز، بے عیب، باکمال ہے نہ تیری کوئی اولاد ہے اور نہ تو کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی تیری برابری کرنے والا ہے۔''

3.. لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

''اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے اور وہی ہر چیز پر ہمیشہ قدرت رکھنے والا ہے۔''

4 لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ [2]

''تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو ہی پاک ہے بلاشبہ میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔''

5 وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ [3]

6 اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ... (اگر ممکن ہو تو پوری آیۃ الکرسی)

ان مبارک توحیدی کلمات کا معنی ذہن میں رکھیں اور جی بھر کر ان کو اپنی دعاؤں میں پڑھیں۔ خدا کی قسم.....! اگر سننے والے کان ہوں تو ان کلمات سے آواز آتی ہے: جا میرے در کے منگتے! میں نے تیری دعاؤں کو قبول کر لیا۔

اگر آپ واقعۃً اپنی دعاؤں کو قبول کروانا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اچھی طرح یاد کر لیں ان کی برکت سے بھی دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔

اور یاد رہے اگر عربی کلمات آپ کو یاد نہیں ہوتے تو کسی کتاب یا کارڈ سے دیکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں اور اگر بالفرض آپ دیکھ کر بھی نہیں پڑھ سکتے تو پھر اپنی زبان میں دعا سے قبل جی بھر کر اللہ تعالیٰ کی تعریفیں کریں اور اس کی عظمتوں کے اعتراف میں آپ جو کچھ کہہ سکتے ہیں پوری دلجمعی سے کہیں اور پھر اس کے بعد بار بار پورے شوق سے

[1] سنن ابی داؤد: 1493 [2] سورۃ الانبیاء: 87 [3] سورۃ البقرہ: 163

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُرودِ ابراہیمی پڑھیں یا صرف ''اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد'' پڑھتے رہیں اس کے بعد اپنے گناہوں کا پوری ندامت اور شرمندگی کے ساتھ اعتراف کریں ان کا اظہار کریں، اقرار کریں پھر اپنی ضرورتوں اور خواہشوں کا ذکر فرمائیں۔

ہم رب کبریا کی کبریائی کی قسم اٹھا کر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسی دعاؤں کو کسی صورت بھی رد نہیں فرماتے۔

3.....دعاؤں سے پہلے صدقہ کریں اور نفل پڑھیں:

جس روز اللہ تعالیٰ سے خاص دعا کرنے کا ارادہ ہو اس روز اللہ کی رضا کے لیے اللہ کی راہ میں خرچ کریں، صدقہ وخیرات کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آجاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے تو پھر بڑے بڑے اٹکے اور لٹکے معاملے سُدھر جاتے ہیں اور بڑے بڑے نامراد کنارے لگ جاتے ہیں۔

آج ہماری دعاؤں کے اٹکنے اور لٹکنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اللہ کی خوشنودی کے لیے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے بلکہ حد درجہ بخیل اور کنجوس بن چکے ہیں اور جو لوگ خرچ کرتے بھی ہیں ان میں نمود ونمائش اور دکھاوے کا رنگ اتنا غالب ہوتا ہے کہ ان کا خرچ کرنا اور نہ کرنا ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔

اللہ کی قسم.....! اگر میرا بس چلے تو میں ہر خطبہ انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر ہی پڑھاؤں اور اگر مجھے میری قوم اجازت دے تو میں ہر درس اور تحریر میں صدقہ وخیرات کی فضیلت بیان کروں۔ [1] اور اس بات کو واضح کردوں کہ جو شخص نمازی ہو اور حلال کمانے والا ہو اور پھر وہ بلا ناغہ اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا کے لیے دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نیک دعا قبول کرنے کے بعد اس کے لیے کسی چیز کی تھوڑ نہیں رہنے دیتے۔ بہر صورت صدقہ وخیرات کرنے والے بندے کی دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں بشرطیکہ خرچ حلال کمائی سے ہو اور پورے اخلاص کے ساتھ ہو۔

اسی طرح دعا سے قبل اچھی طرح وضو کرنے کے بعد نوافل ادا کریں، کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ جتنے آپ کے لیے میسّر ہوں۔ جو شخص صدقہ ونوافل کے بعد دعا کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی جائز دعا اور جائز بددعا دونوں کو قبول کرلیتا ہے۔

اس سلسلے میں کتبِ احادیث اور کتبِ تواریخ میں بے شمار واقعات ہیں جن میں سے چند ایک پر ہی ہم اکتفا

[1] صدقہ وخیرات کے فوائد کو تفصیل سے پڑھنے کے لیے ہماری کتاب ''ترجمان الخطیب'' کا مطالعہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں گے اللہ مجھے اور آپ کو بھی اسی اہتمام اور شوق سے دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اماں سارہ علیہا السلام کے ساتھ ہجرت فرمائی تو راستے میں ان کا ایک ایسی بستی سے گزر ہوا جہاں ایک بہت بڑا ظالم وجابر بادشاہ رہتا تھا اس نے اماں سارہ علیہا السلام کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا جب اماں سارہ علیہا السلام اس کے پاس پہنچیں تو پریشانی کے عالم میں فَقَامَتْ تَوَضَّأَ وَتُصَلِّي ''کھڑی ہوئیں وضو کیا اور نفل نماز پڑھی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی۔

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الكَافِرَ [1]

''اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر سچا ایمان لائی ہوں اور اپنی پاکدامنی کی حفاظت کی ہے تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کرنا۔''

حدیث شریف کے الفاظ ہیں کہ اماں جان کی دعا کے بعد فوراً اس بادشاہ پر کپکپی طاری ہوگئی اور وہ رعشہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر قریب المرگ ہوگیا۔ پھر اماں جان نے باوضو نفل پڑھ کر دعا کی کہ الٰہ العالمین! یہ ظالم بدکار مرنا نہیں چاہیے اگر یہ مر گیا تو پھر ہمیں اس کے سپاہیوں کے ظلم وستم کا سامنا کرنا ہوگا۔

اماں جان کی دعا کے بعد وہ پھر صحتمند ہوا اور اس نے پھر برائی کا ارادہ کیا، اماں سارہ علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ سے نوافل کے بعد دعا کی بالآخر اللہ تعالیٰ نے ظالم بادشاہ سے رہائی عطا فرمائی اور اس نے حضرت ابراہیم اور اماں سارہ علیہما السلام کی خدمت کے لیے اپنی بیٹی ھاجر علیہا السلام کو پیش کر دیا۔ اس سارے واقعہ سے معلوم یہ ہوا کہ جب انسان باوضو نوافل کے ذریعے اللہ کے سامنے جھکتا ہے اور اس کے بعد اس سے دعا مانگتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کی دعاؤں کو فوراً قبول فرما لیتے ہیں۔

آپ ایمانداری سے غور فرمائیں کہ آپ نے اپنی دعاؤں کو قبول کروانے کے لیے کتنے نوافل پڑھے.....؟ اگر کوئی بے اولاد ہے تو وہ سوچے کہ اس نے پاکیزہ اولاد کے حصول کے لیے کتنے نوافل ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی.....؟ یاد رکھو.....! کمزوری ہمارے مانگنے میں ہے، دعاؤں کے معاملے میں ہم بہت غافل ہیں، ہم پورے آداب اور اہتمام سے دعائیں نہیں کرتے، کیا ہم میں سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ

[1] صحیح البخاری: 2217

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے اپنی صحت کے لیے سینکڑوں نفل پڑھے ہیں لیکن مجھے صحت نہیں ملی.....؟ یقیناً ایسا کبھی نہیں ہوسکتا.....! بڑی سے بڑی ضرورت کے لیے جب آپ دعا کا ارادہ کریں تو صدقہ وخیرات کرتے ہوئے نوافل کا اہتمام کریں، اللہ تعالیٰ ایسی دعاؤں کو کسی صورت بھی رد نہیں کرتا۔

خادمِ رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہر مسلمان اچھی طرح واقف ہے، بصرہ میں آپ کی زمین تھی اور وہاں عرصہ دراز سے بارش نہیں ہو رہی تھی جس وجہ سے زمین قحط سالی کا شکار ہوگئی۔ زمین کے نگران نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا تو آپ سن کر کافی فکرمند ہوئے اور بعد میں اپنی زمین سے تھوڑا سا دور جا کر وضو کیا، دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی:

فَثَارَتْ سَحَابَةٌ وَغَشِيَتْ اَرْضَهُ وَاَمْطَرَتْ

ابھی دعا مکمل ہی ہوئی تھی کہ بادل امنڈ آئے اور جہاں تک آپ کی زمین تھی وہاں وہاں پر اللہ تعالیٰ نے رحمت کی بارش نازل فرما دی اور وہ بارش صرف اور صرف آپ کی زمین تک محدود رہی۔

مؤرخ اسلام امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذِهِ كَرَامَةٌ بَيِّنَةٌ ثَبَتَتْ بِاِسْنَادَيْنِ [1]

''یہ واضح کرامت دو سندوں کے ساتھ ثابت ہے۔''

ہمارے ہاں سب سے بڑا المیہ

ذرا سی تنگی اور مشکل آئے تو ہم دنیا کے وڈیروں اور تعویزوں کی طرف بھاگتے ہیں جب کہ سب سے پہلے ہم کو اپنی مشکل کے حل کے لیے نوافل پڑھنے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی بے بسی و عاجزی کا اظہار کرنا چاہیے، گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے اس کی رحمت کا امیدوار بننا چاہیے .....اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دعاؤں کو قبول کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے میرے بندے! جب تو سچے دل سے بے بس ہو کر میرے سامنے سجدے میں رو پڑتا ہے تو میں بظاہر تیرے ناممکن مطالبوں کو بھی اپنی رحمت سے ممکن بنا دیتا ہوں اور قرآن بھی یہی تربیت کرتا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ [2]

''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد مانگو، بلاشبہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

---

[1] تاریخ دمشق: 85/3، طبقات ابن سعد: 21/7، سیر اعلام النبلاء: 401/3، تهذیب التهذیب: 191/1، صفة الصفوة: 712/1

[2] سورۃ البقرہ: 153

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری بے وقوفی اور غفلت کا عالم یہ ہے کہ ہم دو رکعت نماز نہیں پڑھتے اور دو دو سال ذلیل ہوتے رہتے ہیں، ہر ایک سے مشورہ کرتے ہیں، توحید اور ایمان کی تمام حدوں کو پھلانگتے ہیں لیکن دو رکعت نماز پڑھ کر عاجزی و بے بسی کا اظہار کرنا ہم پہاڑ سے زیادہ بھاری کام سمجھتے ہیں۔ قرآن اس حقیقت کو بھی بیان کرتا ہے کہ یہ شرف خاصان خدا کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ قرآن کے اندازِ بیان پر غور فرمائیں:

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ [1]

''اور صبر اور نماز سے مدد مانگو اور بے شک وہ بھاری ہے مگر ان لوگوں پر نہیں جو ڈرنے والے ہیں۔ جو یقین رکھتے ہیں کہ ان کو اپنے رب سے ملنا ہے اور وہ اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

لوگو! بھولا ہوا سبق یاد کرو، کامیابی کی طرف جانیوالا آسان راستہ، نماز اور دعا والا راستہ ہی ہے، آج بھی وہی اللہ ہے جو انس رضی اللہ عنہ کے دور میں تھا، اللہ کی عطا میں کوئی کمی نہیں، کمی ہمارے جذبات اور کردار میں ہے۔

4.....یقین اور تکرار سے دعا کریں

حضرات دعا کیسے قبول ہوتی ہے اس سلسلے میں یاد رکھنے والی چوتھی بات یہ ہے کہ آپ جب بھی دعا کریں پورے یقین کے ساتھ کریں کہ میرا اللہ مجھ کو کسی صورت بھی خالی نہیں لوٹائے گا اور دعا تکرار کے ساتھ کریں۔ تکرار کا معنی یہ ہے کہ جلد بازی کا مظاہرہ کرنے کی بجائے اپنی طلب کے ایک ایک لفظ کو بار بار دہرائیں قرآن و حدیث کے مطالعے اور نیک لوگوں کی سیرت سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ یقین و تکرار والی دعا کو کبھی رد نہیں فرماتے۔

جب آپ دعا کریں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کو یہ بات کہیں کہ اے اللہ! آج تک میں نے جو کچھ پایا ہے تجھ ہی سے پایا ہے، تیری عزت کی قسم جو کچھ دیا ہے تو نے ہی دیا ہے اور آئندہ بھی جو کچھ پاؤں گا تجھ سے ہی پاؤں گا تیرے سوا مجھے دینے والا کوئی نہیں ہے۔ جو لوگ اس قدر اعتماد یقین اور توکل سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کو کبھی خالی نہیں لوٹاتے۔

[1] سورۃ البقرہ:45,46

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو وہ پورے یقین سے دعا کرے وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهُ ''وہ ضرور پورے یقین سے مانگے۔'' [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں اس بات کا حکم ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءَ مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ [2]

''تم اللہ سے دعا کرو اور تمھیں قبولیت کا پورا پورا یقین ہو اور جان لو اللہ تعالیٰ بے پروا، غافل دل والے کی دعا کو قبول ہی نہیں کرتے۔''

اور آج ہماری دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی سب سے بڑی وجہ بھی یہی ہے کہ دعا میں ہماری توجہ اللہ کی طرف نہیں ہوتی، ہم ہاتھ اٹھا کر بھی ادھر اُدھر دیکھ رہے ہوتے ہیں اور دعا میں یقین اور تکرار کا ذرا رنگ نظر نہیں آتا۔

مکہ کے مفتی اعظم حضرت عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ

مَا قَالَ عَبْدٌ يَا رَبِّ، يَا رَبِّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ إِلَّا نَظَرَ اللّٰهُ إِلَيْهِ [3]

''جب بھی بندہ تین مرتبہ یا رب، یا رب، کہتا ہے تو اللہ لازمی اس کی طرف نظرِ کرم کرتا ہے۔''

حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات کہی تو ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ امام صاحب! حضرت عطا بن ابی رباح کی اس بات کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص پورے اخلاص سے تین مرتبہ یا رب یا رب کہتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو قبول کرتے ہیں۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں ان کی بات سو فیصد درست ہے کیا تم لوگوں نے سورۂ آل عمران کا آخری رکوع نہیں پڑھا.....؟ اس میں بندہ تین مرتبہ ''ربنا'' کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں: فَاسْتَجَابَ لَهُمْ اے ربنا کا تکرار کرنے والو! میں نے تمھاری دعا کو قبول کر لیا۔ سبحان اللہ!

یقین اور تکرار سے مانگی ہوئی دعا اللہ تعالیٰ کسی صورت بھی رد نہیں کرتے۔ تکرار کا معنی پنجابی میں آپ یوں سمجھ لیں کہ (کھیڑے پے جانا) جس طرح بچہ بڑے پیار، یقین اور ادب سے اپنے ماں باپ سے کھیڑے پڑ کر ان سے

[1] صحیح البخاری: 6339

[2] جامع الترمذی: 3479، صحیح الجامع: 245 سلسلہ احادیث صحیحہ: 594 و الحدیث حسن۔

[3] جامع العلوم و الحکم، امام ابن رجب: 98-101

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیز لے ہی لیتا ہے، کم از کم اللہ سے مانگتے ہوئے ہمیں اس بچے جتنا پیار، یقین اور تکرار تو پیدا کرنا چاہیے..... کیا خیال ہے آپ کا.....؟

پیارے بھائیو.....! یقین اور تکرار کی مزید وضاحت میں ایک مثال سے کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بیٹا اپنے غریب باپ سے سائیکل کا مطالبہ کرتا ہے، باپ اپنی غربت کی وجہ سے سائیکل لے کر دینے سے انکار کر دیتا ہے، بیٹا پھر مانگتا ہے، باپ پھر انکار کر دیتا ہے، بیٹا پھر سر جھکائے مطالبہ کرتا ہے باپ غصے سے پھر انکار کر دیتا ہے لیکن بیٹا ہمت نہیں ہارتا وہ پورے یقین و تکرار اور پیار سے کہتا ہے: ابو جی! سائیکل لے دیں، کیا آپ ہمارے ابو جی نہیں ہیں..... آپ کے علاوہ کس کو ابو کہیں..... کس سے مطالبہ کریں.....؟ آپ میرے ابو جی ہیں مجھے سائیکل لے دیں۔

خدا کی قسم! جب ایک بیٹا اس قدر یقین اور تکرار سے سائیکل کا مطالبہ کرتا ہے تو باپ مزید قرض اٹھا کر اپنے بیٹے کے مطالبے کو پورا کر دیتا ہے، جب اولاد کے یقین اور پیار کو دیکھ کر والدین بے بس ہو جاتے ہیں تو کیا اپنے بندے کے یقین اور محبت بھرے انداز کو دیکھ کر عرش و فرش کے مالک، رحمن و رحیم کو اپنے بندے پر پیار نہیں آئے گا.....؟ یقیناً آئے گا.....! بس ہمارے دعا مانگنے میں کمی ہے اس کے قبول کرنے میں کوئی شک نہیں، وہ تو پکار پکار کر کہتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ [1]

اپنی دعا میں بار بار (يَاذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ) دہرایا کریں اس سے اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتے ہیں اور اسی طرح (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) بھی بار بار دعا میں پڑھا کریں، اس قرآنی آیت کی بہت زیادہ فیوض و برکات ہیں اور دعاؤں کی قبولیت میں یہ اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے۔

5..... چپکے چپکے شوق اور خوف سے دعا کریں:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اجتماعی دعاؤں کو بھی قبول کرتے ہیں لیکن یاد رکھو.....! اصل دعا وہ ہے جو تنہائی میں چپکے چپکے پورے شوق اور خوف سے کی جائے، جس تنہائی کی دعا میں رغبت اور خشیت کا پہلو غالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ایسی دعا کو کسی صورت بھی رد نہیں کرتے، بلکہ شوق اور خوف کی آمیزش سے مانگے ہوئے ناممکن مطالبے

[1] سورۃ الغافر: 60

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ممکن بنا دیتا ہے۔ شوق اور رغبت کا معنی یہ ہے کہ آپ جب دعا مانگیں تو آپ مکمل طور پر پُر امید ہوں کہ میرے مولا و داتا کی رحمت بہت وسیع ہے، اس نے تو بڑے بڑے یتیموں کو دین و دنیا کے تاج و تخت عطا کر دیئے، وہ سخی مولا مجھے کبھی خالی نہیں لوٹائے گا اور خوف و خشیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے دل و دماغ کو اس بات کا خدشہ لاحق ہو کہ کہیں میرا اللہ میری کوتاہیوں کی وجہ سے رد ہی نہ کر دے، کیونکہ زمانے بھر کا سب سے بڑا پاپی میں ہی ہوں۔

میرے مسلمان بھائیو.....! میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں جو شخص ایک در کا منگتا ہو، جو اپنی دعا سے قبل توحیدی کلمات کا انبار لگا دے، جو اپنی دعا سے پہلے صدقہ و خیرات اور نوافل کا اہتمام کرے پھر پورے یقین و تکرار اور خوف و شوق سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے..... خدا کی قسم.....! اللہ اپنا قانون بدل لیتا ہے لیکن اپنے بندے کے دل کے ارمان ٹوٹنے نہیں دیتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کا حکم فرمایا ہے کہ مجھ سے چپکے چپکے شوق اور خوف سے مانگا کرو.....اعلانِ خداوندی ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ [1]

''پکارو تم اپنے پروردگار کو گریہ زاری کرتے ہوئے اور چپکے چپکے سے کیونکہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

پھر فرمایا:

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ [2]

''اور اس سے پورے شوق اور خوف سے دعا کرو بلاشبہ اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے بہت زیادہ قریب ہے۔''

قرآن و حدیث، سیرت اور تاریخ ایسے بے شمار واقعات سے بھری پڑی ہیں کہ جن لوگوں نے بھی چپکے چپکے شوق اور خوف کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی مایوس نہیں کیا، بظاہر سو فیصد ناممکن مطالبات بھی اپنی رحمت سے ممکن کر دیئے، ایمان کی تازگی کے لیے چند واقعات پیشِ خدمت ہیں۔

[1] سورۃ الاعراف:55 [2] سورۃ الاعراف:56

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے، قرآن مجید میں آپ کا ذکر سورۂ آل عمران، الانعام، مریم اور انبیاء میں تفصیل سے موجود ہے۔ آپ حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل میں سے تھے، نہایت عبادت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا [1] ''حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے۔'' آپ کے پاس اولاد نہیں تھی، آپ اللہ تعالیٰ سے صالح اولاد کی دعا کرتے رہے اور آخر عمر میں آپ کی دعا میں یقین و تکرار اور خوف و شوق کا جذبہ اور زیادہ بڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے چپکے چپکے خوف اور شوق کی دعا کا تذکرہ فرمایا ہے:

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا [2]

''تیرے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی، جب اس نے اپنے رب سے دعا کی نہایت شوق سے چپکے چپکے دعا کرنا، کہا: اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور میرے سر پر بڑھاپا چھا گیا ہے لیکن اے پروردگار! میں تجھے پکارنے میں ناامید نہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ادھیڑ عمر میں خوبصورت اور خوب سیرت بیٹا عطا فرمایا اور ساتھ اعزاز بخشتے ہوئے فرمایا کہ وہ بیٹا آپ کا ہوگا اور نبی میرا ہوگا۔

سوال یہ ہے.....؟ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے 77، 90 یا 92 سال کی عمر میں آپ کو بیٹا کیوں عطا فرمایا جب کہ وہ بیٹے لینے کا موسم بھی نہیں اور ان کی بیوی بھی بانجھ تھی.....؟ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ [3]

[1] کتاب الفضائل، باب من فضائل زکریا علیہ السلام: 2379

[2] سورۃ مریم: 2

[3] سورۃ الانبیاء: 90

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بے شک وہ بھلائی کے کاموں میں بہت جلدی کرنے والے اور وہ دعائیں کرتے ہم سے شوق اور خوف سے اور وہ ہمارے سامنے خشوع کرنے والے تھے۔''

اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو لوگ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور خوف اور شوق سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ناممکن مطالبے بھی اپنی رحمت سے ممکن بنا دیتے ہیں اور ان کی دعاؤں کو قبول فرما لیتے ہیں۔

شاید کہ آپ کو جنگِ بدر یاد ہو جو سن 2 ھجری کو مقامِ بدر پر لڑی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے ایک خیمے میں علیحدگی اختیار کی اور پورے یقین، تکرار اور خوف وشوق سے اللہ تعالیٰ سے جی بھر کر دعا کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فتح کے اسباب پیدا کرتے ہوئے کفار کی جماعت پر غلبہ عطا کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ ابھی دعا مانگ رہے تھے کہ آپ ﷺ کی چادر کندھوں سے نیچے گر پڑی، آپ ﷺ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور کہا: اللہ کے رسول! بس کریں اللہ آپ کو کبھی خالی نہیں لوٹائے گا۔ اللہ اکبر!

یہاں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کہ خوف اور شوق سے مانگی ہوئی دعائیں فوراً قبول ہوتی ہیں، آج ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں خوف اور شوق پیدا کرنا چاہیے۔ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں، آپ کی عمریں پچاس، ساٹھ سال کے قریب ہو چکی ہیں کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایک دعا بھی ایسی ہے جو گھنٹے دو گھنٹے پر مشتمل ہو، جس میں آپ نے توحیدی کلمات کی تمہید باندھ کر، صدقات اور نوافل کا اہتمام کرتے ہوئے پورے یقین، شوق اور خوف سے اللہ تعالیٰ سے مانگا ہو.....؟؟

کیا میرے قارئین میں کوئی ایک شخص بھی ایسا ہے.....؟؟؟ اگر ہے تو مبارک ہو، اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے ورنہ یہ بات اچھی طرح جان لیں کہ ہماری دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی وجہ ہی یہی ہے کہ ہم تنہائی میں خوف اور شوق سے لمبی دعائیں مانگتے ہی نہیں۔

یاد رکھیں.....! کمی وکوتاہی ہماری دعاؤں میں ہے، اللہ تعالیٰ کے قبول کرنے میں کسی قسم کی کوئی دیر نہیں.....! وہ تو پکار پکار کر کہتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ [1]

6.....دعاؤں میں دوسرے ضرورتمندوں کو یاد رکھنا:

دعائیں کیسے قبول ہوتی ہیں.....؟ اس حوالے سے چھٹی اور اہم بات اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کہ جو شخص اپنی تنہائی کی دعاؤں میں اپنے ضرورت مند مسلمان بھائیوں، محلے داروں اور رشتے داروں کو یاد رکھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو اس قدر اپنے قریب کر لیتے ہیں کہ بن مانگے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے اس کی خواہشات کی تکمیل کر دیتے ہیں۔

آج جو لوگ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں ہمارا ان سے سوال یہ ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں ضرورت مند لوگوں کو کتنا یاد رکھتے ہیں.....؟

کیا آپ نے کسی بے اولاد کے لیے رو رو کر اللہ سے دعا کی ہے کہ اللہ! اس کو بیٹا دے دے.....؟ کیا آپ کسی تنگ دست کے لیے گڑگڑائے ہیں کہ اللہ! میرا فلاں جاننے والا بہت پریشان حال ہے اللہ اس کے لیے آسانیاں پیدا کر.....؟

اللہ کے بندو.....! اس راز کو اچھی طرح جان، لو.....! دعاؤں کی قبولیت کا آسان اور بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ دوسروں کی عدم موجودگی میں ان کے لیے دعائیں کیا کریں، اللہ تبارک وتعالیٰ پھر آپ کی دعاؤں کو کبھی رد نہیں کرے گا۔

حضرت صفوان رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے داماد تھے، وہ ایک دفعہ شام گئے تو اپنے سسرال میں انہیں ملنے کے لیے چلے گئے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ گھر میں موجود نہیں تھے تو ام درداء رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: بیٹے! مجھے پتہ چلا ہے کہ تم اس سال حج پر جا رہے ہو.....؟ انھوں نے کہا: ہاں! اماں جان سفرِ حج کا ہی ارادہ ہے۔

ساس محترمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ ''ہمارے لیے بھی بھلائی کی دعا کرنا'' صفوان رحمۃ اللہ علیہ جب گھر سے نکلے تو بازار میں اپنے سسر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات ہوگئی تو انھوں نے بھی یہی کہا کہ بیٹے! پتہ چلا ہے کہ تم حج پر جا رہے ہو ہمیں بھی اپنی خیر کی دعاؤں میں یاد رکھنا.....! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے

[1] سورۃ المؤمن: 60

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی دوسرے کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو کسی صورت رد نہیں کرتا اور عدم موجودگی میں دعا کرنے والے شخص کے کندھے پر ایک فرشتہ ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے: اے اللہ! یہ جو کچھ اپنے بھائی کے لیے مانگ رہا ہے، اللہ! اسے بھی عطا فرما.....! [1] اللہ اکبر!

جن کے حق میں رحمت کے فرشتے بھی دعائیں کریں تو کیا ایسے خوش نصیب، مخلص اور موحد لوگوں کی دعائیں رد ہو سکتی ہیں.....؟

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جب بوقتِ تہجد بیدار ہوتے تو تقریباً اپنے تمام ملنے والوں کے نام لے کر ان کے لیے اللہ کے حضور خصوصی دعا کرتے۔ کسی نے کہا: حضرت.....! آپ دوسروں کے لیے اس قدر اہتمام سے دعا کیوں کرتے ہیں.....؟ فرمانے لگے: مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ میں تنہائی میں ان کے لیے دعا کروں اور رحمت کے فرشتے میرے لیے دعا کریں۔ [2]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں بھی پڑھا ہے، وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں چھ لوگوں کے لیے بوقت تہجد نام لے کر دعا کرتا ہوں اور ان میں سے ایک مشفق و مربی اور محبوب امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ ہیں کہ میں ان کے لیے بہت زیادہ دعا کرتا ہوں انھوں میری تعلیم و تربیت اور کردار سازی میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ [3]

بہر صورت اس آخری بات کو پلّے باندھ لیں ان لوگوں کی دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں جو دوسروں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں، بے لوث دعائیں کرتے ہیں، مسلسل دعائیں کرتے ہیں..... اللہ کے بندو! اگر تم کسی کا عملی طور پر بھلا نہیں کر سکتے تو کم از کم اس کے لیے دعا ہی کر دیا کرو۔

آج ہمارے معاشرے میں اچھے بھلے باکردار لوگوں کی ٹانگیں کھینچی جاتی ہیں، انکی پگڑی اچھالی جاتی ہے اور ناحق ان کو بے عزت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ایسے بدکردار لوگوں کی دعائیں اللہ کسی صورت بھی قبول نہیں کرتا ہے۔

اللہ والے اہل علم لوگوں سے محبت کیا کریں اور ان سے دعائیں لیا کریں، اللہ آپ کی دعاؤں کو بھی قبول کرے گا۔

---

[1] الصحیح لمسلم: 2733

[2] سیر اعلام النبلاء، ترجمۃ ابی الدرداء [3] الطیوریات: 194

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعاؤں کے متعلق ہمیشہ یاد رکھنے والی حدیث

ہمارے ہاں اکثر لوگ دعائیں بھی کرتے ہیں اور فوراً قبول نہ ہونے کی وجہ سے مایوس بھی رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں شاید ہماری دعائیں رائیگاں جا رہی ہیں جب کہ قرآن وحدیث کی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ سچے مسلمان کی کوئی دعا بھی رائیگاں نہیں جاتی ،البتہ اللہ تعالیٰ اپنی کامل حکمت کی وجہ سے اپنے بندے کی دعاؤں کی قبولیت کو تین حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں:

1... يُعَجِّلُ لَهُ فِيهَا

مسلمان جو بھی دعا کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو فوراً قبول فرما لیتے ہیں، مال مانگا تو مل گیا، اولاد مانگی اللہ نے عطا کر دی، غرض کہ جو بھی سوال کیا اللہ تعالیٰ نے فوراً قبول کر لیا، دعاؤں کی قبولیت کی پہلی صورت یہ ہے۔

2...يُدْفَعُ عَنْهُ مَكْرُوهًا

مسلمان جو دعا مانگتا ہے اس کی دعا بعینہٖ اسی طرح من وعن قبول نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ اس مانگی ہوئی دعا کے عوض میں کئی ایک آفتوں اور مصیبتوں کو اپنے بندے سے ٹال دیتا ہے۔اور خدا کی قسم.....! یہ بھی بڑے وارے کا سودا ہے۔

آپکو کیا خبر کہ آپ کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ سے کتنی مصیبتوں اور آفتوں کو دور کیا ہے، کہیں اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا کر آپ کو دکھا دے کہ آپ کی دعاؤں کی وجہ سے اس قدر آفتوں کا رُخ آپ کی طرف سے موڑا گیا ہے تو آپ اللہ کے حضور یہ دعائیں کرنا شروع کر دیں کہ..... یاالٰہ العالمین.....! ہماری دعاؤں کو فوراً قبول کرنے کی بجائے ان کے عوض میں ہم پر آنے والی بلائیں ہی ٹال دے۔

بعض دعاؤں کو من وعن قبول نہ کرنے میں بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی محبّت اور حکمت کارفرما ہوتی ہے، ہم جذبات میں آکر لاعلمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ایسی چیزوں کا بھی مطالبہ کر لیتے ہیں جو انجام کے لحاظ سے ہمارے لیے بہتر نہیں ہوتیں۔اس کو آپ اس مثال سے ایسے ہی سمجھ لیں کہ ایک ننھا سا بچہ دوڑتے ہوئے سانپ کو کھلونا سمجھ کر اس کی طرف بھاگے گا تو پیار کرنے والی ماں کبھی بھی اس کو پکڑنے نہیں دے گی اگرچہ بچہ اس کو کھلونا سمجھ رہا ہے، لیکن ماں سمجھتی ہے کہ انجام کے لحاظ سے اس کا پکڑنا بہتر نہیں، اسی طرح انسان کی بعض دعاؤں میں کئی ایک مطالبات ایسے ہوتے ہیں جو انجام کے لحاظ سے بہتر نہیں ہوتے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ وہ مطالبات تو پورے نہیں کرتے لیکن اس کے عوض میں بہت سی آفتوں مصیبتوں کو دنیا ہی میں ٹال دیتا ہے یہ دعا کی قبولیت کی دوسری صورت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3... أَوْ يَدَّخِرُهَا [1]

اللہ تعالیٰ بندے کی بعض دعاؤں کو فوراً قبول کرتے ہیں نہ ہی ان کے عوض میں آفتوں کو ٹالتے ہیں بلکہ ان دعاؤں کو آخرت کے دن کے لیے ذخیرہ کر دیتے ہیں۔ قیامت والے دن بندے کو اجر وثواب کے بے شمار خزانے عطا کیے جائیں گے وہ بندہ کہے گا: الٰہ العالمین.....! یہ میری کن نیکیوں کا نتیجہ ہے .....؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے میرے بندے.....! جو تیری دعائیں میں نے دنیا میں قبول نہیں کی تھیں ان کو میں نے نیکیوں کی صورت میں تیرے لیے ذخیرہ کر لیا تھا آج انہی دعاؤں کی وجہ سے تجھے اجر وثواب کے انبار عطا کر دیئے ہیں۔ سبحان اللہ!

میں اسی لیے اکثر کہا کرتا ہوں کہ جن لوگوں کی دعائیں فوراً قبول نہیں ہو رہیں وہ ایسے ہی سمجھیں جیسے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کمیٹی ڈالی ہوئی ہے اور وہ قیامت کی پہلی تاریخ کو نکلے گی اور ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ اس روز ضرورت بڑی ہوگی، جس شخص کی کمیٹی اس روز نکل آئی گویا کہ وہ کامیاب ہو کر اللہ تعالیٰ کی جنت کا حقدار ٹھہرے گا۔ دعا کے معاملے میں کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے، دعا ہی تو اعلیٰ درجے کی عبادت ہے اور آیئے اب آخر میں آپ کے سامنے دعا کی حکمت بیان کرتا ہوں کہ دعا اصل میں ہے کیا.....؟

☆ دعا کی رُوح اور اس کا فلسفہ:

دعا حقیقت میں اللہ کے سامنے بے بسی اور محتاجی کا اظہار ہے، مسلمان اپنے اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھا کر اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہے کہ

یا الٰہ العالمین.....! میں ہر وقت تیرے در کا منگتا ہوں، تیری مدد اور تیری خاص توجہ کے بغیر میں ایک لمحہ بھی نہیں گزار سکتا، تو معلوم ہوا کہ دعا صرف اللہ تعالیٰ سے اپنے مطالبات پورے کروانے کے لیے نہیں کی جاتی بلکہ دعا کی اصل روح اظہارِ فقر ہے، ہمارے ہاں کئی لوگ بڑے رعب کے ساتھ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو میری دعا ہی قبول نہیں ہوئی.....! ہم ایسے بھائیوں کو یہی فکر دینا چاہتے ہیں کہ اللہ کے بندو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے دعا کر کے اپنی فقیری اور محتاجگی کا اظہار کرتے ہو، اس کو حکم نہیں کرتے، بعض لوگ تو اپنی دعا کو یوں سمجھتے ہیں گویا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کو کوئی حکم کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حکم کو مانا نہیں.....!

میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت صرف اور صرف یہ ذہن میں رکھا کریں کہ میں فقیر اور مانگت ہوں، دعا کے ذریعے میں یہ بات ثابت کرتا ہوں کہ میں ہر اعتبار سے نیچا اور ضرورت مند ہوں اور میرا مولا وداتا حد درجہ غنی اور بے نیاز ہے، وہ مجھے دے، نہ دے، قبول کرے نہ کرے، میرا کام سوال کرتے رہنا ہے۔

[1] مسند احمد بن حنبل: 11133

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

77

مسنون دعاؤں کی برکات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [1]

''اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ﴾ [2]

''تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ضرور ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے۔''

یہ موضوع انتہائی توجہ کا حامل ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت پاکیزہ دین سے نوازا ہے، جو خوش نصیب اس دین پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کو رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو کثرت کے ساتھ یاد کرتے ہیں، یعنی کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والے مرد اور کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت یعنی جہنم سے آزادی اور جنت کا دخول یقینی بنایا ہے اور فرمایا: ان کے لیے اجر عظیم ہے، دوسری آیت کریمہ میں اللہ نے اس بات کا حکم ارشاد فرمایا کہ مجھ سے دعائیں کرو میں تمہاری دعائیں قبول کرتا ہوں۔

سب سے زیادہ ذکر والا کون؟

امام ابن صلاح بہت بڑے چوٹی کے امام ہیں کسی نے ان سے پوچھا کہ امام صاحب یہ بیان فرمائیے کہ

[1] سورۃ الاحزاب:33 [2] سورۃ المومن:40

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رب تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ﴾

کہ جو کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، مرد اور عورتیں، ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے کہ وہ کونسی حد ہے کہ جس حد تک کوئی مسلمان اگر ذکر کرے تو وہ ان خوش نصیب لوگوں کی صف میں شامل ہو جائے گا، بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں اس کا شمار ہوگا؟ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دین میں آگے بڑھنے کے لیے نیک اعمال کی سوچ رکھنی چاہیے اور اہل علم سے اس طرح کے سوال کرنے چاہئیں جن سے انسان میں نیک اعمال کرنے کا جذبہ زیادہ اور حسنات کا شوق بڑھے اور تعلق باللہ میں اضافہ ہو، (اس بات کو علامہ سید سابق نے کتاب ''فقہ السنہ'' کتاب الذکر میں بھی نقل فرمایا) تو آپ فرمانے لگے جو خوش نصیب انسان نبی کریم ﷺ کی مسنون دعاؤں کی پابندی کرتا ہے جو مخصوص مواقع کی دعاؤں کی پابندی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ﴾ کی صف میں شامل فرما لیتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی صف میں شامل ہونے کے لیے بہت زیادہ لمبے چوڑے چلّوں اور وظائف کی ضرورت نہیں ہے، فرمایا جو ان دعاؤں کی پابندی کرتا ہے وہ ان خوش نصیب لوگوں کی صف میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ [1]

نبی کریم ﷺ کی مسنون دعاؤں سے ہم فائدہ اٹھائیں اور جو دعائیں دنیا و مافیہا کی تمام بھلائیوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں اور دنیا و مافیہا کی کوئی ایسی بھلائی نہیں ہے جو نبی کریم ﷺ کی دعاؤں میں شامل نہیں ہے، آج ہم معاملات، پریشانیوں اور دنیاوی مصائب میں الجھے ہوئے ہیں آج ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کرنے کے لیے، نجات پانے کے لیے بہت کوشش کرتے ہیں، آیئے.....! اس مضمون میں میں آپ کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جو خوش نصیب امتی نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ مسنون دعاؤں کی پابندی کرتا ہے، غرض ان تمام مواقع پر جہاں نبی کریم ﷺ سے مسنون دعائیں منقول ہیں، جو جذبہ سے پڑھتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ تمام برکتوں کے دروازے کھول دیتے ہیں، اگر آپ ﷺ کی مسنون دعاؤں پر غور کیا جائے تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ

[1] فقہ السنۃ، سید سابق: 1/512

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے کتنا مضبوط تھا آپ کسی بھی گھڑی اس تعلق کو توڑتے نہیں تھے، سفر میں، سواری پر، گھر میں، بازار میں، میدان، خوشی، غمی غرض ہر جگہ پر آپ ﷺ ایک خاص دعا کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے، یہی وجہ تھی کہ ہمیشہ کامرانیوں اور فوز وفلاح نے آپ ﷺ کے قدم چومے ہیں، قدم قدم پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوا اور آپ کی دعائیں بہت بڑی تربیت گاہ ہیں جس میں عقیدہ کی صفائی اور ستھرائی کا ایک اعلیٰ نظام موجود ہے، ہمارے مسائل کا حل اور اجر وثواب موجود ہے اور دنیا ومافیھا کے خزانے اس میں موجود ہیں، نبی کریم ﷺ دعا کرتے ہوئے جہاں اللہ کے سامنے عاجزی کا اظہار فرماتے، اور جہاں دعاؤں میں تعلق باللہ پایا جاتا وہاں اس میں عقیدہ کی صفائی اور توحید کی چاشنی بھی پائی جاتی۔

مسلمان کا عقیدہ

مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کے چلانے والے اکیلے ہیں، زمین وآسمان کا نظام چلانے میں رب کائنات مخلوق میں سے کسی کے محتاج نہیں ہیں، اگر مخلوق میں سے کسی کی زندگی یا موت کی وجہ سے نظام کائنات میں خلل آنا ہوتا تو جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام اور امام کائنات نے دنیا سے رحلت فرمائی تب آتا لیکن یہ اللہ کی قدرت اور بادشاہی اور شہنشاہی ہے کہ دنیا ومافیھا ہر ایک نظام کو بنانے اور چلانے میں اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں اور اللہ تعالیٰ اکیلے، یکتا زمین وآسمان کے نظام کو سنبھالے ہوئے ہیں اس کا ثبوت رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں سے ملتا ہے، جب آپ ﷺ تہجد کے لیے بیدار ہوتے اور کھڑے ہوکر آپ یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ [1]

''اے میرے اللہ! تو ہی آسمان وزمین کے نظام کو سنبھالنے والا ہے۔''

یقین مانیے.....! جو آپ ﷺ کی دعاؤں پر غور کرتا ہے، جو رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کے معانی ومفاہیم کی گہرائی میں جاتا ہے اس کے عقیدہ سے شرک وبدعت کی بو نہیں آسکتی آپ ﷺ کی تمام دعائیں عقیدہ توحید سے بھری پڑی ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ کی یکتائی، تنہائی اور ربوبیت کا ایسا بے مثال تذکرہ ہے، کہ یقین

[1] صحیح البخاری/الدعوات: 6317

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مانیں، کہ آپ ﷺ نے جس انداز سے اللہ کی شان وشوکت کا ذکر کیا دنیا کا کوئی شخص اس سے پیارے انداز میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر نہیں کرسکتا، عقیدہ نصیب ہوتا ہے آپ کی دعاؤں سے اور یہاں مسلمان کی خواہش ہے کہ جب میں قیامت کے دن اللہ کے دربار میں حاضر ہوں تو میرا نامہ اعمال حسنات سے بھرا ہوا ہو، نیک اعمال، اجروثواب سے بھرا ہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور قرآن کی عظمت اور اس کے پڑھنے کے اجروثواب کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا، لیکن مسنون دعاؤں کے پڑھنے سے جو اجروثواب حاصل ہوتا ہے اس کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا اور ایسا اجروثواب لاکھوں کروڑوں کے خزانے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا، جب آپ اپنی زبان سے نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ دعاؤں کو اپنی زبان سے ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے نامہ اعمال کو اجروثواب سے بھر دیگا۔

مختصر مسنون دعا اور اجروثواب کی انتہاء

رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق صرف تین منٹ میں چھوٹا سا جملہ 100 دفعہ کہنے سے 1000 نیکیاں حاصل ہوتی ہیں اور 1000 گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص 100 دفعہ سبحان اللہ پڑھ لے:

فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ [1]

''اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ہزار گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

اسی طرح جو بندہ دس مرتبہ درج ذیل کلمہ کو اپنی زبان سے ادا کرتا ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [2]

آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس دعا کو دس مرتبہ پڑھنے پر اسے اتنا ثواب ملے گا گویا کہ اس بندے نے اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے چار غلام آزاد کر دیئے ہیں، قارئین کرام! سب سے مہنگے ترین غلام اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے ہیں اگر آپ ایک غلام کی قیمت اڑھائی لاکھ روپے کا اندازہ لگائیں تو اس دعا (آپ ﷺ کی حدیث کے مفہوم

[1] الصحیح لمسلم: 2698 [2] صحیح البخاری: 6404، الصحیح لمسلم 2693

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق) کی بدولت اللہ تعالیٰ اسے دس لاکھ روپے خرچ کرنے کے برابر ثواب عطا کرتے ہیں، دس مرتبہ پڑھنے کے لیے دس منٹ بھی صرف نہیں ہوتے ہیں، آیئے.....! اگر آپ اپنے نامہ اعمال کو حسنات سے بھرنا چاہتے ہیں، تو یہ مبارک کلمات اور ان جیسے دیگر کلمات جن کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے پڑھنے سے خیر و برکت اور اجر و ثواب کے تمام خزانے حاصل ہو جاتے ہیں، ان کی پابندی کریں۔ مثلاً رحمن کو پیارے، زبان پر ہلکے، ترازو میں بوجھل دو کلموں کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح کے آخر میں بے مثال حدیث لائے، ان کلمات پر خصوصی توجہ دیں:

كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَانِ. خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ. ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ. سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ [1]

''دو کلمے رحمان کو بہت پیارے ہیں زبان پر بہت ہلکے ہیں ترازو میں بہت بھاری ہیں، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ (۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ. پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے اللہ عظمت والا۔''

ان کلمات کی پابندی کریں، ان کو پڑھیں ان کے پڑھنے سے ذہنی سکون، قلبی روحانیت اور اللہ تعالیٰ وافر مقدار میں اجر و ثواب عطا کرتے ہیں۔

بیماریوں کا علاج بذریعہ دعا

اسی طرح آپ کے تمام مسائل اور بیماریوں کا حل آپ ﷺ کی دعاؤں میں موجود ہے، ٹھیک ہے آپ اپنے طبیب کے پاس جائیں، لیکن اصل طبیب اور اصل حکیم سے مانگنے کے لیے جو آپ ﷺ نے دعائیں سکھائی ہیں ان کو بھی یاد کیجیے اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ ادویات اور گولیوں میں شفا رکھنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے، اور ان دعاؤں میں بھی شفا رکھنے والی ذات وہی ہے اور آپ ﷺ کے پاس جتنے مریض، مقروض اور پریشان آئے تو آپ ﷺ نے ان کو دعائیں سکھلائیں اور ان پر پابندی کا حکم دیا، صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے: (يَجِدُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ مَا أَسْلَمَ) انہوں نے عرض کی اللہ کے نبی.....! جب سے میں نے کلمہ پڑھا ہے، میں اپنے جسم میں درد محسوس کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا جہاں درد ہے وہاں ہاتھ رکھو اور تین دفعہ بسم اللہ پڑھنے کے بعد سات مرتبہ یہ الفاظ پڑھو:

[1] صحیح البخاری/آخری حدیث: 7563

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ [1]

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، اُس تکلیف سے جو میں محسوس کر رہا ہوں یا جس کا مجھے اندیشہ ہے۔''

اس نسخہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس پرانے درد سے تجھے نجات عطا کریں گے۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق میں نے عمل جاری رکھا اور چند دنوں بعد میرے وجود سے درد بالکل ختم ہو گیا۔ یہ برکت تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی اور مسنون دعا کی جس سے حضرت عثمان بن ابی العاص کو شفا نصیب ہوئی۔

آج ہماری دردیں کیوں نہیں جاتی؟

آپ یہ واقعہ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ صحابی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جسم میں درد کی دوا لینے آئے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا بتلائی اور انہوں نے کامل توجہ سے پڑھی تو رب تعالیٰ نے ایسا صحت یاب فرمایا گویا کہ کبھی درد ہوئی ہی نہیں۔ مگر آج ہم صحت یاب کیوں نہیں ہوتے، یہ عالیشان دعائیں ہم پر اثر کیوں نہیں کرتیں؟ میں سمجھتا ہوں اس کی دو بنیادی وجوہات ہیں:

1 ہم مکمل یقین اور اعتماد سے نہیں پڑھتے ہمارا دل ڈاکٹر کی گولیاں کھانے سے مطمئن ہوتا ہے مگر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا پڑھتے شک میں رہتا ہے پتہ نہیں شفا ہوگی یا نہیں۔

2 ہم پابندی سے نہیں پڑھتے، حالانکہ ہمیشگی میں ہی برکت، اثر اور شفا ہے، ڈاکٹر کی دوائی میں ناغے کا تصور بھی نہیں، لیکن دعا کبھی پڑھ لی کبھی چھوڑ دی۔ روحانی، جسمانی بیمار حضرات یقین مانیں! اگر حقیقی شفا چاہتے ہو تو کائنات کے سب سے بڑے طبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں پر پابندی کریں۔

لازمی طور پر شفا ہوگی

سنن ابی داؤد میں صحیح حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

[1] الصحیح لمسلم/السلام: 2202، سنن ابی داؤد/الطب: 3891

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ عَادَ مَرِيضًا فَلَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَقَالَ عِنْدَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عَافَاهُ اِيَّاهُ [1]

''جس نے کسی مریض کی عیادت کی اور اس کے پاس سات دفعہ یہ جملہ پڑھا، اگر اس کی موت کا وقت نہیں آ گیا تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو شفا عطا فرماتے ہیں۔''

ہم آپ ﷺ کے ساتھ عشق و محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر وہ کلمات ہم میں نظر نہیں آتے جو آپ ﷺ پڑھ کر مریضوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ اگر آپ اپنی زندگی میں شفا چاہتے ہیں اور پرانی سے پرانی بیماریوں اور دردوں سے آرام چاہتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ادویات استعمال نہ کریں، ہاں مگر آپ ﷺ کے بیان کردہ کلمات کو بھی اپنے وظائف میں شامل کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت یاب فرمائے گا۔ بندہ ان الفاظ کو پڑھنے سے محبت رسول ﷺ کا ثبوت دیتا ہے اور اللہ سے اجر کا امیدوار بن جاتا ہے۔ اگر آپ بیمار ہیں تو میں آپ سے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں، غور فرمائیں! بیماری کے دوران شفا حاصل کرنے کے لیے آپ اپنی زبان سے وہی کلمات دہرائیں جو کبھی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے تھے اور جو آپ ﷺ نے سکھلائے تھے، مجھے بتلایئے! اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہو سکتی ہے؟

یہ دو دعائیں میں نے بطور مثال ذکر کی ہیں وگرنہ جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے کہ زندگی میں آنے والا کوئی مرض ایسا نہیں کہ جس کے بارے میں آپ ﷺ نے دعا ارشاد نہ فرمائی ہو۔ آپ ﷺ پر کروڑوں درود و سلام ہوں کہ آپ ﷺ نے تقریباً ایک ایک مرض کے لیے الگ الگ مسنون دعا بیان فرمائی ہے، اس لیے اگر آپ کے دوست احباب بیمار ہیں تو اپنے مریض کے پاس جا کر خوش گپیوں اور قیمتی مشوروں کی بجائے سنت کے مطابق آسان ترین دعائیں پڑھیں:

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا [2] لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ [3]

[1] صحیح سنن ابی داود/البانی: 2663

[2] صحیح البخاری: 5675 [3] صحیح البخاری: 5656

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ان چیزوں کی پابندی کریں اللہ تعالیٰ ان کی برکات سے مریضوں کو شفا عطا کریں گے، محترم قارئین! اگر آپ شفا کے متلاشی ہیں تو پریشان ہونے کی بجائے امید رکھیں، مسنون دعائیں پڑھیں۔''

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ﴾ [1]

''اے میرے حبیب.....! جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو ان کو بتلا دیجیے کہ میں ان کے قریب ہوں۔''

تھکاوٹ کا علاج نبوی

نبی ﷺ نے مبارک کلمات کے ذریعے ہر روحانی اور جسمانی مرض کا علاج کیا ہے۔ حتی کہ آپ حیران ہوں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے تھکاوٹ کے لیے شاندار وظیفہ بیان فرمایا ہے۔ اگر کوئی محنت کرنے والا شخص اس وظیفہ پر پابندی کرے تو وہ کبھی بھی تھکن کی شکایت نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ ﷺ کی لاڈلی بیٹی اور جنتی عورتوں کی سردار سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اے ابو جان.....! میں گھر کے کام کاج کرتے ہوئے تھک جاتی ہوں، چکی میں آٹا پیسنا اور کندھوں پہ مشکیزوں کو اٹھانا اور گھر میں جھاڑو دینا یہ سب ذمہ داریاں مجھے چکنا چور کر دیتی ہیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے خدمت کے لیے کوئی خادم یا لونڈی دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کی جب یہ بات سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میری بیٹی.....! کیا میں تجھے خادم اور لونڈی سے بہتر خزانہ عطا نہ کر دوں؟ جس کی برکت سے اللہ تیرے دن بھر کی تھکن کو دور کر دے گا اور تو مکمل راحت اور آرام پائے گی چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کو سوتے وقت 33 دفعہ سبحان اللہ، 33 دفعہ الحمد للہ، 34 دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔'' [2]

سیدنا مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ فَاِنِّيْ ذَكَّرْتُهَا مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا [3]

[1] سورۃ البقرۃ:186 [2] صحیح البخاری/3705، کتاب فضائل اصحاب النبی

[3] سنن ابی داؤد/الادب:5064

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب سے میں نے یہ وظیفہ رسول اللہ ﷺ سے سنا تو میں نے اسے کبھی نہیں چھوڑا سوائے جنگ صفین کی رات کے لیکن وہ بھی مجھے رات کے آخر میں یاد آ گیا اور میں نے پڑھ لیا۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے بہتر تھکاوٹ کے لیے اور کوئی عمل کیا ہو سکتا ہے کہ بتلانے والے امام الانبیا ﷺ ہیں اور جن کو بتلایا گیا وہ جنتی خواتین کی سردار ہیں۔

تھکاوٹ کی صورت میں دوائی وغیرہ کا استعمال یقیناً جائز ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کے بتلائے ہوئے قیمتی وظائف بالکل ناکارہ سمجھ کر ترک کر دینا یہ یقینا بہت بڑی ناانصافی بلکہ پریشانیوں اور مصائب میں اضافے کا سبب ہے، وظائف سے علاج کیا جائے تو دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی ہوتی ہے۔ مال بھی خرچ نہیں کرنا پڑتا بلکہ صرف کلمات پڑھنے سے مکمل راحت اور صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو یہ حقیقت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرض کی ادائیگی دعاؤں سے

اگر کوئی چارپائی پر بیٹھا اسے پکارے تو وہ اس کی پکار کو سنتا ہے اور اسی طرح اگر آپ اپنے کاروبار میں برکت چاہتے ہیں تو اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے بے شمار اذکار بیان فرمائے ہیں اور اگر آپ قرض کے بارے میں بہت پریشان ہیں تو آیئے .....! آپ ﷺ کی بتلائی ہوئی دعا کی پابندی کریں اگر آپ کے سر پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہے تو اللہ تعالیٰ وہ قرض ادا کرنے کی توفیق عطا کرے گا اس بارے میں کافی صحیح روایات مستدرک حاکم میں درج ہیں یہاں میں صرف جامع ترمذی کی ایک روایت ذکر کرتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میرے ذمہ کچھ قرض ہے جس کو میں ادا کرنا چاہتا ہوں اور ان کے ادا کرنے سے عاجز آ چکا ہوں اور حدیث کے لفظ ہیں، کہ وہ کہنے لگا کہ آپ میرے ساتھ تعاون فرمائیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو مجھ کو آپ ﷺ نے سکھلائے تھے، جن کے پڑھنے سے اگر تیرا قرض پہاڑ جتنا بھی ہوا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ادا کرنے کی ہمت عطا فرمائیں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات سکھلائے:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ سِوَاكَ [1]

[1] جامع الترمذی/الدعوات: 3563، مستدرک للحاکم الدعا: 1973، مسند احمد 1/53

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے اللہ.....! حلال کے ساتھ حرام سے بچا کر مجھے کافی ہو جا اور اپنے فضل کے ساتھ غیروں کے مقابلہ میں مجھے کافی ہو۔''

ان دعاؤں کے معانی ومفاہیم پر غور کیا کریں۔ان میں خالق اور مخلوق کا رشتہ بیان کیا جاتا ہے اور انسان اللہ سے انتہائی محبت بھرے کلمات کہتا ہے۔وہ تو رحیم ہے، کریم ہے جب بندہ اپنی حاجت اور ضرورت بیان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کے ہاتھ خالی لوٹاتے ہوئے میں اللہ کو شرم آتی ہے۔اگر آپ بیماری سے شفا چاہتے ہیں مسنون دعاؤں کی پابندی کریں اور اگر آپ اپنے عقائد اسلام کے مطابق کرنا چاہتے ہیں، کاروبار میں برکت چاہتے ہیں، قرض کی ادائیگی چاہتے ہیں تو ان دعاؤں پر غور کر کے پڑھیے۔

آپ ﷺ نے جو دعائیں کثرت سے پڑھیں

میں یہاں ایک اور دعا ذکر کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ یہ دعا بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ . . . وَفِيْ رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ عَلٰى طَاعَتِكَ [1]

''اے دلوں کو پھیرنے والے.....! میرے دل کو دین پر ثابت قدم رکھ اور اپنی اطاعت پر ثابت قدم رکھ۔''

بعض روایات میں ہم نے پڑھا ہے کہ ایک تو یہ دعا آپ ﷺ کثرت کیساتھ پڑھا کرتے تھے اور دوسری دعا یہ کثرت سے پڑھتے تھے:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

ایک دفعہ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے سوال کیا کہ آپ (مذکورہ بالا پہلی) یہ دعا بڑی کثرت سے پڑھتے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دلوں کی کیفیت بدلتی رہتی ہے، اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ تمام بنو آدم کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، اللہ جیسے چاہتے ہیں ان کو پھیرتے ہیں،

[1] جامع الترمذی:3522، الصحیح لمسلم: 2654، عن عبداللہ بن عمرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور میں ہر گھڑی اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھے، اس سے پتا چلا کہ دلوں پر تصرف بھی اللہ تعالیٰ کا ہے، یہ دعا آپ ﷺ بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے، یہاں خواتین کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بھی مسنون دعاؤں کی طرف متوجہ ہوں، بیٹی اور بیٹے کا مسئلہ ہو اور تمام الجھنوں اور تمام خوشیوں کے حصول کے لیے آیئے مسنون دعاؤں کی طرف یہ ازواج رضی اللہ عنہن کی سنت ہے۔ آپ ﷺ کی تمام ازواج آپ سے دعائیں سیکھتی تھیں اور آپ ﷺ انہیں سکھایا کرتے تھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: اللہ کے رسول.....! پھر آپ مجھے بھی دعا سکھلا دیں، کہ اللہ مجھے بھی دین پر قائم فرما دے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ام سلمہ یہ پڑھا کرو.....!

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا [1]

''اے نبی کریم محمد ﷺ کے رب.....! میرے گناہ معاف فرما، مجھ سے میرے دل کا غصہ لے جا اللہ جتنی دیر زندہ رکھنا مجھے گمراہ کر دینے والے فتنوں سے محفوظ فرما۔''

ان کلمات کی طرف توجہ فرمائیں ہم غصے اور جذبات میں کیسے کیسے جملے اپنی زبان سے کہہ دیتے ہیں؟ ہماری کیفیت بدلتی رہتی ہے، اس لیے اپنی ایمانی کیفیت کو برقرار رکھنے کے لیے سابقہ مسنون دعاؤں کی پابندی کریں اللہ تعالیٰ ایمان کی حلاوت نصیب فرمائیں گے۔

نعمتوں کے شکر کی دعا

اللہ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے ہم اس کی ادنیٰ ترین نعمت کا بھی حق ادا نہیں کر سکتے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ [2]

[1] مسند احمد 44/201 حدیث: 26576، المعجم الکبیر: 785 والحدیث حسن

[2] سنن ابی داؤد/الادب: 5073

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ.....! جو نعمتیں میرے یا تیری مخلوق میں سے کسی کے پاس صبح کو ہوں تو وہ تیری طرف سے ہی ہیں تو اکیلا تیرا کوئی شریک نہیں، تیری ہی حمد ہے اور تیرے لیے ہی شکر ہے۔''

جو مسلمان میرا امتی صبح ایک دفعہ اور شام ایک دفعہ اور ایک روایت کے مطابق تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اگر صبح کو پڑھے گا تو وہ رات کی تمام نعمتوں کی شکر گزاری کر دے گا اور جو شام کو پڑھتا ہے وہ دن بھر کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کر دیتا ہے۔

اس تحریر میں جو میں آپ کو سوچ دینا چاہتا ہوں کہ زندگی کے الجھاؤ کو ختم کرنے کے لیے، کاروبار کی برکت کے لیے، بیماری سے شفا کے لیے، قرض کی ادائیگی کے لیے غرض دنیا کی ہر خیر کے حصول اور ہر شر سے بچنے کے لیے ان مسنون دعاؤں کی پابندی کریں اللہ تعالیٰ آپ کو زندگی کی بہاریں نصیب فرمائے گا۔ ہماری کوتاہیوں میں سے ایک سب سے بڑی کوتاہی یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کی دعاؤں کی پابندی نہیں کرتے، جب کہ مسنون دعاؤں کی پابندی سے رسول اللہ ﷺ سے محبت کا پتہ چلتا ہے، ہر خیر حاصل ہوتی ہے اور ہر شر سے نجات ملتی ہے، دنیا و آخرت کا کوئی ایسا خزانہ نہیں جو آپ ﷺ نے مسنون دعاؤں میں بیان نہیں فرمایا، آیئے.....! اپنی زندگی کو مسنون دعاؤں سے دوبالا کریں، حالات آپ کے سامنے ہیں مسلمان ہر میدان میں نقصان کا شکار ہیں، آیئے.....! اگر آپ فوز و فلاح کی طرف اپنا سفر شروع کرنا چاہتے ہیں، تو آپ ﷺ کی دعاؤں کو یاد کیجئے اللہ تعالیٰ برکتوں سے مالا مال فرمائیں گے۔

غموں اور دکھوں کا علاج بذریعہ دعا

دنیوی و اُخروی زندگی کے تمام دکھوں کا حل بھی آپ ﷺ کی مسنون دعاؤں میں موجود ہے محرومیٔ قسمت کہ ہم ان خزانوں کی قدر نہیں کرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے تمام گھر والوں کو اکٹھا کیا، جمع فرمایا اور فرمانے لگے: جب زندگی میں تم میں سے کسی کو کوئی غم یا دکھ پہنچے، کسی نقصان یا صدمے کا سامنا ہو تو وہ ضرور یہ کلمات پڑھے:

اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا [1]

''اللہ، اللہ ہی میرا رب ہے۔ میں اس کے ساتھ ذرہ شرک بھی نہیں کرتا۔''

[1] موارد الظمان: 2365، شعب الایمان: 9746، صحیح ابن حبان: 864، مسند احمد: 15/45 حدیث: 27082۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے دکھ کو دور کرنے میں ذرہ بھر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، کہ کسی پیر، فقیر یا غوث، قطب کو پکاروں، صرف وہی میرے دکھ دور کرنے والا ہے۔

ایک مقبول درجہ کی حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات پڑھو:

فَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا [1]

''سات مرتبہ یہ پڑھو، اللہ اللہ ہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ ذرہ بھر بھی شرک نہیں کرتا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام غم ختم کر دیتے ہیں اور اس کی زندگی اللہ تعالیٰ رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کر دیتے ہیں، صبح و شام سات مرتبہ یہ دعا پڑھتے ہوئے شاید دو منٹ بھی نہ لگیں اور آپ ﷺ کی زبان کے بارے میں ہمارا بحیثیت مسلمان یہ عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ کی انگلی کا اشارہ اور آپ کی نگاہ کا اٹھنا غلط نہیں ہو سکتا تو آپ ﷺ کی مبارک زبان سے نکلنے والے الفاظ کیسے غلط ہو سکتے ہیں، یہ الفاظ آپ ﷺ سے محبت کی علامت ہیں اور دوسری طرف غم و مصائب کا علاج بھی ہوتا ہے، اسی طرح ایک اور روایت جو کہ سنن ابی داؤد میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾ [2]

''مجھ کو میرا اللہ ہی کافی ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہ اللہ عرش عظیم کا مالک ہے۔''

جو صبح و شام سات مرتبہ یہ پڑھ لے، اس کی زندگی میں جو بھی غم ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے نجات عطا فرما دیں گے۔ [3] دکھیوں کی فریاد اللہ ہی سنتا ہے، جن کا کوئی سہارا نہیں اور جن سے بات کرنا لوگ اپنی عزت کی توہین سمجھتے ہیں۔ ان کی آہ کو سننا یہ بھی اللہ کی شان ہے اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔

دکھوں سے محفوظ رہا ہوں

میں نے ایک محدث کے بارے میں پڑھا ہے وہ فرماتے ہیں:

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اور حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ [4]

[1] سنن النسائی الکبریٰ: 10911، مسند اسحاق: 34/5، سلسلہ: 2755 [2] سورۃ توبہ: 129

[3] سنن ابی داؤد: 5081، یہ موقوف ثابت ہے البتہ مرفوع روایت میں ضعف ہے اور اس کا مضمون قرآن کی آیت ہے لہٰذا اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ [4] کتاب الاذکار: 5081

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں ساری زندگی سات سات مرتبہ یہ دعائیں پڑھتا رہا ہوں، آج تک میری زندگی میں کوئی غم نہیں آیا کہ جس نے میری کمر توڑ دی ہو، یا جو میرے لیے بوجھ بنا ہو۔''

غم تو انسانی زندگی کا حصہ ہیں اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو آزماتے ہیں کہ یہ مجھ سے کتنی محبت کرتا ہے، جو لوگ مسنون دعاؤں کی پابندی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے غموں میں وہ لذت رکھ دیتا ہے، جو آوارہ مزاج لوگوں کو اپنی عیش وعشرت میں بھی حاصل نہیں ہوتی، محترم قارئین! یہ مختصر زندگی جو کہ امانت ہے اسے رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق بسر کریں، پریشان نہ ہوں، در در کی ٹھوکریں نہ کھائیں بلکہ مسنون دعاؤں کی کتابیں خریدیں مختلف مکتبات نے کتب شائع کی ہیں اور بعض ایسی کتب ہیں کہ جن میں کوئی ضعیف حدیث بھی نہیں ہے۔ (جیسا کہ ہماری معروف کتاب ''کتاب الاذکار'' ہے) آپ بھی من گھڑت دعاؤں سے بچ کر وہ دعائیں یاد کریں جو آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی شخص آپ ﷺ کی دعا جیسی نہ کوئی دعا بنا سکتا ہے اور نہ اس دعا کی عظمت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایک دعا صحیح بخاری میں موجود ہے کہ آپ ﷺ کو جب کوئی تکلیف یا دکھ آتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ [1]

''بہت عظمت والے اور انتہائی بُردبار اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زمین وآسمان کا رب اور عرش عظیم کا رب ہے۔''

مستدرک حاکم میں ہے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پریشانی کی یہی دعا سکھائی۔

میرا یہ ایمان ہے کہ ان کلمات کو جس مشکل میں بھی پابندی کے ساتھ پڑھا جائے، مالکِ کائنات فوراً آسانیاں فرما کر خیر وبرکت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔

اچانک آفت سے بچنے کے لیے آسان دعا

ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہر آفت اور کمر توڑ حادثے سے محفوظ رہے اور بالخصوص دوران سفر ہر قسم کے ناخوشگوار واقعات سے بچنے کے لیے یہ دعا امت کے لیے انمول تحفہ ہے۔ آپ مقیم ہوں یا مسافر صبح شام

[1] صحیح البخاری: 6345

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل دعا پر پابندی کریں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْاَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْاَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُمْسِیَ [1]

''جس نے شام کے وقت تین مرتبہ کہا بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شی ء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اس کو صبح تک کوئی مصیبت اچانک نہیں پہنچے گی اور جس نے یہی کلمات صبح کو پڑھ لیے شام تک وہ ہر قسم کی کمر توڑ مصیبت سے محفوظ رہے گا۔''

آج ہی ان مبارک کلمات پر پابندی کرتے ہوئے ہر قسم کی آناً فاناً آنے والی مصیبت سے اپنے آپ کو بچائیں اور اپنے مستقبل کو روشن بنائیں۔

یاد رہے.....! آپ ﷺ کی دعائیں روشن مستقبل کی ضامن ہیں۔

فرمان نبوت سے گارنٹی

رہبر دو جہاں حضرت محمد ﷺ نے ایک دعا ایسی بیان فرمائی کہ جس پر پابندی کرنے والے شخص کے غموں اور دکھوں کو اللہ خوشیوں میں تبدیل فرما دیتے ہیں یا کم از کم غموں میں وہ لذت رکھ دیتے ہیں جس کا مقابلہ خوشیوں کے مزے بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ اِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ حُزْنٌ (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ اَمَتِكَ. نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ. مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ. عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ. أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ. سَمَّیْتَ بِهِ نَفْسَكَ. أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ. أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ. أَنْ تَجْعَلَ

[1] سنن ابن ماجه: 3120، سنن ابی داؤد/الادب: 5088، صحیح الجامع الصغیر 5745

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ. وَنُوْرَ بَصَرِيْ. وَجِلَاءَ حُزْنِيْ. وَ ذَهَابَ هَمِّيْ) إِلَّا أَذْهَبَ اللهُ هَمَّهُ وَأَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا [1]

''جب بھی کوئی بندہ غم، تکلیف یا کسی پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: (اے اللہ.....! میں نے مان لیا کہ میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میں ہی نہیں بلکہ میرے ماں باپ بھی تیرے ہی بندے ہیں، میرا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے، میں تیری توفیق کے بغیر کچھ بھی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، میرے متعلق تو جو بھی فیصلہ کرے گا وہ نافذ ہو کر رہے گا اسے کوئی ٹال نہیں سکتا اور میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ میرے متعلق تو جو بھی فیصلہ کرے گا وہ عین انصاف پر مبنی ہوگا، میں تجھے تیرے سارے اچھے اچھے ناموں کا واسطہ دے کر تجھ سے التجا کرتا ہوں، وہ سارے نام جن سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے یا تو نے ان ناموں کو اپنی کسی کتاب میں نازل فرمایا، یا ان ناموں کو تو نے اپنے کسی بندے کو سکھلا دیا ہے، یا تو نے ان کا علم کسی کو بھی عطا نہیں کیا بلکہ اپنے پاس رکھا ہے۔ اے اللہ.....! میں تجھے ان تمام ناموں کا واسطہ دے کر تجھ سے یہ التجا کرتا ہوں کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میری آنکھوں کا نور بنا دے، میرے تمام غموں اور دکھوں کا مداوا بنا دے۔) تو یہ دعا پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے تمام غموں اور دکھوں کو اس سے دور کر دیتے ہیں بلکہ اس کے غموں اور دکھوں کو خوشیوں سے بدل دیتے ہیں۔''

صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم اس دُعا کو سیکھ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سیکھ لیں اور آگے بھی سکھلا دیں۔ اسی طرح مشکلات کے حل کے لیے مندرجہ ذیل مزید دعائیں بھی ذہن نشین فرما لیں:

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ. وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ. لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ [2]

''اے اللہ.....! مجھے صرف اور صرف تیری ہی رحمت کی امید اور سہارا ہے۔ اس لیے ایک لمحے کے لیے بھی مجھے میرے اس حال پر اکیلا نہ چھوڑنا، بلکہ تو میرے تمام معاملات درست

[1] المستدرک للحاکم، الدعا: 1920 و صححہ الامام الالبانی، فی السلسلۃ: 199، صحیح الترغیب: 1822

[2] صحیح ابن حبان: 980، صحیح الادب المفرد: 262، صحیح الترغیب: 1823، سنن ابی داؤد: 5090

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمادے، کیونکہ میرا یہ ماننا ہے کہ میں عبادت، اطاعت، حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لائق صرف اور صرف تجھے ہی سمجھتا ہوں کسی اور کو نہیں۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا كَرَبَنِيْ أَمْرٌ إِلَّا تَمَثَّلَ لِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ...! قُلْ: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا. وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جب بھی کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تو جبریل علیہ السلام فوراً میرے پاس آئے اور کہا: اے محمد ﷺ! یہ دعا پڑھیے: ''میرا بھروسہ، اعتماد اور توکل صرف اس ذات پر ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے۔ جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور میری ہر تعریف صرف اس ذات کے لیے ہے جو اولاد کی محتاجیوں سے بے نیاز ہے اور نہ ہی اس کی لامحدود بادشاہی میں اس کا کوئی شراکت دار ہے اور نہ ہی وہ اتنا کمزور ہے کہ اسے کسی کی مدد کی ضرورت ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی پوری کائنات پہ ہر لحاظ سے عظمت بڑائی اور کبریائی بیان کرنے کی کوشش کرو۔''

آخری بے مثال دعا

آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح وشام (ایک روایت میں ایک مرتبہ اور ایک روایت میں تین مرتبہ) یہ پڑھتا ہے:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

آپ ﷺ نے فرمایا:

كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّرْضِيَهُ [2]

''کہ جب وہ قیامت کے دن اللہ کے پاس جائے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے راضی کردے۔''

[1] المستدرک للحاکم: 1919 والحدیث لا یسقط عن درجۃ القبول

[2] مسند احمد: 23112، سنن ابی داود: 5072، جامع الترمذی: 3389، حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایک روایت میں ہے:

وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [1]

''اس کے لیے جنت لازم ہوگئی۔''

مزید ایک روایت میں نبی کائنات، محمد رسول اللہ ﷺ نے ان کلمات کو پڑھنے والے خوش نصیب کو ایک بہت بڑی ضمانت دی ہے، جس سے ایک مومن کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَآخُذَنَّ بِيَدِهِ حَتّٰى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ [2]

''میں ضرور ضرور اس کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا۔''

جنت کا داخلہ ہی بہت بڑی سعادت ہے، لیکن وہ جنتی کس قدر باعزت اور عالی مرتبت ہوگا کہ جس کا ہاتھ نبی دو جہاں ﷺ کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اللہ کی جنت میں جا رہا ہوگا۔ سبحان اللہ۔ اللہ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں کر دے۔

آخر میں ان کلمات کا مفہوم بھی سمجھ لیں ان کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ.....! جس حالت میں تو نے مجھے رکھا ہے، اللہ میں تجھے رب مان کے راضی ہوں، اسلام جو میری راہنمائی کے لیے تو نے پسند کیا ہے میں اس پر چل کر راضی ہوں اور کسی غیر اسلامی ثقافت سے متاثر نہیں ہوں، میں اپنے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کو نبی مان کے راضی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے آدمی نے ایمان کا ذائقہ بھی چکھ لیا اور ایسے آدمی کو اللہ راضی بھی کریں گے اور ایسے آدمی کو جنت دینا بھی اللہ پر واجب ہے۔

قارئین کرام! مسنون دعاؤں کی طرف توجہ دیں، یہ سب سے بڑا خزانہ ہے اور ہر موقع پر دیکھا کریں کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے کون سی دعا پڑھی تھی، آپ کی پوری زندگی میں سے کوئی ایک موقع ایسا نہیں بتلا سکتے، جس کے لیے آپ ﷺ نے مخصوص مسنون دعا بیان نہ کی ہو، اگر ہم بحیثیت مسلمان ان دعاؤں کی پابندی نہیں کریں گے تو پھر کون سی مخلوق ہے جو ان کو یاد کر کے ان پر عمل پیرا ہوگی؟ غرض.....! دنیا کی ہر رحمت کے حصول اور ہر زحمت سے بچنے کے لیے مسنون دعائیں پڑھنے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین.....!

[1] سنن ابی داؤد: 1529، السلسلة الصحيحة: 334

[2] صحیح الترغیب/2298، سلسلہ احادیث صحیحہ/2628

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

97

تعوذ کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ [1]

''اور اگر شیطان آپ کو کسی طرح اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگیں بلاشبہ وہ بہت زیادہ سننے والا اور خوب علم والا ہے۔''

ہر مسلمان کو سب سے پہلے جو علم حاصل کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ اُسے اپنے دشمنوں کی پہچان ہو جب بھی کوئی مسلمان اپنے دشمنوں کی فہرست بناتا ہے تو سب سے پہلے نام ابلیس شیطان اور اُس کے چیلوں کا آتا ہے، شیطان اِنسان کا ازلی، ابدی اور خطرناک ضدی دشمن ہے اور اِس کا سب سے بڑا ہدف مسلمان کو اللہ کا باغی اور نافرمان بنا کر اُس کو جہنم کا ایندھن بنانا ہے۔

شرک، بدعت، حرام، ظلم، فحاشی اور سب لڑائی جھگڑے اِن کے پیچھے شیطان کا ہاتھ ہوتا ہے، شیطان ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ایک مسلمان کو اِن گناہوں میں ملوث کرنے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اِس بات کی تلقین کی ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اور اِس کا اپنا دشمن ہی سمجھو، یہ کسی صورت بھی تمہارا خیر خواہ نہیں ہو سکتا اور اللہ نہ کرے جب شیطان کی طرف سے بُرائی کا وسوسہ آئے تو اِنسان کو فوراً ''اَعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' پڑھنا چاہیے اور اِسی طرح سورۃ الناس کو اپنی زبان کا وِرد بنانا چاہیے اور بالخصوص جب آپ قرآن شریف کی تلاوت شروع کریں تو شیطانی وسوسات سے بچنے کے لیے ''اَعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' ضرور پڑھ لیا کریں اور اِسی طرح غصے کے موقع پر بھی رسول اللہ ﷺ نے اِسی بات کی ترغیب دی ہے کہ تعوذ پڑھو، کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اِس سے شیطان کا تسلط ختم ہو جاتا ہے، بیت الخلاء جاتے بھی ہمیں اللہ کی پناہ میں جانے کا حکم ہے اور ایک مخصوص دُعا بتلائی گئی اور جس میں ہم کہتے ہیں کہ اے ہمارے اللہ! ہم شیطان اور جنوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

[1] سورۃ الاعراف:200

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پناہ کن کن چیزوں سے مانگی جائے

سرِ فہرست تو شیطان ہے اور یہی ہمارا اصل دشمن ہے لیکن اِس کے علاوہ بے شمار آفتوں، مصیبتوں اور گناہوں سے ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں اور اللہ کی پناہ میں آ کر ہم کہتے ہیں کہ یا الٰہ العالمین اِن تمام کمر توڑ آفتوں اور گناہوں سے تیرے سوا ہمیں کوئی نہیں بچا سکتا، آنے والی سطروں میں تعوذ والی چند دُعائیں تحریر کر دیتے ہیں اِن کو سمجھ کر پڑھتے رہا کریں اور بالخصوص ہماری اِسی کتاب میں ''معوذتین'' کی اہمیت وفضیلت کے ہر موضوع کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

1 رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ [1]

''اے میرے پروردگار! میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اے پروردگار! میں ان کے میرے سامنے آنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

2 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ [2]

''اے اللہ! میں بزدلی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور کنجوسی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور میں اِس حالت سے بھی آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے سخت بڑھاپے کی طرف پھیر دیا جائے اور میں دُنیا اور قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

3 ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ. وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ. وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا. وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا. أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ. وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ. وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ. وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا)) [3]

''اے میرے اللہ! بے بسی، سُستی، کنجوسی، سخت بڑھاپے اور عذابِ قبر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اے اللہ! میرے نفس کو اُس کا تقویٰ دے دے اور اُسے پاک کر دے آپ اُسے بہتر

[1] سورۃ مومنون: 97-98 [2] صحیح البخاری: 6374 [3] الصحیح لمسلم: 2722

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاک کرنے والے آپ ہی اُس کے ولی اور مولیٰ ہیں اے اللہ! میں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، ایسے دِل سے جو نہ ڈرے، ایسے نفس سے جو سیراب نہ ہو اور ایسی دُعا سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

4 ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ. وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ. وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)) [1]

''اے میرے اللہ! میں نعمت کے ختم ہو جانے سے، صحت و سلامتی کے پھر جانے سے، اور آپ کی اچانک پکڑ سے اور آپ کی ہر قسم کے ناراضگی سے میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

5 اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ. وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ [2]

''اے اللہ! میں سخت آزمائش سے، بدبختی میں پڑنے سے، فیصلے کی بُرائی سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

6 اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ. وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ [3]

''اے اللہ! میں غربت سے، کمی سے اور ذِلت سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اِس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں یہ کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔''

7 اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ. وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ. وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ. وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ [4]

''اے میرے اللہ! میں ایسے علم سے جو فائدہ نہیں دیتا اور ایسے دِل سے جو ڈرتا نہیں اور ایسی دُعا سے جو قبول نہ کی جائے اور ایسے نفس سے جو سیراب نہ ہو، تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

[1] الصحیح لمسلم: 2739 [2] صحیح البخاری: 6347
[3] سنن النسائی: 5463 [4] سنن النسائی: 5444، الصحیح المسند: 758، إسنادہ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

8 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَ مِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ [1]

''اے اللہ! میں جلد کے بگڑ جانے سے، جسم کے حصے گل سڑ کر الگ ہو جانے سے، دماغی صلاحیتوں کے ختم ہونے سے اور خطرناک بیماریوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

9 اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَالْهَدْمِ. وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ. وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ. وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا. وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا [2]

''اے اللہ! میں گرنے سے، کسی چیز کے نیچے آنے سے، پانی میں ڈوبنے سے اور آگ میں جل جانے سے، تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے بدحواس کر دے اور اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں تیری پناہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مرجاؤں اور تیری پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے (کسی موذی چیز) کے ڈسنے سے موت آئے۔''

10 اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ [3]

''اے اللہ! میں بُرے اخلاق، اعمال اور بُری خواہشات سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

11 أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [4]

''میں قیامت والے دِن مقام کی تنگی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

[1] سنن ابی داؤد: 1553، والحدیث صحیح
[2] سنن النسائی: 5531
[3] جامع الترمذی: 3591
[4] صحیح ابن ماجہ: 1123، صحیح سنن النسائی: 1616

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

103

بسم اللہ کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ (1)

''بلاشبہ یہ سلیمان کی جانب سے ہے اور بلاشبہ شان یہ ہے کہ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت زیادہ رحم کرنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (2)

''اور نوح نے کہا: کشتی میں سوار ہو جاؤ اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، بلاشبہ میرا پروردگار بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

اِس بات میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام عظیم بھی ہے اور مبارک بھی۔ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام سے اچھے کام کا آغاز کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی بہت زیادہ نصرت کرتے ہوئے اُسے برکت عطا فرماتے ہیں۔

''بسم اللہ'' سے اچھے کام کا آغاز کرنا اِس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے دِل میں اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ محبت ہے اور آپ توحید والے ہیں، یعنی آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے توفیق دینے والا اور میرے سارے کام کرنے والا صرف اور صرف میرا اللہ ہے۔

یہاں ابتدا میں ہی ایک تحقیقی مسئلہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ دو موقع ایسے ہیں جہاں پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پوری کہی جاتی ہے اور باقی تمام اچھے موقع پر صرف ''بسم اللہ'' پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

(1) سورۃ النمل: 31
(2) سورۃ ھود: 41

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک کی تلاوت سے پہلے ''بسم اللہ'' مکمل پڑھنی چاہیے، تلاوت کے آغاز میں تعوذ کے بعد اور بالخصوص کسی نئی سورت کے آغاز میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھیں اور اِسی طرح تحریر سے قبل مکمل ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھیں، اِن دو جگہوں کے علاوہ ہر اچھا کام کرنے سے پہلے صرف ''بسم اللہ'' پڑھیں، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو بے تحاشا برکتیں عطا کرے گا۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ اگر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' اکثر مقامات پر پوری بھی پڑھ لی جائے تو اِس سے کوئی کفر یا بدعت لازم نہیں آتی ہے، زیادہ سے زیادہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ دو موقع کے علاوہ باقی تمام مقامات پر صرف ''بسم اللہ'' پڑھنا سنت کے زیادہ قریب ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے بڑے ہی اختصار کے ساتھ ''بسم اللہ'' پڑھنے کے چند مقامات احادیث سے تحریر کر دیتے ہیں تاکہ آپ کو اچھی طرح سمجھ آجائے ہر اچھا کام کرنے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنے کے فضائل اور فوائد کس قدر زیادہ ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ [1]

''بلاشبہ یہ سلیمان کی جانب سے ہے اور بلاشبہ شان یہ ہے کہ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت زیادہ رحم کرنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

ہر اچھا کام کرنے سے پہلے ''بسم اللہ''

ہم سب کا یہ ایمان ہے کہ خیر و برکت کا مرکز اللہ کی ذات ہے، اچھائی کی توفیق وہی دیتا ہے اور اگر اُس کی مدد اور نصرت شاملِ حال رہے تو اِنسان کبھی بھی ناکام نہیں ہوتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ سے مدد اور رحمت حاصل کرنے کا ایک آسان ترین اور بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ ہر اچھے کام کا آغاز ''بسم اللہ'' سے کیا جائے، قرآن وحدیث کے عمومی دلائل سے یہی معلوم ہوتا ہے اور بعض ضعیف روایات میں تو یہاں تک بھی ملتا ہے کہ جو شخص ''بسم اللہ'' سے اپنے نیک کام کا آغاز نہیں کرتا اُس کی برکت ختم ہو جاتی ہے اور اُس میں نحوست آجاتی ہے، اِس لیے دوکان کھولتے ہوئے، کسی چیز کو پکڑتے ہوئے اور اس کے علاوہ کوئی بھی اچھا کام کرنے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھ لیں آپ اُس کی واضح برکت محسوس کریں گے۔

[1] سورۃ النمل: 31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانور ذبح کرنے سے پہلے ''بسم اللہ''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے کھانے پینے کے لیے ہزاروں نعمتیں پیدا کی ہیں اُن نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت جانور اور پرندے وغیرہ بھی ہیں اور ہمارے لیے کوئی جانور اور پرندہ اُس وقت تک حلال نہیں ہوتا جب تک ہم تکبیر پڑھ کر اُس کو چھری نہ پھیریں اور رسول اللہ ﷺ بسم اللہ، اللہ اکبر یا بسم اللہ، واللہ اکبر پڑھ کر جانور ذبح کیا کرتے تھے۔

کھانے سے پہلے ''بسم اللہ''

کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، بھوک کے وقت پسند کا کھانا ملنا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کیونکہ درجنوں نہیں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جن کو ایک وقت کے کھانے کے لیے بہت سی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جب بھی آپ کے سامنے کھانا آئے تو آپ ''بسم اللہ'' پڑھ کر کھانا کھائیں، اِس سے جہاں کھانے میں برکت ہوگی وہاں اللہ تعالیٰ آپ کو مزید فراوانی والا رِزق عطا کریں گے۔

اِس سلسلے میں کئی ایک روایات ہیں جن میں سے چند ایک کا ہم تذکرہ کرتے ہیں، عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں چھوٹی عمر کا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی گود مبارک میں بیٹھا تھا اِسی دوران کھانا کھایا تو میرا ہاتھ پوری پلیٹ میں گھومنا شروع ہو گیا تو آپ ﷺ مجھے مخاطب کرتے ہوئے تین حکم اِرشاد فرمائے۔

يَا غُلَامُ. سَمِّ اللّٰهَ. وَكُلْ بِيَمِينِكَ. وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ [1]

''اے بچے! ''بسم اللہ'' کہہ اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔''

ابن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سب سے پہلے مجھے ''بسم اللہ'' پڑھنے کا حکم دیا اور یہ حکم صرف عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ حکم قیامت تک آنے والے ہر اُمتی کے لیے ہے کہ وہ کھانے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھے اور ابن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پھر ساری زندگی کبھی بھی کھانے سے پہلے ''بسم اللہ'' نہیں چھوڑی

فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ

''آپ ﷺ کے فرمانے کے بعد ہمیشہ میرے کھانے کا انداز یہی رہا۔''

[1] صحیح البخاری:5376

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح صحیح روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے کھانے میں شیطان پورے زور کے ساتھ شریک ہوتا ہے جس کھانے پر اللہ کا ذِکر نہ ہو اور جس کھانے سے پہلے ''بسم اللہ'' نہ پڑھی جائے۔

یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص شروع میں ''بسم اللہ'' پڑھنی بھول گیا ہے، تو اُس کو دورانِ کھانا جہاں بھی یاد آئے وہ ''بسم اللہ'' پڑھ لے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا اور برکتوں کا حق دار ٹھہریں اور شیطان ناکام اور نامراد ہو جائے۔

گھر سے نکلتے وقت ''بسم اللہ''

ہر شخص کام کاج کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے اور گھر سے نکلتے وقت ایک مسنون دُعا پڑھ لینی چاہیے، اُس دُعا کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ انسان ہر قسم کی شیطانی چالوں سے بچا لیا جاتا ہے، اِس دُعا کا آغاز بھی ''بسم اللہ'' سے ہوتا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص گھر سے نکلے تو وہ یہ دُعا پڑھ لے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [1]

''اللہ کے نام سے (نکلتے ہوئے) میں اللہ پر بھروسا کرتا ہوں نہیں ہے نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت مگر اللہ کی مدد سے۔''

اور اسی طرح صحیح مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت بھی ''بسم اللہ'' پڑھ کر داخل ہونا چاہیے۔

اِس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مسلمان گھر میں اور گھر سے باہر ہر جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتوں کا حق دار بنا دیا جاتا ہے، آج کل ہم اِن موقعوں پر ''بسم اللہ'' پڑھنے کا اہتمام نہیں کرتے جس کی وجہ سے ہم بہت ساری برکتوں سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

وضو سے پہلے ''بسم اللہ''

وضو صرف نماز کے لیے شرط نہیں بلکہ بذاتِ خود ایک عبادت اور اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے اِس سلسلے میں متعدد روایات میں جن میں وضو سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنے کی ترغیب ملتی ہے اور بعض روایات سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ

[1] السنن لأبی داؤد: 5095

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ایسے شخص کا وضو قبول ہی نہیں کرتے جو شخص وضو سے پہلے ''بسم اللہ'' نہیں پڑھتے امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ. وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ [1]

''جس کا وضو نہیں اُس کی نماز بھی نہیں اور جس نے وضو پر ''بسم اللہ'' نہیں پڑھی اُس کا بھی وضو نہیں ہوا۔''

اور اِسی طرح ترمذی شریف میں ایک حسن درجے کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں کہ

لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ [2]

''جس نے وضو پر ''بسم اللہ'' نہیں پڑھی اُس کا وضو نہیں ہے۔''

سواری پر سوار ہوتے ''بسم اللہ''

سواری اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کو کئی ایک دُعائیں پڑھنے کی ترغیب دی ہے اُن تمام دُعاؤں میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کا بیان ہے لیکن بالخصوص سواری پر پاؤں رکھتے ہوئے ''بسم اللہ'' پڑھ کر سوار ہونا چاہیے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی سنت ہے اور پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی سنت ہے۔ [3]

آج ہمارے ہاں بہت زیادہ نحوست اور خطرے والی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حد درجہ تیز رفتار اور آرام دہ سواریوں کے ساتھ ہمیں نوازا ہے لیکن ہمیں ''بسم اللہ'' پڑھنا یاد ہے نہ مسنون دُعائیں یاد ہیں اور نہ ہی دیگر سفر کی دُعاؤں کا ہم اہتمام کرتے ہیں بلکہ اِس کے برعکس پبلک سروس پہ تو سفر کرنے والوں کو شرم وحیا کے منافی اور فحش گانے فلمیں دیکھنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے اور اللہ معاف فرمائے کئی بدنصیب تو رات کے مبارک وقت میں بھی موسیقی سے اپنے دِل کو بہلاتے ہیں اور کئی اِسی طرح موسیقی سنتے سنتے حادثات کا شکار ہوئے اور موت کے منہ میں چلے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

+++++++++++

[1] سنن ابی داؤد: 101، صحیح
[2] سنن الترمذی: 2625، حسن
[3] سنن ابی داؤد: 602، صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مریض کو دَم کرتے ''بسم اللہ''

''بسم اللہ'' برکت ہے، ''بسم اللہ'' بہار ہے اور ''بسم اللہ'' شفا ہے اور اگر ''بسم اللہ'' پڑھ کر خود کو یا مریض کو دَم کیا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نام کی برکت اور اپنی رحمت سے شفا عطا فرماتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مریض آدمی کو دَم کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مندرجہ ذیل دُعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا [1]

''اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی کے ساتھ ہم میں سے کسی ایک کے تھوک کے ساتھ شفا دیا جائے گا ہمارا بیمار اللہ کے حکم کے ساتھ۔''

بلکہ ایک روایت میں تو یہاں تک آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے اور آ کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کی طبیعت ناساز ہوگئی ہے...؟ آپ نے فرمایا ہاں! میری طبیعت کچھ ناساز ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ''بسم اللہ'' پڑھ کر مندرجہ ذیل دُعا کے ساتھ دَم کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ [2]

''اللہ کے نام سے میں تجھے دَم کرتا ہوں ہر اُس چیز سے جو تجھے تکلیف دے رہی ہیں ہر جاندار کے شر سے اور ہر حسد والی آنکھ سے، اللہ ہی تجھے شفا دے گا اللہ کے نام سے میں تجھے دَم کرتا ہوں۔''

اور اِسی طرح آپ درد والا دَم دیکھ لیں اُس میں بھی بار بار اللہ کا ہی نام ہے۔

رات کو سوتے وقت ''بسم اللہ''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کو سوتے وقت کی کئی ایک مسنون دُعائیں اپنی اُمت کو بتلائی ہیں اُن مسنون دُعاؤں میں سے ایک بڑی معروف دُعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے اُس دُعا میں بھی معنوی طور پر ''بسم اللہ'' ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے:

[1] الصحیح لمسلم: 2186 [2] صحیح البخاری: 5745

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا [1]

''اے اللہ! میں تیرے نام سے ہی موت سے ہم کنار ہوتا ہوں اور تیرے نام سے ہی زندہ ہوتا ہوں۔''

جب انسان رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا پاکیزہ اور مبارک نام لیتا ہے کہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ رات کے فتنوں سے بچا کر اپنے بندوں کو بہت ساری خیر و برکت عطا فرما دیتے ہیں۔

اہلیہ سے قربت کرتے ہوئے ''بسم اللہ''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے میاں بیوی کے تعلق کو بہت ہی پاکیزہ اور مبارک بنایا ہے اور میاں بیوی سے اللہ تعالیٰ نے آگے نسل کا سلسلہ جاری کیا ہے، قرآن وحدیث کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر میاں بیوی کی یہ خواہش ہے کہ ہمارا بیٹا ساری زندگی شیطان کے شر سے محفوظ رہے اور ساری زندگی ہمارے بچے پر شیطان کا وار نہ چلے تو ایسے میاں بیوی کو قربت سے پہلے مندرجہ ذیل دُعا پڑھ لینی چاہیے اور اِس دُعا کے پہلے بھی ''بسم اللہ'' ہے، دُعا کے الفاظ پر غور فرمالیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا. [2]

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ! ہم کو شیطان سے بچا کر رکھنا اور جو اولاد بھی آپ ہمیں عطا فرمائیں اُس کو بھی شیطان سے بچانا۔''

اِس بات کا معاشرے میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ دُعاؤں کا اہتمام کرنے والوں کی اولادیں طبعی طور پر بھی نہایت شریف ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کی اولادوں کو شیطانی وسوسات سے بھی محفوظ فرما لیتے ہیں۔

شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے ''بسم اللہ''

اللہ کے مبارک نام سے شیطان بہت زیادہ جلتا ہے اور جہاں پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے وہاں سے شیطان ذلیل ہو کر بھاگ جاتا ہے اِس سلسلے میں بہت زیادہ روایات ہیں اُن روایات میں سے ہم ایک کا تذکرہ کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر ایک صحابی سوار تھے تو اچانک سواری پھسل گئی تو اُنہوں نے کہا شیطان کا بیڑا غرق ہو، آپ ﷺ نے فرمایا اِس موقع پر یہ نہ کہو کہ شیطان تباہ و برباد ہو کیونکہ اِس سے شیطان بہت زیادہ پھولتا ہے

[1] صحیح البخاری:6325 [2] صحیح البخاری:141

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ وہ ایک گھر کے برابر بڑا ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ بندے نے مان لیا کہ یہ میری وجہ سے ہوا ہے، بلکہ اِس موقع پر ''بسم اللہ'' کہو اِس سے شیطان ذلیل وخوار ہو جاتا ہے اور بالکل مکھی کی طرح ہو جاتا ہے۔

اِس واقعہ اور اِسی طرح دیگر واقعات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کلمہ ''بسم اللہ'' میں بہت زیادہ برکت ہے اور اِس کلمے میں اِس قدر زیادہ طاقت اور قوت ہے کہ شیطان جیسا دشمن بھی سکڑ کر مکھی کی طرح ہو جاتا ہے۔

ہر آفت سے بچنے کے لیے ''بسم اللہ''

قدم قدم پہ ''بسم اللہ'' کو اپنی زبان کا وِرد بنائیں اِس میں بہت زیادہ نور اور برکت ہے اور مسنون دُعاؤں کا مطالعہ کیا جائے تو کئی ایک دُعائیں ایسی سامنے آتی ہیں جن کا آغاز ''بسم اللہ'' سے ہوتا ہے، اُن دُعاؤں میں سے ایک دُعا ایسی ہے کہ اگر اُس کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھ لیا جائے تو دُنیا کی کوئی چیز مسلمان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اُس دُعا کا آغاز بھی ''بسم اللہ'' سے ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ [1] ''اُس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان میں کوئی چیز بھی نقصان نہیں دے سکتی اور وہی خوب سننے والا جاننے والا ہے۔''

میت کو قبر میں اتارتے ''بسم اللہ''

جہاں زندگی میں قدم قدم پہ ایک سچا مومن اور مسلمان اپنے کام کا آغاز ''بسم اللہ'' سے شروع کرتا ہے وہاں مرنے کے بعد بھی جب ایک مسلمان کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اُس وقت بھی یہی حکم ہے کہ ''بسم اللہ'' سے آغاز کرتے ہوئے میت کو قبر میں رکھا جائے، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اِرشاد فرمایا: جب تم اپنے مُردوں کو قبر میں رکھو تو کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم [2]

''اللہ کے نام سے شروع کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر (ہم میت کو قبر میں رکھتے ہیں)۔''

آپ کوشش کریں کہ جیتے جی اپنے بچوں کو یا اپنے نمازی دوستوں کو اِس بات کی وصیت کر جائیں کہ وہ کفن دفن کے سارے معاملات سنت کے مطابق کریں، کیونکہ اِس وقت جہالت اور لاعلمی اِس قدر زیادہ بڑھ چکی ہے کہ لوگ کسی موقع پر بھی میت کے ساتھ سنت والا معاملہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو سنت کے مطابق کفن دفن نصیب فرمائے۔

[1] سنن ابی داؤد: 5088 [2] مسند احمد: 4712

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

113

بعض سورتوں کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ [1]

''اِس کتاب میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔''

اِس بات میں تو کوئی شبہ نہیں کہ قرآن پاک بسم اللہ کی با سے لے کر والناس کی سین تک مبارک ہی مبارک ہے، قرآن شریف کو جہاں سے بھی پڑھا جائے اللہ تعالیٰ جہاں اجر وثواب عطا فرماتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے سب دروازے بھی کھول دیتے ہیں، لیکن یہ سب کچھ کے باوجود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی بعض آیات کو بعض پر اور بعض سورتوں کو بعض سورتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے کچھ آیات اور سورتوں کے معانی اور فضائل آپ پڑھ چکے ہیں اب ہم آپ کے سامنے نہایت ہی اختصار کے ساتھ قرآن شریف میں سے اُن بعض سورتوں کے فضائل تحریر کریں گے جن کو رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر بیان فرمایا ہے۔

1 سورت فاتحہ کے فضائل

یہ سورت پورے قرآن کا خلاصہ ہے اِس کو اُم القرآن، اُم الکتاب، سبع مثانی اور قرآن عظیم بھی کہا جاتا ہے اِس سورت کا آغاز بسم اللہ سے ہوتا ہے اور ایک روایت کے مطابق یہ قرآن پاک کی افضل ترین سورت ہے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو مخاطب کرتے ہوئے (أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ الْقُرْآنِ) کیا میں تجھے قرآن میں سے افضل (سورت) کے متعلق خبر نہ دوں...؟ پھر آپ ﷺ نے سورت فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ [2]

اور پھر اِسی طرح آپ ﷺ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کیا میں آج ایک ایسی سورت نہ سکھلاؤں کہ جس سورت

[1] سورۃ البقرۃ:2

[2] صحیح ابن حبان:774، المستدرک للحاکم:2056، السلسلۃ الصحیحۃ:1499، صحیح أو حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسی کسی آسمانی کتاب میں کبھی نازل نہیں ہوئی، صحابی نے کہا اللہ کے رسول! ضرور بیان فرمائیں، تو آپ ﷺ نے سورت فاتحہ کی تلاوت فرمائی اور ساتھ قسم کھا کر فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا، وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ [1]

''اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بلاشبہ تورات میں نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن میں اِس جیسی سورت نازل ہوئی ہے اور بلاشبہ سورت الفاتحہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے۔''

بہرصورت اِس سورت کو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھا جاتا ہے اور اِس سورت کے ساتھ دَم بھی کیا جاتا ہے اور اِس سورت کا ایک ایک حرف نور ہی نور ہے، نماز کے علاوہ بھی اِس کو پڑھتے رہا کریں۔

2 سورت بقرہ کے فضائل

یہ سورت آیات کے لحاظ سے قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت ہے اور اِس سورت کے فضائل میں سب سے اہم ترین بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، [2] ''بلاشبہ شیطان اُس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورت بقرہ پڑھی جائے۔''

اور اِسی طرح صحیح البخاری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سورت بقرہ کی تلاوت سے بالخصوص رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور اِسی طرح رسول اللہ ﷺ نے سورت بقرہ کے پڑھنے کا حکم دیا ہے اور آپ نے فرمایا یہ سورت قیامت والے دِن اِنسان کو بادل یا سائبان کی طرح اپنے سایہ میں لے لے گی اور پڑھنے والے کی وکالت کرے گی اور مزید آپ ﷺ نے حکم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ [3]

++++++++++

[1] جامع الترمذی: 2875، سنن الدارمی: 3376، صحیح

[2] الصحیح لمسلم: 780

[3] الصحیح لمسلم: 804

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سورت بقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اِس کو باقاعدگی سے پڑھنا باعث برکت ہے اور اِس کو چھوڑ دینا حسرت ہے اور جادوگر اِس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔''

اور اِسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اِس سورت کے کئی ایک فضائل منقول ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ فضیلت اور عظمت کے لحاظ سے سورت بقرہ ایک چوٹی کی سورت ہے اور بالخصوص شیطانی اثرات سے بچاؤ کے لیے اور شیطانی اثرات کے خاتمے کے لیے انتہائی مجرب ہے۔

3 سورت آل عمران کے فضائل

سورت آل عمران بھی قرآن مجید کی جلیل القدر سورت ہے اور اِس کے فضائل میں جتنی روایات وارد ہوئی ہیں اُن تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ سورت بھی قیامت والے دِن اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی بادل، سائبان اور پرندوں کی قطار کی طرح اپنے پڑھنے والے پر چھا جائے گی اور بالآخر اُس شخص کو اللہ کی جنت کا مہمان بنا دیا جائے گا۔

اور بالخصوص اِس سورت کے آخری رکوع کو تہجد کے وقت پڑھنا بہت زیادہ خیر و برکت اور اجر و ثواب کا باعث ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا شخص بہت زیادہ خیر سے محروم ہو جاتا ہے جو اِس کی تلاوت پر غور و فکر نہیں کرتا۔

4 سورت بنی اسرائیل کے فضائل

یہ سورت انتہائی شاندار اور روح پرور سورت ہے اور اِس کی آیات کا اسلوب نہایت ہی دِل نشیں اور فکر انگیز ہے، اِس سورت کے متعلق یہی فضیلت بہت خاص ہے، اِس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات سونے سے پہلے پڑھتے تھے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، کیونکہ آپ کی سنتیں صرف رفع الیدین وغیرہ تک محدود نہیں ہیں۔

5 سورت کہف کے فضائل

یہ سورت بہت زیادہ فضائل والی ہے اِس سورت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور سکینت اترتی ہے اور جو شخص اِس سورت کی ابتدائی دس آیات کو یاد کر لیتا ہے اور باقاعدگی سے پڑھتا رہتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس شخص کو دجال جیسے خطرناک فتنے سے بھی محفوظ فرما لیں گے، اِس سلسلے میں بخاری و مسلم میں روایات موجود ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایک روایت معجم طبرانی اور مستدرک الحاکم میں بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا أُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُوراً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ [1]

''جس نے سورت کہف کو اُسی طرح پڑھا جس طرح نازل ہوئی ہے قیامت والے دِن اُس کے لیے روشنی ہوگی اُس کی جگہ سے لے کر مکہ تک اور جس نے سورت کہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کی اور اِسی دوران دجال نکل آیا تو اُس پر اُس کا تسلط نہیں ہوگا۔

مزید اِس سورت کا جمعہ کے دِن اور جمعہ کی رات پڑھنا بھی ثابت ہے، بعض محدثین نے اِن روایات کو صحیح یا حسن قرار دیا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ

إِنَّ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ [2]

''بلاشبہ جس شخص نے جمعہ والے دِن سورت کہف کی تلاوت کی اُس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور روشن کر دیا جاتا ہے۔''

اور اِسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ:

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ [3]

''جس نے جمعہ کے رات سورت کہف کی تلاوت کی اُس کے لیے بیت اللہ اور اُس کے درمیان نور روشن کر دیا جاتا ہے۔''

یاد رہے! اِس سورت میں معرفت کے بہت سے موتی ہیں جو آپ بھی ترجمہ و تفسیر پڑھ کر اپنے دامن میں سمیٹ سکتے ہیں۔

[1] المعجم الاوسط: 1455، الترغیب والترھیب: 318/2، اس کی سند صحیح یا حسن ہے

[2] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 368/2، إسنادہ حسن [3] سنن الدارمی: 3450، إسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6 سورت یاسین کے فضائل

ہم چھوٹی عمر سے دیکھ رہے ہیں کہ اہل اسلام میں ایک کثیر تعداد سورت یاسین سے بہت زیادہ محبت کرتی ہے بلکہ ہمارے آباؤ اجداد اِس سورت کو نہایت باقاعدگی کے ساتھ پڑھا کرتے تھے، بہرصورت ہماری تحقیق کے مطابق سورت یاسین کی فضیلت میں وارد ہونے والی تمام روایات، منکر، ضعیف جداً یا ضعیف ہیں، کوئی ایک مرفوع روایت بھی صحیح ثابت نہیں ہے، البتہ بعض محققین کی تحقیق کے مطابق ایک موقوف روایت حسن درجہ کو پہنچتی ہے اور بعض اِسے مرفوع حکمی قرار دیتے ہیں اور اِس روایت کو ہمارے استاذ حافظ زبیر زئی رحمہ اللہ نے بھی حسن قرار دیا ہے۔

امام عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

مَنْ قَرَأَ يٰسٓ حِيْنَ يُصْبِحُ. أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتّٰى يُمْسِيَ. وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ. أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتّٰى يُصْبِحَ [1]

''جس نے صبح کے وقت سورت یاسین کی تلاوت کی اُس کو اُس دِن کی آسانی عطا کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ شام کرے اور جس نے رات کے آغاز میں اِس کی قراءت کی وہ صبح تک اُس رات کی آسانی دے دیا جاتا ہے۔''

اس کی تفسیر پر استاذ محدث ارشاد الحق اثری صاحب کی مستقل کتاب ہے اس میں اس کی فضیلت کے متعلق تمام روایات بمع حکم ذکر کر دی گئی ہیں۔

یاد رہے! اِس بات میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ سورت یاسین میں بہت سے معارف اور بہت سے فوائد ہیں اِس کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے اور اِس کے مطابق اپنا عقیدہ بنانا چاہیے۔

7 سورت زمر کے فضائل

اِس سورت کے متعلق بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل مروی ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ [2]

''کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورت زمر پڑھنے سے پہلے نہیں سوتے تھے۔''

[1] سنن الدارمی: 3462، وسندہ حسن [2] جامع الترمذی: 3405، صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے! ہم نے اللہ کی توفیق سے اِس بات پر غور وفکر کیا ہے کہ وہ سورت اور آیات کہ جن کو رسول اللہ ﷺ بڑی باقاعدگی کے ساتھ پڑھتے تھے بلاشبہ اُن کی تلاوت سے ایمان کی عجیب حلاوت محسوس ہوتی ہے اور اُن میں توحید اور عقیدہ آخرت نہایت عمدہ اسلوب سے کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

8 سورت فتح کے فضائل

اِس سورت کی فضیلت میں صرف یہی حدیث کافی ہے کہ یہ سورت رسول اللہ ﷺ کو اِس کائنات میں سب سے زیادہ پیاری تھی اور آپ ﷺ کا فرمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) (سورة الفتح:1) [1]

''البتہ تحقیق آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل کی گئی ہے جو مجھے پوری کائنات سے زیادہ پیاری ہے، پھر آپ نے سورت فتح کی قراءت کی۔''

بلاشبہ اِس سورت کے پڑھنے سے ایمان کو حوصلہ ملتا ہے اور دِل میں اصحابِ رسول کی محبت موجزن ہوتی ہے۔

9 ''مسبّحات'' کے فضائل

مسبحات قرآن پاک کی اُن سات سورتوں کو کہتے ہیں جن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تسبیح سے ہوتا ہے، سورت بنی اسرائیل، سورت حدید، سورت حشر، سورت صف، سورت جمعہ، سورت تغابن اور سورت الاعلیٰ، حضرت عرباض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ كُلَّ لَيْلَةٍ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ [2]

''بلاشبہ نبی کریم ﷺ ہر رات سونے سے پہلے مسبحات پڑھا کرتے تھے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اِن میں ایک آیت ایسی ہے جو اللہ کے ہاں ہزار آیات سے زیادہ بہتر ہے اب وہ کتنی زیادہ بہتر ہے یہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کے ہی علم میں ہے۔

[1] صحیح البخاری:4833

[2] جامع الترمذی: 2921، سنن ابی داؤد:5057، الجامع الکامل:45/11

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

10 سورت ملک کے فضائل

اِس سورت کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے محفوظ فرماتے ہیں اور اِس کا تفصیلی بیان اِسی کتاب میں جنت میں لے جانے والے اَذکار میں موجود ہے۔

11 سورت تکویر، انفطار اور انشقاق کے فضائل

اِن سورتوں کی اجر وثواب کے لحاظ سے کوئی خاص فضیلت تو منقول نہیں ہے البتہ اِن میں قیامت والے دِن کا پورا نقشہ بیان کر دیا گیا ہے، گو کہ یہ سورتیں زیادہ لمبی نہیں ہیں مگر ایک ایک آیت میں قیامت والے دِن کی کئی کئی حولناک کیفیتوں کو کھول کر رکھ دیا گیا امام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ. وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ [1]

''جو قیامت کے دِن کو اِس طرح دیکھنا پسند کرے گویا کہ وہ آنکھ سے دیکھتا ہے تو وہ سورت تکویر، انفطار اور انشقاق کی قراءت کرے۔''

اور اِسی طرح ایک مقبول درجہ کی حدیث ہے کہ جس میں ایک صحابی نے آپ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا مجھے سورت ھود، واقعہ، مرسلات، النبا اور تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔ [2]

12 سورت زلزال کے فضائل

یہ سورت نہایت مختصر ہے لیکن اِس میں قیامت کے دِن کا نقشہ بڑی ہی جامعیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اِس کے فضائل میں ایک روایت ملتی ہے جس کو کئی ایک اہل علم نے صحیح اور حسن قرار دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے آ کر کہا آپ مجھے کچھ قرآن سکھلا دیں چنانچہ اُس کو قرآن کا کچھ حصہ سکھلا دیا گیا مگر اُس نے مطالبہ کیا کہ مجھے کوئی جامع سورت سکھلائی جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اُس کو سورت زلزال سکھلائی اور ساتھ بشارت دی یہ شخص کامیاب ہو گیا۔ [3]

---

[1] سنن الترمذی: 3333، مسند الإمام احمد: 27/2، إسنادہ حسن

[2] جامع الترمذی: 3297

[3] مسند احمد: 6575، إسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

13 سورت کافرون کے فضائل

رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ سورت کافرون سے بہت زیادہ محبت کیا کرتے تھے خود بھی یہ سورت پڑھتے تھے اور صحابہ کو بھی پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سیدنا فروہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے پاس ایک دیہات میں رہتے تھے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمانے لگے:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي

''اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھلا دیں جو میں اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے پڑھ لیا کروں۔

آپ ﷺ نے قرآن شریف اور دیگر دعاؤں سے انتخاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ'' پڑھ لیا کرو ''فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ'' [1] کیونکہ یہ شرک سے براءت ہے، یعنی اس سورت کو پڑھنے والا شخص اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہے کہ مجھے ہر قسم کے شرک سے نفرت ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید سے محبت ہے، لیکن ایسا شخص کتنا بدنصیب ہوگا جو رات کو اتنی عظیم اور توحید بھری سورت پڑھ کر بھی صبح اُٹھ کر اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ سورت کافرون پڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اُس نے سورت کافرون کو مکمل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ شخص شرک سے بری ہے۔ [2]

اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فجر کی سنتیں پڑھ رہا تھا تو اُس نے پہلی رکعت میں سورت کافرون کی قراءت کی، جب اُس نے سورت کو مکمل کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهُ [3]

''یہ ایسا بندہ ہے جس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔''

وتروں کی دوسری رکعت اور فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں بھی سورۃ الکافرون پڑھتے تھے۔

یاد رہے! اِن سورتوں کے علاوہ باقی جن سورتوں اور آیات کے فضائل احادیث میں وارد ہوئے ہیں وہ اِس کتاب میں اپنی اپنی جگہ تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔

---

[1] جامع الترمذی: 3403 [2] سنن الدارمی: 458/2

[3] صحیح ابن حبان: 2460، إسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

123

آیۃ الکرسی کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ [1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ''الحي'' ہے (یعنی زندہ ہے اور اس کی زندگی کے لیے فنا و زوال نہیں۔ وہ ''القیوم'' ہے (یعنی ہر چیز اس کے حکم سے قائم ہے۔ وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں) اس کے لیے نہ تو اونگھ ہے نہ ہی نیند۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کے حکم سے ہے۔ کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت کے لیے زبان کھولے؟ جو کچھ انسان کے سامنے ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ پیچھے ہے وہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔ انسان اس کے علم سے کسی بات کا بھی احاطہ نہیں کر سکتا۔ مگر یہ کہ جتنی بات کا علم وہ انسان کو دینا چاہے اور دے دے۔ اس کی کرسی زمین و آسمان سے وسیع ہے۔ اور اس کی نگرانی و حفاظت میں اس کے لیے کوئی تھکاوٹ نہیں۔ اس کی ذات بڑی ہی بلند مرتبہ و عظیم ہے۔''

عقیدۂ توحید اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو عملی طور پر عقیدۂ توحید کی لاج رکھتے ہوئے غمی اور خوشی میں اللہ تعالیٰ سے وفا کرتے ہیں اور اسی کی ذات سے وابستہ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے

[1] سورۃ البقرہ:255

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت زیادہ محبت فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور رحمت کو بڑھانے کا سب سے بڑا ذریعہ آیۃ الکرسی ہے۔ جو مسلمان آیۃ الکرسی کو سفر اور حضر میں پوری بصیرت، محبّت اور کثرت سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دین و دنیا اور آخرت کے سب خزانے عطا فرما دیتے ہیں۔ مسلمان کے پاس سب سے بڑا خزانہ آیۃ الکرسی ہے لیکن ہماری محرومی یہ ہے کہ ہم اس کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں نہ ہی اس کو کثرت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ہم بے شمار خیر و برکات سے محروم رہتے ہیں۔

اللہ کے بندو.....!

سُکھوں کی تلاش اور دکھوں سے نجات کے لیے سب سے آسان طریقہ یہی ہے کہ ہمہ وقت آیۃ الکرسی کو گنگناتے رہا کرو، آیۃ الکرسی کی کثرت سے اللہ تعالیٰ کی ہر رحمت حاصل ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں آپ کے سامنے کتاب و سنت کی روشنی میں نہایت قیمتی گزارشات کرنا چاہتا ہوں:

آیۃ الکرسی کی اہمیت

آیۃ الکرسی کا معنی ہے ''کرسی والی آیت'' چونکہ اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی کرسی کی وسعت کو بیان کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اس کو آیۃ الکرسی کہا جاتا ہے۔ ہم لفظِ کرسی کی کوئی تاویل نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کی کرسی بالکل اسی طرح کی ہے جس طرح کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ بہرصورت آیۃ الکرسی کی اہمیت و فضیلت میں بے شمار احادیث اور واقعات موجود ہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے علم صحیح کی ترجمانی کرنے والے ہیں، ہم کوشش کریں گے کہ آپ کی خدمت میں صرف اور صرف وہ گزارشات پیش کی جائیں جو صحیح کتاب و سنّت سے ثابت ہیں۔ علمائے محدثین نے آیۃ الکرسی میں پنہاں علمی نکات کو بیان کرنے کے لیے اور اس کی اہمیت و فضیلت کو اجاگر کرنے کے لیے کئی ایک کتب صرف اور صرف آیۃ الکرسی کی تفسیر میں تحریر فرمائی ہیں۔ جن میں سے پانچ کے نام آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ آیۃ الکرسی کس قدر اہمیت و فضیلت والی ہے۔

1 المنهل القدسی فی فضائل آیة الکرسی

2 الفیض القدسی علی آیة الکرسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 السر القدسی فی تفسیر آیۃ الکرسی

4 ھدی الاحباب لتفسیر اعظم آیۃ فی الکتاب

5 غایۃ البرھان فی بیان اعظم آیۃ القرآن

اور اسی طرح شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے آیۃ الکرسی کی تفسیر میں شاندار رسالہ تحریر فرمایا ہے جس سے بخوبی علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیۃ الکرسی میں ہر خزانہ رکھ دیا ہے۔ اس کو جب اور جس مقصد کے لیے پڑھا جائے اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں فرما دیتے ہیں۔

آیئے.....! آیۃ الکرسی کی شان، صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ملاحظہ فرمائیں :

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

قرآن پاک کی سب سے اعلیٰ آیت

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ مخلوقات میں سب سے اعلیٰ انسان ہے، مہینوں میں سب سے اعلیٰ ماہِ رمضان ہے، راتوں میں سب سے اعلیٰ ''لیلۃ القدر'' ہے، دنوں میں سب سے اعلیٰ دن ''یوم جمعہ'' ہے۔ پانیوں میں سب سے اعلیٰ ''آبِ زمزم'' اور ''حوضِ کوثر'' ہے، پتھروں میں سب سے اعلیٰ ''حجرِ اسود'' ہے، مسجدوں میں سب سے اعلیٰ ''بیت اللہ'' ہے اور کتابوں میں سب سے اعلیٰ وارفع ''قرآن مجید'' ہے اور قرآن پاک کا ہر حرف باعثِ رحمت اور موجب برکت ہے، قرآن پاک کی ہر آیت شان والی آیت ہے لیکن پورے قرآن میں سب سے زیادہ عزت، فضیلت اور مقام و مرتبے والی آیت ''آیۃ الکرسی'' ہے اور یاد رہے آیۃ الکرسی کو اعظم آیت کہا گیا ہے اور یہ اعظم آیت کہنے والے امام اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلے میں مسند احمد اور صحیح مسلم سے دو روایات پیش خدمت کرنا چاہتا ہوں:

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ماہرِ قرآن حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: اے ابومنذر.....! اللہ کی کتاب میں سب سے بڑی آیت کون سی ہے.....؟ اور ایک روایت کے لفظ ہیں: تیرے پاس قرآن پاک میں سے سب سے عظمت والی آیت کون سی ہے.....؟ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، قرآن اتارنے والا رب العالمین ہے، جس کے قلبِ اطہر پر اُترا وہ رحمۃ للعالمین ہے، ان دونوں سے بہتر کون جان سکتا ہے.....؟

آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا، سہ بارہ پوچھا، بار بار پوچھا: اے ابومنذر! بتاؤ! اللہ کی کتاب میں سب سے عظیم آیت کون سی ہے.....؟

یہاں رُک کر ایک نکتہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے بار بار سوال کیوں کر رہے ہیں.....؟ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے حضرت ابی رضی اللہ عنہ بہت بڑے ماہر قرآن تھے اور آپ کی مہارت اور تلاوت کا عالم یہ تھا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے اُبی! میں تجھے "سورۃ بینۃ" پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ کے رسول کیا میں آپ سے سنوں گا.....؟ آپ تو صاحبِ قرآن ہیں، آپ تو شیریں زبان ہیں۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: ہاں میرے ابی! آج میں ہی پڑھ کر سناؤں گا، میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن سناؤں۔ اللہ اکبر

حضرت ابی رضی اللہ عنہ مارے خوشی اور تعجب سے پوچھنے لگے: أَسَمَّانِي رَبِّي ؟ "کیا میرے رب نے میرا نام لیا ہے.....؟" آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تیرا نام لیا ہے۔ زبانِ رسالت ﷺ سے یہ بول سننے کی دیر تھی حضرت ابی رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے اور خوشی سے آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

لوگو.....! اللہ کا قرآن پڑھا کرو، ماہرِ قرآن سے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ پیار فرماتے ہیں۔ آج بعض قرآن والے صرف اور صرف اس لیے ذلیل وخوار ہو رہے ہیں کہ انہوں نے قرآن کو اللہ کی رضا کے لیے کم پڑھا ہے اور دنیاوی مفادات کے چکّر زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابی رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں بننے والی قرآن کمیٹی کے نگرانِ اعلیٰ تھے۔ آپ کی کنیت ''ابومنذر'' اور آپ کا لقب ''سیّد القراء'' تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو بھی یہ لقب پانے کی توفیق عطا فرمائے۔

بہرصورت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اصرار حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے انکار پر غالب آ گیا تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: قرآن پاک میں عظیم ترین اور اعلیٰ ترین آیت ''آیۃ الکرسی'' ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھلکھلا اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت شفیقانہ انداز میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہا:

لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِر ! [1]

''اے ابومنذر! تجھے علم مبارک ہو!'' واقعۃً قرآن پاک میں سب سے عظمت والی آیت ''آیۃ الکرسی'' ہے۔ اللہ اکبر!

اس حدیث شریف سے کئی علمی مسائل اور اصلاحی نکات سمجھ آتے ہیں۔

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام الانبیاء اور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کے باجود حددرجہ رحیم وشفیق تھے اور اپنے ساتھیوں سے بہت زیادہ محبّت فرمایا کرتے تھے۔ آج کل ہمارے بعض اساتذہ کے چہروں پر خشکی اور ترشی کی چھائیاں ہی ختم نہیں ہوتیں، ان کو بھی اس حدیث سے کچھ سبق لینا چاہیے۔

2 اپنے طلبا میں علمی وعملی ذوق بڑھانے کے لیے مفید سوالات کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔

3 مشہور سوال کے جواب میں طالب علم انکار کرے تو اس کے مقابلے میں اصرار بھی کیا جاسکتا ہے عین ممکن ہے وہ سوچ سمجھ کر تھوڑی دیر میں صحیح جواب دے پائے۔ جیسا کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دیا۔

4 شاگرد کے صحیح جواب دینے پر اسے شاباش دینی چاہیے اور اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے تاکہ وہ اسلامی معلومات میں اور زیادہ دلچسپی لے اور اسی طرح یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ اگر آیۃ الکرسی قرآن پاک میں چوٹی کی آیت ہے تو اس کی تاثیر اور طاقت بھی چوٹی کی ہوگی اور اس کے ذریعے ملنے والی خیر وبرکات بھی چوٹی کی ہوں گی۔ اور اس کی کثرت سے ملنے والے فرشتوں کا ساتھ بھی چوٹی کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

[1] الصحیح لمسلم: 810

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی مفہوم کی ایک اور روایت کو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب صفہ کے پاس آئے تو ایک شخص نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا:

أَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ ؟

''قرآن پاک میں سب سے عظمت والی آیت کونسی ہے.....؟ ''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ قرآن مجید میں سب سے بڑی عظمت والی آیت ''آیۃ الکرسی'' ہے۔ [1]

اس پُرعظمت آیت کو بار بار پڑھنے کا ایک شاندار انداز یہ ہے کہ آپ اس کو اپنی نماز میں کثرت کے ساتھ پڑھا کریں اور اپنے سنن ونوافل میں اس کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں، جب آپ قیام کی حالت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوں تو بعد میں آیۃ الکرسی پڑھ لیں، بار بار پڑھتے رہیں، ایک آیت کو محبت اور لگن کے ساتھ بار بار پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نایاب سنّت ہے۔

آیت الکرسی پڑھنے کا اجر وثواب

آیۃ الکرسی تقریباً ایک سو بانوے حروف پر مشتمل ہے، یہاں ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ آیۃ الکرسی حروف کے اعتبار سے قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت نہیں بلکہ مقام ومرتبے اور شان کے لحاظ سے قرآن پاک کی سب سے بڑی پُرعظمت آیت ہے۔ حروف اور الفاظ کے اعتبار سے قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت سورۂ البقرہ کی آیت 282 ہے جو کہ تقریباً ایک صفحے پر مشتمل ہے۔

بہرصورت میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن پاک کے ایک حرف پر اللہ تعالیٰ دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واضح حدیث ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَءَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ [2]

[1] سنن ابی داود: 4003، سلسلہ احادیث صحیحہ: 972

[2] جامع الترمذی: 2910

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس نے اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف پڑھا اس کے لیے اس کے بدلے نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے، میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔''

اس حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ جو مسلمان اخلاص کے ساتھ آیۃ الکرسی کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کم از کم 1920 نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔ اور بلاشبہ جیسے جیسے پڑھنے کا اخلاص بڑھتا جائے گا ویسے ویسے اجر وثواب میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا۔

یاد رہے.....! آیۃ الکرسی کے حروف شمار کرتے ہوئے ہم نے کھڑی زبر اور کھڑی زیر کو بھی شمار کیا ہے کیونکہ وہ بھی حرف ہیں۔

آیت الکرسی کے ہونٹ اور زبان

قرآن وحدیث کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ زبان اور ہونٹ صرف انسانوں اور حیوانوں کے پاس ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں زبان اور ہونٹ عطا کر سکتے ہیں جس طرح کہ صحیح حدیث بیان کرتی ہے کہ قیامت کے روز حجرِ اسود کی زبان ہوگی، ہونٹ ہوں گے اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس خوش نصیب مسلمان نے اِخلاص کے ساتھ اس کو بوسہ دیا ہوگا حجرِ اَسود قیامت کے روز اس کی شفاعت کرے گا۔ [1] اسی طرح آیۃ الکرسی کا مقام ومرتبہ اور انداز قرآن پاک کی دیگر مبارک آیات سے قدرے شان والا ہے اور آیۃ الکرسی کی ایک امتیازی شان یہ بھی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے ہونٹ اور زبان عطا فرمائی ہے، آیۃ الکرسی کے ہونٹ اور زبان کس طرح کی ہے.....؟ اس سلسلے میں ہمیں ایمان بالغیب رکھنا چاہیے اور کسی قسم کی کوئی باطل تاویل نہیں کرنی چاہیے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: آیۃ الکرسی اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتی ہے۔ ماہرِ قرآن حضرت امام ابو منذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لَهَا لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ تُقَدِّسُ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ [2]

[1] مسند احمد: 21278، المستخرج علی الصحیح لمسلم: 406/2، حدیث: 1836، مسند ابی عوانہ: 3937، کنز العمال: 2559، اسنادہ صحیح علی شرط مسلم وصححہ الامام الالبانی فی صحیح الترغیب

[2] مسند احمد: 2398، عن ابن عباس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ آیۃ الکرسی کی زبان اور دو ہونٹ ہیں، وہ اللہ کے عرش کے پائے کے پاس حقیقی بادشاہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے۔'' سبحان اللہ!

بعض روایات میں وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ کے الفاظ ہیں اور بعض میں وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِہٖ مذکور ہیں۔ جن کا معنی ہے: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ یا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یعنی آپ ﷺ نے اہم ترین اسلوب میں قسمیں اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ آیۃ الکرسی کی زبان بھی ہے اور اس کے ہونٹ بھی ہیں۔ سبحان اللہ!

اور ہمارے بعض شارحین کی تشریح کے مطابق قیامت کے روز بھی آیۃ الکرسی اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے کو تھام کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے گی اور جو اس کی کثرت کے ساتھ تلاوت کرتا رہا اس کے حق میں سفارش کرے گی، اور اللہ تعالیٰ اس کی سفارش کو قبول فرما کر ایسے خوش نصیب کو اپنی جنّت کا مہمان بنا دیں گے۔

فرشتہ جائیگا نہیں! شیطان آئیگا نہیں!

آیۃ الکرسی کی بے شمار برکات کے ساتھ ساتھ اس کی قوت وطاقت کا عالم یہ ہے کہ شیطان جیسا ازلی دشمن بھی مسلمان کے قریب نہیں آتا۔

احادیث کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آیۃ الکرسی شیاطین کے شر و رفتن سے محفوظ رہنے کا بہترین ذریعہ ہے اور اگر اس آیۃ الکرسی کو سوتے وقت پڑھ لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرما دیتے ہیں جو ساری رات ساتھ رہتا ہے، رحمت و بخشش کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ چوری، ڈکیتی اور دیگر آفات و بلیات سے پڑھنے والے کی حفاظت کرتا ہے اور پوری رات انسان شیطان کی بُری حرکتوں، وسوسوں اور شرارتوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ اس سلسلے میں جامع الترمذی اور مستدرک حاکم میں حضرت ابیؓ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے دو واقعات بھی منقول ہیں جن کا خلاصہ یہی ہے کہ مسلمان آیۃ الکرسی کی برکت و طاقت سے ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہتا ہے لیکن ان واقعات کی سندیں کمزور ہونے کی وجہ سے ہم ان کو تفصیل سے بیان نہیں کر رہے البتہ اس سلسلے میں وہ مشہور واقعہ ضرور بیان کرنا چاہتے ہیں جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح البخاری میں کئی جگہ نقل فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کی نگرانی کے لیے مجھے مقرر کیا، میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رات کو پہرہ دے رہا تھا کہ اچانک ایک آنے والا آیا اور اس نے فطرانے کے غلّے سے چُلّو بھر کر اٹھانا شروع کر دیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ''اللہ کی قسم! میں تجھ کو ضرور بالضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔'' وہ جواب میں کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو میں بہت زیادہ محتاج، بال بچے دار اور سخت ضرورت مند ہوں، حالات کے مارے میں نے یہ کام کیا ہے مجھ سے درگزری کر لو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ رحیم کریم اور نرم دل انسان تھے اور مسلمان کو ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ سنگ دل شخص کا ایمان ہمیشہ خطرے میں رہتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ بات سن کر اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پہنچنے سے پہلے یہ ماجرا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟

''اے ابو ہریرہ! تیرے قیدی نے گزشتہ رات کیا کیا.....؟''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! اس نے میرے سامنے اپنی غربت اور لاچاری کا رونا رویا، مجھ کو اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تیرے ساتھ جھوٹ بولا ہے۔ وہ ضرورت مند اور لاچار نہیں تھا اور یاد رکھ! وہ پھر آئے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں پہلے سے زیادہ ہوشیار ہو گیا، چنانچہ جب رات کا تھوڑا سا حصہ گزرا تو وہ آیا اور اس نے چُلّو بھر کر غلّہ اٹھانا شروع کر دیا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: تجھے ضرور بالضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو! میں بڑا ضرورت مند اور محتاج ہوں آئندہ نہیں آؤں گا ایک دفعہ مجھے معاف کر دو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے پھر رحم آ گیا میں نے پھر اس کو چھوڑ دیا۔ اگلی صبح پھر دربارِ رسالت میں پہنچتے ہی امام المرسلین ﷺ نے سوال کیا: اے ابو ہریرہ! ہاں تیرے قیدی کا کیا ہوا، اس کا کیا بنا.....؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول! اس نے اپنی سخت ضرورت کا اظہار کیا، اپنے بال بچوں کی بھوک پیاس کا ذکر کیا مجھے اس پر پھر رحم آ گیا چنانچہ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَمَا! إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ

''ہوشیار رہو! بلاشبہ اس نے تیرے ساتھ جھوٹ ہی بولا ہے اور وہ پھر لوٹے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پورے اہتمام کے ساتھ اس کی گھات میں رہا کہ اب میں نے اسے نہیں چھوڑنا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ پھر آیا اور میں نے اس کو غلّہ چراتے ہوئے پکڑ لیا اور میں نے کہا: اب میں نے تجھے نہیں چھوڑنا اور لازمی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کرنا ہے۔ کیونکہ تو نے مجھے کہا تھا کہ آئندہ نہیں آؤں گا لیکن تو باز نہیں آیا، لہٰذا اب اس کے سوا کوئی حل نہیں کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت میں پیش کروں۔

اس نے جواب میں کہا:

دَعْنِيْ أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا

''مجھے چھوڑ دو! میں تجھے ایسے کلمات سکھا دوں گا جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ تجھ کو دنیا اور آخرت میں بہت زیادہ فائدہ دے گا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ جواب سنا تو آپ سوچ میں پڑ گئے کہ اب کیا کیا جائے.....؟ خیر آپ علم کے بڑے شائق تھے، آپ نے کہا: میں تجھے چھوڑتا ہوں مجھے نفع دینے والے کلمات سکھا دے۔ اس نے کہا: کہ رات کو اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر!

لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ

''ساری رات اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تیری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک کسی صورت میں بھی شیطان تیرے قریب نہیں آسکے گا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسبِ وعدہ اس کو چھوڑ دیا اور صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پھر وہی سوال کیا:

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟

''اے ابو ہریرہ! تیرے قیدی نے گزشتہ رات کیا کیا.....؟''

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے اپنے خیال کے مطابق مجھے ایسے کلمے سکھا دیئے جو میرے لیے دنیا و آخرت میں فائدے کا باعث ہوں گے تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا و آخرت میں نفع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینے والے وہ کون سے کلمات سکھائے.....؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اس نے مجھے کہا کہ رات کو اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے اوّل سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر۔ ساری رات رحمت کا فرشتہ جائے گا نہیں اور شیطان تیرے پاس آئے گا نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاد رکھ! اس نے تیرے ساتھ سچ بولا ہے حالانکہ وہ بہت زیادہ جھوٹا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تو جانتا ہے کہ تین راتیں تیرا مکالمہ کس کے ساتھ ہوتا رہا ہے.....؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ عام انسان نہیں بلکہ شیطان تھا۔ [1]

اس واقعہ سے ثابت ہو گیا کہ آیۃ الکرسی کی تاثیر اور طاقت اس قدر زیادہ ہے کہ انسان کا ازلی اور ابدی دشمن بھی اس کے قریب نہیں پھٹکتا اور دشمن نے اپنی جان چھڑانے کے لیے بذاتِ خود اپنی کمزوری بیان کر دی ہے کہ جہاں پر آیۃ الکرسی ہو وہاں پر میں اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

قارئین کرام! اگر آپ واقعۃً اپنے گھروں کو شیطانی اثرات سے بچانا چاہتے ہیں تو زبان سے آیۃ الکرسی پڑھا کریں اور عملی طور پر فحاشی کے تمام آلات کو نکال کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہیں، وہ آپ کی نسل میں دین کے امام پیدا کرے گا۔ آج ہر گھر میں شیطان برہنہ ناچ رہا ہے اور ہر فرد پر شیطانی اثرات نمایاں نظر آتے ہیں اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ گھر کا کوئی فرد آیۃ الکرسی نہیں پڑھتا، اگر کوئی پڑھتا بھی ہے تو سوائے رٹے رٹائے الفاظ سے کہ اسے کوئی سمجھ ہی نہ ہو کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں تو اس کا فائدہ کیا ہو گا.....؟

یاد رہے.....! آیۃ الکرسی سے صحیح نتائج لینے کے لیے اس کو پوری بصیرت اور معرفت سے پڑھنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے اسلاف بے شمار لاعلاج امراض کا علاج آیۃ الکرسی سے کیا کرتے تھے۔ خود پڑھ کر مریض کو دم کرتے یا مریض کو بار بار آیۃ الکرسی پڑھنے کی تلقین کرتے۔ اس سلسلے میں شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے چند تاثرات نقل کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ سے دو جلدوں پر مشتمل امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''النبوّات'' شائع ہوئی ہے۔ اس میں شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

[1] صحیح البخاری: 2311، 3275، 5010

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا سِيَمَا آيَةَ الْكُرْسِيِّ فَإِنَّهَا تُبْطِلُ عَامَّةَ هٰذِهِ الْخَوَارِقِ الشَّيْطَانِيَّةِ

''بالخصوص آیۃ الکرسی تمام شیطانی اثرات و وسوسات کو ناکارہ کر دیتی ہے۔''

اور اسی طرح اپنی کتاب ''الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان'' میں فرماتے ہیں:

وَمِمَّا يُعَالَجُ بِهِ السِّحْرُ مُدَاوَمَةُ آيَةِ الْكُرْسِيِّ

''جن چیزوں سے جادو کا علاج کیا جاتا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آیۃ الکرسی پر ہمیشگی کی جائے۔''

عامل مریض پر پڑھے یا مریض خود اس کو کثرت سے پڑھتا رہے۔ اللہ تعالیٰ جادو کے اثر کو دور کر دیتے ہیں

اور ایک مقام پر فرماتے ہیں:

فَإِذَا قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ ذَهَبَ ذَالِكَ كُلُّهُ

''جب کوئی شخص آیۃ الکرسی کو کئی مرتبہ پڑھے گا تو سارے کا سارا شیطانی اثر دور ہو جائے گا۔''

اور اسی طرح شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ان کے شاگرد رشید امام الاولیاء حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''زاد المعاد'' میں فرماتے ہیں:

وَكَانَ يُعَالِجُ بِآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَكَانَ يَأْمُرُ بِكَثْرَةِ قِرَاءَتِهَا الْمَصْرُوعَ وَمَنْ يُعَالِجُهُ [1]

''وہ آیۃ الکرسی سے علاج کیا کرتے تھے اور بالخصوص مرگی والے مریض اور اس کا علاج کرنے والے کو بہت زیادہ پڑھنے کا حکم دیتے۔''

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے اور ان کے بعد آج تک صحیح العقیدہ اساتذہ کرام آیۃ الکرسی سے ہی روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ کوئی بھی صحیح العقیدہ عالم تعویز فروش نہیں تھا۔ آج کل عوام الناس کو دھوکہ دینے والے عامل حضرات آیۃ الکرسی کی عظمت اور برکت خود بھی سمجھیں اور آنے والے مریضوں کو بھی آیۃ الکرسی کا ورد بتلائیں، ان شاء الرحمن تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔

[1] زاد المعاد: 69/4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آیۃ الکرسی'' رات کو سوتے وقت کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ البتہ اگر آپ ایک مرتبہ سے زیادہ پڑھنا چاہیں تو یہ اور زیادہ بہتر بات ہے۔ ہمارے اسلاف کا معمول تو بہت زیادہ تھا۔

النور السافر دسویں صدی کے علماء کی سوانح حیات پر مشتمل علامہ ہندی رحمہ اللہ کی شاندار کتاب ہے، اس کتاب میں بہت زیادہ فکر اور روحانی نکات موجود ہیں اس میں ایک ولی الرحمن کا معمول بیان کرتے ہوئے علامہ ہندی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ وہ آیۃ الکرسی کے متعلق فرماتے تھے:

إِنَّ لِي وِرْدًا مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ أَقْرَءُهَا كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَةَ

''آیۃ الکرسی پڑھنے کا میرا ورد یہ ہے کہ میں اس کو دن میں تین سو تیرہ مرتبہ پڑھتا ہوں۔'' اللہ اکبر!

اسی طرح مؤرخ اسلام امام ذہبی رحمہ اللہ نے حضرت یحییٰ بن معین کے متعلق نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں رات کو اپنے گھر میں داخل ہوتے اور بستر پر لیٹتے ہوئے پانچ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھتا تھا۔ اس دوران مجھے شیطانی وسوسات محسوس ہوئے تو میں نے اس کی تعداد بڑھا دی اور اب

أَقْرَءُهَا فِي اللَّيْلَةِ خَمْسِينَ سِتِّينَ مَرَّةً [1]

''میں اس کو رات میں پچاس، ساٹھ مرتبہ پڑھتا ہوں۔''

اسم اعظم بھی آیت الکرسی میں ہے

عملیات اور دعاؤں کا شوق رکھنے والے حضرات اسم اعظم سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اسم اعظم کا معنی ہے ''بڑا نام'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس دعا سے پہلے اسم اعظم پڑھ لیا جائے اللہ تعالیٰ اس دعا کو اپنی رحمت اور اسم اعظم کی برکت سے قبول فرما لیتے ہیں۔ اسم اعظم کے نام پر نجومیوں اور بازاری عاملوں نے جو دھوم مچا رکھی ہے وہ سوائے دھوکے، فراڈ اور جھوٹ کے کچھ نہیں۔ اسم اعظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت شدہ مخصوص مبارک دعاؤں میں سے ہے اور ان میں سے احادیث صحیحہ اور اولیائے کرام کی رائے کے مطابق اسم اعظم آیۃ الکرسی میں بھی ہے۔ [2]

[1] سیر اعلام النبلاء: 87/1

[2] اسم اعظم کے متعلق مستقل مضمون اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث بھی ہے کہ اسم اعظم قرآن پاک کی تین سورتوں ''سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران اور سورۃ طٰہٰ میں ہے۔ سورۂ بقرہ میں اسم اعظم آیۃ الکرسی میں اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہے۔ [1]

جو خوش نصیب اپنی دعا سے قبل یہ کلمہ یا پوری آیۃ الکرسی ذوق وشوق اور پوری بصیرت وکثرت سے پڑھ لے اور اس کے بعد اللہ کے حضور دعا کرے تو وہ جو بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کی پکار کو اپنی رحمت سے پورا فرمائیں گے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اسم اعظم کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

وَلِهٰذَا كَانَ أَعْظَمُ آيَةٍ فِي الْقُرآنِ: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَهُوَ الْاِسْمُ الْأَعْظَمُ [2]

''اور اسی لیے آیۃ الکرسی قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت ہے اور اس میں ''اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم'' ہی اسم اعظم ہے۔''

اور اسی طرح امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَالَ لِيْ شَيْخُنَا يَوْمًا لِهٰذَيْنِ الْإِسْمَيْنِ وَهُمَا الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ تَأْثِيْرٌ عَظِيْمٌ فِي حَيَاةِ الْقَلْبِ وَكَانَ يُشِيْرُ إِلٰى أَنَّهُمَا الْإِسْمُ الْاَعْظَمُ [3]

''مجھے ایک دن میرے شیخ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''الحی القیوم'' دونوں ایسے نام ہیں کہ ان کا قلبی زندگی پر گہرا اثر ہے اور یہ دونوں اسم اعظم ہیں۔''

ایسے لوگ جن کی دعاؤں کا سلسلہ آج تک اٹکا اور لٹکا ہوا ہے وہ آیۃ الکرسی کو پلّے باندھ لیں اور بالخصوص اس کا پہلا جملہ بار بار اپنی دعاؤں میں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام نیک خواہشات اور حاجات کو اس کی برکت اور اپنی رحمت سے پورا فرمادیں گے۔

آیۃ الکرسی سے بغیر حساب کے جنّت

آیۃ الکرسی میں اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس کی معرفت کا ایک بحرِ بیکراں ہے جس کی کچھ تفصیل ابھی مضمون کے آخر میں تحریر کریں گے اور اس آیۃ الکرسی کی ایک امتیازی شان یہ بھی ہے کہ جو شخص اس کو ہر فرض نماز کے

---

[1] سنن ابن ماجہ: 3856، سلسلہ احادیث صحیحہ: 746 [2] الفتاوی: 176/18

[3] المستدرک علی مجموع فتاوی۔ شیخ الاسلام لمحمد بن عبد الرحمن: 177/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد پڑھتا ہے اس کے اور اللہ کی جنّت کے درمیان سوائے موت کے کوئی چیز رکاوٹ نہیں، یعنی پوری بصیرت سے آیۃ الکرسی پڑھنے والا شخص اور عملی زندگی میں اس کے تقاضے پورے کرنے والا بغیر حساب و کتاب کے اللہ کی جنّت میں جائے گا۔ بتقاضۂ بشریت اس سے ہونے والے گناہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور آیۃ الکرسی کی برکت وشفاعت سے معاف فرمادیں گے۔

مقامِ غور ہے اگر ہر فرض نماز کے بعد ایک دفعہ آیۃ الکرسی پڑھ لینے سے جنّت مل سکتی ہے تو دن رات کثرت کے ساتھ پڑھنے سے دین و دنیا کے خزانے نہیں مل سکتے.....؟ یقیناً مل سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں مبلغ اسلام حضرت امام ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَءَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ وَفِي رِوَايَةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ وفي رواية وَلَمْ يَحُلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ [1]

''جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی سوائے موت کے کوئی چیز اس کے لیے جنت کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔'' اللہ اکبر!

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو پوری بصیرت اور پابندی سے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں اور ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنا ان کی زندگی بھر کا معمول ہے اور یہ بغیر حساب کے جنّت کا داخلہ بھی اس خوش نصیب کے لیے ہوگا جو پوری زندگی پوری پابندی کے ساتھ اس کو پڑھتا رہا۔ اس مفہوم سے ملتی جلتی ایک اور روایت ہے جس کی سند کو بعض علمائے کرام نے حسن قرار دیا ہے لیکن ہماری تحقیق کے مطابق وہ ضعیف ہے۔ لیکن اس ضعیف کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ اس کو ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے اور بالکل موضوع روایت کے مطابق سمجھا جائے۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل فرما کر حسن قرار دیا ہے اور امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی تحسین کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى [2]

[1] السنن الکبریٰ للنسائی: 44/9، حدیث: 9848۔ المعجم الکبیر: 134/2، حدیث: 7532، سلسلہ احادیث صحیحہ: 972، بلوغ المرام: 325۔ وایضا صححہ الشیخ عبداللہ البسام و الشیخ حازم علی القاضی۔

[2] المعجم الکبیر: 85/3 حدیث: 8733۔ مجمع الزوائد و منبع الفوائد: 151/2 وقال الهیثمی: حسن، زاد المعاد: 304/1، وقال الامام ابن القیم: ان الحدیث له اصل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی کو پڑھا وہ اگلی نماز تک اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی میں ہوگا۔'' سبحان اللہ!

سند کے معمولی ضعف کے باوجود اس حدیث کا متن آیۃ الکرسی کی فضیلت میں وارد ہونے والی صحیح احادیث کے مطابق ہے۔ بہرصورت ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی کا پڑھنا جنّت الفردوس کی طرف اپنے سفر کو رواں دواں رکھنے کے برابر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک تمام اہلِ اسلام کا اس پر عمل رہا ہے اور امام الاولیاء حضرت حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَبَلَغَنِي عَنْ شَيْخِنَا أَبِي الْعَبَّاسِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ قَدَّسَ اللّٰهُ رُوْحَهُ أَنَّهُ قَالَ: مَا تَرَكْتُهَا عَقِيْبَ كُلِّ صَلَاةٍ [1]

''مجھے میرے شیخ ابوعباس ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق خبر پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے ہر نماز کے بعد کبھی بھی آیۃ الکرسی کو نہیں چھوڑا۔''

آیۃ الکرسی کا معنی و مفہوم

اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس کی معرفت جس نرالے اور پیارے انداز میں آیۃ الکرسی میں کروائی گئی ہے کسی دوسری قرآنی آیت میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اگر کوئی شخص اس آیت کو سمجھ کر زندگی کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں اپنی جنّت کی خوشبو کی پہلی قسط عطا فرما دیتے ہیں، اس کے پڑھنے سے بڑی روحانی اور ایمانی رقّت آمیز کیفیت نصیب ہوتی ہے، جس کی لذت کو لفظوں میں بیان کرنا قلم راسخ کے لیے ممکن نہیں ہے۔ بہرصورت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی علمی کتاب ''بیان الدلیل علی بطلان التحلیل'' میں فرماتے ہیں:

فَإِنَّ مِنْ أَعْظَمِ آيَاتِ الصِّفَاتِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ الَّتِي هِيَ أَعْظَمُ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ

''اللہ تعالیٰ کی صفات کو بیان کرنے والی آیات میں سے سب سے بڑی آیت آیۃ الکرسی ہے اور یہ آیت قرآن پاک میں سب سے زیادہ عظمت والی ہے۔'' سبحان اللہ!

[1] زاد المعاد: 1/304

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح امام ابن قیم رحمہ اللہ نے آیۃ الکرسی کو ''سیّدۃ القرآن'' بھی لکھا ہے یعنی کلامِ الٰہی کی سردار آیت۔
اور آیۃ الکرسی کا یہ لقب ایک حدیث میں بھی موجود ہے جو سند کے لحاظ سے درجۂ قبول تک نہیں پہنچتی۔

آپ ذرا لمحہ بھر کے لیے اس عظیم الشان آیت کی بناوٹ، سجاوٹ اور اس کے حسن پر غور فرمائیں کہ کس پیارے انداز سے معرفتِ الٰہی کے دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔

1 اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

''اللہ'' دونوں جہانوں کے خالق و مالک اور قابض کا ذاتی نام ہے، نزول قرآن سے پہلے بھی حقیقی خالق و مالک کے لیے بطورِ اسم ذات مستعمل تھا۔ قرآن پاک میں بھی اسی پاکیزہ اور مبارک نام کو بطورِ اسم ذات بیان کیا گیا ہے اور دیگر تمام صفتوں کو اسی ذاتی نام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ لفظ ''اللہ'' کا لغتِ عرب میں کوئی تثنیہ یا جمع نہیں اور ''اللہ'' وہ بلند و بالا ہستی ہے جو انسانی نگاہوں سے پوشیدہ ہے اپنی شان کے مطابق پورے جلال اور کمال کے ساتھ عرش پر مستوی ہے، اس کا اقتدار پوری کائنات پر چھایا ہوا ہے وہ ہمیشہ ہے ہمیشہ رہے گا وہ اپنی ذات، عظمت شہنشاہی میں منفرد، یکتا، تنہا اور اکیلا ہے۔ لفظ ''اللہ'' اور الٰہ کے لغوی معنی سمجھ لینے سے ایمان کو بہت زیادہ تازگی ملتی ہے۔ کتبِ لغت کے علاوہ امام المفسرین ابن کثیر رحمہ اللہ اور امام بیضاوی رحمہ اللہ نے قدرے تفصیل سے اس پر بحث کی ہے۔ ہم اس کا خلاصہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو لفظ ''اللہ'' اور ''الٰہ'' آپ بچپن سے سنتے آ رہے ہیں اس کو ذرا گہرائی سے سمجھیں اور اپنا ایمان بڑھائیں۔

لفظ ''اللہ'' اور ''الٰہ'' کے اصل مادے میں جو وسعت ہے اس کو ہم سات نکات میں بیان کرتے ہیں۔

1 اَلِهَ الْفَصِيْلُ أَلِهَ أَوْلَعَ بِأُمِّهِ : اونٹنی کے بچے کا اپنی ماں کے لیے بے چین ہونا، دور سے ماں کی طرف لپکنا اور اس کا چاؤ کرنا۔

☆ اس لحاظ سے ''اللہ'' اور ''الٰہ'' کا مطلب ایسی ذات جس کی محبت میں آدمی بے چین ہو، اس کی جانب لپکے اور اس کا چاؤ کرے۔

2 اَلِهَ يَأْلَهُ : آدمی کا گھبرا کر اور خوفزدہ ہو کر کسی کی پناہ میں آنا۔

☆ اس لحاظ سے ''اللہ'' اور ''الٰہ'' کا مطلب ایسی ذات جس کے تحفظ میں آ کر آدمی کا خوف اور اس کی دہشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دور ہو جائے، جس کی پناہ میں وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھے، جس کا دیا کھائے، جس کی نعمت کے سہارے جیئے، جس کے فضل پر بھروسہ کرے اور جس کی قربت میں آدمی دل کے اضطراب سے نجات پائے۔

3 اَلِهْتُ إِلٰى فُلَانٍ أَىْ سَكَنْتُ إِلَيْهِ: یعنی کسی کے پاس جا کر سکون اور اطمینان پانا۔

☆ اس لحاظ سے ''اللہ'' اور ''الٰہ'' کا مطلب ایسی ذات جس کے پاس جا کر آدمی کا دل چین اور اس کی روح قرار پائے، جس کی قربت میں غنا اور سیرابی محسوس ہو اور جس کے ذکر سے اطمینان وسکون کے تمام خزانے حاصل ہو جائیں۔

4 لَاهَ يَلُوْهُ لِيَاهًا: یعنی نگاہوں سے کسی کا روپوش ہونا۔

☆ اس لحاظ سے ''اللہ'' اور ''الٰہ'' کا مطلب ایسی ذات جس کو آدمی بن دیکھے بھی حد سے بڑھ کر چاہے اور غیب میں بھی اس سے ڈرے۔

5 وَلِهَ يَلَهُ وَلْهًا: یعنی حیران وسرگرداں ہونا، عربی میں ''وَالِہ'' اس شخص کو کہتے ہیں جو صحرا میں گم ہو جائے۔

☆ اس لحاظ سے ''اللہ'' اور ''الٰہ'' کا مطلب ایسی ذات جس کی شان اور عظمت کے آگے آدمی کی عقل اور ہوش کے سب دعوے جواب دے جائیں اور سوائے تعجب کے اس کے پاس کہنے کو کچھ باقی نہ رہے۔

6 لَاهَ يَلِيْهُ یعنی بلند ہونا، اونچا ہونا۔

☆ اس لحاظ سے ''اللہ'' اور ''الٰہ'' کا مطلب ایسی ذات جو نہایت بلند و بالا اور منزہ ہو، جس کی عظمت اور شان کے آگے آدمی کی نگاہ میں ہر چیز ناچیز ہو جائے۔

7 اَلِهَ الرَّجُلُ . اِذَا تَعَبَّدَ وَتَأَلَّهَ اِذَا تَنَسَّكَ: یعنی عبادت کرنا، پرستش کرنا، مراسم بندگی بجالانا اور اندازِ دینداری اختیار کرنا۔

☆ اس لحاظ سے ''اللہ'' اور ''الٰہ'' کا مطلب ایسی ذات جس کو پوجا جائے اور جس کی پرستش کی جائے، جس کے حضور سجدہ، قیام کیا جائے، جس کے آگے مراسم بندگی بجالائے جائیں جس کے دین اور طریقے پر پورے اخلاص سے چلا جائے۔ سبحان اللہ!

ذکر ''اللہ'' اور الٰہ کی گہرائی میں اتر کر مومن کا ایمان کس قدر مچل جاتا ہے اور آدمی روحانیت کی اس معراج پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جا پہنچتا ہے کہ جس کے بعد سوائے اس کے دیدار کی لذت کے کچھ باقی نہیں رہتا۔

الٰہ وہ ہے جو لائق بندگی ہو، جو معبود ہو، جو مستحق عبادت ہو، جو لائق تعظیم ہو، جس کے دل گرویدہ ہوں، جس کی خشیت سے دل پسیجیں اور آنکھیں بہہ پڑیں اور جس کی بلا خوف وخطر پورے اخلاص کے ساتھ سچی اطاعت کی جائے۔

2 اَلْحَيُّ: ہمیشہ زندہ اور زندگی بخش، یعنی زندگی عطا کرنے والا۔

اسی سے اللہ کا ایک اور نام ''المحیی'' بھی ہے، یعنی زندہ کرنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بنیادی اور عظیم صفت ہے۔ سائنس کی تحقیق ابھی تک اس راز کو نہیں پا سکی کہ زندگی کا سرچشمہ کیا ہے.....؟ ابھی تک ماہرین حیاتیات اور سائنس یہی کہتے ہیں کہ زندگی کا نقطہ آغاز کیا ہے.....؟ یہ چیز جاننا سائنس کے انکشافات اور دسترس سے بہت باہر ہے۔ لیکن آیۃ الکرسی کے ایک لفظ نے اس راز سے پردہ اٹھا دیا کہ زندگی کا سرچشمہ صرف ذاتِ الٰہ ہے اور وہی پکار پکار کر کہتا ہے:

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ [1]

''تم کس طرح اللہ سے (اور اس کی عبادت) سے انکار کرتے ہو جب کہ حالت یہ ہے کہ تمہارا وجود نہ تھا اس نے زندگی بخشی پھر وہی ہے جو زندگی کے بعد موت طاری کرتا ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندگی بخشے گا اور بالآخر تم کو اسی کے حضور لوٹنا ہے۔''

اسی زندگی بخشنے والے ''الحی، المحیی'' نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ

''اور ہم نے ہر چیز کو پانی سے زندگی بخشی ہے۔''

اور جب اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ پر ظلم وستم اور سرکشی کی انتہا کر دی تو اللہ تعالیٰ نے تسلی دیتے ہوئے نہایت شفیقانہ، زوردار انداز میں ارشاد فرمایا:

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

[1] سورۃ البقرۃ:28

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور بھروسہ اس ذات پر رکھ جو زندہ ہے اور زندگی بخشنے والا ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔''

ایک مسلمان جب اللہ تعالیٰ کی صفتِ ''الحیّ'' پر غور کرتا ہے تو اس کو ایمان کی تازگی اور لذت نصیب ہوتی ہے۔ کہ میں اپنے زندہ اللہ کی عبادت کر رہا ہوں اور وہ ایسا زندہ ہے جو سب کو زندگی دیتا ہے، جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی زندگی اور بادشاہی ہے۔ آج تک انسان نے بہت کوشش کی ہے کہ جوہرِ زندگی پیدا کر لے لیکن نتیجہ ناکامی کے سوا کچھ نہیں نکلا۔ بالآخر مشرق و مغرب کے سائنسدان اپنی ناکامی کا اعلان کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور قرآن پاک نے اس بات کی طرف آج سے چودہ صدیاں قبل اشارہ کر دیا تھا کہ یہ سارے اکٹھے ہو کر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ اللہ اکبر!

الْقَيُّوْم: ''سنبھلنے والا اور سنبھالنے والا، یعنی وہ ذات جس کے حکم سے ہر چیز قائم ہو اور وہ اپنے قیام کے لیے کسی چیز کا محتاج نہ ہو۔

ایک سچا مسلمان جب اللہ تعالیٰ کی صفت ''القیوم'' پر غور کرتا ہے تو اس کو کسی جعلی سہارے کی ضرورت نہیں رہتی وہ ایک اللہ کی محبت میں اپنے آپ کو پا کر بہت زیادہ طاقتور محسوس کرتا ہے، وہ کبھی نہیں کہتا کہ میں بے سہارا ہوں، وہ کبھی نہیں سوچتا کہ میری Back پر کوئی نہیں، وہ تو ہر پل ہر دم اپنے ''قیوم'' رب پر مطمئن اور خوش رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفتِ ''قیوم'' کو سمجھنے کے لیے ایک آیت کا بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں، قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ إِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا [1]

''یقیناً اللہ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کو ہل جانے سے روکے ہوئے ہے اور اگر وہ اپنے مرکز سے ہل جائیں تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جو انہیں روک سکے۔ بے شک وہ بڑا حلیم، بڑی مغفرت والا ہے۔''

اس آیت نے اللہ تعالیٰ کی صفت قیوم کو بڑی حد تک واضح کر دیا ہے اور اسی طرح صحیح البخاری میں ہے کہ

[1] سورۃ الفاطر: 42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ساری کائنات سوئی ہوتی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقتِ تہجد اللہ کے حضور قیام اور سجدے میں ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر یہی بول ہوتا تھا:

أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ [1]

''اے اللہ! صحیح معنوں میں تعریف تو تیری ہی ہے، تو ہی زمین و آسمان کو اور اسکے نظام کو صحیح صحیح قائم کرنے والا ہے۔''

الحی اور القیوم اللہ تعالیٰ کی عظیم صفات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی کثرت سے ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرتے تھے۔ احادیثِ صحیحہ میں يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ اور يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ موجود ہیں۔ آپ بھی ان کو کثرت کے ساتھ پڑھیں، جہاں دل کی دنیا بدل جائے گی وہاں آپ کے دل کو سکون اور قرار نصیب ہوگا اور آپ زندگی بھر قلبی امراض سے محفوظ رہیں گے۔ امام الاولیاء حافظ ابن قیم رحمہ اللہ ''طریق الهجرتين'' میں فرماتے ہیں: جو شخص نماز فجر کی سنتوں کے بعد اور فرض سے پہلے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عظیم الشان برکتیں نصیب فرماتے ہیں اور میں نے اپنی زندگی میں تجربہ کیا ہے کہ اس وقت اس پڑھائی کو پڑھنے میں بہت زیادہ تاثیر ہے۔

اور اسی طرح ''زاد المعاد'' میں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالْمَقْصُودُ أَنَّ لِاسْمِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ تَأْثِيرًا خَاصًّا فِي إِجَابَةِ الدَّعْوَاتِ وَكَشْفِ الْكُرُبَاتِ [2]

''اور مقصود یہ ہے کہ دعاؤں کی قبولیت میں اور پریشانیوں کے دور کرنے میں ''الحی القیوم'' کی خاص تاثیر ہے۔''

ان تمام فضائل اور تجربات سے یہی بات سامنے آتی ہے کہ ''یا حی یا قیوم'' والے اذکار بڑی کثرت سے کرنے چاہئیں۔

[1] صحیح البخاری: 1120 [2] زاد المعاد فی ھدی خیر العباد: 4/205

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ: اس کو اونگھ اور نیند نہیں آتی

آیۃ الکرسی کے اس ٹکڑے کو پڑھ کر ادنیٰ سے ادنیٰ مومن کا بھی ایمان تازہ ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نیند تو درکنار اونگھ تک بھی نہیں آتی ،اس کا لطف وکرم اور اس کی محبت ہمہ وقت میری طرف متوجہ ہے۔ اس تصوّر سے انسان کو بہت زیادہ اطمینان اور سکون ہوتا ہے کہ مولا و داتا مجھ سے بے خبر نہیں۔ میں اس کی نگرانی میں ہوں اور اس کی نظرِ رحمت میری طرف ہے،اسی لیے کہنے والے نے بڑے ہی پیارے اسلوب میں کہا ہے کہ'' اگر اللہ سو جاتا تو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو کنارے کون لگاتا.....؟ اگر اللہ سو جاتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے انگاروں سے کون نکالتا.....؟ اگر اللہ سو جاتا تو حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل سے باہر کون لاتا.....؟ اگر اللہ سو جاتا تو حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر کون نکالتا.....؟ اگر اللہ سو جاتا تو غار میں اصحابِ کہف کی کروٹیں کون بدلتا.....؟ ہاں اگر وہ سو جاتا تو یتیم مکہ کو اہلِ مکہ کے تمام ناپاک عزائم سے بچا کر تاجدارِ مکہ کون بناتا.....؟

یہ سب حفاظتیں اور رحمتیں اسی اللہ کی ہیں جو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کی شان والا ہے۔ چھوٹے چھوٹے مصائب اور معمولی معمولی آزمائشوں پر گھبرایا نہ کریں آپ ہر لمحہ اللہ کی نگرانی ،اس کی محبّت اور اس کی رحمت کے سائے تلے ہیں۔

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

زمین وآسمان کو بنانے والا اور اس کے نظام کو چلانے والا اور اس کے ذرّے ذرّے کا خالق ،مالک اور قابض صرف اور صرف اکیلا اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کی ملکیت اور زمین وآسمان میں تصرف کا حق کسی نبی اور ولی کو نہیں دیا۔ بلکہ تمام نبی ،ولی نیکوکار اس کے در کے سوالی اور منگتے ہیں اور ہر پل اس کے سامنے جھکنے والے ہیں۔

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

کون ہے جو سفارش کرے اس کے ہاں مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے مخلوقات میں سے کوئی پر نہیں مار سکتا، یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کی بے بسی اور انبیاء علیہم السلام پر خشیت کا عالم یہ ہوگا کہ ہر کوئی ربّ نفسی ربّ نفسی کا آوازہ پکار رہا ہوگا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اللہ کے سامنے سجدے میں گر جائیں گے اور جی بھر کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کریں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے سجدے سے اپنا سر اٹھایئے اور سوال کیجیے۔

احادیث کے الفاظ پر غور فرمائیں، اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ سجدے سے سر اٹھائیں اور جو چاہیں کریں، بلکہ فرمایا سر اٹھائیں اور سوال کریں تاکہ پوری کائنات پر یہ حقیقت آشکارا ہو جائے کہ آپ بھی سوالی ہیں اور داتا صرف اور صرف میں ہی ہوں۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج ہمارے معاشرے کے اکثر بے دین اور بے نماز لوگ اپنے پیروں پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں بخشوا کر اپنے ساتھ جنّت میں لے جائیں گے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔

اسی مضمون اور انہی کلمات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جا بجا ارشاد فرمایا ہے جس کا چند لفظوں میں خلاصہ یہی ہے کہ غیب کا علم صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے وہ جسے، جیسے اور جب چاہے اور جتنا چاہے کسی کو علم عطا فرمائے اور اس کا علم اتنا وسیع ہے کہ خشک گھاس کے تنکے، درختوں کے پتے، بارش کے قطرات اور ریت کے ذرّات تک کائنات کا ہر ہر نقطہ اس کے علم میں ہے۔ سبحان اللہ!

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ

اور وہ اس کے علم سے کسی چیز کو اپنے کنٹرول میں نہیں لے سکتے مگر جتنا اس نے چاہا۔

یعنی مخلوق اس کی مرضی کے بغیر اس کے علم میں سے کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتی یا ایسے سمجھ لیں کہ اس کائنات کی ہر مخلوق کو کسی قسم کا کوئی علم نہ تھا اللہ تعالیٰ نے جس قدر چاہا ان کے لیے معرفت وبصیرت کی راہیں کشادہ کر دیں، انسان سمیت کائنات کی ہر مخلوق اس کی عطا کردہ ہدایت اور علم کے مطابق زندگی بسر کرتی ہے۔ سبحان اللہ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اس کی کرسی آسمانوں اور زمین سے وسیع ہے۔

کرسی سے کیا مراد ہے اس کے متعلق علمائے مفسرین نے مختلف اقوال نقل کیے ہیں جن کی علمی دنیا میں کوئی حیثیت نہیں اور بالخصوص جب کسی مسئلے کی وضاحت صحیح احادیث سے ہو جائے تو وہاں پر تاویلات کی ذرہ بھر گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ کرسی کے متعلق ایک صحیح حدیث ملاحظہ فرمائیں:

سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكُرْسِيِّ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَالسَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْأَرَضُونَ السَّبْعُ عِنْدَ الْكُرْسِيِّ إِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَرْشِ عَلَى الْكُرْسِيِّ كَفَضْلِ الْفَلَاةِ عَلَى تِلْكَ الْحَلْقَةِ [1]

''نبی کریم ﷺ کے متعلق کرسی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کرسی کی وسعت کے سامنے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کی حیثیت ایک کھلے چٹیل میدان میں پڑے ہوئے لوہے کے چھلے سے زیادہ نہیں اور بلاشبہ کرسی پر اللہ کا عرش اس قدر وسیع ہے جیسے کھلے میدان کی وسعت چھلے پر ہے۔'' اللہ اکبر!

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا: اور نہیں تھکاتی اس کو ان دونوں کی حفاظت

یعنی وہ داتا رحیم و کریم اس قدر قوت و طاقت اور غلبے کا مالک ہے کہ زمین و آسمان کے نظام کو بنا کر اور پھر اس

[1] روضۃ المحدثین: 3132۔ فتح الباری: 13/411، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے اور اس کو صحیح سند کے ساتھ امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ اور اسی طرح شیخ الاسلام اور حافظ ابن قیم رحمہما اللہ نے اپنی کتب میں اس حدیث سے استدلال کیا اور امیر المومنین امام البانی رحمہ اللہ، سلسلہ احادیث صحیحہ: 109 پر نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں: وھو صریح کون الکرسی أعظم المخلوقات بعد العرش وانہ جرم قائم بنفسہ ولیس شیئا معنویا لفیہ رد علی من یتاولہ بمعنی الملک وسعۃ السلطان کما جاء فی بعض التفاسیر وما روی عن ابن عباس انہ العلم فلا یصح اسنادہ الیہ ''یہ حدیث بالکل واضح ہے کہ مخلوقات میں سے عرش کے بعد سب سے بڑی مخلوق کرسی ہے اور وہ معنوی چیز نہیں بلکہ اس کا وجود اور جسم ہے اور اس حدیث میں ان لوگوں کا رد ہے جو کرسی کی تاویل کرتے ہوئے اس کو اللہ کی بادشاہت اور وسعتِ سلطنت پر محمول کرتے ہیں جیسا کہ بعض تفاسیر میں یہ موجود ہے اور جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کرسی سے مراد اللہ کا علم ہے یہ بات آپ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ چلا کر اس کو ذرہ بھر تھکن کا احساس تک نہیں ہوتا، ہم ہیں کہ تھوڑا سا سفر کر لیں تو تھک جاتے ہیں، تھوڑا سا پڑھ لیں تو تھک جاتے ہیں، ایک مکان بنانا پڑ جائے تو ہاتھ کھڑے کر جاتے ہیں۔ ایک فیکٹری اور ہوٹل چلانا ہمارے لیے مشکل ہو جاتا ہے لیکن وہ مدبّرِ کائنات کہ جس کو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ وہ اس قدر شان وشوکت اور قوت کا مالک ہے کہ اسے تھکن کا احساس تک نہیں ہوتا۔

وَهُوَ الْعَلِيُّ: اور وہ بلندی والا ہے

آیت کے اس ٹکڑے میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ عُلُوّ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ بلند و بالا ہے اور اس موضوع پر سینکڑوں دلائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت ہر جگہ ہے اور اس کی ذات اس کی شان کے مطابق عرش پر مستوی ہے۔

الْعَظِيمُ

بہت زیادہ عظمت والا ہے۔ اور صرف وہ عظمت والا ہی نہیں بلکہ عظمت عطا کرنے والا بھی ہے۔ جو اس عظیم کی عظمت کو دل وجان سے مان لے وہ اس خوش نصیب کو بھی دونوں جہانوں کی عظمت عطا کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ان ہی خوش نصیبوں میں کر دے۔ آمین!

آیۃ الکرسی کے متعلق اِک خواہش اور دعا

آخر میں بارگاہِ الٰہی میں ہماری خواہش اور دعا ہے کہ جب ہمارا سفرِ موت اور سفرِ آخرت شروع ہو، اللہ تعالیٰ ہماری زبان پر آیۃ الکرسی جاری فرما دے اور ہم اس دنیا سے جاتے ہوئے آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے جائیں!

اور یہ سعادت اللہ تعالیٰ اسلاف میں سے کئی بندوں کو عطا فرما چکے ہیں۔ شارحِ بخاری حضرت امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اَلدُّرَرُ الْكَامِنَةُ" میں امام یوسف مزی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ فرمایا ہے اور ان کے علم وفضل اور کردار کو اس قدر دل نشین انداز میں پیش کیا ہے کہ دین کے طالب علم کے لیے اس میں تربیت کا بہت بڑا سبق ہے۔ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ امام یوسف مزی رحمۃ اللہ علیہ نہایت خاموش طبع اور ذکر فکر والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باکردار عظیم انسان تھے۔

آپ نے بروز ہفتہ 12 صفر 742 ہجری میں ظہر اور عصر کے درمیان وفات پائی اور سانس نکلتے وقت حالت یہ تھی کہ وَهُوَ يَقْرَءُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ [1] وہ آیۃ الکرسی کی قراءت فرما رہے تھے۔ اللہ اکبر!

اور اسی طرح یمن کے مشہور امام اور محدّث حضرت شوکانی رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب ''البدر الطالع'' میں ایک اللہ والے امام عبدالرب بن محمد رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ 1125 ہجری ربیع الاوّل میں پیدا ہوئے اور رجب 1176 ہجری میں 51 برس کی عمر پا کر فوت ہوئے۔

آپ رحمہ اللہ بہت عبادت گزار، شب زندہ دار اور باکردار تھے۔

وَمَاتَ وَهُوَ يَتْلُوْا آيَةَ الْكُرْسِيِّ

''ان کو موت اس حالت میں آئی کہ وہ آیۃ الکرسی کی تلاوت فرما رہے تھے۔'' اللہ اکبر، سبحان اللہ!

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسی عظمت والی آیت کی تلاوت کرتے ہوئے عظمت والی موت نصیب فرمائے۔ آمین! کیونکہ ہمارا ایمان ہے اللہ کے سوا ہمارے دل کی خواہشوں کو پورا کرنے والا کوئی نہیں۔ وہی ہمارا مولا و داتا اور آسرا ہے۔

[1] الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، للامام ابن حجر العسقلانی: 461/4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

151

عظیم قرآنی دُعا کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿201﴾ [1]

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔''

ذِکر اور دُعا والی زندگی بہت زیادہ مبارک اور کامیاب زندگی ہے، ذِکر اور دُعا میں زیادہ فرق نہیں ہے، ذِکر بھی اللہ کی یاد ہے اور دُعا بھی اللہ کی یاد ہے، ذِکر میں بھی اِنسان اللہ تعالیٰ کی پاکی، عزت، عظمت اور شان بیان کرتا ہے اور دُعا میں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اُس کے اختیارات کو تسلیم کرتے ہوئے اُس کے سامنے بے بسی کے ساتھ اپنے سوال کا اظہار کرتا ہے۔

بعض اہل علم نے ذِکر اور دُعا میں فرق کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ ایک حد تک اچھی کوشش ہے کہ ہر دُعا ذِکر ہے لیکن ہر ذِکر دُعا نہیں ہے، ذِکر میں اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت اور شان وشوکت کا اظہار ہوتا ہے جبکہ دُعا میں اِس کے ساتھ ساتھ اِنسان کا سوال اور اُس کی طلب بھی ہوتی ہے، مثال کے طور پر ''سبحان اللہ'' اللہ تعالیٰ کا ذِکر ہے اور ''اللھم اغفر لی'' یہ دُعا ہے، کہ اِس میں بندے نے اللہ تعالیٰ نے بخشش طلب کی ہے اور معافی کا سوال کیا ہے۔

بہرصورت اہل علم یہ فرق بیان کرتے ہیں کہ لیکن ہم نے بعض احادیث میں پڑھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِس جیسے ذِکر والے کلمات کو بھی دُعا قرار دیا ہے جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ [2]

''افضل ذِکر ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' اور افضل دُعا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' ہے۔''

[1] سورۃ البقرۃ:201 [2] السلسلۃ الصحیحۃ:1417

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو زیادہ سے زیادہ اذکار کرنے کی اور دُعائیں مانگنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

بعض لوگوں کی عجیب وغریب ذہنیت

ہمارے ہاں اب یہ ذہنیت بہت زیادہ پائی جاتی ہے کہ اگر کسی کو پڑھنے کے لیے کوئی ذِکر یا دُعا بتلائی جائے تو وہ آگے سے جواب دیتا ہے کہ یہ دُعا تو بہت زیادہ مشہور ہے، یہ ذِکر تو سارے لوگ کرتے ہیں آپ مجھے کوئی غیر معروف سا وظیفہ بتلائیں...؟ یعنی بتلایا گیا وظیفہ جامعیت کے لحاظ سے اور طاقت و تأثیر کے لحاظ سے جس قدر زیادہ بلند و بالا کیوں نہ ہو وہ صرف اور صرف اِس لیے رد کر دیا جاتا ہے کہ یہ بہت زیادہ مشہور ہے یہ تو ہر کوئی کرتا ہے، جبکہ ایسی سوچ نہیں رکھنی چاہیے کسی قرآنی یا نبوی ذِکر کے معروف ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اُس کو چھوڑ دیا جائے اور اُس کی جگہ پر ایسے اَذکار کی تلاش شروع کر دی جائے جو بہت زیادہ غیر معروف ہے۔

بلکہ اِس طرح کی ایک مقبول حدیث بھی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، پروردگار! مجھے کوئی چیز سکھا دیں جس کے ساتھ میں آپ کا ذِکر کیا کروں یا میں اس کے ساتھ آپ سے دُعا کیا کروں، فرمایا سیدنا موسیٰ (لا الہ الا اللہ) پڑھا کرو، انہوں نے عرض کیا: پروردگار! آپ کے سارے بندے اسے پڑھتے ہیں، تو میں ایسی چیز چاہتا ہوں جو میرے ساتھ خاص ہو، فرمایا سیدنا موسیٰ علیہ السلام اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا جہان میں بسنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور (لا الہ الا اللہ) دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو (لا الہ الا اللہ) ان پر بھاری ہوگا۔ اللہ اکبر [1]

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مطالبے کے باوجود بھی اُن کو (لا الہ الا اللہ) کے پڑھنے کا ہی حکم دیا جس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ کسی ذِکر یا دُعا کے معروف ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اُس کو چھوڑ کر کسی نادر ذِکر کی تلاش شروع کر دی جائے، جو ذِکر قرآن و حدیث سے ثابت ہے وہ سورج اور چاند سے بھی زیادہ مشہور اور

[1] شرح السنة: 1273، إسناده حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمایاں کیوں نہ ہو اگر اُس کے فضائل شریعت میں موجود ہیں تو پھر اُس پر پابندی کریں اور دونوں جہانوں کی خیر و برکت حاصل کریں۔

مختصر اور عظیم جامع قرآنی دُعا

جس آیت کے معانی اور فضائل کا آج ہم نے مطالعہ کرنا ہے یہ آیت دُعا بھی ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حج کے مسائل ذِکر کرنے کے بعد دو طرح کے لوگوں کا ذِکر کیا ہے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے صرف دُنیا کا سوال کرتا ہے، اُن کو صرف دُنیا چاہیے وہ قبولیت کی اونچی جگہ اور عظیم گھڑی میں بھی صرف دُنیا کے پیسے روپے اور پلاٹ مکان مانگتے رہتے ہیں اور اِن کے مقابلے میں کچھ کچھ نصیب ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے صرف دُنیا نہیں مانگتے بلکہ دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کا سوال بھی کرتے ہیں کہ اے ہمارے مولا! ہمیں آخرت والے دِن بھی ہر قسم کی ذِلت سے بچا کر کامیابی عطا فرمانا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہی وہ لوگ ہے جن کو اِس دُعا اور عمل کے بدلہ میں دونوں جہانوں میں خیر و بھلائی نصیب ہوگی۔

اگر اِس دُعا پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا حد درجہ عظیم اور جامع دُعا ہے، اِس میں اِنسان لمحہ بھر میں اللہ تعالیٰ سے بڑے ہی اختصار کے ساتھ وہ کچھ مانگ لیتا ہے جس کو مانگتے مانگتے صدیاں بیت جاتی ہیں، آیئے! اِس عظیم قرآنی دُعا کے مبارک الفاظ پر غور کریں۔

رَبَّنَآ: اِس عظیم کا آغاز ''رَبَّنَآ'' سے ہوتا ہے اور صحیح البخاری میں ''رَبَّنَآ'' سے پہلے ''اَللّٰھُمَّ'' بھی ہے، یعنی آپ ''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ'' بھی پڑھ سکتے ہیں اور یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ایک تحقیق کے مطابق ''اِسمِ اعظم'' ہے اور اللہ کا صفاتی نام ربّ بھی ایک تحقیق کے مطابق ''اِسمِ اعظم'' ہے، تو جس دُعا کا آغاز دو ''اِسمِ اعظم'' سے ہو اُس کی شان و شوکت، طاقت اور قبولیت بلاشبہ یقینی ہے۔

اِس عظیم دُعا میں اللہ کے ذاتی اور صفاتی نام سے آغاز ہے اور پھر کسی نبی، ولی، فقیر اور بزرگ کا اِس دُعا میں کسی قسم کا کوئی واسطہ وسیلہ نہیں ہے اور ''رَبَّنَآ'' کا معنی ہے اے مجھے پیدا کر کے میری ہر ضرورت پوری کرنے والے میرے داتا اور پروردگار۔ اِس صفاتی نام میں اِس قدر زیادہ اپنائیت اور محبت ہے کہ ستر ماؤں کا پیار بھی ملتا ہے اِس مٹھاس بھرے صفاتی نام پر مقابلہ نہیں کر سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٰتِنَا: اِس لفظ کا معنی ہے ہمیں دے، ہمیں عطا کر یعنی ایک سچا مسلمان ''اٰتِنَا'' بول کر اِس عقیدے کا اظہار کرتا ہے کہ میں لینے والا ہوں اور میرا ربّ مجھے دینے والا ہے، میں سوالی ہوں وہ داتا ہے، سب نبیوں کو نبوت اُسی نے دی اور سب ولیوں کو ولایت بھی اُسی نے دی اور وہ سارے اپنی ساری زندگی یہی دُعا پڑھتے رہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس کائنات کا مشکل کشا، گنج بخش، غریب نواز اور غوثِ اعظم صرف اور صرف اکیلا اللہ ربّ العالمین ہے۔

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً: اِس کا معنی یہ ہے کہ اے میرے پروردگار ہمیں دُنیا میں خیر و بھلائی عطا فرما، یعنی ایک سچا مسلمان اللہ تعالیٰ سے اِس دُنیا میں بھی خوشگواری، بہتری، برتری، سلامتی اور خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہے اور اِس دُعا کے اِس ٹکڑے میں اُن گوشہ نشین صوفیوں کا ردّ ہے جو آخرت کی طلب میں اچھا کھانا پینا اور پہننا چھوڑ دیتے ہیں، لوگوں سے میل جول چھوڑ کر خود کو مشقتوں میں ڈال لیتے ہیں اور دُنیا کی نعمتوں سے کنارہ کش ہو کر کلی طور پر دُنیاوی نعمتوں اور ضرورتوں کو چھوڑ دیتے ہیں، اِس چیز کا نام دین نہیں ہے یہ رہبانیت ہے جو بعض عیسائی راہبوں اور چلّہ کشی کرنے والوں کی طرف سے مسلمانوں میں بھی داخل ہو گئی اور ہمارے ہاں بعض دینی کتابوں میں بعض بزرگوں کے حوالے سے ایسی ایسی حکایات لکھی ہوئی ہیں کہ جن کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اِن لوگوں کی تربیت اِس قرآنی دُعا کے مطابق نہیں ہوئی، آپ نے سُنا ہو گا کہ فلاں بزرگ کئی کئی دِن کھانا نہیں کھاتے تھے، فلاں بزرگ کئی کئی دِن غسل نہیں کرتے تھے، فلاں بزرگوں نے ساری زندگی سر کے بال نہیں منڈوائے اور بعض کتابوں میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ ہمارے بزرگ کئی سال تک کچے دھاگے سے کنویں میں لٹکے رہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مسلمان بھائیو! دین ہمیں اعتدال کا درس دیتا ہے، دُنیا کے پجاری بنو اور نہ ہی آخرت کی فکر میں اور اللہ رسول کی محبت میں اِس قدر زیادہ آگے بڑھ جاؤ کہ تمہیں کھانے پینے اور اپنے پیاروں کے حقوق ادا کرنے کی بھی فکر نہ رہے، شیطان کی چالوں میں سے ایک خطرناک چال یہی ہے کہ وہ اِنسان کو غلو میں مبتلا کر دیتا ہے اور اِسی گناہ میں مبتلا کر کے اُس نے پہلی قوموں اور اُمتوں کو بھی گمراہ کیا تھا۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا میں حسنہ عطا فرما اور حسنہ میں دُنیا کی ہر نعمت آجاتی ہے، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کی تفسیر میں لکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّ الْحَسَنَةَ فِي الدُّنْيَا تشمل كُلَّ مَطْلُوبٍ دُنْيَوِيٍّ. مِنْ عَافِيَةٍ. وَدَارٍ رَحْبَةٍ. وَزَوْجَةٍ حَسَنَةٍ. وَرِزْقٍ وَاسِعٍ. وَعِلْمٍ نَافِعٍ. وَعَمَلٍ صَالِحٍ. وَمَرْكَبٍ هَنِيءٍ. وَثَنَاءٍ جَمِيلٍ. إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ عباراتُ الْمُفَسِّرِينَ. وَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَهَا. فَإِنَّهَا كُلَّهَا مُنْدَرِجَةٌ فِي الْحَسَنَةِ فِي الدُّنْيَا [1]

''انسان کو دُنیا میں جن نعمتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ''حسنہ'' اُن تمام پر مشتمل ہے مثال کے طور پر عافیت، کشادہ گھر، نیک بیوی، کھلا رِزق، فائدے والا علم، نیک عمل، اچھی سواری، اچھی تعریف، اِس کے علاوہ بھی مفسرین نے بہت سی نعمتوں کو ''حسنہ'' میں شامل کیا ہے وہ سب کی سب اِس کے وسیع معنی میں داخل ہیں۔''

بعض مفسرین نے یہاں پر ایک بڑا لطیف نکتہ بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مطلق طور پر بھلائی مانگنی چاہیے، جیسا کہ اِس آیت میں ہم مطلق طور پر اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرتے ہیں اب بھلائی والی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہمارے لیے زیادہ بہتر ہے یہ بھی ہم سے زیادہ ہمارے اللہ تعالیٰ کئی گنا زیادہ بہتر جانتے ہیں اِس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کو اپنے لیے کسی ایک خاص بھلائی پر پابند نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اُس پر ضد کرنی چاہیے کہ مجھے فلاں نعمت ضرور اَز ضرور عطا فرما اور اِس کا بہترین حل یہ ہے کہ جو نعمت بظاہر آپ کو اچھی نظر آتی ہے آپ اُس کا سوال کریں، ضرور کریں آپ کا حق ہے لیکن اِس کے ساتھ ساتھ ضد کی بجائے اللہ تعالیٰ کو یہ بات بھی ضرور کہیں کہ اے میرے اللہ اگر یہ نعمت میرے لیے دُنیا و آخرت میں بہتر ہے تو پھر مجھے عطا کرنا۔

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً: اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، آخرت میں بھلائی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قیامت والے دِن کی سختیوں سے بچا لیں، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں حوضِ کوثر نصیب کریں، اپنے عرش کا سایہ نصیب کریں اور پھر اپنی کمال رحمت سے جنت الفردوس کا مہمان بنا دے۔

[1] تفسیر ابن کثیر، البقرہ: 201

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک سچے مسلمان کو اپنی آخرت کی بہتری کے لیے یہ دُعا بھی مانگنی چاہیے اور پھر اپنی آخرت کے لیے اعمال بھی کرنے چاہیے بلکہ اپنے ہر نیک عمل میں آخرت والے دِن اللہ تعالیٰ سے جزا لینے کی نیت کرنی چاہیے۔

وَقِنَا: اور ہمیں بچا، ہمیں محفوظ کر لے اِس جملے میں بھی ایک سچا مسلمان اِس بات کا اقرار کرتا ہے کہ مجھے بچانے والا صرف اور صرف میرا ربّ ہے اگر آفات و بلیات اور عذابوں سے میرا ربّ مجھے نہ بچائے تو دُنیا کی کوئی طاقت مجھے نہیں بچا سکتی، میں بچنے والا ہوں اور وہ بچانے والا ہے، حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے اُسی نے بچایا تھا، حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کا لقمہ بننے سے اُسی نے بچایا تھا، بچانے والا وہی ہے، حضرتِ آدم سے لے کر حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور حضرت ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما سے لے کر آج تک سب نیک اور پاک لوگوں کو بڑی بڑی آفتوں سے اُسے نے بچایا تھا۔

تو اِس دُعا میں ایک سچا مسلمان کہتا ہے کہ اے میرے اللہ مجھے بچالیں، کس چیز سے....؟

عَذَابَ النَّارِ: آگ کے عذاب سے، یعنی اصل کامیابی کسی بھی اِنسان اور مسلمان کی یہ ہے کہ ربّ تعالیٰ اُسے آگ کے عذاب سے بچالیں، کیونکہ آگ کا عذاب بہت زیادہ رسوا کر دینے والا عذاب ہے۔

یہ قرآنی دُعا کمال کی دُعا ہے اِس میں اِنسان نے ایک لائن کے اندر اپنے اللہ سے سب کچھ مانگ بھی لیا ہے اور سب سے زیادہ سخت عذاب سے خود کو بچا بھی لیا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ دُعا بڑی اہمیت کی حامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب دُعا تھی۔

ہم بھی رب سے یہی کچھ مانگتے ہیں

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی سے سوال کیا کہ

"كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟". قَالَ: أَتَشَهَّدُ وَأَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ. أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ" [1]

[1] سنن ابی داؤد: 793،792

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تو اپنی نماز میں کیا کہتا ہے...؟ اُس نے کہا اللہ کے رسول (میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں) اور تشہد پڑھ کر کہتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے آگ سے پناہ مانگتا ہوں، البتہ جو آپ آہستہ آواز میں پڑھتے رہتے ہیں اور معاذ گنگناتے رہتے ہیں وہ مجھے اچھی طرح نہیں آتا، آپ ﷺ نے فرمایا ہم بھی اسی کے اردگرد پھرتے ہیں۔''

یعنی اِس روایت میں بھی نبی کریم ﷺ نے اُس عام اور سادہ مسلمان صحابی کو یہی اِرشاد فرمایا کہ ہماری ساری دُعاؤں اور التجاؤں کا بھی یہی خلاصہ ہوتا ہے کہ اے اللہ! ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے اور جنت عطا فرما دے اور یہی اصل کامیابی ہے جیسا کہ ربّ کے قرآن نے بھی کہا ہے۔

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿1﴾

''جو آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، پس تحقیق وہ کامیاب ہو گئے اور دُنیا کی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کی محبوب ترین دُعا

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا لمحہ لمحہ اللہ کے ذِکر میں گزرتا تھا آپ ﷺ اعلیٰ سے اعلیٰ الفاظ اور انداز میں اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے تھے آپ ﷺ بہت زیادہ دُعائیں پڑھتے تھے لیکن آپ کی دُعاؤں میں سے وہ دُعا جو آپ کو بہت زیادہ پسند تھی اور جس کو آپ بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے وہ یہی دُعا تھی، ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ

سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا: أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ؟ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ: "اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً. وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً. وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" ﴿2﴾

﴿1﴾ سورۃ آل عمران:185 ﴿2﴾ صحیح لمسلم:2690

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''امام قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کون سی دُعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ کیا کرتے تھے اُنہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کثرت سے دُعا کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔((اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً. وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً. وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی دُعا صرف اِس لیے بہت زیادہ کیا کرتے تھے کہ اِس میں اختصار بھی ہے اور حد درجہ جامعیت بھی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص آج کے بعد یہ دُعا کثرت اور محبت سے پڑھے گا اُس کے سچے پیروکار ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے یہ دُعا کثرت سے کرتا رہتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو اپنی محبت کے ساتھ ساتھ اپنی بخشش کے سب خزانے بھی عطا فرما دیتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ [1]

''کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے پیار بھی کرے گا اور تمہیں معاف بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے ہمیشہ رحم کرنے والے ہیں۔''

خطرناک سے خطرناک بیماری میں شفا

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو صحت عطا کرے اور وہ بڑی سے بڑی خطرناک بیماری سے بھی شفایاب ہو جائے تو وہ شخص یہ دُعا کثرت، محبت اور یقین کے ساتھ پڑھے، اللہ تبارک وتعالیٰ اِس کی برکت سے شفا عطا فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

[1] سورۃ آل عمران: 31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ . فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ . أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ ؟ " قَالَ : نَعَمْ . كُنْتُ أَقُولُ : اللَّهُمَّ . مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الآخِرَةِ. فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ : اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ " . قَالَ : فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ. [1]

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو چوزے کی طرح بہت زیادہ کمزور ہو چکا تھا رسول اللہ ﷺ نے کہا کیا تو کوئی دُعا کرتا رہا ہے؟ یا کسی چیز کا اللہ سے سوال کرتا رہا ہے؟ اُس نے کہا ہاں میں کہتا تھا اے اللہ! جس چیز کی وجہ سے تو نے میری آخرت میں پکڑ کرنی ہے تو مجھے دُنیا میں جلدی دے دیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ'' تو اُس کی پکڑ کی طاقت نہیں رکھتا، تو نے ایسا کیوں نہیں کہا: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) چنانچہ اُس نے اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کی تو اُس کو شفا دے دی۔''

اِس واقعہ سے کئی ایک باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

1 تیمارداری رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور اِس کا بہت زیادہ اجر ہے اور یہ بغیر کسی مفاد کے کرنی چاہیے۔

2 مریض سے اُس کے حال واحوال پوچھ کر اخلاص کے ساتھ، دین کے مطابق اُس کی رہنمائی کرنی چاہیے۔

3 رسول اللہ ﷺ نے سخت بیمار کو بھی کوئی چھلّہ، کڑا یا دھاگہ پڑھ کر نہیں دیا اور نہ ہی تعویز لٹکانے یا پیلا نے کا حکم اِرشاد فرمایا: بلکہ ایک معروف دُعا بتلائی جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُس کو مکمل صحت یاب کر دیا۔

4 بیماروں کا علاج بھی مسنون دُعاؤں سے کرنا چاہیے، من گھڑت سب طور طریقہ برکت سے خالی ہیں۔

[1] صحیح لمسلم: 2688

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے پاکیزہ حالت اور اعلیٰ مقام پر یہی دُعا

کون نہیں جانتا کہ ایک مسلمان سب سے زیادہ پاکیزہ حالت اُس وقت ہوتی ہے، جب وہ احرام کی حالت میں ہوتا ہے اور اِسی طرح سب سے اعلیٰ جگہ یہ طواف والی جگہ ہے اور پھر جب طواف آخری کونے تک پہنچتا ہے تو رکنِ یمانی سے لے کر حجرِ اسود تک کی جو جگہ ہے وہاں رسول اللہ ﷺ نے یہی عظیم دُعا پڑھنے کا کہا ہے۔ [1]

اِس بات سے آپ اچھی طرح اندازہ لگا لیں کہ اِس دُعا کی کس قدر زیادہ اہمیت اور حیثیت ہے کہ طواف کے ساتوں چکروں میں رسول اللہ ﷺ نے پڑھنے کے لیے کوئی خاص دُعا بیان نہیں کی ہے اور اگر آپ سے صحابی نے دورانِ طواف دونوں رکنوں کے درمیان کسی دُعا کو نقل کیا ہے تو وہ یہی مبارک دُعا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اِسی کی اہمیت سمجھ کر بار بار پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی اِس دُعا سے محبت

رسول اللہ ﷺ یہ دُعا بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے آپ ﷺ کی محبت اور کثرت کو دیکھ کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول بن گیا کہ وہ جب بھی دُعا کا اِرادہ کرتے تو یہی دُعا پڑھتے اور اگر کسی ضرورت کے پیشِ نظر کچھ اور بھی مانگنا ہوتا تو اُس سوال میں بھی یہ دُعا ضرور پڑھا کرتے تھے، امام قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ جب بھی دُعا کا اِرادہ کرتے تو یہ دُعا کرتے اور اِس کے علاوہ بھی اگر کوئی دُعا کرنا ہوتی تو اُس میں بھی یہ دُعا پڑھتے تھے۔''

آج ہمیں بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرح اِس دُعا سے خصوصی محبت کرنی چاہیے بلکہ اگر ممکن ہو تو اِس کو اپنی زبان کا وِرد بنا لیں، دونوں جہانوں کے تمام خزانے سمٹ کر آپ کے دامن میں جمع ہو جائیں گے۔

آخری اور اہم بات

اگر کسی شخص کو زیادہ دُعائیں یاد نہیں ہے یا وہ زیادہ دُعائیں یاد نہیں کر سکتا اُس کو زیادہ عربی پڑھنا نہیں آتی تو وہ اِس دُعا کو اپنا معمول بنا کر اپنی ہر قسم کی کمی پوری کر سکتا ہے اور اِسی طرح اگر کوئی شخص اعلیٰ درجہ تعلیم یافتہ ہے تو اُس کے لیے بھی یہ دُعا روشنی کا مینار ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ایک سادہ صحابی کو یہی کہا تھا کہ ہماری دُعائیں بھی نتیجے کے لحاظ سے یہیں پہ آ کر ختم ہوتی ہیں اور پھر آپ ﷺ کا بھی یہ معمول تھا کہ آپ یہ دُعا بڑی کثرت اور محبت سے پڑھا کرتے تھے۔

اور اِس دُعا کے پڑھنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ نفل نماز میں قیام کی حالت میں اِس دُعا کو پوری محبت اور توجہ کے ساتھ پڑھا جائے اور اِس کا بار بار تکرار کیا جائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس دُعا کی محبت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

[1] سنن ابی داؤد: 1892، مسند احمد: 15398

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

163

خواتیم سورت البقرہ کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ [1]

''رسول بھی ایمان لائے اُس کلام پر جو اُن پر اُن کے ربّ کی طرف سے اُتاری گئی ہے اور مومن بھی اللہ کی کلام پر ایمان لائے، ہر ایک اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہے، ہم اُس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور اُنہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! آپ ہمیں معاف کر دیں ہم نے سُن کر اطاعت کی اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے، اللہ ہر شخص کو اِس کی طاقت کے مطابق احکام دیتا ہے ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اُس نے عمل کیا اور بُرے اعمال کا وبال بھی اُس پر ہے، اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر جائیں تو آپ ہماری پکڑ نہ کرنا، اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا بوجھ آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا، اے ہمارے

[1] سورۃ البقرۃ:285،286

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروردگار! اور ہم پر ایسا بوجھ بھی نہ ڈالنا جس کو اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے، ہم سے درگزری کرنا اور ہمیں معاف کرنا اور ہم پر رحم کرنا، آپ ہی ہمارے مولا ہیں، کافر قوم پر ہماری مدد فرما۔''

قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ کا پاک کلام ہے اور یہ کتاب آفاقی، حد درجہ انقلابی اور نورانی کتاب ہے اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کے لیے، ہدایت خیر و برکت اور ترقی کا خزانہ قرار دیا ہے اور حقیقت میں یہی کتاب ''کتابِ امن'' ہے، اس دنیا میں اِس کتاب کے اصولوں کو فراموش کر کے کسی صورت بھی امن قائم نہیں ہو سکتا اور یہ کتاب ''کتابِ اخلاق'' ہے کوئی شخص بھی اِس کتاب سے غافل ہو کر اچھا انسان نہیں بن سکتا یہی وہ کتاب ہے جو انسان کو انسان اور ایک امن پسند فرشتہ بنا دیتی ہے۔ مگر افسوس! کی بات یہ ہے کہ دو طبقوں نے اِس مبارک اور عظیم کتاب کے ساتھ بہت زیادہ ظلم کیا ہے۔

پہلا طبقہ

یہ یورپ ممالک کے پادری اور یہودی ہیں کہ جنہوں نے اپنے بڑے بڑے باصلاحیت نوجوانوں کو اِس کتاب سے یہ کہہ کر دور کر دیا کہ یہ حضرت محمد ﷺ کی گھڑی ہوئی کتاب ہے اور اِس میں دنیا کی بہتری، برتری اور ترقی کے لیے کسی قسم کا کوئی ساز و سامان نہیں حالانکہ یہ ان ظالموں کا سفید جھوٹ تھا وگرنہ اگر یورپ کے بڑے بڑے ماہر نفسیات اور سائنسدان حضرات قرآن مجید کو اپنی تحقیق کی بنیاد بناتے تو وہ خیر و برکت اور ترقی کی اُن راہوں کو بھی پار کر جاتے جن کا انسانیت تصور بھی نہیں کر سکتی، آج اس وقت دنیا میں الحاد، فساد اور بدامنی کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے پادری اور یہودیوں نے اِس کتاب کی بے قدری کی اللہ تعالیٰ نے اُن کو زندگی کے اصل مقصد اور زندگی کی اصل مٹھاس سے محروم کر دیا۔

دوسرا طبقہ

اُن نام نہاد مذہبی رہنماؤں اور مولویوں کا ہے کہ جنہوں نے صرف اپنے جھوٹے جاہ و جلال، مفاد کی خاطر اپنے پیٹ اور اپنی جیب کو آگے رکھا اور قرآن پاک کو پیچھے کر دیا ہمارے معاشرے میں جتنے بھی چھلے، کڑے، دھاگے اور تعویزات فروش مولوی ہیں یہ اللہ کے بھی مجرم اور اللہ کی پاک کلام قرآن مجید کے بھی مجرم ہیں، ان ظالموں نے اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بندوں کو قرآن مجید کے ساتھ جوڑنے کی بجائے اُن کو چھلوں، کڑوں، دھاگوں، بابوں اور درباروں مزاروں کے ساتھ جوڑتے ہوئے ہمیشہ کے لیے شرک کے چور دروازوں کو کھول دیا، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسے ظالم اور جاہل لوگوں کے شر سے بھی محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

اور پھر اس دوسرے طبقے پر زیادہ دکھ اِس لیے بھی ہے کہ انہوں نے یہ سارا کچھ کلمہ پڑھ کر کیا اور پھر جو لوگ کھری، سچی اور قرآنی دعوت لے کر کھڑے ہوئے اُن کو گستاخ رسول اور گستاخ اولیا بنا کر معاشرے میں بدنام کرنے کی کوششیں شروع کر دیں تا کہ اُن کی دکانداریاں چلتی رہیں اور لوگ دِن رات نذرانے دیتے رہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اِن دو آیات کی امتیازی شان

ویسے تو اللہ تعالیٰ نے سورت بقرہ کو بہت سی امتیازی خصوصیات عطا فرمائی ہیں، یہ قرآن مجید کی آیات کے لحاظ سے سب سے بڑی سورت ہے اور اس سورت کی دوسو بیاسی نمبر آیت حروف کے لحاظ سے سب سے بڑی آیت ہے اور اس سورت کی آیت الکرسی شان اور مقام کے لحاظ سے سب سے بڑی آیت ہے اور پھر اسی طرح اس سورت کی آخری دو آیات کو بھی بہت سی فضیلت اور شان حاصل ہے اِن دو آیات کو ہمارے دین میں بہت زیادہ مقام دیا گیا ہے اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ اِن دو آیات میں ایک تو ایمانیات کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ اللہ پر ایمان، اُس کے فرشتوں پر ایمان، اُس کی کتابوں پر ایمان، اُس کے رسولوں پر ایسا ایمان کہ ہم کسی رسول کی عزت میں ذرا بھر توہین کا سوچ بھی نہیں سکتے وہ کائنات کے پاکیزہ اور اللہ تعالیٰ کے چنیدہ اور پسندیدہ لوگ تھے اور پھر ''وقالوا سمعنا واطعنا'' میں تقدیر پر ایمان بھی آجاتا ہے کیوں کہ تقدیر بھی سمع اور اطاعت کا نام ہے اور اِسی طرح ''والیك المصیر'' میں آخرت پر ایمان بھی آجاتا ہے۔

یعنی ان دو آیات کی خصوصی شان اور فضیلت اِس لیے بھی ہے کہ پہلی آیت میں ایمان کے تمام ارکان اور پہلوؤں کا بڑے ہی اختصار اور جامعیت کے ساتھ تذکرہ موجود ہے اور پھر دوسری آیت میں بالخصوص دعا جیسی عظیم عبادت کا تذکرہ ہے کہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے دُعا کے ایسے مبارک جملے سکھلا دیے ہیں جن کا ایک ایک حرف نور ہے اور قبول ہے اور اس میں اللہ کی توحید کی عظمت بھی ہے کہ امامِ کائنات حضرت محمد ﷺ سے لے کر قیامت تک کا ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولی اور اُمتی یہی دُعائیں پڑھ کر اللہ کے سامنے اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور توحید کا اعتراف کرتا ہے۔

زندگی کے تمام مسائل کا حل دو آیات میں

اکثر مسلمان بھی نفع فائدے کی تلاش میں رہتے ہیں تو ایسا مزاج رکھنے والوں کو بھی اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ سورت بقرہ کی آخری دو آیتیں اِس قدر مبارک اور طاقتور ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِن کی برکت سے ہر قسم کی آفت مصیبت اور پریشانی کو ٹال کر خیر کے سب خزانے عطا کر دیتے ہیں۔

میرے ساتھ ایک تجربہ ہوا ہے کہ اکثر لوگ مجھے کہتے رہتے ہیں کہ کوئی خاص وظیفہ بتائیں...؟ میں اُن کو اللہ کی رحمت سے خاص وظیفہ بلکہ خاص وظائف بتلا دیتا ہوں، لیکن وہ پھر بھی مطمئن نہیں ہوتے اور وہ مجھے کہتے ہیں نہیں! وہ خاص وظیفہ بتاؤ جو آپ پڑھتے ہو میں اُن کو وہ بھی بتلا دیتا ہوں لیکن پھر بھی وہ مطمئن نہیں ہوتے اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے ذہن میں ایک عجیب سا وہم داخل ہو چکا ہے اور وہ قرآن وحدیث کے معروف وظائف کو کسی کھاتے کا نہیں سمجھتے حالانکہ یہ بہت بڑی جہالت ہے۔

اور آیئے! اگر آپ مجھ سے خاص الخاص وظیفہ پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ یہی ہے کہ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کو یاد کر لیں، سمجھ لیں اور اِن کو چلتے پھرتے اور اپنی نفل نماز میں بالخصوص ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے رہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو آپ کی سوچ سے بہتر اور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔

اب میں آپ کے سامنے اِن دو آیات کی فضیلت صحیح احادیث سے بیان کر دیتا ہوں تاکہ آپ کا ایمان و یقین اور زیادہ بڑھ جائے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿1﴾

''رسول بھی ایمان لائے اُس کلام پر جو اُن پر اُن کے ربّ کی طرف سے اُتاری گئی ہے اور مومن بھی اللہ کی کلام پر ایمان لائے، ہر ایک اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہے، ہم اُس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور اُنہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! آپ ہمیں معاف کر دیں ہم نے سُن کر اطاعت کی اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے، اللہ ہر شخص کو اِس کی طاقت کے مطابق احکام دیتا ہے ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اُس نے عمل کیا اور بُرے اعمال کا وبال بھی اُس پر ہے، اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر جائیں تو آپ ہماری پکڑ نہ کرنا، اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا بوجھ آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر ایسا بوجھ بھی نہ ڈالنا جس کو اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے، ہم سے درگزری کرنا اور ہمیں معاف کرنا اور ہم پر رحم کرنا، آپ ہی ہمارے مولا ہیں، کافر قوم پر ہماری مدد فرما۔''

1 زمین و آسمان کے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب سے

ان بابرکت دو آیات کے متعلق سب سے پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور پھر اُس کتاب سے دو آیتیں اُتار کر سورت بقرہ کو مکمل کر دیا اِس سلسلے میں حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی ایک صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ. أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ. وَلَا يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ

---

1 سورۃ البقرۃ:285،286

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ [1]

''اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک خاص کتاب لکھی، اُس کتاب میں سے دو ایسی آیتیں نازل کیں کہ جن کے ساتھ سورت بقرہ کا اختتام کیا اور تین راتیں جس گھر میں یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو شیطان اُس گھر کے قریب بھی نہیں آتا۔''

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ایک خاص کتاب سے اِن دو خاص آیات کو نازل کیا ہے اور پھر اِن میں اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقت، تاثیر اور قوت رکھ دی ہے کہ جس گھر میں مسلسل تین راتیں اِن آیات کو پڑھ لیا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ شیطان جیسے خطرناک اور ازلی دشمن کو داخل نہیں ہونے دیتے ہیں اور یاد رہے! جب کسی گھر میں شیطانی اثرات گہرے ہو جائیں تو پھر اِن آیات کی تعداد کو بڑھا دینا چاہیے اور پورے یقین کے ساتھ اِن کو پڑھتے رہنا چاہیے جو شخص پورے یقین کے ساتھ تعداد کو بڑھا کر یہ مبارک آیات پڑھتا رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ بڑے سے بڑے سرکش شیطان کو بھی ذلیل کرتے ہوئے نیک لوگوں کے گھروں سے نکال دیتے ہیں۔

اِس وقت مسلمانوں کی اکثریت نے شیاطین کے لیے اپنے گھروں کے سب دروازے اور کھڑکیاں کھولی ہوئی ہیں، دِن رات شیطانوں کا آنا جانا ہے اور ہمارے ہاں اِس وقت بہت زیادہ ضرورت ہے کہ گھروں کو شیطانوں کے داخلے سے اور شیطانی اثرات ووسوسات سے بچایا جائے اور اِس کا بہترین طریقہ سورت بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت اور معرفت ہے۔

معراج کے موقع پر دیا گیا خاص تحفہ

اور پھر اِسی طرح اِن دو آیات کو ایک خاص اعزاز یہ بھی حاصل ہے کہ یہ دونوں آیات آپ ﷺ کو معراج کی رات عطا کی گئی تھیں، حضرتِ امام عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو معراج کی رات پانچ نمازوں کا تحفہ دیا گیا اور ساتھ یہ شرف بھی بخشا گیا کہ آپ کی امت کا جو شخص یہ پانچ نمازیں پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو پچاس نمازوں کا ثواب عطا کریں گے اور پھر یہ خوشخبری بھی سنائی گئی کہ آپ کی اُمت کے ہر اُس گناہگار کو

[1] جامع الترمذی: 2882، المستدرک للحاکم: 260/2، إسنادہ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالآخر معاف کر دیا جائے گا جس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو اور پھر تیسرے نمبر پہ ''وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ'' [1] اور آپ ﷺ کو سورت بقرہ کی آخری دو آیات دی گئیں۔

اِس روایت سے بھی اِن دو آیتوں کی ایک خاص اہمیت، فضیلت اور شان واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ آیات معراج کے موقع پر بطور تحفہ عطا فرمائیں۔

دو نور لے کر خاص دروازے سے خاص فرشتہ آیا

اور پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت سے تو اِن دو آیات کی شان و شوکت اور تاثیر کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں کہ اِن دو آیتوں کی مزید خوشخبری دینے کے لیے اور اِن کے نور کو بیان کرنے کے لیے ایک خاص دروازے سے ایک خاص فرشتے کو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا، حدیث شریف کے مبارک الفاظ اور اُس مبارک موقع کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زبانی ملاحظہ فرمالیں کہتے ہیں کہ

بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ سَمِعَ نَقِيْضًا فَوْقَهُ. فَرَفَعَ جِبْرِيْلُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: هٰذَا الْبَابُ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ: فَنَزَلَ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ. وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ. لَنْ تَقْرَأَ حَرْفًا مِنْهُ إِلَّا أُعْطِيْتَهُ [2]

''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تھے تو اچانک اُنہوں نے اپنے اُوپر ایک آواز سُنی تو حضرتِ جبرائیل علیہ السلام نے اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور کہا یہ جو آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے، پہلے کبھی بھی نہیں کھولا گیا اور ایک روایت کے مطابق فرشتہ بھی ایسا نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے زمین پر کبھی نہیں اُترا اور اُس نے کہا رسول اللہ ﷺ دونوروں کے ساتھ خوش ہو جاؤ وہ آپ کو ہی دیئے

[1] الصحیح لمسلم:173 [2] الصحیح لمسلم:806

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے، سورت الفاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیات، آپ اِن میں سے ایک حرف بھی پڑھیں گے تو آپ کو نور عطا کیا جائے گا۔"

اس حدیث میں چند باتیں نہایت قابل توجہ ہیں:

1 مسجد نبوی کا یا اُس جگہ کا وہ کیا ہی خوبصورت منظر ہوگا جہاں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوں گے، آپ کے صحابہ بھی پھولوں کی طرح آپ کے دائیں بائیں کھلے ہوئے ہوں گے اور درمیان میں حضرتِ جبرائیل علیہ السلام بھی ہوں گے۔ سبحان اللہ

2 فرشتوں کے سردار حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کبھی کبھی آپ کے سامنے خوبصورت آدمی کی شکل وصورت کے ساتھ بھی نمودار ہوتے تھے جیسا کہ اِس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے۔

3 خاص دروازے کے کھلنے کا اور خاص فرشتے کے آنے کا حضرت جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ کو بتلایا جس سے یہ بات بھی واضح ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس علم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے بتلانے کے بعد آیا اور خاص دروازے کا کھلنا اور خاص فرشتے کا آنا یہ اِس بات کی طرف اِشارہ کرتا ہے کہ آج کسی خاص خزانے کی طرف اِشارہ ہونے والا ہے۔

4 خاص فرشتے نے آکر خاص بشارت دیتے ہوئے سورت فاتحہ اور سورت بقرہ کی آخری دو آیتوں کو نور، روشنی اور چراغ قرار دیا یعنی مطلب یہ ہے کہ جو شخص اِن دونوں چراغوں کو روشن کر لیتا ہے، اِن دونوں کو سمجھ کر پڑھتا رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی زندگی کے سارے اندھیرے ختم کر دیتے ہیں۔

5 اور اِسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ اِن دونوں چراغوں کا ایک ایک حرف قبول شدہ ہے یعنی ایک ایک حرف پر اللہ تعالیٰ نور عطا فرماتے ہیں، اپنی طرف سے خاص روشنی عطا کرتے ہیں۔

اللہ کی قسم! اصل محروم تو وہ ہے جو اِن دو چراغوں سے محروم ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں یہ چراغ اور اِن کی روشنیاں عطا فرمائے۔

2 خزانوں میں سے ایک خزانہ

یقین جان لیں کوئی بھی مسلمان جب سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات اور اُن کی فضیلت پر غور کرتا ہے تو اُس کا دِل خوشی سے باغ باغ ہو جاتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِن دو آیات کو اور اِن دو آیات کے پڑھنے والے کو کتنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزت اور شان وشوکت کے ساتھ نوازا ہے صحیح مسلم کی ایک اور روایت پر غور فرمائیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ

فُضِلَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ بِثَلَاثٍ

''اِس اُمت کو باقی اُمتوں پر تین چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی۔

یعنی تین چیزیں ایسی ہیں جو صرف ہمیں ملی ہیں اور اُن چیزوں کا ہمیں ملنا بہت بڑے شرف اور اعزاز کی بات ہے، اُن میں سے ایک چیز

وَأُوتِيتُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ آخِرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي، وَلَا يُعْطَى مِنْهُ أَحَدٌ بَعْدِي [1]

''مجھے عرش کے نیچے خزانوں میں سے سورۃ البقرہ کی یہ آخری آیات دی گئی ہیں، ان میں سے مجھ سے پہلے کسی نبی کو کچھ دیا گیا ہے اور نہ اِن میں سے میرے بعد کسی کو کچھ دیا جائے گا۔''

اِس عظیم حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل خزانوں کا مالک وہ ہے جس کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات سے محبت ہے جو اُن آیات کو حفظ کرتا ہے، ان آیات کو سمجھتا ہے، ان آیات کے مطابق اپنا عقیدہ بناتا ہے اور دِن رات پڑھتا ہے۔

یقین جان لیں! جو شخص اِن دو آیات سے لگاؤ رکھتا ہے قارون کے خزانے بھی اُس کے قدموں کی خاک کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

1 پڑھنے والے کو کافی ہو جائیں گی

دُنیا کی زندگی میں اِنسان کو چاہتے نہ چاہتے طرح طرح کی آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ہر قسم کے نقصان کو ٹال کر مجھے ہر طرح کی خیر کے خزانے عطا کرے تو ایسا شخص

[1] مسند احمد: 23251، الصحیح لمسلم: 522 یہ بات یاد رہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جیسا کہ قرآن وحدیث کے درجنوں صریح دلائل اس پر موجود ہے اور یہاں پر جو کہا گیا ہے کہ نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی اس کا مطلب صرف ان آیتوں کی خصوصیت بیان کرنا ہے کہ یہ خزانہ صرف ہمیں ملا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ البقرہ کی آخری آیات کو اپنی تلاوت میں معمول بنالے اور بالخصوص بلاناغہ رات کو یہ دو آیات پڑھ لیا کرے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ [1]

''جس کسی نے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھیں وہ دونوں آیتیں اِس کو کافی ہوجائیں گی۔

اِس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح کر دیا ہے کہ یہ دو آیتیں پڑھنے والے کو کافی ہوجاتی ہیں یعنی اُس کو کسی قسم کی کوئی کمی یا تھوڑ نہیں رہتی، بلکہ اِن دو آیات کی برکت سے بندے کے سب معاملے سدھار دیے جاتے ہیں، شارحین ومحدثین نے اِس حدیث کے کئی ایک مفہوم بیان کیے ہیں ہم آپ کے سامنے فتح الباری اور شرح نووی سے تین باتیں نقل کر دیتے ہیں۔

1 یہ دو آیات بالخصوص اُس رات شیطان کے شر سے کافی ہوجائیں گی یعنی اُس رات جادو، نظر بد یا کسی قسم کی کوئی کسر مسلمان کو لاحق نہیں ہوسکتی۔

2 یہ دو آیات پڑھ لینے سے اللہ تبارک وتعالیٰ مطلق طور پر اپنے بندے کو ہر قسم کی مصیبت، تکلیف اور بیماری سے بھی محفوظ فرمالیتے ہیں۔

3 اِن دو آیات کے کافی ہوجانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص رات کو یہ دو آیات پڑھ لیتا ہے اور اگر کسی وجہ سے اُس کی نمازِ تہجد رہ بھی جاتی ہے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اِن دو آیات کی برکت سے اپنے بندے کو رات کے قیام کا ثواب عطا فرمادیتے ہیں۔

قارئین کرام! شاید کہ ہم اُس شخص کو محروم سمجھتے ہیں کہ جس کے پاس مال نہیں ہے یا جو کرائے کے مکان پر رہتا ہے یا جس کے پاس اچھی ملازمت نہیں ہے جبکہ حقیقت میں اصل محروم وہ ہے جو اِن دو آیتوں کی محبت سے محروم ہے، اللہ کی قسم! یہ دو آیتیں بہت بڑا خزانہ ہے بہت بڑا نور ہے اور اِن میں بہت بڑی خیر ہے خدارا! اِن دونوں آیات کو اوّل فرصت میں یاد کرلو اور تلاوت میں اِن کو اپنا معمول بنالو اور اگر ہو سکے تو اپنے نفلوں میں ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر

[1] صحیح البخاری:4008

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِن دو آیات کو اور بالخصوص دعائیہ جملوں کو دہراتے رہا کریں، رب آپ کو وہ کچھ بھی عطا کر دے گا جو آپ نے کبھی سوچا نہ ہوگا۔

6 شیطان بھی کبھی نقصان نہیں دے سکے گا

صحیح بخاری شریف میں ایک بہت مشہور واقعہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے چوری کرنے والے شیطان کو پکڑا تھا تو اُس نے آخر میں یہ بات بتائی تھی کہ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو ہم آپ کا کوئی نقصان نہیں کر سکیں گے، بلکہ ہم تو ایسے گھر میں داخل ہی نہیں ہوتے جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جائے اِسی طرح کا ایک صحیح واقعہ معجم الکبیر طبرانی اور دیگر کتابوں میں آتا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المال کا نگران مقرر کیا تو وہاں سے بھی شیطان کھجوریں اُٹھا لیتا تھا اور بالآخر پکڑ لیا گیا تو اُس نے ایک بات کہی وہ بات حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی زبان سے ملاحظہ فرمائیں۔

قَالَ: فَإِنِّي لَنْ أَعُوْدَ وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَقْرَأُ أَحَدٌ مِنْكُمْ خَاتِمَةَ الْبَقَرَةِ فَيَدْخُلَ أَحَدٌ مِنَّا فِي بَيْتِهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

''شیطان نے کہا: آج کے بعد میں کبھی نہیں آؤں گا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ تم میں سے جو کوئی بھی سورت بقرہ کی آخری دو آیتیں اپنے گھر میں پڑھ لیتا ہے اُس رات ہم میں سے کوئی بھی وہاں داخل نہیں ہو سکتا۔''

اے اللہ کے بندو! آپ لوگ شیطانی اثرات سے بچنے کے لیے جھوٹے عاملوں، شعبدہ بازوں اور درباروں مزاروں کا رُخ کرتے ہو اور پھر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نہ ایمان بچتا ہے اور نہ غیرت۔

کیا اِس سے بہتر نہیں کہ گھر بیٹھ کر عمل والی زندگی بسر کرو اور سورت بقرہ کی آخری دو آیات کو پڑھتے رہو، تاکہ جہاں اِن لٹیروں سے تمہاری جان بچ سکے وہاں صحیح معنوں میں تم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نصرتوں کے بھی حق دار بن جاؤ گے اور کبھی شیطان اور شیطانی اثرات تمہارے قریب تک نہیں آئیں گے۔

7 بندے کی دُعا اور اللہ کا جواب

آخر میں آپ صحیح مسلم کی ایک ایمان افروز روایت اختصار سے ملاحظہ فرمائیں، جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کو کہتا ہے۔

[1] المستدرک للحاکم: 1563، إسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

''اے میرے پروردگار! اگر میں بھول یا کہیں کوئی غلطی کر جاؤں تو میری پکڑ نہ کرنا اور اے میرے پروردگار! جس طرح پہلی قوموں پر بڑے بڑے بوجھ ڈال دیے گئے مجھ پر ایسا کوئی بوجھ نہ ڈالنا اے میرے پروردگار! مجھ پر وہ بوجھ بھی نہ ڈالنا جس کے اُٹھانے کی مجھ میں ہمت نہ ہو، اے اللہ! مجھ پر قرض، مرض اور اُولاد کا بوجھ بھی نہ ڈالنا اے اللہ! مجھ پر محتاجی اور معذوری کا بھی بوجھ نہ ڈالنا، مجھ سے درگزری فرما، مجھے معاف کردے، مجھ پر رحمت کردے۔''

جب بندہ اللہ کے سامنے ان مبارک کلمات کے ساتھ دُعا کرتا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قَدْ فَعَلْتُ قَدْ فَعَلْتُ قَدْ فَعَلْتُ [1] جا میرے بندے تو نے جیسے کہا میں تیرے ربّ نے ویسے ہی کر دیا تیری دُعاؤں کو قبول کرلیا اور تیرے لیے سب دروازوں کو کھول دیا۔ اللہ اکبر

قارئین کرام! کیا اِن آیات کے بعد بھی کسی قسم کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے کہ کوئی شخص مسلمان بھی ہو اور سورہ بقرہ کی دو آیتوں سے دور بھی ہو...؟

آخری گزارش اور نہایت مودبانہ گزارش...

اِن دو آیات کو سمجھ کر پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس میں ہمیں فکر کیا دی ہے ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ رسولوں پر جو وحی آتی ہے وہ اُن کی اپنی رائے نہیں ہوتی بلکہ وہ اُن کے پاس اللہ کا پیغام ہوتا ہے جس پر اُن کا ایمان لانا بھی ضروری ہوتا ہے اور پھر راستے کو صحیح سمجھ لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اُس کو مان کر اُس پر چلنا اور ہمیشہ اطاعت کر کے اپنی اصل منزل جنت تک پہنچنا ضروری ہے اور اسی طرح انسان پر ذمہ داری، مسئولیت اُس کی طاقت کے مطابق ہوتی ہے اور یاد رہے! کم عقل کی بنسبت سمجھدار پر اور کم علم کی بنسبت عالم پر ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے اور اِسی طرح ہر شخص اپنے اچھے بُرے اعمال کا خود ذمہ دار ہے، غیر کی ذمہ داری اُس پر نہیں ڈالی جائے گی۔

اور پھر اِسی طرح آخر میں بڑی ہی زبردست دُعائیں ہیں، صدائیں ہیں، التجائیں ہیں اِن کو بھی ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھیں اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں کی کامیابیاں عطا کرے گا۔ ان شاء اللہ

[1] الصحیح لمسلم:126

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

177

حسبنا اللہ کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ○ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [1]

''وہ لوگ جن کو لوگوں نے کہا بے شک لوگوں نے تمہارے لیے (فوج) جمع کر لی ہے، پس اُن سے ڈرو، تو اِس بات نے اُنہیں ایمان میں اور زیادہ کر دیا اور اُنہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے تو وہ اللہ کی طرف سے نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے، اُنہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی اور اُنہوں نے اللہ کی خوشنودی کی پیروی کی اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے، یہ تو شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، پس تو اُن سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔''

اکثر مسلمان بھائی ایک سوال کرتے رہتے ہیں کہ سب سے طاقتور ذِکر کون سا ہے؟ یہ سوال ہر اعتبار سے بہت زیادہ اہم بھی ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ اِس مضمون کو تفصیل سے تحریر کر دیں تا کہ آپ کو ہر اعتبار سے اطمینان حاصل ہو جائے۔

کیونکہ جب تک اِس جیسے اہم سوالوں کو حل نہیں کیا جائے گا مسلمانوں کی اُلجھنیں کبھی ختم نہیں ہوں گی، لہٰذا یہ موضوع پوری دِل جمعی کے ساتھ پڑھیں۔

[1] سورۃ ال عمران: 175

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلی بات اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کہ ذِکر ہوتا ہی طاقتور ہے، اللہ اور اُس کے رسول کا بیان کردہ کوئی ذِکر بھی ایسا نہیں جو طاقت، قوت اور فوائد سے خالی ہو، اللہ اور اُس کے رسول کے بتلائے ہوئے تمام اَذکار میں خیر ہی خیر ہے، آپ احباب ذِکر کی طاقت، قوت اور حیثیت کا اندازہ مسند احمد، جامع الترمذی اور سنن ابن ماجہ کی صحیح حدیث سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے دِین اسلام میں نیک اعمال اور عبادات کرنے کے طریقے بہت زیادہ ہیں لیکن آپ مجھے کوئی ایک خاص نیک عمل ایسا بتلا دیں جس کو میں مضبوطی کے ساتھ تھام لوں اور میرے دونوں جہان روشن ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ نے سائل کے اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ [1]

''تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذِکر سے تر رہے۔''

یعنی رسول اللہ ﷺ نے عبادات اور نیک اعمال کرنے والے شخص کے لیے ذِکر کا انتخاب کیا تھا جس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ اللہ کے ذِکر میں بہت زیادہ طاقت، قوت اور خیر ہے۔

اور اِسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے آخری پہر میں کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: اے صحابہ رضی اللہ عنہم:

اُذْكُرُوا اللّٰهَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ [2]

''اللہ کا ذِکر کرو، اللہ کا ذِکر کرو۔''

موت اپنی سختیوں کے ساتھ آ رہی ہے اور قیامت بھی قریب ہے کہ جب دِل سختی سے کانپ اُٹھیں گے۔

اِس حدیث سے بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ کے ذِکر میں بہت زیادہ طاقت ہے اور کوئی ذِکر بھی ایسا نہیں جس میں قوت اور طاقت نہ ہو، لہٰذا جس بھی بھائی کا یہ سوال ہے کہ کون سا ذِکر طاقت ور ہے؟ وہ تمہیدی طور پر اِس حقیقت کو اچھی طرح جان لے کہ کوئی بھی ذِکر طاقت، قوت اور فوائد سے خالی نہیں ہے۔

[1] مسند احمد: 17698، جامع الترمذی: 3375، سنن ابن ماجہ: 3793

[2] جامع الترمذی: 2457

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یقین جانیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم نے درجنوں لوگوں کو دیکھا ہے اور درجنوں لوگوں نے ہمیں کال فون پر بتلایا ہے کہ ہم نے جب سے ذِکر الٰہی کی طرف توجہ کی ہے ربّ تعالیٰ نے ہمیں خیر و برکت کے کئی خزانے عطا کیے ہیں اور اِس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ کے ذِکر میں بہت طاقت ہے۔

ذِکر کی طاقت دو طرح سے ہوتی ہے

یہاں پر ایک اور حقیقت اچھی طرح سمجھ لیں کہ ذِکر کی طاقت دو طرح کی ہوتی ہے۔

(۱) نقد.... یعنی جیسے ہی آپ نے پڑھائی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے فی الفور آپ کے مسئلہ کو حل کر دیا، جو خوشی آپ نے مانگی تھی عطا کر دی اور جس نقصان سے آپ بچنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُس نقصان سے بچا لیا ہے، ایک صورت تو یہ ہے کہ فوری طور پر انسان کو اُس کی مراد مل جائے۔

(2) حکمت کے پیشِ نظر تاخیر.... اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ نے اعلیٰ سے اعلیٰ ذِکر بڑے یقین اور بڑی پابندی سے پڑھا ہوتا ہے لیکن آپ کو نتیجہ نہیں ملتا، بظاہر آپ کو اپنا مقصد حاصل نہیں ہوتا تو اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ذِکر میں طاقت نہیں ہے یا ذِکر کی طاقت ختم ہو چکی ہے بلکہ یہاں پر اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کبھی کبھار کسی حکمت کے پیشِ نظر اپنے بندے کو بھلائی تھوڑی دیر کے بعد عطا کرتے ہیں یا اُس کے عوض کوئی اور بھلائی عطا کر دیتے ہیں۔

اِس لیے ذِکر سے کبھی مایوس نہ ہوں، ذِکر الٰہی میں طاقت ہی طاقت ہے، قوت ہی قوت ہے، خیر ہی خیر ہے، پورے شوق اور یقین سے اللہ کا ذِکر کرتے رہیے بہت جلد آپ کنارے لگ جائیں گے اور آپ کو آپ کی بلند منزل مل جائے گی۔

بظاہر ناکامی حقیقت میں کامیابی

یہاں ایک اور بات بھی اچھی طرح جان لیں کہ جو لوگ ذِکر کرتے رہتے ہیں مگر اُن کو اولاد نہیں ملتی، وہ ذِکر کرتے رہتے ہیں لیکن اُن کو شفا نہیں ملتی یا وہ بہت زیادہ ذِکر کرتے ہیں لیکن اُن کو اپنی مراد اور کامیابی حاصل نہیں ہوتی تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم تو ناکام ہی رہے، نامراد ہی رہے ہمیں تو ذِکر نے کوئی فائدہ ہی نہیں دیا ہمارا پڑھنا پڑھانا بے کار گیا.... ایسی سوچ سو فیصد غلط ہے آپ ذِکر کرتے رہے ہیں لیکن آپ کو مطلوبہ کامیابی نہیں ملی تو اللہ کی قسم! اِس کے باوجود آپ جیسا کامیاب کوئی نہیں ہے کیونکہ آپ نے اللہ کی راہ کو نہیں چھوڑا، اللہ کے ذِکر کو نہیں چھوڑا، اللہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غدّاری اور بے وفائی نہیں کی، اِس سے بڑھ کر اور کامیابی کیا ہو سکتی ہے....؟

ناکام تو وہ ہیں جو گِلے کرتے رہے، نامراد تو وہ ہیں جو شرک کی راہ پر چل نکلے اور اپنے دونوں جہان برباد کر بیٹھے، سلام ہے اُن لوگوں پر، خوش نصیبی ہے اُن حضرات کے لیے جو بظاہر کامیابی نہ ملنے پر بھی اپنے اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں اور پورے یقین سے ذِکر کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے اللہ کے محبوب اور وفادار بندوں میں اپنا نام لکھوانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

جادوگروں والی سوچ چھوڑ دیں

ہم نے اپنی زِندگی میں کئی لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ ذِکر فکر والے ہوتے ہیں لیکن اُن کی سوچ بڑی نکمی، گھٹیا اور ردّی ہوتی ہے، بالکل وہ جادوگروں والی سوچ رکھتے ہیں وہ ذِکر کے ذریعے لوگوں کو مسخر کرنا چاہتے ہیں، لوگوں کے دِلوں پر حکومت کرنا چاہتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہر چیز ہمارے تابع ہو اور ہم جیسے مرضی چاہے تصرّف کریں، جبکہ یہ سوچ بالکل بازاری اور جعل ساز عاملوں والی ہے۔ اِس سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے کہ بندہ ساری زِندگی اِسی کام میں برباد کر لے کہ محبوبہ میرے قدموں میں کیسے آسکتی ہے مٹی کے ڈھیلے کو میں گڑ کیسے بنا سکتا ہوں۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون

اگر کسی کی سوچ ایسی ہے اور اس لیے تلاش میں ہے کہ سب سے زیادہ طاقتور ذِکر کون سا ہے تو اُس کو اپنی سوچ بدلنی چاہیے اور یہ جان لینا چاہیے کہ لوگوں کو مسخر کرنے کے لیے اعلیٰ کردار اور اچھے اخلاق کی ضرورت ہوتی ہے، کالے علم اور نوری علم کے چکروں میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ذِکر کی اصل طاقت کیا ہے...؟

ذِکر کی اصل طاقت یہ ہے کہ آپ شیطانی اثرات سے بچ جائیں اور اِسی طرح آپ جسمانی نقصانات سے بھی محفوظ رہیں اور اِس کے لیے آپ جو بھی ذِکر کریں گے آپ کو وہ ذِکر فائدہ دے گا اور اُس میں یہ طاقت ہوگی کہ وہ آپ کو شیطانی اثرات اور جسمانی نقصانات سے بچائے گا۔

لیکن یہاں پر اِس حقیقت کو بھی سامنے رکھ لیں کہ کبھی کبھار اَذکار کرنے کے باوجود بھی شیطان کا دباؤ ہو جاتا ہے اور اِنسان کا مالی جانی نقصان ہو جاتا ہے تو اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ذِکر میں طاقت نہیں رہی بلکہ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذِکر کی طاقت کی وجہ سے چھوٹی آزمائش میں ڈال کر بڑی آزمائش سے بچا لیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذِکر کو طاقتور بنانے کے لیے چار کام

1 طہارت

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے ذِکر کی طاقت اور روحانیت عطا کریں وہ اپنے دائیں بائیں صفائی ستھرائی کا بہت زیادہ خیال رکھے اور خود بھی باوضو رہے، رسول اللہ ﷺ نے باوضو رہنے کے بہت زیادہ فضائل بیان کیے ہیں بلکہ باوضو پڑھی ہوئی دُعا اور کیے ہوئے ذِکر میں بہت زیادہ طاقت، قوت اور روحانیت ہوتی ہے۔

2 شرعی ذِکر

خود ساختہ ذِکر اَذکار بنانے اور کرنے کی بجائے قرآن وحدیث میں آنے والے اَذکار کو اپنا معمول بنائیں کیونکہ قرآن کی زبان اور صاحبِ قرآن کی زبان ہمارے لیے باعث برکت اور رحمت ہے، جو طاقت اور قوت آپ کو قرآنی اور نبوی ذِکر سے حاصل ہوگی وہ کسی دوسرے ذِکر سے کبھی حاصل نہیں ہوسکتی۔

اِس وقت فرقہ واریت اور گمراہی کا ایک سب سے بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ہم خود ساختہ وظائف اور چلّوں کے چُنگل میں پھنس چکے ہیں اور اِس کی سب سے بڑی بے برکتی یہ ہے کہ اُمت میں اتحاد ہے اور نہ ہی روحانیت۔

ذِکر سے طاقت، قوت اور فوائد لینے کے لیے مسنون اَذکار یاد کریں یا اُن کو کسی کتاب سے دیکھ کر پڑھ لیا کریں آپ کبھی نامراد نہیں رہیں گے۔

3 معنی ومفہوم کا علم

اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کا ہر ذِکر طاقت ور ہو، یعنی وہ آپ کی روح اور آپ کے دِل کو تسکین بخشے تو پھر اُس کے لیے اُس ذِکر کی معرفت اور پہچان بہت زیادہ ضروری ہے جو آپ کی زبان پر جاری ہے، صرف خالی الفاظ کو ادا کر لینے سے فرض تو پورا ہو جاتا ہے اور شائد کہ آپ کو اجر بھی مِل جائے لیکن آپ محض خالی الفاظ سے ذِکر کی حقیقی طاقت، قوت اور اُس کے اصلی فوائد کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتے۔

خدارا! ہمیں چاہیے کہ اپنی مساجد میں اَذکار کلاس قائم کریں اور مسجد کے امام صاحب کو پابند کریں یا کسی عالمِ دین کی ذمہ داری لگائیں کہ وہ نمازیوں کو صبح وشام کے اَذکار اور دیگر شرعی وظائف کا معنی ومفہوم اچھی طرح سمجھا دے، پھر دیکھنا آپ کو ذِکر سے کس قدر زیادہ روحانی طاقت نصیب ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4 تنہائی میں ذِکر

اگر کوئی نوجوان، میری بیٹی اور بہن یا کوئی میرا بزرگ اپنے ذِکر کو آخر حد تک پُرتاثیر اور طاقتور بنانا چاہتا ہے تو وہ تنہائی میں موبائل سے جان چھڑوا کر اپنی زبان کو اللہ کے ذِکر سے تر رکھنے کی کوشش کرے، ربِّ محمد ﷺ کی قسم....! تنہائی کے ذِکر میں اِس قدر طاقت اور قوت ہے کہ وہ الفاظ میں بیان ہی نہیں ہوسکتی۔

آپ صحیح البخاری کی ایک روایت سے خود اندازہ لگالیں کہ تنہائی کا ذِکر اللہ تعالیٰ کو کس قدر زیادہ پسند ہے اور اُس میں کس حد تک طاقت اور قوت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اِرشاد فرماتے ہیں کہ تنہائی میں ذِکر کرتے ہوئے جس کی آنکھوں میں اللہ کی محبت کی وجہ سے یا اللہ کے ڈر کی وجہ سے یا گناہوں کی ندامت کی وجہ سے آنسو آ گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو قیامت والے دِن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے۔(۱)

جب تنہائی کے ذِکر میں اتنی قوت اور طاقت ہے کہ اُس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ نصیب ہوجاتا ہے تو آپ اَز خود غور کریں کہ دُنیا کی وہ کون سی نعمت اور رحمت ہوگی جو تنہائی کے ذِکر کی وجہ سے نصیب نہ ہوگی....؟

سب سے زیادہ طاقتور ذِکر کون سا ہے

قرآن وحدیث میں آنے والے سب اَذکار طاقتور ہیں، کوئی ذِکر بھی ایسا نہیں جس میں ہزاروں فوائد نہ ہوں، ہر دوسرے ذِکر میں پہلے ذِکر سے بڑھ کر قوت، طاقت اور خیر ہے، لیکن اِس سب کچھ کے باوجود ہمارے مطالعہ کی حد تک حالات کی بہتری کے لیے اور کٹھن سے کٹھن موڑ میں اللہ سے مدد لینے کے لیے سب سے زیادہ طاقتور ذِکر ''حسبی اللہ ونعم الوکیل'' ہے، یہ ذِکر بڑی سے بڑی مصیبت اور بظاہر مایوس کُن حالات میں بھی مسلمان کو آسانی اور کامیابی کی طرف لے آتا ہے۔

''حسبی اللہ ونعم الوکیل'' یا ''حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل'' دونوں طرح پڑھنا درست ہے ''حسبی اللّٰہ'' کا معنیٰ ''مجھے اللہ ہی کافی ہے'' اور ''حسبنا اللّٰہ'' کا معنیٰ ''ہمیں اللہ ہی کافی ہے یا ہم سب کو اللہ ہی کافی ہے۔''

---

1 صحیح البخاری: 1423، ورجلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیاً فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس ذِکر کو اپنا معمول بنائیں یہ ذِکر توحیدی اَذکار میں بادشاہ کی حیثیت رکھتا ہے یہ ذِکر توحیدی اَذکار میں سردار ذِکر ہے، اِس کو سمجھ کر پڑھنے والا ضرور بالضرور اپنی منزل پر پہنچتا ہے، اِس کو سمجھ کر پڑھتے رہیں، سارے بند دروازے کھل جائیں گے آپ باآسانی اپنی منزل تک پہنچ جاؤ گے۔

''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' کا معنی

ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین حفاظت کرنے والا، کفالت کرنے والا اور وہی کفایت کرنے والا ہے، وہی ہمارے بگڑے کام اچھے طریقے سے سنوارنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دو مقامات پر اپنے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝﴾ [1]

''اگر یہ لوگ پھر جائیں تو آپ کہہ دیں کہ مجھے اللہ کافی ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی پر میں بھروسا کرتا ہوں اور وہ بہت بڑے عرش کا ربّ ہے۔''

اللہ کے ہوتے ہوئے، اللہ کی مدد کے ہوتے ہوئے اور اللہ پر یقین کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہی بات ایک دوسرے مقام پر کچھ یوں آئی ہے۔

﴿قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴾ [2]

''کہہ دو اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو اِن کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا یہ معبود اُس کی اِس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں؟ یا اگر مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اُس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ کہ دو میرے لیے اللہ ہی کافی ہے، بھروسا رکھنے والے اُسی پر بھروسا رکھتے ہیں۔''

[1] سورۃ التوبۃ:129 [2] سورۃ الزمر:38،37

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! کبھی مایوس نہ ہوا کریں، بڑے سے بڑے خطرناک موڑ پر بھی اپنے اللہ پر پورا یقین رکھتے ہوئے یہی کہا کریں۔ ''حسبی اللہ'' مجھے میرا اللہ کافی ہے۔ وہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا، وہ میری توبہ کو جانتا ہے، وہ میری ندامت کو جانتا ہے اور میری محبت اور بے بسی کو جانتا ہے۔

اللہ کا پیارا نام ''الوکیل''

اللہ تبارک وتعالیٰ کے بے شمار پاکیزہ نام ہیں اُن ناموں میں سے ایک مبارک نام ''الوکیل'' بھی ہے، اللہ تعالیٰ کا پیارا نام ''الوکیل'' قرآن مجید میں چودہ مرتبہ آیا ہے، زمینیں سات ہیں اور آسمان بھی سات اور یہ ٹوٹل چودہ ہیں اور اِن کے نظام کو چلانے والے پیارے اللہ کا نام ''الوکیل'' بھی قرآن مجید میں چودہ مرتبہ آیا ہے۔

وکیل کا معنی ہے کفالت کرنے والا، حفاظت کرنے والا، کفایت کرنے والا، اچھے طریقے سے ہر کام کی تدبیر کرنے والا، پوری قوت اور طاقت کے ساتھ اپنے فیصلے کو نافذ کرنے والا یہ سارے معنی اللہ تعالیٰ کے پیارے نام ''الوکیل'' میں داخل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا ہے:

﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ۝﴾ [1]

''ہر چیز کو پیدا کرنے والا اللہ ہے اور وہی ہر چیز پر وکیل ہے۔''

اور ایک جگہ پر اِس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ اصول وضوابط کے مطابق تمام معاملات کرنے کے بعد اُس کا نتیجہ اللہ پر چھوڑ دیں۔

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۝﴾ [2]

''اور اللہ پر توکل کریں اور اللہ کافی وکیل ہے۔''

اور اِسی طرح سورت مزمل میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا ہے کہ مجھ جیسا طاقتور کوئی نہیں ہے، بس مجھے اپنا وکیل بنالو، اِرشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا۝﴾ [3]

''وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے اُس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے لہٰذا اُسی کو اپنا وکیل بنا لیجئے۔''

[1] سورۃ الزمر: 62 [2] سورۃ الاحزاب: 3 [3] سورۃ المزمل: 9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہرصورت اختصار کے پیشِ نظر اِس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں اور اِس حقیقت کو اچھی طرح جان لیں کہ ''حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل'' یا ''حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل'' تمام اَذکار میں سے سب سے زیادہ طاقتور ذِکر ہے، اِس کو اپنا معمول بنالیں اور آخر میں آپ کے سامنے اِس کی طاقت کے دو کرشمے بیان کر دیتا ہوں تا کہ آپ کا یقین اور زیادہ بڑھ جائے۔

آگ سے بچانے والا ذِکر

دُنیا جانتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کی توحید کے بادشاہ تھے، آپ نے اپنی ساری زندگی ربّ کی توحید کے لیے قربان کر دی تھی اور آپ نے اللہ کی توحید کے لیے بڑے بڑے المناک اور خطرناک موڑ بھی دیکھے ہیں، ایک وقت ایسا بھی آیا کہ

﴿قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ○ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ○ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ○﴾ [1]

''نمرودیوں نے کہا اِس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر کچھ کرنا چاہتے ہو، ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم پر ٹھنڈک والی اور سلامتی والی ہو جا اور اُنہوں نے اُس کے خلاف تدبیر کی پس ہم نے اُن کو بہت زیادہ خسارہ پانے والوں میں کر دیا۔''

اور نمرودیوں کے اِسی ظلم کو اللہ نے بیان کرتے ہوئے قرآن مجید کے دوسرے مقام پر اِرشاد فرمایا:

﴿قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ○﴾ [2]

''اُنہوں نے کہا اِس کو قتل کر دو یا جلا دو لیکن اللہ نے اُن کو آگ سے بچا لیا، بلاشبہ ایمان لانے والے لوگوں کے لیے اِس میں نشانیاں ہیں۔''

اب اللہ تعالیٰ نے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے کیوں بچایا...؟ بچایا ہی نہیں بلکہ آگ کو گلزار بنا دیا، آگ کے اندر جو جلانے کی خاصیت تھی وہ اللہ نے سِرے سے ختم کر دی اور جو آگ میں بڑھکنے کی قوت ہوتی ہے، اللہ

[1] سورۃ الانبیاء: 68، 70 [2] سورۃ العنکبوت: 24

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے وہ منادی، آخر وہ کون سا ذکر تھا جو ابراہیم علیہ السلام نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نے جوش مارا اور پھر کمال یہ کیا کہ بارش کے قطروں کے ذریعے، ہواؤں اور طوفانوں کے ذریعے یا سمندروں کے پانی کے ذریعے آگ کو نہیں بجھایا بلکہ آگ کی تاثیر کو ختم کیا، خود آگ کو حکم دے کر اُس کی گرمی کو ٹھنڈک میں تبدیل کیا، آخر کیا وجہ تھی قدرت اتنی مہربان کیوں ہوئی اِس بات کو امام ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ [1]

''جب آگ میں ڈالا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان پر آخری کلمات یہی تھے کہ ''حسبی اللہ ونعم الوکیل'' مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔''

میرے قابلِ قدر مسلمان بھائیو! آج ہر دوسرے گھر میں نفرتوں کی آگ لگی ہوئی ہے، ہر دوسرے شخص کی زندگی میں اُداسی، مایوسی اور ویرانی کے شعلے بھڑک رہے ہیں، تو ایسے پُرخطر حالات میں حسبی اللہ ونعم الوکیل کو اپنا وِرد بنا لیں جو اللہ اِس ذِکر کی برکت سے نمرودی آگ کے شعلوں سے اپنے ابراہیم علیہ السلام کو بچا سکتا ہے، جو نمرودی آگ کو اپنے ابراہیم کے لیے اے سی روم سے بھی زیادہ سکون والا بنا سکتا ہے، تو وہ اللہ آپ کی زندگی کے سب دُکھ بھی اِس ذِکر کی برکت سے ختم کر سکتا ہے، ضرورت صرف یقین کی ہے، اور شوق سے ذِکر کرنے کی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نعرہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

جب غزوہ اُحد کے بعد ابوسفیان نے دوبارہ مدینہ پر حملے کا اِرادہ کیا تو منافقین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ڈرانا اور دھمکانا شروع کر دیا اور کہا واپس پلٹ جاؤ ورنہ دُشمن کا جتھا اور اُس کا حملہ تمہیں کچل دے گا، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب یہ صورتحال دیکھی، تو اُن کا ایمان بڑھ گیا اور اُنہوں نے اپنی زبان سے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کا نعرہ لگایا اور اِسلام کی عظمت پر شہادتوں کے نذرانے پیش کرنے کے لیے تیار ہو گئے، مفسرِ قرآن حضرتِ امام ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِينَ قَالُوا ﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ [2]

[1] صحیح البخاری: 4564 [2] صحیح البخاری: 4563

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ حضرت محمد ﷺ نے اُس وقت کہا جب منافقوں نے کہا کہ لوگ تمہارے لیے جمع ہو چکے ہیں کہ اُن سے ڈر جاؤ پس اُن کا ایمان بڑھ گیا تو اُنہوں نے کہا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔''

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ ذِکر کیا تو نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے کم از کم تین انعام کیے، ایک تو ہر قسم کی تکلیف سے بچا لیا، دوسرا اپنے فضل سے مالا مال کر دیا اور تیسرا انعام یہ فرمایا کہ اپنی نعمت عطا فرمائی جیسا کہ اِرشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝﴾ [1]

''وہ اللہ کی طرف سے نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے، اُنہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی اور اُنہوں نے اللہ کی خوشنودی کی پیروی کی اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

آج بھی اگر کوئی شخص سخت ترین اور خطرناک گھڑی میں اللہ کی نعمت اور اُس کے فضل کو پا کر ہر قسم کی تکلیف سے بچنا چاہتا ہے تو وہ '' حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ '' کو اپنی زبان کا ذِکر بنائے اور اُس کے مطابق اپنا عقیدہ بھی بنائے کیونکہ جب تک اِس طاقت ور ذِکر کے مطابق عقیدہ نہیں ہوگا آپ کو کبھی نتیجہ بھی نہیں مل سکے گا، حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے نمرودی آگ میں، رسول اور اصحابِ رسول نے میدان جہاد میں کسی نبی، کسی ولی یا کسی قبر والے کا کوئی واسطہ وسیلہ نہیں ڈالا صرف یہی کہا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی نصرت کے سب دروازے کھول دیے۔

یہاں ایک بات ذہن میں رکھیں بلکہ شیطان کے خطرناک حملے کو سمجھنے کی کوشش کریں وہ ایسے سخت اور تکلیف دہ اور بظاہر مایوس کُن مواقع پر ڈرانے اور ورغلانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن آپ کبھی بھی اُس کے بہکاوے میں نہ آئیں، بلکہ دِل کی خوشی اور زبان کی سچائی سے '' حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ '' پڑھتے رہیں آپ کا دُشمن ہمیشہ ناکام رہے گا۔

اے مسلمان بھائیو! جب کائنات کا وکیل ربّ ہے تو پھر آپ کو مایوس ہونے کی ضرورت ہے اور نہ ہی شیطان اور شیطان کے چیلوں سے گھبرانے کی ضرورت ہے، ربّ سے چمٹے رہیں اور '' حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ '' پڑھتے رہیں ہر کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

++++++++++++++

[1] سورۃ آل عمران: 175

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھنے کا حکم

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اِس طاقتور ذِکر کو بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ قُربِ قیامت کا ذِکر کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

كَيْفَ أَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنَى جَبْهَتَهُ. وَأَصْغَى سَمْعَهُ. يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ. فَيَنْفُخَ. قَالَ الْمُسْلِمُونَ: فَكَيْفَ نَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُولُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا [1]

''میں کیسے آسودگی اور عیش وعشرت سے زندگی بسر کروں، جبکہ سینگ بجانے والا سینگ کو منہ لگائے ہوئے ہے اور اپنی پیشانی کو جھکائے ہوئے ہے اور اپنے کانوں کو جھکائے، متوجہ کیئے ہوئے ہے وہ صور میں پھونکنے کے حکم کا انتظار کر رہا ہے کہ وہ اِس میں پھونکے صحابہ نے کہا تو اللہ کے رسول پھر ہم کیا کہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم کہو اللہ ہی ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور ہم اپنے پروردگار پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔''

اِس حدیث سے آپ اندازہ لگالیں کہ ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ'' میں کِس قدر زیادہ طاقت اور قوت ہے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص صبح وشام سات مرتبہ مندرجہ ذیل ذِکر پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ فرمالیتے ہیں۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ [2]

''مجھے اللہ کافی ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اُسی پر میرا بھروسا ہے اور وہی عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔''

---

[1] جامع الترمذی: 2431-3243، مسند احمد: 11039، اِس حدیث کو امام حاکم، امام البانی اور امام وداعی نے صحیح اور مستدرک حاکم کے محقق نے قوی قرار دیا ہے)

[2] سنن ابی داؤد: 5081 (لکن هذا موقوف وفی سنده ضعف یسیر)

(عمل الیوم واللیلة: 71، یہ روایت مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے منقول ہے اور راجح تحقیق کے مطابق اِس کا مرفوع ہونا ثابت نہیں ہے البتہ امام البانی رحمہ اللہ نے اِس کا موقوف ہونا صحیح قرار دیا ہے اور فرمایا ہے یہ موقوف حکماً مرفوع ہے، سلسلہ احادیث ضعیفہ: 5286)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس وظیفہ کی اتنی عظمت کیوں ہے...؟

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ نے قرآن وحدیث کے خالص دلائل سے اِس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' کا وظیفہ انتہائی طاقت ور، کارآمد اور کئی ایک فوائد پر مشتمل ہے اب سوال یہ ہے کہ اِس ذِکر کی اتنی زیادہ اہمیت اور فضیلت کیوں ہے...؟ آخر اِس میں ایسی کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی کمال رحمت اُترتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کے سارے کے سارے معاملات سیدھے کر دیتے ہیں۔

ہمارے سمیت کئی کبار اہل علم اِس ذِکر پر غور کرنے کے بعد اِس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اِس میں دو ایسی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہیں۔

1 توحید وتوکل:

اِس ذِکر کا پہلا ٹکڑا ''حَسْبُنَا اللّٰهُ'' کہہ کر مسلمان اللہ تعالیٰ کی توحید کی عظمت کو تسلیم کرتا ہے اور وہ کہتا ہے مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے۔ جب انسان ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ پر اِس قدر زیادہ توکل کرے، مان کرے اور اُس کو اپنے لیے کافی سمجھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اپنے ایسے بندے کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتے بلکہ اُس کی کمال مدد فرما دیتے ہیں۔

2 اچھا گمان:

توحید اور توکل کے بعد اِس وظیفہ میں جو دوسری چیز ہے وہ یہ ہے کہ ''وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' کہہ کر مسلمان اللہ کے متعلق اچھے گمان کا اظہار کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ جس اللہ کو میں نے کافی سمجھا ہے وہی میرے کاموں کو سب سے بہتر طریقے سے اچھے انجام تک پہنچا سکتا ہے۔ ''وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' کہہ کر ایک سچے مسلمان نے اللہ کے متعلق اپنے پاکیزہ جذبات کا اظہار کیا ہے، اللہ کو اپنا وکیل سمجھا ہے اور جو شخص دِل وجان سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو مان کر اُس پر مکمل بھروسا کرتے ہوئے اُس کو اپنا وکیل سمجھ لے تو ربّ تعالیٰ بھی ایسے شخص کو ضائع نہیں کرتے۔

اللہ کے حضور دُعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' کثرت، معرفت اور محبت سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ضروری اصلاح

ہمارے بعض لوگوں کو ایک عجیب شوق ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں پڑھنے کے لیے کوئی ایسی پڑھائی دی جائے جو بہت منفرد اور عجیب وغریب ہو اور اُس کو پڑھنے والے بھی نہ ہونے کے برابر ہوں اور وہ سمجھتے ہیں کہ جب ہم کوئی نایاب اور منفرد قسم کا ذِکر کریں گے تو ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا اور اِس سوچ کی وجہ سے کئی جعل ساز عاملوں نے شرک و بدعت پر مشتمل عجیب قسم کے وظائف بھی بنا رکھے ہیں، جو وہ تعویذات کے ذریعے اُن کے گلوں میں لٹکاتے ہیں اور پلیٹوں میں لکھ کر اُن کو پلاتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

قابل قدر مسلمان بھائیو! جہاں یہ سوچ غلط ہے وہاں اِس کے نتیجے میں گھڑے جانے والے سب وظائف بھی سو فیصد غلط ہیں، اگر آپ کا مسئلہ قرآنی ذِکر سے حل نہیں ہوا تو یقین کر لیں پھر آپ کا مسئلہ شرک و بدعت کر کے بھی حل نہیں ہوگا بلکہ مزید خراب ہوگا اور آپ کی آخرت بھی برباد ہو جائے گی۔

اِس لیے قرآنی اَذکار اور نبوی ﷺ اَذکار پر اعتماد کریں اور اِن کو کثرت کے ساتھ سمجھ کر پڑھتے رہیں، اِس سے اللہ تعالیٰ جہاں آپ کو مشکلات سے نجات عطا کریں گے، وہاں اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو مرنے کے بعد بھی بلند درجات پر فائز کر دیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

193

سورت اخلاص کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾

''کہہ دو.....! شان یہ ہے کہ اللہ اکیلا ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہیں جنا اس نے اور نہ وہ جنا گیا اور نہ کوئی ایک اس کی برابری کرنے والا ہے۔''

اسلام کا انسانیت پر سب سے بڑا احسان یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تمام آمیزشوں اور آلائشوں سے پاک صحیح عقیدہ پیش کرتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت اور آپ ﷺ کے دلائل و براہین کا بنیادی نکتہ بھی یہی ہے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں صحیح تصور پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہمارے اِدراک اور شعور سے بالاتر ہے۔

لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کو ماننے اور اس پر ایمان لانے کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق صحیح عقیدہ رکھا جائے۔ مشرکین مکہ شرک فی الذات کیا کرتے تھے۔ اور وہ کہا کرتے تھے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

﴿اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى﴾ [1]

''کیا تمہارے لیے بیٹے ہیں اور اللہ کے لیے بیٹیاں ہیں یہ تو پھر ٹیڑھی تقسیم ہوئی۔''

بعض مشرکین مکہ یہ بھی عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے بھی ہیں۔

﴿وَ خَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ﴾ [2]

''اور گھڑ لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹے اور بیٹیاں بغیر کسی علم کے، حالانکہ وہ ذات پاک اور بلند و بالا ہے ان نسبتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔''

[1] سورۃ النجم: 21-22 [2] سورۃ الانعام: 100

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرکینِ مکہ کی طرح عیسائی بھی شرک فی الذات کیا کرتے تھے۔ بعض عیسائیوں نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس کفر کو ان الفاظ سے بیان کیا:

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ﴾ [1]

''بلاشبہ کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا اللہ تو مسیح ابن مریم ہی ہے''

اسی طرح اکثر عیسائی عقیدہ تثلیث کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ﴾ [2]

''بلاشبہ کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا: اللہ تین میں سے تیسرا ہے۔''

اسی طرح کچھ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیا ہے۔

﴿وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ﴾ [3]

''اور کہا: عیسائیوں نے مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔''

مشرکین مکہ اور عیسائیوں کے ساتھ ساتھ یہود بھی اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں شرک میں مبتلا تھے۔ اور وہ حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ﴾ [4]

''اور کہا: یہود نے کہ عزیز اللہ کا بیٹا ہے''

اور لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا حصہ بنا دیا اور یہ عقیدہ انسان کی ناشکری اور کفر کی کھلی دلیل ہے۔ الٰہ العالمین فرماتے ہیں:

﴿وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ [5]

''لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بعض کو اللہ کا جزو بنا ڈالا حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلا احسان فراموش ہے۔''

[1] سورۃ المائدہ:72 [2] سورۃ المائدہ:73 [3] سورۃ توبہ:30
[4] سورۃ توبہ:30 [5] سورۃ الزخرف:15

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے دَور میں لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں سوال کیا، کہ اللہ تعالیٰ کا تعارف کیا ہے.....؟ اللہ تعالیٰ کا حسب ونسب کیا ہے.....؟ ذاتِ الٰہ کے بارے میں آپ کیا عقیدہ پیش کرتے ہیں.....؟ تو آپ نے سورۃ اخلاص پڑھ کر سنائی

مفسرین کرام نے اس سورۃ کے 19 نام ذکر کیے ہیں، جن میں سے ایک نام سورۃ التوحید ہے۔ یعنی توحید والی سورۃ اور اس کو سورۃ المعرفۃ بھی کہا جاتا ہے "پہچان والی سورۃ" ایک ایسی سورۃ جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾

"کہہ دو.....! شان یہ ہے کہ اللہ اکیلا ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہیں جنا اس نے اور نہ وہ جنا گیا اور نہ کوئی ایک اس کی برابری کرنے والا ہے۔"

سورۃ الاخلاص اپنے قد کاٹھ، حجم، سائز اور آیات کے لحاظ سے تو بالکل چھوٹی ہے لیکن مقام ومرتبے کے لحاظ سے کسی بھی بڑی سورۃ سے کم نہیں ہے۔ میں اس کے فضائل سے پہلے اس کی مختصر تفسیر کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس ننھی منھی سورۃ کی سچی معرفت اور محبت نصیب فرمائے۔

1 قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

"کہہ دو! اللہ اکیلا ہے، یکتا ہے، تنہا ہے، منفرد ہے، نرالا ہے"

اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز اکیلی نہیں، ہر چیز اپنے وجود کو قائم رکھنے کے لیے کسی نہ کسی سہارے کی ضرور محتاج ہے۔ آپ اپنے وجود کو ہی دیکھ لیں! آپ کا وجود اکیلا نہیں ہے بلکہ آپ اپنے وجود کو قائم رکھنے کے لیے ہوا، غذا اور زمین کے محتاج ہیں اور یہی حالت اس کائنات میں ہر مخلوق کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ذات کے اعتبار سے احد ہے اور صفات کے اعتبار سے واحد ہے۔ سورۃ اخلاص کی اس پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی احدیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

2 اَللّٰهُ الصَّمَدُ

"اللہ ہی بے نیاز ہے۔"

علمائے مفسرین نے لفظ "صمد" کے 25 کے قریب معانی ذکر کیے ہیں، ان میں سے صرف پانچ معانی ملاحظہ فرمائیں:

1۔ بے نیاز "یعنی جس کو کسی کام کے کرنے میں کسی دوسرے کی کوئی حاجت نہ ہو" بے پروا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ باکمال ''یعنی جو ہر قسم کے وصفِ کمال سے متصف ہو۔''

3۔ بے عیب ''یعنی جو ہر قسم کی کمی کوتاہی نقص اور عیب سے پاک ہے۔''

4۔ جس کو کبھی زوال نہ آئے ،یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے جیسے تھے آج بھی ویسے ہی ہیں اور ہمیشہ ویسے ہی رہیں گے۔اس کو نہ کبھی زوال ہے نہ فنا۔

5۔ سردار ''یعنی حقیقی آقا و مولا۔

جب ہم اپنی زبان سے ''اللہ الصمد'' پڑھیں تو کم از کم مذکورہ بالا معانی ہمارے ذہن وشعور میں ضرور ہونے چاہئیں،اس سے توحید اور اخلاص کی مٹھاس اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔اسی طرح ایک مفسر لغتِ عرب کی روشنی میں لفظ ''صمد'' کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ایسی ذات کہ جس کی مدد اور توفیق کے بغیر کوئی کام نہ ہوسکتا ہو'' سبحان اللہ ننھی منھی ان دو آیات میں کس قدر جامعیت کے ساتھ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنا تعارف پیش کیا ہے کہ وہ اکیلا ہے، باکمال، بے عیب، سردار اور بے نیاز ہے میں اس ''صمد'' کی بے نیازی حدیثِ قدسی کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

> ''میں اس قدر بے نیاز اور بے پروا ہوں کہ اگر سارے جن اور انسان متقی بن جائیں ،نیکی اور تقوے کی انتہا کو چھولیں تو ان سب کے نیکوکار ہونے سے میری بادشاہت میں ذرہ بھر اضافہ نہیں ہوگا اور اگر یہ سارے پرلے درجے کے فاسق وفاجر بن جائیں مَا نَقَصَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا تو میری بادشاہت میں ذرہ بھر کمی واقع نہیں ہوگی۔''

حدیثِ قدسی کے ان ایمان افروز کلمات نے ہمارے سامنے اس حقیقت کو اچھی طرح کھول دیا ہے کہ ہم نیک اعمال کر کے اللہ تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں کرتے ،نہ ہی اللہ تعالیٰ کی ذات کو ان سے کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ہمارے اچھے برے اعمال، ہمارے ہی اچھے برے انجام کا تعین کریں گے۔اس حدیثِ قدسی کے اگلے ٹکڑے میں بھی اپنی بے نیازی کا یوں تذکرہ فرمایا ہے کہ

> ''اگر اگلے پچھلے اور سارے جن وانس ایک میدان میں اکٹھے ہوجائیں اور وہ سب بیک وقت اپنی اپنی زبانوں میں مجھ سے مانگیں اور میں تمام کو مانگے ہوئے سب خزانے عطا کردوں تو جس قدر سمندر سے چڑیا چونچ میں پانی اٹھالے تو اس کی لہروں اور موجوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی اسی طرح میرے خزانوں میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔'' [1] اللہ اکبر

[1] سنن ابن ماجه: 4257، الصحيح لمسلم: 2577، جامع الترمذی: 2495

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ کس قدر بے نیاز ذات ہے، اس وقت اللہ کی زمین پر دنیا کے مختلف ممالک میں بولی جانے والی بولیوں کی تعداد 2964 ہے اور سارے جنوں سمیت ایک میدان میں کھڑے ہو کر جو چاہیں مانگ لیں وہ سب کچھ لے کر بھی اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ایک قطرہ کے برابر بھی کمی واقع نہیں ہوتی۔

خدا کے بندو.....! اسی سے مانگو جو بے نیاز ہے، جو باکمال ہے، جو بے عیب ہے، جس جیسا سخی کوئی نہیں، جو ہر وقت ہر کسی کی سنتا ہے اور ہر ایک کی زبان کو سمجھتا ہے۔

3 لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

''نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ مخلوقات میں سے کوئی اس کی اولاد ہے یہ سب سے زیادہ خطرناک عقیدہ اور زہریلا بول ہے۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ان الفاظ سے بیان کیا ہے:

﴿وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَ عَدَّهُمْ عَدًّا وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ [1]

''اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمان نے کسی کو بیٹا بنایا ہے۔ یہ تم نے بڑی سنگین بات کہی ہے۔ قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں اس پر کہ لوگ رحمان کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں، حالانکہ رحمن کی یہ شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے، آسمان و زمین میں کوئی نہیں جو رحمن کا بندہ ہو کر نہ آئے، اس کے پاس ان کا شمار ہے اور اس نے ان کو اچھی طرح گن رکھا ہے اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اکیلا آئے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے رحمن محبت پیدا کر دے گا۔''

[1] سورۃ مریم: 88-96

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''آدم کا بیٹا مجھے جھٹلاتا اور گالیاں دیتا ہے، اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ قیامت اور آخرت نہیں آئے گی۔

وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ يَقُولُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ۔ [1]

اور اس کا مجھے گالیاں دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے اولاد بنائی ہے اور حالانکہ میں ایسا بے نیاز ہوں نہ جنا میں نے اور نہ جنا گیا ہوں اور نہ ہی کوئی ایک میری برابری کرنے والا ہے۔''

سورۂ اخلاص کی اس تیسری آیت میں اس عقیدے کو واضح کر دیا کہ کائنات میں کوئی ایسا نہیں جو اللہ کا جز ہو یا اس کی اولاد ہو۔ آج ہمارے معاشرے میں بعض لوگ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں آ کر آپ ﷺ کو ''نور من نور اللہ'' کہتے ہیں اور پھر اپنے اس خود ساختہ نظریے کو ثابت کرنے کے لیے عجیب وغریب تاویلات کرتے ہیں، یہ باتیں شرکیہ ہیں اللہ ہم سب کو توحید ذات اور توحید صفات کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

4 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

''اور نہیں ہے اس کے لیے کوئی برابری کرنے والا۔''

یعنی اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات کے اعتبار سے یکتا وتنہا ہے اسی طرح وہ اپنی صفات کے اعتبار سے بھی منفرد ہے۔ کائنات میں کوئی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کی صفات اور اس کے اختیارات میں اس کی برابری کر سکے۔ یہاں پر تین باتیں اچھی طرح سمجھ لیں!

1۔ شان وعظمت میں کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔ جو عظمت، جو مقام ومرتبہ اور جو بلند شان اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے کسی دوسرے کو حاصل نہیں وہ اپنی شان وعظمت میں اعلیٰ، اولیٰ اور ارفع ہے۔

2۔ طاقت وقوت میں کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔ جو اختیارات، جو وسائل، جو رعب اور جو انتقامی قوت وطاقت اللہ تعالیٰ میں ہے کوئی دنیا کا ڈیرا اس کی برابری نہیں کر سکتا بلکہ وہ تو ایسا جبار وقہار ہے کہ لمحہ بھر میں پوری کی پوری بستی کو الٹا دے تو اس بے نیاز کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔

[1] صحیح البخاری: 3139

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

3۔ محبت ورحمت میں کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔ جو پیار اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور جس انداز سے اپنے بندے کے لیے خیر و برکت اور معافی کے دروازے کھولتے ہیں دنیا کا کوئی سخی اس عرش والے الٰہ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس کی محبت کا عالم تو یہ ہے کہ وہ ہر دم دیتا ہے اور بلا تفریق ہر ایک کو دیتا ہے۔ اور اس کی رحیمی اور کریمی تو یہ ہے کہ بڑے بڑے باغیوں کو لمحہ بھر میں معاف کر دیتا ہے۔

سورۂ اخلاص کا مقام و مرتبہ

سورۂ اخلاص آیات کے اعتبار سے نہایت مختصر ہے لیکن اپنے مضمون اور مقام کے اعتبار سے بہت اعلیٰ، ارفع اور بلند مقام رکھتی ہے۔ اس ننھی منھی سورۃ میں جس حُسن سے توحیدِ ذات اور توحیدِ صفات کا ذکر کیا گیا ہے قرآن میں دوسری جگہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اسی طرح جس زور سے شرک فی الذات اور شرک فی الصفات کا رد کیا گیا ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔

اب میں اس مختصر اور جامع سورۃ کی صحیح احادیث کی روشنی میں فضیلت بیان کرنا چاہتا ہوں، توجہ سے پڑھیں، سمجھیں اور اس سورۃ سے پیار کریں اور یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اگر آپ لوگ اس سورۃ کو دلی محبت دیں گے اور اس کی تلاوت کو اپنا معمول بنائیں گے تو قیامت کے دن آپ کسی بھی قاری، حافظ اور عالم سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

قرآن پاک کے دس پاروں کے برابر

رسول اللہ ﷺ نے سورۂ اخلاص کو قرآن پاک کے ایک تہائی، یعنی دس پاروں کے برابر قرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں تین احادیث ملاحظہ فرمائیں:

1۔ امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

احْشُدُوا فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَ: ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)) ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: إِنِّي أُرَى هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَاكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ: سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ [1]

[1] الصحیح لمسلم: 1888

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اکٹھے ہو جاؤ! میں تمہیں قرآن کا تیسرا حصہ سناؤں گا، چنانچہ جمع ہونے والے جمع ہو گئے، پھر اللہ کے نبی ﷺ تشریف لائے، سورۂ اخلاص کی قرأت کی پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ آپ ﷺ کو آسمان سے کوئی وحی آ گئی ہے اس لیے آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے ہیں۔ پھر اللہ کے نبی ﷺ گھر سے نکلے تو فرمایا: بلاشبہ میں نے تمہیں کہا تھا میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا؛ بے شک وہ (یعنی سورۂ اخلاص) قرآن کے تہائی حصے کے برابر ہے۔''

2۔ امام الاولیاء حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)) تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ [1]

وفي روايةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ

''کیا تم میں سے کسی ایک کے لیے ممکن نہیں کہ وہ رات کو ایک تہائی قرآن کی قرأت کرے.....؟ صحابہ نے کہا: وہ قرآن کا ایک تہائی کیسے پڑھے گا.....؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سورۂ اخلاص قرآن پاک کے ایک تہائی کے برابر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین حصے کیے ہیں اور ''قل ھو اللہ احد'' کو قرآن کے تین حصوں میں سے ایک حصہ بنایا ہے۔''

3۔ امام ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)) يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ [2]

[1] الصحیح لمسلم: 1886

[2] صحیح البخاری: 5013

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ ایک صحابی نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ بار بار ''قل ھو اللہ احد'' پڑھ رہے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس آدمی کا ذکر کیا گویا کہ انہوں نے (سورۂ اخلاص کی بار بار قرأت کو) کم جانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ سورۃ قرآن پاک کے دس پاروں کے برابر ہے۔''

ان تمام احادیث سے واضح ہوا سورۂ اخلاص قرآن پاک کے ایک تہائی، یعنی تیسرے حصے دس پاروں کے برابر ہے اور اس کا صحیح مفہوم یہی ہے کہ پورے قرآن میں بنیادی طور پر تین مضامین بیان ہوئے ہیں۔

1۔ توحید 2۔ رسالت 3۔ آخرت

توحید قرآن پاک کا تیسرا حصہ ہے۔ اور سورۂ اخلاص پوری کی پوری توحید ہے اور اسی لیے یہ سورۃ قرآن پاک کے تیسرے حصے کے برابر قرار دی گئی ہے۔ بعض علماء تو یہ بھی کہتے ہیں کہ سورۂ اخلاص ایک دفعہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ دس پاروں کی تلاوت کے برابر ثواب عطا فرماتے ہیں۔ لیکن پہلی بات ہمیں زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ جو قرأت و تجوید کے فن سے ناواقف ہیں، جن کو قرآن پاک حفظ نہیں ہے یا وہ قرآن پاک کے بہت بڑے قاری و عالم نہیں ہیں اگر وہ اس سورۃ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس سورۃ کی بدولت بہت اونچا مقام و مرتبہ پا سکتے ہیں۔ یہ سورۃ ان کے لیے گولڈن آفر اور بلندیٔ درجات کے لیے عظیم خوشخبری ہے۔

اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں

جو شخص اس سورۃ سے محبت کرتا ہے اور اس کی بار بار تلاوت کرتا ہے، اس کو سمجھنے اور اس کے مطابق عقیدہ بنانے میں کسی قسم کی کوئی غفلت نہیں کرتا تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ بھی بہت پیار فرماتے ہیں، عفیفۂ کائنات، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَصْنَعُ ذَالِكَ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ [1]

''ایک آدمی کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ نماز میں اپنے ساتھیوں کے لیے قراءت کرتا تو اختتام ''قل ھو اللہ احد'' پر کرتا۔ جب لشکر والے واپس ہوئے تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص سے پوچھو! کس وجہ سے یہ اس طرح کرتا تھا؟ انہوں نے اس سے سوال کیا تو اس نے کہا: یہ سورۂ رحمن کی صفت ہے اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو بتلا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے پیار کرتا ہے۔'' اللہ اکبر

اس واقعہ نے اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ سورۂ اخلاص محبتِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ جو شخص اس کو محبت اور کثرت سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے محبت کیوں نہ کریں.....؟ مسلمان یہ سورۃ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کو تمام آلائشوں سے پاک کرتے ہوئے اپنی زبان سے اس کی وحدانیت کو بیان کرتا ہے۔

اس کی محبت سے جنت ملے گی

سورۂ اخلاص کائنات کی سب سے بڑی سچائی اور حقیقت ہے۔ اس سورۃ کی بدولت جہاں اللہ کی محبت نصیب ہوتی ہے وہاں اس کی سچی محبت سے انسان اللہ تعالیٰ کی جنت کا حقدار بن جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک ایمان افروز واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

خادمِ رسول امام انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجدِ قبا میں انصار قبیلے کے ایک قاری صاحب تھے جو ان کی امامت کروایا کرتے تھے۔ سورۂ فاتحہ کے بعد جب وہ قرآءت کا آغاز کرتے تو پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے پھر اس کے بعد کوئی دوسری سورۃ پڑھتے اور وہ ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

مسجد کی انتظامیہ اور نمازی کہنے لگے: محترم قاری صاحب! آپ فاتحہ کے بعد قراءت کا آغاز ''قل ھو اللہ''

[1] صحیح البخاری: 7375

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کرتے ہیں، پھر آپ کی تسلی نہیں ہوتی تو آپ دوسری سورۃ شروع کر دیتے ہیں۔ آپ براہِ کرم ایک کام کریں کہ صرف سورۂ اخلاص پڑھ لیا کریں یا کوئی اور سورۃ پڑھ لیا کریں۔

قاری صاحب فرمانے لگے: کہ میں نے اسی طریقے سے امامت کروانی ہے، فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھوں گا اس کے بعد کسی اور سورۃ کی قراءت کروں گا۔ اگر آپ کو میری امامت پسند ہے تو ٹھیک ورنہ میں امامت کروانا چھوڑ دیتا ہوں۔

مسجد کے ذمہ داران کو یہ بات ہرگز پسند نہ تھی کہ ان کی موجودگی میں کوئی امامت کروائے کیونکہ ان کی آواز بھی اچھی تھی اور وہ نہایت باکردار قاری تھے۔ ایک دفعہ نبی ﷺ مسجدِ قبا میں تشریف لائے تو انہوں نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے قاری صاحب سے فرمایا: کہ تم اس طرح کیوں نہیں کر لیتے جس طرح تمہارے نمازی کہتے ہیں.....؟

امامِ مسجد قبا عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! میں اس سورۃ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا:

إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ [1]

''اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی''

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاخلاص کو کس قدر مقام و مرتبہ عطا کیا ہے۔ قرآن کے دس پاروں کے برابر ہے، اس کی بدولت اللہ محبت فرماتے ہیں اور اس سورۃ کی محبت اللہ کی جنت میں لے جاتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ سورۃ صرف رٹے کی حد تک نہ ہو بلکہ پڑھنے والا پوری بصیرت اور پورے شعور سے اس کی تلاوت کرے اور عملی زندگی میں اس کے مطابق اپنا عقیدہ بنائے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں شریک ٹھہرانے والے اس سورۃ کی تمام برکات سے محروم کر دیئے جائیں گے۔

اللہ کی جنت میں محل

صحابیٔ رسول حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتَّى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ

[1] جامع الترمذی: 2901

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس نے قل ھواللہ احد کو پڑھا حتی کہ اس کو دس مرتبہ ختم کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔''

امیر المومنین امام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے اللہ کے رسول! پھر تو ہم جنت میں بہت سارے محل بنوالیں گے.....؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر.....! تیرا رب بہت بڑا سخی ہے، اس کے محلات اور خزانوں میں کبھی کمی نہیں آنے والی۔ [1]

عام لوگوں کے لیے گولڈن آفر

نصیب کی بات ہے اللہ جسے چاہے مقام و مرتبہ سے نوازے، سورۃ قل ھواللہ کا سائز جس قدر چھوٹا ہے اس کا رتبہ قرآن مجید میں اس قدر زیادہ بڑا ہے۔ وہ لوگ جو قرآن پاک کے حافظ نہیں ہیں اور ان کے دل کی خواہش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں لمبے لمبے قیام کریں تو اس کا آسان ترین حل یہ ہے کہ وہ اپنی تہجد اور نوافل میں سورۃ فاتحہ کے بعد زیادہ سے زیادہ (دس دفعہ، پچاس دفعہ، سو دفعہ) سورۃ اخلاص پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ جہاں ان کے قیام کو لمبا بنا کر قبول فرمالیں گے وہاں اللہ ان کے لیے جنت میں محلات بھی تعمیر فرمائیں گے۔ اور یہ بہت بڑی سعادت اور خوشخبری ہے۔

[1] سلسلہ احادیث صحیحہ: 589

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

207

معوذتین کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ [1]

''فرما دیجئے! میں فلق کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں ہر اُس چیز کے نقصان سے جسے اُس نے پیدا کیا اور اندھیری رات کے نقصان سے جب اُس کا اندھیرا چھا جائے اور گرہوں میں پھونکنے والی ''جادوگرنیوں'' کے نقصان سے اور حسد کرنے والے کے نقصان سے، جب وہ حسد کرنے لگ جائے۔''

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ إِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ [2]

''فرما دیجئے! میں انسانوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں، انسانوں کے بادشاہ کی، انسانوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے کے نقصان سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے، جو انسانوں کے دِلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے مندرجہ ذیل موضوع کا مطالعہ پوری یکسوئی کے ساتھ کریں اور اِس پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کریں، آپ ساری زندگی ہر قسم کے خطرناک نقصانات اور ظاہری اور پوشیدہ سب دشمنوں کی دشمنی سے محفوظ رہیں گے اور اِس کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں پر سلامتی عطا فرمائے گا۔

[1] سورۃ الفلق: 1-5 [2] سورۃ الناس: 1-6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ عظیم مضمون قرآن پاک کی آخری دو سورتوں کی اہمیت، حیثیت اور فضیلت پر مشتمل ہے، قرآن مجید کی آخری دو سورتوں کا نام، سورت فلق اور سورت الناس ہے اور اِن دونوں کو ''مُعَوِّذَتَین'' کہتے ہیں، یعنی دو پناہ دینے والی سورتیں، سورت فلق مکی ہے، اِس کی 5 آیات ہیں اور اِس کے 71 حروف ہیں، جو مسلمان ایک مرتبہ سورت فلق پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو کم از کم 710 نیکیاں عطا فرماتے ہیں، اِسی طرح سورت ناس بھی مکی ہے، اِس کی 6 آیات ہیں اور اِس کے تقریباً 80 حروف ہیں، جو مسلمان اِس کو ایک مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو 800 نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔

یعنی جو مسلمان دونوں سورتوں کو ایک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بغیر پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو 1510 نیکیاں عطا کرتے ہیں اور اگر وہ دونوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لے تو پھر اللہ تعالیٰ کم از کم 1870 نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔

آپ غور فرمالیں! ہر مسلمان بڑے ہی آرام سے آدھے منٹ میں کم از کم 1870 نیکیاں حاصل کر سکتا ہے اور جو اِس کو جتنے اِخلاص کے ساتھ، غور وفکر اور محبت کے ساتھ پڑھے گا ویسے ویسے نیکیاں بڑھتی جائیں گی اور درجات بلند ہوتے جائیں گے۔

مُعَوِّذَتَین کا معنی

''مُعَوِّذَتَین'' (یہ واؤ کی زیر اور تشدید کے ساتھ ہے) کا معنی ''دو پناہ دینے والی سورتیں'' اور پناہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کسی بھی چیز سے ڈر محسوس کرتے ہوئے، بے بس ہو کر یہ جان لے کہ میں اِس کا اکیلا مقابلہ نہیں کر سکتا، تو وہ اپنے آپ کی حفاظت کے لیے اور اپنے آپ کو بچانے کے لیے دوسرے کی آڑ میں چلا جائے اِس کو ''پناہ'' کہتے ہیں، کبھی کبھی تو اِنسان کسی خطرناک اور خوفناک چیز اور دشمن سے بچنے کے لیے کسی محفوظ جگہ میں یا کسی طاقتور آدمی کی پناہ میں آجاتا ہے اور یہ چیزیں بھی ''مؤثر بالذات'' نہیں ہیں، یعنی از خود کسی کو پناہ نہیں دیتی ہیں، بلکہ اِن میں بھی حقیقی اور اصلی مدد نصرت اور حفاظت اللہ کی ہے۔

لیکن قرآن پاک میں جس پناہ اور حفاظت کا ذِکر ہے اِس سے مراد وہ خطرات اور نقصانات ہیں کہ جن سے دنیاوی ذرائع اور اسباب نہیں بچا سکتے اُن سے بچانا صرف اور صرف اللہ ہی کا خاصہ ہے، جو شخص ایسے خطرات اور ایسے نقصانات میں فرشتوں، جنوں، دیوتاؤں، پیغمبروں، ولیوں یا پیروں کو نفع نقصان کا مالک سمجھ کر پکارتا ہے وہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ شرک کرتا ہے، مشرکین مکہ کا اور آج تک کے سب مشرکین کا یہی شرک ہے کہ وہ اللہ کے مقابلہ میں اور اللہ کی صفات کے مقابلہ میں غوث، قطب، ابدال اور مجذوبوں سے پناہ کے طلب گار بن جاتے ہیں، جو کہ پرلے درجے کا خطرناک شرک ہے۔

یہاں پر تین باتیں بھی اچھی طرح سمجھ لیں، ایک ہے پناہ طلب کرنا، ایک وہ چیز ہے جس کی پناہ میں آیا جائے اور تیسرے نمبر پہ وہ چیزیں ہیں جن سے پناہ مانگی جائے۔

''اِستعاذہ'' کا مطلب ہے پناہ طلب کرنا، ''مُسْتَعَاذ بِہٖ'' جس کی پناہ طلب کی جائے یا جس کے ساتھ پناہ طلب کی جائے اور وہ اللہ ہے اور اِسی طرح ''مُسْتَعَاذ مِنْہُ'' کا مطلب ہے وہ چیزیں جن سے پناہ مانگی جائے، جس طرح کوئی بیماری یا آفت وغیرہ

زندگی میں ہر قسم کے دشمن سے بچنے کے لیے

جو مسلمان اپنی زندگی میں ہر قسم کے نقصان اور دشمن سے بچنا چاہتا ہے، بلاؤں، آفتوں، شیطانی ہتھکنڈوں، ہر قسم کے جادو اور ہر قسم کی نظر بد سے محفوظ رہنا چاہتا ہے تو اُس کے لیے آسان ترین اور شاندار کرنے والا کام یہ ہے کہ اِن دونوں سورتوں کا اچھی طرح معنی و مفہوم جان کر، اِن کے مطابق اپنا عقیدہ بنا کر اِن دونوں سورتوں کو اپنی زبان کا وِرد بنالے اور پھر وہ مکمل طور پر بے فکر ہو جائے، کیونکہ جو مسلمان پورے یقین کے ساتھ اِن دو سورتوں کو اپنا وظیفہ، اپنا ذِکر اور اپنا وِرد بنالیتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس مسلمان کو ظاہری، باطنی اور پوشیدہ ہر طرح کے دشمنوں سے محفوظ فرما لیتے ہیں۔

سورت الفلق کا خلاصہ

اِن دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا تفصیلی ذِکر ہے، اِن گیارہ آیات میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت اور اُس کی توحید اسماوصفات کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ اُس کی بادشاہت، شہنشاہی اور سلطنت کو بیان کیا گیا ہے، پھر اِن آیات میں ایک سچا مسلمان اپنی کامل بے بسی کا اعتراف کر کے خود کو اللہ کی حفاظت میں دیتا ہے اور کہتا ہے اے میرے ربّ! اگر آپ نے مجھے اِن ظاہری و باطنی اور نقصان دینے والی چیزوں سے نہ بچایا تو مجھے دُنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی بے بسی کا اظہار اور اللہ کی قوت وطاقت اور عظمت کا اعتراف ہی اصل توحید ہے کہ مسلمان صرف ایک اللہ سے ہی ہر قسم کی امید رکھے، آیئے! اِن گیارہ آیات کے معنی ومفہوم پر غور کرتے ہیں۔

''قل اعوذ برب الفلق'' کا معنی ہے کہ میں ربّ الفلق کی پناہ میں آتا ہوں، ''فلق'' کا معنی صبح بھی ہے اور فلق کا معنی مخلوق بھی۔ یعنی کہ میں صبح کو روشن کرنے والے ربّ کی حفاظت میں آتا ہوں یا میں مخلوق کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں اور پھر اِسی طرح ''فلق'' کا ایک عمومی معنی ''پھاڑنا'' ہے، یعنی ظاہر کرنے والا، نمودار کرنے والا بھی ہے، اِس لحاظ سے مفہوم یہ ہوگا کہ میں اُس ربّ کی پناہ میں آتا ہوں جو صبح کی روشنی کو نمودار کرنے والا ہے، دانے کو پھاڑ کر کونپل نمودار کرنے والا ہے، گٹھلی سے پودے کو نمودار کرنے والا ہے، زمین کو پھاڑ کر نباتات اُگانے والا ہے، پہاڑوں کا سینہ چاک کر کے چشمے اُبالنے والا ہے، انڈے کو پھاڑ کر چوزہ نکالنے والا ہے اور رحمِ مادر کو کھول کر بچہ پیدا کرنے والا ہے، میں اُس باکمال بااختیار پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔

''من شر ما خلق'' اُس کی ہر مخلوق کے نقصان سے، یہ بظاہر ایک چھوٹا سا جملہ ہے، لیکن ایک سچا مسلمان یہ جملہ بول کر کائنات میں تکلیف دینے والی ہزاروں چھوٹی بڑی مخلوقات کے نقصان اور شر سے اللہ کی پناہ میں آجاتا ہے، اِس کائنات میں حکمت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے خطرناک درندے اور کیڑے مکوڑے پیدا کیے ہیں کہ جن کے نام اور جن کے ذریعے پہنچنے والے نقصان کو انسان ساری زندگی جان بھی نہیں سکتا، لیکن اِس جملے کی برکت سے اللہ تعالیٰ ساری زندگی اپنے بندے کو اُن کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

''ومن شر غاسق اذا وقب'' اور اندھیری رات کے نقصان سے جب وہ چھا جائے، زیادہ وارداتیں رات کو ہوتی ہیں جہاں رات کے وقت زمین کے کیڑے مکوڑے اور درندے باہر نکلتے ہیں وہاں چور، ڈاکو، قاتل اور انسانی دشمن بھی اکثر راتوں کو ہی حملہ آور ہوتے ہیں، ایک سچے مسلمان نے اللہ کی حفاظت اور پناہ میں آکر اپنے آپ کو بے بس کر کے اور خود کو ''ربّ الفلق'' کے حوالے کر کے کہہ دیا، اے میرے ربّ! اِس اندھیری رات میں آنے والے ہر نقصان سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں، تو ہی اکیلا شہنشاہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی پکار پر اور اُس کی صدا پر اُس کو درجنوں دشمنوں سے اور نقصان دینے والی چیزوں سے کافی ہو گیا۔

''ومن شر النفثت فی العقد'' اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے نقصان سے، عمومی طور پر جادو کرنے والے، جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے کرنے والے اور ٹونے ٹوٹکے کرنے والے جادوگر مرد اور جادوگر عورتیں دھاگے وغیرہ پر پڑھ کر پھونکتے رہتے ہیں اور گرہیں لگاتے جاتے ہیں، اِن ظالموں کے عقیدے کے مطابق اِس طرح مطلوبہ شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرفت میں آجاتا ہے اور پھر وہ اُس کو تکلیف پہنچانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، یہ بدبخت لوگ اگرچہ اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچا سکتے لیکن چونکہ دُنیا آزمائش کی جگہ ہے اللہ تعالیٰ نے یہاں پر خیر کے ساتھ ساتھ شر کو بھی رکھ دیا ہے تاکہ اچھے اور برے بندے کی عملی طور پر پہچان ہو سکے، اِس لیے ظالم بے رحم لوگ اللہ تعالیٰ کے اِرشادات کو پسِ پشت ڈال کر دنیا کے لیے اور اپنے نفس کی تسکین کے لیے یہ حرام دھندے کرتے رہتے ہیں اور پھر مطلوبہ شخص کی غفلت کے پیشِ نظر کبھی کبھار کامیاب بھی ہوجاتے ہیں، موجودہ حالات میں ہمارے ملک میں بڑے بڑے خطرناک نجومی اور کاہن اور جادوگر موجود ہیں اور کئی لوگ دشمنی اور حسد کی وجہ سے اُن کے پاس جاتے رہتے ہیں، اِس لیے اِن شریر دشمنوں اور جادوگروں سے بچنے کے لیے اِن دونوں سورتوں کو اپنی روحانی غذا بنالیں۔

''ومن شر حاسد اذا حسد'' اور حسد کرنے والے کے نقصان سے جب وہ حسد کرے، آپ سب جانتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو نعمتوں اور کامیابیوں سے نوازتا ہے تو کئی لوگ اُس پر خوش ہونے کی بجائے، دعا دینے کی بجائے ''جل بھن'' جاتے ہیں، حسد کر کر کے راکھ ہوجاتے ہیں، آپ یہودیوں کی تاریخ پڑھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اُن کو صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ سے حسد تھا اور وہ اِس بات پر بہت زیادہ جلتے کڑھتے تھے کہ محمد ﷺ بنی اسرائیل کی بجائے بنی اسماعیل میں سے آخری نبی اور رسول بن کر کیوں آگئے ہیں اور اِس سے پہلے کی تاریخ پڑھ لیں پہلا قتل بھی حسد کی وجہ سے ہوا، قابیل نے صرف حسد کی وجہ سے اپنے سگے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا اور برادرانِ یوسف نے حضرت یوسف علیہ السلام جیسے چمکتے چاند کو کنویں کی گہرائیوں میں پھینک دیا تھا، اِس آخری ٹکڑے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اَز خود حاسدوں کے حسد سے بچنے کی ترکیب بھی بتلا دی اور وہ صرف اور صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آیا جائے کیونکہ اللہ کی خاص نصرت اور حفاظت کے بغیر کوئی شخص حاسدوں کے حسد سے نہیں بچ سکتا۔

سورت الناس کا خلاصہ

سورت فلق میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ''ربّ الفلق'' کا ذِکر ہوا اور پناہ تین چیزوں سے مانگی گئی ہے، لیکن اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات کا ذِکر ہوا ہے اور اس سے پناہ ایک چیز کی مانگی گئی ہے اور وہ شیطان ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی اور انسان پر نسلی دشمن وہ شیطان ہے اور کوئی بھی انسان اللہ کی پناہ میں آئے بغیر شیطان کو شکست نہیں دے سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''قل اعوذ برب الناس'' آپ فرمادیں کہ میں اِنسانوں کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں، یہاں پر یہ نہیں کہا گیا کہ میں فلاں جتھے، گروہ، قبیلے، جماعت یا قوم کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں، بلکہ فرمایا گیا لوگوں کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں، جو پوری انسانیت کو پیدا کرنے والا، پالنے والا اور اُن کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہے۔

''ملک الناس'' لوگوں کا بادشاہ ہے یعنی سب پر قانون اور حکم صرف اُسی کا چلتا ہے، وہ بادشاہوں کا بادشاہ، بہت بڑا شہنشاہ ہے، اُس کی پکڑ، گرفت اور سلطنت سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا۔

''الہ الناس'' لوگوں کا ''الٰہ'' ہے اور الٰہ کا ایک معنی معبود بھی ہے کہ وہ لوگوں کی عبادت کا اکیلا حقدار ہے۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ کی تین عالی شان صفات کا تذکرہ ہوا ہے کہ وہ انسانوں کو پالنے والا ہے، اُن پر پوری قدرت اور سلطنت رکھنے والا اُن کا بادشاہ ہے اور وہ پوری انسانیت کا اکیلا سچا معبود ہے تو جو ربّ اِس قدر زیادہ بلند صفات کا مالک ہے تو پھر اُسی کی حفاظت اور اُسی کی پناہ میں آنا چاہیے اور ہر مشکل میں صرف اُسی کو ہی پکارنا چاہیے اُس کے مقابلے میں کوئی اِس قابل ہے ہی نہیں کہ اُس سے مشکل کے دور ہونے کی امید رکھی جاسکے۔

''من شر الوسواس الخناس'' وسوسہ ڈالنے والے کے نقصان سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے، یعنی بار بار وسوسہ ڈالنے والے، بار بار پیچھے ہٹنے والے اور ہٹ ہٹ کر دبے پاؤں چپکے چپکے وسوسہ ڈالنے والے شیطان کے نقصان سے اے ربّ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں، یہ شیطان کا ایک طریقۂ واردات ہے کہ وہ شرک جیسے خطرناک گناہ سے لے کر چھوٹے گناہ تک، ہر گناہ کا اِنسان کے دِل میں بڑی مکاری کے ساتھ وسوسہ ڈالتا ہے، اُس کو گناہ پر اکساتا ہے، اُس کے دِل و دماغ پر گناہ کرنے کے اور شہوت ٹھنڈی کرنے کے جھوٹے فائدے وسوسے کے ذریعے پھونک دیتا ہے اور پھر اِس طرح لاکھوں لوگ اُس ازلی دشمن شیطان کے وسوسات کا شکار ہو کر اُس کے ساتھی بن جاتے ہیں، اِس لعین اور خطرناک دشمن سے بچنے کا واحد حل یہ ہے کہ اپنے آپ کو پوری بے بسی کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دے دیا جائے، ربّ مہربان ہو تو اِس دشمن کی شرارتوں اور اِس کے وسوسات سے بچا جاسکتا ہے، ورنہ اِس نے بڑے بڑے نیک پہلوانوں کی کمر زمین پر لگادی ہے۔

''الذی یوسوس فی صدور الناس'' جو انسانوں کے دِلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، یعنی شیطان کا اصل کام لوگوں کے سینوں میں وسوسہ اندازی ہے، یہاں سینوں سے مراد دِل ہے، شیطان اِنسان کے دِل میں برائی کا خیال پیدا کرتا ہے اور پھر وہ خیال آہستہ آہستہ خواہش بن کر ابھرتا ہے، پھر انسان آہستہ آہستہ اپنی شدید خواہش کے ہاتھوں مجبور ہو کر برائی کا ارتکاب کر لیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر اِس بات کو بھی اچھی طرح سمجھ لیں کہ شیطان کئی لوگوں کو وہم کا مریض بھی بنا دیتا ہے، یعنی کہ وہ اُن کے دِل میں ایک شک اور وہم پیدا کر دیتا ہے، وہ ایک نیکی کا کام کرنے کے باوجود بھی یہی سمجھتے ہیں کہ ہم نے یہ کام نہیں کیا، یا اِس کی ادائیگی میں کوئی کمی رہ گئی ہے، اللہ نہ کرے اگر کسی مسلمان کے ساتھ ایسی وہم کی خطرناک صورت بن جائے تو وہ بار بار اِن سورتوں کو پڑھے اور اچھے روحانی معالج سے اپنا علاج کروائے۔

''من الجنۃ والناس'' وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے، یعنی لوگوں کے دِلوں میں برائی کا وسوسہ ڈالنے والے شیطان جن بھی ہوتے ہیں اور اِنسان بھی۔ یہاں سے یہ حقیقت بھی بالکل واضح سمجھ آتی ہے کہ ''شیطان'' جنوں اور انسانوں سے ہٹ کر کوئی تیسری مخلوق نہیں ہے بلکہ جنوں اور انسانوں میں سے جو وسوسہ اندازی کرتے ہیں، ربّ رسول اور آخرت کی بغاوت پر اُکساتے ہیں، وہی اُن میں سے شیطنت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن سب کی سب شرارتوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

مُعَوّذَتین کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں اپنے آپ کو اللہ کی حفاظت میں دینے کے لیے بہت سے وظائف اور اَذکار پڑھا کرتے تھے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ''مُعَوّذَتین'' کا خزانہ دیا تو پھر آپ ﷺ اِن کی طرف ہی زیادہ توجہ رکھتے تھے، امام ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آپ کا معمول بیان کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ. ثُمَّ أَعْيُنِ الْإِنْسِ. فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ. أَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ [1]

''رسول اللہ ﷺ جنات کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، پھر لوگوں کی بدنظروں سے پناہ مانگتے تھے، پس جب سورت فلق اور سورت الناس اُتری تو آپ نے اُن دونوں کو مضبوطی سے تھام لیا اور اِس کے سوا جو کچھ پڑھتے تھے، اُس کو چھوڑ دیا۔''

اِس روایت سے آپ اچھی طرح اِن دونوں سورتوں کی اہمیت اور حیثیت کو سمجھ سکتے ہیں اور اِس کو سمجھنے کے بعد آپ کو بھی چاہیے کہ آپ اِن دو سورتوں کو اپنی زبان کا وِرد بنالیں۔

[1] جامع الترمذی: 2058، سنن ابن ماجہ: 3511

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُعَوِّذَتَین کی عظمت وجلالت اور مقام ومرتبہ

قرآن کا ایک ایک حرف باعثِ رحمت، باعثِ برکت اور باعثِ شفا ہے، لیکن اِس سب کچھ کے باوجود قرآن پاک کی اِن دو سورتوں کو ایک امتیازی شان حاصل ہے، جس کو قرآن کی کوئی دوسری آیت یا سورت نہیں پہنچ سکتی، اِس بات کا اندازہ اور فیصلہ آپ خود کریں، امام عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ [1]

''مجھ پر ایسی آیات نازل کی گئی ہیں کہ اُن کی کہیں کوئی مثال نہیں دیکھی گئی، وہ سورت فلق اور سورت الناس ہے۔''

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرما دیا ہے کہ اِن جیسی آیات اور کوئی نہیں، یہ آیات اجر وثواب اور تاثیر کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہیں۔

نسائی شریف کی ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ

أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا. وَأَخَذَ عُقْبَةُ يَقُوْدُهَا بِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعُقْبَةَ: اقْرَأْ. قَالَ: وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اقْرَأْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَأَعَادَهَا عَلَيَّ حَتّٰى قَرَأْتُهَا. فَعَرَفَ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جِدًّا. قَالَ: لَعَلَّكَ تَهَا وَنْتَ بِهَا. فَمَا قُمْتُ يَعْنِي بِمِثْلِهَا [2]

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سفید خچر تحفہ میں دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس پر سوار ہوئے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اُس کی لگام تھامے اُس کو چلا رہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو کہا پڑھو، اُنہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں کیا پڑھوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورت فلق پڑھو، آپ نے اُس کو مجھ پر دہرایا یہاں تک کہ میں نے اُس کو پڑھا، لیکن آپ نے محسوس کر لیا کہ مجھے

[1] الصحیح لمسلم: 814

[2] مسند أحمد: 17342، سنن النسائي: 5433

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی زیادہ خوشی نہیں ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید کہ تم نے اِس کو معمولی سمجھا ہے، میں نے قیام میں اِس جیسی کوئی سورت نہیں پڑھی۔''

اور مسند احمد کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے نماز میں اِس جیسی کسی چیز کے ساتھ قیام نہیں کیا، یعنی قیام میں پڑھنے کے لیے یہ سورت اپنی مثال آپ ہے۔

اِن روایات سے بھی واضح ہو گیا کہ اِن دو سورتوں کا مقام و مرتبہ اور اِن کی عظمت و جلالت سب سے نرالی ہے اور اِسی طرح سورت فلق کے متعلق حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تَعَلَّقْتُ بِقَدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرِئْنِي سُوْرَةَ هُوْدٍ. وَسُوْرَةَ يُوْسُفَ. فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ. إِنَّكَ لَمْ تَقْرَأْ سُوْرَةً أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ. وَلَا أَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْ: [قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ] قَالَ يَزِيْدُ: لَمْ يَكُنْ أَبُوْ عِمْرَانَ يَدَعُهَا. وَكَانَ لَا يَزَالُ يَقْرَؤُهَا فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ [1]

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاؤں مبارک کے ساتھ چمٹا اور ایک روایت میں آتا ہے کہ ''فَجَعَلْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ ''میں نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک پہ رکھا اور کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے سورت ہود اور سورت یوسف پڑھا دیں آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عقبہ رضی اللہ عنہ تم نے ہرگز کسی ایسی سورت کو نہیں پڑھا جو اللہ کے ہاں سورت فلق سے زیادہ پیاری اور شان مقام والی ہو۔''

اِس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے سورت فلق کو اللہ کے ہاں سب سے پیاری سورت قرار دیا ہے اور اِس سورت کو آپ ﷺ نے بہت زیادہ پہنچی ہوئی، بلیغ اور عمدہ ترین سورت قرار دیا ہے۔

عظمت اُجاگر کرنے کا ایک انداز

رسول اللہ ﷺ نے اِن دو سورتوں کے نزول کے بعد بار بار متعدد مقامات پر بڑے ہی خوبصورت

[1] مسند أحمد: 17418

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسالیب اور انداز کے ساتھ اِن کی عظمت اور جلالت کو بیان فرمایا ہے، امام عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور آپ کی اونٹنی کی مہار تھام کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چل رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ) اے عقبہ! آپ سوار کیوں نہیں ہوتے...؟ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی بات کہی تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا احترام اور عقیدت کا اندازہ کریں کہ وہ فرماتے ہیں:

فَأَجْلَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ أَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت کو بہت بڑا جان کر نامناسب سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر سوار ہو جاؤں۔''

لیکن آپ نے پھر فرمایا: اے عقبہ! آپ سوار کیوں نہیں ہوتے...؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے اتر آئے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اِس ڈر سے سوار ہو گیا کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی نہ ہو جائے، تھوڑی دیر کے بعد پھر آپ سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا:

أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ؟ فَأَقْرَأَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

''کیا میں تجھے دو بہترین سورتیں نہ سکھلاؤں جن کی لوگ قرأت کرتے ہیں پھر آپ نے مجھے سورت فلق اور سورت الناس پڑھائیں۔''

پھر اِس کے بعد جماعت کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں بھی اُنہیں دو سورتوں کی تلاوت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ! اب بتاؤ کیسا لگا اور ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن دو سورتوں کی اہمیت اور فضیلت کے بارے میں آگاہ کیا تو پھر آپ نے محسوس کیا کہ مجھے کوئی زیادہ خوشی نہیں ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ. فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ. فَقَالَ: يَا عُقْبَةُ. كَيْفَ رَأَيْتَ؟

''اُن دونوں کی صبح کی نماز میں تلاوت فرمائی اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمانے لگے اے عقبہ! اب تیرا کیا خیال ہے...؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ [1]

''تم اِن دونوں کی سوتے اور جاگتے قرأت کیا کرو۔''

پیارے مسلمان بھائیو! اِس واقعہ کو پڑھ لینے کے بعد کیا کسی قسم کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے...؟ کہ آدمی مسلمان بھی ہو اور اِن سورتوں کے معاملہ میں غافل بھی ہو...؟

مُعَوِّذَتَین پڑھنے کا حکم

نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں کئی بار جہاں اِن دونوں سورتوں کی عظمت کو بیان فرمایا ہے وہاں آپ ﷺ نے کئی دفعہ اِن کو پڑھنے کا اور اِن کے ساتھ خصوصی لگاؤ رکھنے کا بار بار اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم بھی دیا ہے، امام عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ [2]

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھوں۔''

حدیث کے الفاظ کو سمجھنے سے پہلے میں ایک توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر مرمٹنے والے ہیں اور ہمیں آپ کی سنتوں سے اِس قدر زیادہ محبت ہے کہ ہم سنتوں کے اِحیا کے لیے اور اُن پر عمل کرنے کے لیے نئی مسجد کھڑی کر لیتے ہیں جبکہ فرض نمازوں کے بعد معوذات کو پڑھنا یہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے اور یہ حکم ہر اُمتی کے لیے ہے، کیا ہمارا اور ہمارے گھر والوں کا اِس حکم پر عمل ہے...؟

اور بعض روایات میں اِس کی تفصیل بھی موجود ہے کہ فجر کے بعد تین تین مرتبہ، ظہر و عصر کے بعد ایک ایک مرتبہ، مغرب کے بعد تین مرتبہ، عشا کے بعد ایک ایک مرتبہ، اِن کو پوری پابندی کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

اور اِسی طرح یزید بن عبداللہ اپنی قوم کے ایک بندے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور آپ نے فرمایا:

اقْرَأْ بِهِمَا فِي صَلَاتِكَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ [3]

---

[1] سنن أبي داؤد: 1462، سنن النسائي: 5434 [2] سنن النسائي: 1327، سنن أبي داؤد: 1523

[3] مسند أحمد: 20744، الجامع الصحيح للمقبل: 4421

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اِن دونوں کو اپنی نماز میں ضرور پڑھا کرو، یعنی سورت فلق اور سورت الناس۔''

اِس حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ نے اِن دو سورتوں کو نماز میں پڑھنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، ہم سب کو اپنی سنتوں اور اپنے نوافل میں بڑی پابندی اور باقاعدگی کے ساتھ اِن سورتوں کو پڑھنا چاہیے۔

اور اِسی طرح عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ [1]

''تم اِن دونوں کی سوتے اور جاگتے قرأت کیا کرو۔''

اِس روایت میں بھی آپ نے سوتے اور جاگتے اِن سورتوں کو پڑھنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے اور پھر اِسی طرح شیخ مقبل رحمہ اللہ نے ایک لمبی حدیث کو نقل کیا ہے جس میں ایک صحابی کو رسول اللہ ﷺ نے معوذتین کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے آخر میں حکم دیا تھا کہ

إِذَا صَلَّيْتَ فَاقْرَأْ بِهِمَا وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ. فَاقْرَأْ بِهِمَا [2]

''جب تو نماز پڑھے تو اِن دونوں کی ضرور قراءت کیا کر اور ایک روایت میں ہے جب بھی تو نماز پڑھے اِن دونوں کو ضرور پڑھ۔''

اِس روایت میں بھی اِن دونوں سورتوں کو پڑھنے کا حکم ہے اور مزید سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اقْرَأْ يَا جَابِرُ. قُلْتُ: وَمَاذَا أَقْرَأُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اقْرَأْ [قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ] وَ [قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ] فَقَرَأْتُهُمَا. فَقَالَ: اقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا [3]

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا اے جابر! پڑھو، میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں میں کیا پڑھوں، آپ نے فرمایا: سورت الفلق اور الناس پڑھو، تو میں نے دونوں پڑھ دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اِن دونوں کی قرأت کیا کرو، اِن دونوں جیسی تو کوئی قرأت نہیں کرے گا۔''

[1] سنن أبي داؤد: 1462، سنن النسائي: 5434

[2] الجامع الصحيح: 4421، مسند احمد: 20284، 20745 [3] سنن النسائي: 5441

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِن تمام روایات کی روشنی میں ہم یہ بات پوری بصیرت کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں بار بار اور کئی بار جتنے اہتمام کے ساتھ اِن دو سورتوں کو نماز اور غیرِ نماز میں پڑھنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے اِس قدر اہتمام کے ساتھ بار بار کسی سورت اور آیت کے بارے میں آپ ﷺ نے حکم اِرشاد نہیں فرمایا اور یہ سارا کچھ صرف اِس لیے کہ اُمت کو اِن دونوں سورتوں کی حیثیت، عظمت اور اِفادیت کا پتہ چل جائے۔

پناہِ الٰہی کے لیے سب سے بہترین معوذتین

گھبراہٹ کے دِنوں میں بالخصوص بے بسی کے لمحات میں اِن دونوں سورتوں کو پورے یقین کے ساتھ بار بار پڑھیں، بلکہ پڑھتے رہیں، کوئی دشمن تمہارا ایک بال بھی نہیں اتار سکتا۔

امام عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ. فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ. وَيَقُولُ: يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا. فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا [1]

''ہم ابواء اور جحفہ کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ اچانک ہمیں سخت آندھی اور اندھیرے نے ڈھانپ لیا پس رسول اللہ ﷺ شروع ہوئے آپ سورت الفلق اور سورت الناس کے ساتھ پناہ حاصل کر رہے تھے اور آپ نے فرمایا: اے عقبہ رضی اللہ عنہ! تو بھی اِن دونوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو، کسی بھی پناہ مانگنے والے نے اِن جیسی دو سورتوں کی مثل پناہ نہیں مانگی۔''

اندازہ فرمالیں! کہ آپ ﷺ نے دکھی انسانیت کو کس طرح اللہ کے ساتھ جوڑا ہے اور آج کا پیر صرف اپنی فیس (Fees) کھری کرنے کے لیے لوگوں کو چھلّوں، کڑوں اور دھاگوں کے ساتھ جوڑ رہا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اور اِسی طرح حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ. فَأَصَابَتْ خَلْوَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَنَوْتُ مِنْهُ. فَقَالَ: قُلْ. فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَا

[1] سنن أبی داؤد: 1463

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَقُوْلُ؟ قَالَ: قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتّٰى خَتَمَهَا. ثُمَّ قَالَ: قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا. ثُمَّ قَالَ: مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِأَفْضَلَ مِنْهُمَا

''میں مکہ میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو مجھے آپ ﷺ کی تنہائی نصیب ہوئی تو میں آپ کے بہت زیادہ قریب ہوا تو آپ نے مجھے بار بار فرمایا: کہو، میں نے کہا کیا کہوں؟ آپ نے سورت الفلق مکمل کی پھر آپ نے سورت الناس مکمل کی اور فرمایا: انسانوں نے اِن دونوں سے افضل کسی چیز کے ساتھ پناہ حاصل نہیں کی۔'' [1]

رسول اللہ ﷺ کی اِس تعلیم کے بعد کیا کوئی گنجائش باقی رہتی ہے کہ کوئی شخص اِن سورتوں کو چھوڑ کر خود کو پیروں فقیروں کی پناہ میں دے یا مشکل وقت میں کسی غوث، قطب، مجذوب یا جن پری کو پکارے...؟

مُعَوِّذَتَین بہترین علاج اور دم

یہ دونوں سورتیں جسمانی بیماری کے لیے بھی بہترین علاج ہیں، بلکہ کامیاب علاج ہیں، لیکن ہمارے ہاں کمی یہ ہے کہ ہم کو اِن سورتوں پر یقین نہیں ہے اور یقین نہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ہم بیماری کے دِنوں میں ہر چھوٹے بڑے ہسپتال کا چکر تو لگاتے ہیں لیکن اِن سورتوں کو پڑھ کر نہ خود دم کرتے ہیں اور نہ کسی پیارے سے دم کرواتے ہیں، اللہ کی قسم! مسلمانوں کے گھروں میں بھی یہ شوق ختم ہو چکا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جبکہ کائنات کی صدیقہ اور عفیفہ ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ. فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا [2]

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو آپ اپنے اوپر معوذات پڑھا کرتے تھے، پس جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں آپ پر پڑھا کرتی تھی اور برکت کے لیے آپ کے ہاتھ کو آپ کے جسم پر پھیرتی تھی۔''

[1] سنن النسائي: 5431

[2] صحیح البخاری: 5016

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جولوگ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں حد سے آگے بڑھتے ہوئے مبالغہ کرتے ہیں اور آپ کو مشکل کشا اور مختارِ کل سمجھتے ہیں، اُن کو غور کرنا چاہیے کہ آپ ﷺ پر کتنی بڑی مشکل آئی اور آپ نے مشکل کی اِس گھڑی میں کس کو پکارا...؟

کیونکہ جس پر مشکل آئے وہ مشکل کشا نہیں ہوتا، مشکل کشا وہی ہے کہ جس پر کوئی مشکل نہیں آتی اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

اور اِسی طرح ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ

لَدَغَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَقْرَبٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَمِلْحٍ وَجَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَقْرَأُ بِ [قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ] وَ [قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ] وَ [قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ] [1]

''نبی کریم ﷺ کو اِس حال میں بچھو نے ڈس لیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، پس آپ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: اللہ بچھو پر لعنت کرے، نہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو، پھر آپ نے پانی اور نمک منگوایا اور آپ ڈنگ آلودہ جگہ پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور سورت الکافرون، سورت الفلق اور سورت الناس پڑھ رہے تھے۔''

اے اللہ کے بندو! غیر شرعی اور خود ساختہ ہتھ کنڈے اپنانے کی بجائے رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کو اور آپ کے عمل کو اپنے لیے کافی سمجھیں، اِسی میں آپ کی خیر اور آپ کے لیے شفا ہے ورنہ ہم نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے بیمار اور دکھی لوگ شفا کے لیے دکھ مٹانے کے لیے غیروں کے دروازوں پر گئے اور اپنی عزت بھی گنوا بیٹھے۔

رات کو سوتے وقت مُعَوِّذَتَین

رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ پورے قرآن میں سے رسول اللہ ﷺ اپنے روز مرہ کے اَذکار میں، وظائف میں اور دعاؤں میں سب سے زیادہ اہمیت انہیں دو سورتوں کو

[1] السلسلة الصحيحة:848

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے، خود بھی پڑھتے اور صحابہ کو بھی اس کی تلقین کرتے اور پڑھنے کا حکم دیتے تھے، رات کو بستر پر سوتے ہوئے کس قدر زیادہ اہتمام کے ساتھ آپ معوذتین کو پڑھتے تھے، آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گواہی اور اُن کے عمل سے با آسانی سمجھ سکتے ہیں۔

کائنات کی صدیقہ اور عفیفہ ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ) [1]

''رسول اللہ ﷺ رات کو جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے اُن میں آخری تینوں قل پڑھتے ہوئے پھونک مارتے اور پھر اپنے سر اور چہرے سے لے کر پورے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا ہاتھ پھیر لیتے اور آپ ایسا تین مرتبہ کرتے تھے۔''

کیا ہمارا بھی رات کو سوتے وقت معوذات کے ساتھ یہی رشتہ ہے، کیا ہم بھی اسی مسنون طرز عمل کے ساتھ رات کو سوتے ہوئے یہ آخری سورتیں پڑھ کر سوتے ہیں...؟ اور اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ. نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ. فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ. وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ؛ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي [2]

''رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب آپ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ اُس پر آخری تینوں قل پڑھ کر پھونکتے تھے، پس جب آپ بیمار ہوئے جس بیماری میں آپ کی وفات پاک ہوئی تو میں آپ پر پڑھ کر پھونکتی تھی اور چونکہ آپ کے ہاتھوں کی برکت میرے ہاتھوں کی برکت سے بہت زیادہ تھی اس لیے میں آپ کے ہاتھ کو آپ کے وجود پر پھیرتی تھی۔''

[1] صحیح البخاری: 5017 [2] الصحیح لمسلم: 2192

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ہم نے کبھی اپنے پیارے کو اور بیمار کو اسی اہتمام اور اخلاص کے ساتھ دم کیا ہے...؟ اے مسلمانو! یہ بھولا ہوا سبق یاد کر لو یہی اصل کامیابی کا راستہ ہے۔

مُعَوِّذَتَین تجھے کافی ہیں

دُنیاوی زندگی میں قدم قدم پہ مشکلات ہیں، واقف ناواقف کئی دشمن اور حاسد گھات لگائے بیٹھے ہوئے ہیں اِن سب کو ناکام اور نامراد کرنے کے لیے اِن دونوں سورتوں کو صبح وشام تین تین دفعہ پورے اہتمام کے ساتھ پڑھ لیا کریں، دنیا کی کوئی طاقت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

امام عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ: أَصَلَّيْتُمْ؟ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ: قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: قُلْ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ [1]

''ہم ایک بارش والی سخت اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں، پس جب ہم نے آپ کو پالیا تو آپ نے کہا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے، تو میں نے جواب میں کچھ نہ کہا آپ نے تین بار پوچھا اور میں تین بار ہی خاموش رہا اور پھر کہا اے اللہ کے رسول! میں کیا کہوں...؟ آپ نے فرمایا: آخری تینوں قل صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ تجھے ہر چیز سے کافی ہو جائیں گے۔''

جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اس گارنٹی اور بشارت پر یقین نہیں کیا اور اُنہوں نے آفات و بلیات سے بچنے کے لیے شرکیہ طور طریقے اختیار کیے ہیں، ربّ تعالیٰ نے بھی اُن کو ذلیل وخوار کر دیا ہے، مال بچا، نہ وقت بچا اور نہ ہی عزت محفوظ رہی، خدارا! ان دونوں سورتوں سے پیار کرو اور اپنی زندگی کو مبارک بناؤ۔

[1] سنن أبي داؤد: 5082، جامع الترمذي: 3575

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُعَوّذَتَینِ کا اصل پیغام

اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے آپ نے بڑے ہی اختصار اور بڑی ہی جامعیت کے ساتھ قرآن شریف کی آخری دوسورتوں کی تفسیر اور اُن کی اہمیت اور فضیلت پڑھ لی ہے، آخر میں ہم چند لفظوں میں آپ کو اِن دوسورتوں کا اصل پیغام بھی واضح کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ شیطان انسان کا بڑا شاطر اور خطرناک دشمن ہے اُس کی خطرناک اور شاطرانہ چالوں میں سے سب سے بڑی چال یہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اللہ کے بندوں کو شرک کے پھندوں میں پھنسانا چاہتا ہے تاکہ وہ اپنی طرح اللہ کے بندوں کو بھی ہمیشہ کے لیے اللہ کی رحمت سے دور کردے۔

آپ حضرات کا مرتے دم تک ہر لمحہ شیطان کے ساتھ بڑا سخت مقابلہ ہے، ہمہ وقت اُس کی دشمنی کو اور اُس کی گندی خواہشات کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں اور یہ آخری دونوں سورتیں بار بار کثرت کے ساتھ سمجھ کر پڑھتے رہیں اور ہر قسم کے شرک اور تکبر سے ہزار دفعہ اللہ کی پناہ میں آئیں یہی اِن دوسورتوں کا پیغام ہے کہ انسانیت کو اللہ کی پناہ کے علاوہ کوئی چیز پناہ نہیں دے سکتی۔

جو شخص آج بھی قبر والوں کی پناہ میں ہے اور اللہ کے علاوہ مشکلات میں غیروں کو پکارتا ہے اُس کو بری طرح شیطان نے شکست دے دی ہے اُس کو اپنی آخرت کی فکر کر لینی چاہیے، ربّ تعالیٰ ہم سب کو توحید وسنت والا صاف ستھرا اور سچا عقیدہ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

227

اِسم اعظم کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿1﴾

''اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی بہت زیادہ رحم کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

تمام مسلمان دُعا کی اہمیت، حیثیت، افادیت اور فضیلت سے اچھی طرح آگاہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے دُعا کو ہی اصل عبادت قرار دیا ہے اور اِس عبادت کو ہر درجہ بلند کیا ہے۔

اور پھر دُعا کا موضوع اِس لحاظ سے بھی بہت زیادہ دلچسپ رہا ہے کہ دُعا کب قبول ہوتی ہے...؟ کیسے قبول ہوتی ہے...؟ کِن کی قبول ہوتی ہے...؟ اور کِن مبارک الفاظ کی برکت سے قبول ہوتی ہے...؟ اگر اِس حوالے سے قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو ہمارے دین میں ہمیں دُعاؤں کی قبولیت کے اوقات، دُعاؤں کی قبولیت کی جگہ، دُعاؤں کی قبولیت کے انداز و احوال اور دُعاؤں کی قبولیت کے الفاظ بھی بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ بتائے گئے ہیں، شریعت نے دُعاؤں کی قبولیت کے حوالے سے جن الفاظ اور کلمات کا ذِکر کیا ہے اُن کو ''اِسمِ اعظم'' بھی کہا جاتا ہے۔

''اِسمِ اعظم'' کا معنی

اسم کا معنی ''نام'' اور اعظم کا معنی ''بہت بڑا'' یعنی ایسا بہت بڑا مبارک نام کہ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت فوری طور پر جوش میں آجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی صدا کو اُس نام کی برکت سے قبول فرما لیتے ہیں، یہ ''اِسمِ اعظم'' کا نام حدیث شریف میں موجود ہے، دُعا کی قبولیت کا ذریعہ بننے والے کلمات کو رسول اللہ ﷺ نے

﴿1﴾ سورۃ البقرۃ:163

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَز خود ''اِسمِ اعظم'' قرار دیا ہے۔ یعنی یہ ''اِسمِ اعظم'' اصطلاح بعد کی ایجاد نہیں ہے بلکہ یہ مبارک اصطلاح رسول اللہ ﷺ کی مبارک زبان سے نکلی ہے۔

بلکہ حضرات محدثین نے اپنی کتابوں میں اِسم اعظم کے نام سے ''تراجم الابواب'' باندھے ہیں اور پھر اُن کے تحت احادیث کو ذِکر کیا ہے اور اِسی طرح علمائے کرام کی ایک کثیر تعداد نے ''اِسم اعظم'' کے موضوع پر مستقل کتابیں اور رسالے تحریر کیے ہیں جن کی روشنی میں ہم اُمت کو یہ فکر دینا چاہتے ہیں کہ آج کسی گمراہ کو ''اِسم اعظم'' کی آڑ میں شرک و بدعت پھیلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اِس کے متعلق پوری رہنمائی شریعت میں موجود ہے۔

''اِسمِ اعظم'' کی آڑ میں شرک

ہمارے بعض مسلمانوں میں ایک عجیب بلکہ خطرناک ذہن پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں کوئی ایسی چیز مل جائے، پڑھائی مل جائے، ایسا جملہ یا کلمہ مل جائے جس سے ساری چیزیں ہماری مٹھی میں آجائیں، اُن پر ہماری مرضی چلے، ہم جس چیز کو جس طرح، جب اور جیسے گھمانا چاہیں گھمالیں، یعنی وہ تسخیرِ کائنات کے لیے کسی نہ کسی جملے یا چلّے کی تلاش میں رہتے ہیں اور پھر بعض عاملین حضرات اور صوفیائے کرام نے عجیب وغریب الفاظ کے ساتھ ''اِسمِ اعظم'' بنا رکھے ہیں اور مختلف طرح کے چلّے، ٹوٹکے اور منتر وغیرہ بیان کرتے رہتے ہیں حالانکہ ہمارے دین نے ہمیں کہیں بھی کائنات کو مسخر کرنے کا حکم دیا ہے نہ اِس کی ترغیب دی ہے، بلکہ ہمیں ایک باکردار، بااخلاق، باعمل اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا پیروکار بننے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔

''اِسمِ اعظم'' کی آڑ میں ہونے والے شرک، تعویذ گنڈے اور جھوٹ منتروں کا جو کاروبار جاہل عوام میں مشہور کیا جارہا ہے اِس کا ہمارے دین سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

''اِسمِ اعظم'' کیا ہے...؟

یعنی کون سا نام اور کون سا کلمہ زیادہ باعظمت اور بلند و بالا ہے کہ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دُعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اپنے بندوں کے سب جائز کام کردیتے ہیں، اِس سلسلے میں سلف صالحین کے کئی ایک اقوال ہیں جن میں سے چودہ اقوال حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں ذِکر کیے ہیں، بیس اقوال کا تذکرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے کیا ہے اور کم و بیش چالیس کے قریب اقوال کا تذکرہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے ''تحفۃ الذاکرین'' میں کیا ہے۔ ہم اُن اقوال میں سے نہایت اختصار کے ساتھ پانچ اقوال کا تذکرہ کرتے ہیں۔

1 ''اللہ''

سلف صالحین کی ایک کثیر تعداد نے دُنیا و آخرت کے خالق و مالک کے ذاتی نام ''اللہ'' کو ''اِسمِ اعظم'' قرار دیا ہے،[1] ہمارے پیارے خالق و مالک کے پیارے ذاتی نام ''اللہ'' میں وہ خاصیت ہے جو کسی دوسرے نام میں نہیں ہے، لہٰذا جو شخص اپنی دُعا میں اپنے سچے معبود کے ذاتی نام ''اللہ'' کا تکرار کرتا ہے تو پیارے خالق و مالک اپنے بندے کی دعا کو قبول فرما لیتے ہیں اور یہ اللہ ''اِسمِ اعظم'' یعنی سب سے بڑا عزت و عظمت والا نام ہے۔

2 ''ربِّ ربِّ''

بعض اہل علم بلکہ صحابہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ''ربّ'' یہ ''اِسمِ اعظم'' ہے جو شخص اپنی دُعا میں اِس مبارک صفاتی نام کا تکرار کرتا ہے اور اِس کا بار بار ذِکر کر کے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندے کی دُعا کو قبول کر لیتے ہیں، امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو درداء اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حسن درجہ کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ

أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: ''اِسْمُ اللّٰهِ الْأَكْبَرُ'' رَبِّ رَبِّ [2]

''بے شک وہ دونوں فرمایا کرتے تھے کہ ''اِسمِ اعظم'' رَبِّ ربّ ہے۔''

اور اگر لفظ ''ربّ'' پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کی اکثر دُعاؤں کے آغاز میں یہی مبارک صفاتی نام استعمال ہوا ہے، یعنی نبیوں اور رسولوں کی جتنی مقبول دُعائیں ہیں اُن میں سے اکثر دُعاؤں کے شروع میں آپ کو یہ صفاتی نام نظر آئے گا، اِس لیے یہ صفاتی نام ''اِسمِ اعظم'' ہے اِس کے ساتھ اگر صدقِ دِل سے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندے کی دعا کو ضرور از ضرور شرفِ قبولیت عطا کرتے ہیں۔

[1] کتاب التوحید لابن مندۃ: 21/2، تحفۃ الأحوذی: 446/9

[2] (المصنف: 273/10، 32/14، وسندہ حسن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 الحی القیوم

اہل علم کی ایک جماعت کے ہاں اللہ تعالیٰ کے یہ دونوں صفاتی نام ''الحی القیوم'' اسم اعظم ہیں، الحی کا معنی ہے ہمیشہ زندہ رہنے والا، زندگی دینے والا اور القیوم کا معنی ہے قائم رہنے والا اور سب کو قائم رکھنے والا۔

یہ دونوں نام اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنیادی صفات ہیں اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے جتنے نام ہیں اُن سب کا مدار انہیں پر ہے، روحانی دُنیا کے عظیم امام حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے انہیں دونوں ناموں کو ''اسم اعظم'' قرار دیا ہے اور ساتھ فرمایا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے یہ کہ دونوں نام ''اسم اعظم'' ہیں۔ [1]

ماضی قریب کے سعودی عرب کے ایک بہت بڑے عالم علامہ محمد بن صالح عثیمین، آپ رحمہ اللہ بہت بڑے فقیہ اور مفتی تھے، آپ رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں کہ

وَهَذَانِ الاسْمَانِ هُمَا الاسْمُ الأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ اللّٰهُ بِهِ أَجَابَ [2]

''یہی دونوں نام ایسے ''اسم اعظم'' ہیں جب ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے تو وہ قبول فرما لیتے ہیں۔''

4 ذوالجلال والاکرام

ایک قول کے مطابق یہ مبارک جملہ ''اسم اعظم'' ہے اور اس مبارک جملے ''ذوالجلال والاکرام'' کا معنی ومفہوم بہت عظیم ہے۔ ایک مسلمان اپنے ہاتھ اٹھا کر، حد درجہ بے بسی کا اظہار کر کے اپنے اللہ کو پکارتے ہوئے کہتا ہے، اے جلالت والے، بزرگی والے، شان والے، عزت والے اور عزت دینے والے اللہ میری دُعاؤں کو قبول فرما اور اس کلمہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا حکم بھی ہے کہ دُعا وغیرہ مانگتے ہوئے یہ کلمہ تکرار، اصرار اور پوری محبت کے ساتھ پڑھا کرو، حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

---

[1] زاد المعاد: 203/1، مدارج السالکین میں حافظ صاحب نے لکھا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے یہ دونوں مبارک نام ہمیشگی سے پڑھتا رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے دل کو عجیب طاقت اور زندگی عطا کرتے ہیں

[2] شرح العقیدۃ الواسطیۃ: 166/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [1]

''چمٹ کر، ٹک کر کثرت کے ساتھ ''ذوالجلال والاکرام'' پڑھو۔''

اِس ترغیب کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص پورے شوق کے ساتھ اپنی دعا میں چمٹ کر پورے یقین کے ساتھ یہ مبارک کلمہ پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا کو قبول فرما لیتے ہیں۔

شاید اِسی روایت اور اِس جملے کے معنی کی عظمت کو دیکھتے ہوئے بعض اہل علم نے اِس کو ''اِسم اعظم'' قرار دیا ہے۔

5 اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی ایک نام

شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ اور امام ابن باز رحمہ اللہ سمیت کئی عارف باللہ علمائے کرام کا کہنا ہے کہ ''اِسم اعظم'' میں جو لفظ ''اعظم'' ہے وہ عظیم کے معنی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے تمام صفاتی نام عظیم سے عظیم تر ہیں اِن عظیم ناموں میں سے اپنے حالات کے مطابق جس نام کو بھی لے کر اخلاص کے ساتھ پکارا جائے وہی نام ''اِسم اعظم'' بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دُعا کو قبول فرما لیتے ہیں۔ [2]

یہ قول بھی بلاشبہ اپنی جگہ اہمیت کا حامل ہے، لیکن آیئے! ہم اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے چار ایسی صحیح اور مقبول روایات پیش کرتے ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص کلمات کو اپنی زبانِ رسالت سے ''اِسم اعظم'' قرار دیا ہے اور اگر غور کیا جائے تو پہلے پانچ اقوال میں جن ناموں کا ذِکر ہوا ہے وہ سارے کے سارے آنے والی دُعاؤں میں موجود ہیں۔

1 بلاشبہ اِس نے ''اِسم اعظم'' سے سوال کیا

سب سے پہلے میں آپ کے سامنے وہ صحیح احادیث پیش کروں گا کہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند مبارک کلمات کو ''اِسم اعظم'' قرار دیا ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ''اِسم اعظم'' کے باب میں یہ کلمات سب سے زیادہ معتبر ترین ہیں، اپنی دُعاؤں میں اِن کلمات کو پورے یقین اور شوق سے پڑھیں اللہ تعالیٰ آپ کی دُعاؤں کو قبول

[1] جامع الترمذی: 3524، مسند احمد: 17596، إسنادہ حسن

[2] مجموع الفوائد، ص: 250، حاشیۃ فقہ الأدعیۃ: 155/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں گے، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ

سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. الْأَحَدُ الصَّمَدُ. الَّذِي لَمْ يَلِدْ. وَلَمْ يُولَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ)) فَقَالَ: قَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ. الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى. وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ [1]

''نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سنا وہ کہہ رہا تھا اے اللہ! میں آپ سے اِس گواہی کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ آپ ہی میرے ایسے اللہ ہیں کہ جن کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، آپ اکیلے اور ایسے باکمال، بے عیب اور بے نیاز ہیں کہ جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ ہی کوئی اُس کی برابری کرنے والا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اِس نے ایسے ''اِسم اعظم'' کے ساتھ سوال کیا ہے جب اُس کے ذریعے مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اُس کے ذریعہ پکارا جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔''

ابوداؤد شریف میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے اُس شخص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

لَقَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ بِالِاسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى. وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ [2]

''البتہ تحقیق تو نے اللہ سے ایک ایسے نام کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب بھی اُس کے ذریعے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب بھی اِس کے ساتھ دُعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔''

اور ترمذی شریف میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ. وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى [3]

''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تحقیق اُس نے ایسے ''اِسم اعظم'' کے ساتھ مانگا ہے جب اُس کے ساتھ پکارا جائے وہ قبول کرتا ہے اور جب اُس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔''

[1] مسند احمد 22965 [2] سنن ابی داود 1494 [3] جامع الترمذی 3475

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ غور فرمالیں! کہ نبی کریم ﷺ نے تین باتیں اِرشاد فرمائی ہیں۔

1 اِن کلمات کو ''اِسم اعظم'' قرار دیا ہے، لہٰذا اب کسی کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے کہ وہ یہ جملہ بول کر لوگوں کو یرغمال کرے کہ میرے پاس ایک خاص ''اِسم اعظم'' ہے جس کے ذریعے میرے سب کام ہوتے ہیں اور اُس کے ذریعے میں سب کام کروالیتا ہوں، ایسے سارے دعوے مبالغہ آمیزی کے علاوہ کچھ نہیں ہیں، آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو کھلے عام ''اِسم اعظم'' کے متعلق اِرشاد فرمادیا ہے۔

2 آپ نے فرمایا اِن کلمات کو پڑھ کر جو بھی جائز اور حلال پورے یقین کے ساتھ مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں، بشرطیکہ بندہ پورے یقین کے ساتھ پڑھے اور قبولیت کے سارے رنگ اور انداز سمجھتا ہو۔

3 اِن کلمات کے ذریعے جب بھی دُعا کی جائے اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں، یعنی دُعاؤں کو اللہ کی بارگاہ میں قبول کروانے کے لیے یہ کلمات بہت زیادہ معاون اور مبارک ثابت ہوتے ہیں۔

لہٰذا ہم کو ''اِسم اعظم'' کے لیے در در کے دھکے نہیں کھانے چاہئیں اور نہ ہی اِس کے لیے بے چین ہونا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت پر یہ سب احسانات فرمادیئے ہیں۔

2 اللہ کی قسم! اِس نے ''اِسم اعظم'' سے پکارا ہے

''اِسم اعظم'' کے حوالے سے جو دوسری معتبر روایت ہے اُس کے الفاظ بھی پہلی روایت کے قریب قریب ہیں، البتہ کچھ معمولی فرق ہے اور الفاظ میں مزید حسن اور برکت ہے، خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَلْقَةِ. وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي. فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ جَلَسَ وَتَشَهَّدَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ. بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ. ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. يَا حَيُّ. يَا قَيُّومُ. إِنِّي أَسْأَلُكَ)). فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا؟ " قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. لَقَدْ دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ. وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى [1]

[1] مسند أحمد: 12611

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھا اور ایک آدمی کھڑا نماز پڑھ رہا تھا پس جب اُس نے رکوع اور سجدہ کیا اور تشہد میں بیٹھا تو اُس نے ایک دُعا کی اور کہا اے اللہ! میں آپ سے اِس عقیدے کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ سب تعریفیں آپ کے لیے ہیں آپ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، آپ بہت زیادہ احسان کرنے والے ہیں، زمین و آسمان کو انوکھا بنانے والے ہیں، جلالت و عزت والے ہیں، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، زندگی دینے والے، قائم رہنے والے، قائم رکھنے والے بلاشبہ میں آپ ہی سے سوال کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صحابہ! کیا تم جانتے ہو کس چیز کے ساتھ اِس نے دُعا کی؟ اُنہوں نے کہا اللہ اور اُس کے رسول خوب جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، البتہ تحقیق اُس نے اللہ کو ایسے ''اِسم اعظم'' سے پکارا ہے کہ جب اُس کے ساتھ دُعا کی جائے وہ قبول کرتا ہے اور اُس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔''

اور ابوداؤد شریف کے الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا:

لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ. وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى [1]

''البتہ تحقیق اُس نے ایسے ''اِسم اعظم'' سے اللہ کو پکارا ہے کہ جب اُس کے ساتھ پکارا جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اُس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔''

یہ کلمات بھی بہت اونچے ہیں اور بلاشبہ ''اِسم اعظم'' ہیں، اِن کے مطابق اپنا عقیدہ بنائیں، اِس کے مطابق اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اُس کے کمالات پر یقین رکھتے ہوئے اِن کلمات کو اپنی دُعاؤں سے پہلے پڑھیں، اللہ تعالیٰ آپ کی دُعاؤں کو قبول فرمائیں گے۔

3 ''اِسم اعظم'' تین چیزوں میں ہے

''اِسم اعظم'' کے حوالے سے ایک تیسری روایت بھی ہے جس کو محدثین کی ایک جماعت نے حسن قرار دیا ہے وہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

[1] سنن أبي داؤد: 1495

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ فِي سُوَرٍ ثَلَاثٍ: الْبَقَرَةِ. وَآلِ عِمْرَانَ. وَطه [1]

''اللہ کا وہ ''اسم اعظم'' جس کے ساتھ جب دُعا کی جائے تو وہ قبول کر لیتا ہے وہ تین سورتوں میں ہے، بقرہ، آل عمران، طٰہٰ۔''

سورت بقرہ میں جو ''اسم اعظم'' ہے وہ آیت الکرسی یا اُس کا پہلا ٹکڑا ہے، اسی طرح سورت آل عمران کی دوسری آیت ''اسم اعظم'' ہے اور اسی طرح سورت طٰہٰ کی آیت نمبر 111 (وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ) [2] میں ''اسم اعظم'' ہے۔

اسی حدیث کے پیش نظر امام ابن تیمیہ، امام ابن القیم اور شیخ محمد عثیمین رحمہم اللہ نے یا حی یا قیوم کو ''اسم اعظم'' قرار دیا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے یہ دو عظیم نام بہت زیادہ بلند حیثیت والے ہیں اور انہیں دو ناموں پر اللہ تعالیٰ کی باقی صفات کی بنیاد ہے، دِل کی زندگی اور مشکلات سے بچاؤ کے لیے ان ناموں کا ذِکر اور وِرد اپنی مثال آپ ہے، ان دونوں ناموں کو اپنی زندگی کا معمول بنالیں، عرش والا اللہ آپ کو کبھی مایوس نہیں کرے گا۔

4 ''اسم اعظم'' اِن دو آیتوں میں ہے

''اسم اعظم'' کے حوالے سے چوتھی اور آخری روایت کہ جس کی سند میں کمزوری کے باوجود اُس کے شاہد کے پیشِ نظر بعض محدثین نے اُس کو حسن قرار دیا ہے، اُس روایت کو سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ((وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ)) وفاتحة سورة آل عمران، ((الم اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

[1] سنن ابن ماجه 3856، مشكل الآثار: 162/1، حديث 176، تحفة الذاكرين، ص: 70، السلسلة الصحيحة: 746، اس حدیث کو امام مناوی، امام البانی اور شیخ عبدالعزیز نے حسن قرار دیا ہے۔

[2] ہمیشہ زندہ رہنے والی، قائم رہنے والی ذات کے آگے سب چہرے جھک گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَيُّ الْقَيُّومُ)) إِنَّ فيهما اسمُ اللّٰهِ الأعظمُ [1]

''اللہ کا ''اِسم اعظم'' مندرجہ ذیل دو آیتوں میں ہے اور تمہارا الٰہ ایک الٰہ ہے، اُس کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ بہت زیادہ رحم کرنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے اور سورت آل عمران کا آغاز، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا، قائم رہنے والا ہے، بلاشبہ اِن دونوں میں ''اِسم اعظم'' ہے۔''

اپنی دُعا میں اِن دو آیتوں کو بھی اہتمام سے پڑھا کریں، یہ ''اِسم اعظم'' ہیں اور ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ دُعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔

نہایت دُکھ کی بات

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ''اِسم اعظم'' کے حوالے سے پوری شریعت میں جو درجہ قبول کو چیزیں پہنچتی ہیں وہ ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے ہم نے باحوالہ نقل کر دی ہیں، لہٰذا وہ چیزیں جو علی الاطلاق ضعیف اور غیر ثابت ہیں، اُن کو بیان کرنے سے گریز کریں۔ نہایت دُکھ کی بات یہ ہے کہ ''اِسم اعظم'' کی آڑ میں لوگوں کو عجیب و غریب فریب دے رکھے ہیں، بلکہ لوگوں کو یرغمال کیا ہوا ہے اور اِس مقدس نام کی آڑ میں ایسے ایسے شرکیہ اور گھٹیا جملے بنا رکھے ہیں کہ جن کے پڑھنے سے مسلمان کا اِسلام بچتا ہے نہ ہی ایمان۔

پیارے مسلمان بھائیو! دُنیا کے چھوٹے چھوٹے معاملات میں تحقیق کرتے ہو دین کے معاملات میں بھی تحقیق کیا کرو ہر بات کو سننے اور پڑھنے کے بعد قرآن وحدیث کے ترازو پر پرکھا کرو۔

یہ تو شیطانی سوچ ہے

''اِسم اعظم'' پڑھ کر بھی ہم اللہ کے سامنے اُس کی توحید کا اقرار کرتے ہوئے، اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہیں لیکن کئی لوگ اِس لیے ''اِسم اعظم'' ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ وہ لوگوں کے دِلوں کو اپنے کنٹرول میں کریں اور اُس کے ذریعے غیب کی خبریں حاصل کریں یہ سارے طور طریقے اور اِس طرح کی ساری سوچیں خالص شیطانی ہیں، دین ہمیں اِس طرح کی نیت رکھ کر کوئی پڑھائی پڑھنے کی اجازت نہیں دیتا اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

[1] مسند احمد: 27611، سنن ابی داؤد: 1496، جامع الترمذی: 3478، سنن ابن ماجه: 3855، المعجم الکبیر: 440، سنن الدارمي 3432، اس روایت کی سند میں ایک راوی عبیداللہ بن اَبی زیاد ضعیف ہے لیکن اس روایت کو اس کے شاہد کی بنا پر امام ترمذی نے حسن صحیح قرار دیا ہے اور شیخ عبدالعزیز بن محمد نے حسن قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے، فالحدیث حسن بالشواهد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

239

اسمائے حسنیٰ کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝ [1]

''اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اُس کے لیے بہت خوبصورت نام ہیں۔''

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ [2]

''اور اللہ کے لیے بہت خوبصورت نام ہیں اُن کے ساتھ اُس سے دُعا کرو اور اُن لوگوں سے کنارہ کش ہو جاؤ جو اللہ کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں وہ اپنے اعمال کا عنقریب بدلہ دیئے جائیں گے۔''

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ [3]

''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے وہی رحمٰن رحیم ہے، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی بادشاہ ہے، نہایت پاکیزہ، سلامتی دینے والا، امان دینے والا، نگہبان، بڑا غالب آنے والا، بڑی طاقت والا، کبریائی کا مالک، پاک ہے اللہ اِس شرک سے جو لوگ کرتے ہیں وہی اللہ ہی خالق، ابتدا سے پیدا کرنے والا اور شکلیں بنانے والا ہے جس کے لیے حسین ترین نام ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اُس کی تسبیح کرتے ہیں وہ بڑا غالب آنے والا اور نہایت حکمت والا ہے۔''

[1] سورۃ طٰہٰ:8 [2] سورۃ الاعراف:180 [3] سورۃ الحشر:22-24

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ شخص جاہل نہیں جو سکول اور کالج کی تعلیم حاصل نہیں کرتا ہے بلکہ حقیقت میں جاہل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جاہل ہے نہ اُس کو اللہ تعالیٰ کے پیارے ناموں کا علم ہے اور نہ ہی اُس کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق کوئی آگاہی ہے، ہم اِس موضوع پر تفصیل کے ساتھ مستقل کتاب میں لکھیں گے مگر یہاں پر بڑے ہی اختصار سے اللہ تعالیٰ کے ''اسمائے حسنیٰ'' کی اہمیت اور اُس کے چند فضائل پر خصوصی توجہ فرمالیں۔

1 اللہ کی اصل پہچان اُس کے پیارے نام

اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت اور پہچان حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نام ہیں، اُن پر غور کرے، اُن کو سمجھے اور اُن کے مطابق اپنا عقیدہ بنائے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک دفعہ مشرکین نے آپ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ ہمارے سامنے اپنے رب کا ''نسب نامہ'' بیان کرو تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاخلاص نازل فرمائی جس میں اُس کے پیارے ناموں اور پیاری صفات کا نہایت ہی اختصار کے ساتھ تذکرہ ہے۔ [1]

2 ہر عبادت کی بنیاد اللہ کے پیارے نام

اِنسان کی پیدائش کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اللہ کی عبادت اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اللہ تعالیٰ کی معرفت نہ ہو، ہم نے دیکھا ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں ہے اُن کی عبادت میں بھی لذت نہیں ہے بلکہ اُن کو سرے سے عبادت کے ساتھ کوئی لگاؤ ہی نہیں ہے اگر کوئی نماز روزے کا معاملہ ہے بھی تو وہ صرف اور صرف عادت کی حد تک ہے۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی تنہائی پاک کریں اور اُس کو عبادت کی لذت نصیب ہو تو اُس کے لیے کرنے والا سب سے پہلا کام وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ناموں کی پہچان ہے، جب ناموں کی پہچان ہو گی تو اللہ تعالیٰ کی قدرت، عزت، عظمت اور سلطنت کا پتہ چلے گا جس سے اِنسان کا دِل اُس کی عبادت کے جذبات کے ساتھ بھر جائے گا۔

[1] جامع الترمذی: 3364، إسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 اسمائے حسنیٰ سے اللہ کی محبت کا حصول

قرآن وحدیث کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے پیارے ناموں سے محبت رکھتا ہے، اُن کو یاد کرتا ہے اور اُن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی سچی پہچان حاصل کرتا ہے، ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ محبت فرماتے ہیں۔ اِس سلسلے میں بہت زیادہ روایات ہیں اُن میں سے صرف ایک کے ذکر پر ہی ہم اکتفا کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا اور وہ امیر جب بھی اُن کو نماز کرواتا تو سورت اخلاص پڑھتا جب قافلے والے واپس آئے تو اُنہوں نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا یہ شخص ہر رکعت کے آخر میں سورت اخلاص پڑھتا رہا اور ہم نے اِس سے پوچھا کہ تو ایسا کیوں کرتا ہے؟ تو اُس نے کہا۔

لَأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ [1]

''کیونکہ یہ رحمٰن کی صفت ہے۔''

اور میں سورت کا پڑھنا بہت زیادہ پسند کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِس کو بتلا دو بلاشبہ اِس وجہ سے اللہ بھی تجھ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اور یہ محبت تجھے اللہ کی جنت میں لے جائے گی۔

اِس واقعہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص رحمٰن کی صفات سے محبت کرتا ہے اور جس کو اللہ کے ناموں سے عقیدت ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ بھی ایسے شخص سے محبت کرتے ہیں۔

4 دُعا کی قبولیت کا راز اللہ کے پیارے نام

ہر مسلمان کی یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دُعاؤں کو قبول کرے، وہ اپنی دُعاؤں کی قبولیت کے لیے ہر طرح کی کوشش جاری رکھتا ہے اور اگر قرآن وحدیث کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ دُعا کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی دُعا کو قبول فرما لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنے ناموں کے ساتھ دُعا کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ [2]

[1] صحیح البخاری: 774، 7375 [2] سورۃ الاعراف: 180

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور اللہ کے لیے بہت زیادہ خوبصورت نام ہیں اُن کے ساتھ اُس سے دُعا کرو اور اُن لوگوں سے کنارہ کش ہو جاؤ جو اللہ کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں وہ اپنے اعمال کا عنقریب بدلہ دیئے جائیں گے۔''

قرآن شریف کی اِس آیت کی روشنی میں اگر رسول اللہ ﷺ کی دُعاؤں کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس نعمت کو طلب کرتے تھے اُس نعمت کے ساتھ موافقت رکھنے والے نام کے ذِکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے وہ نعمت مانگا کرتے تھے، مثال کے طور پر اگر شفا لینی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ آپ شفا دے دیں کیونکہ آپ ہی شافی ہیں، آپ کے علاوہ کوئی شفا دینے والا نہیں اور اِسی طرح اور قرآن میں بھی دُعا کا یہ اسلوب بتایا گیا ہے جیسے ''وقل ربّ اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔''

الغرض دُعا کی قبولیت کے لیے اِس سے مناسبت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کا پیارا نام ذِکر کرتے سے دُعائیں قبول کر لی جاتی ہیں۔

5 اللہ کی جنت اور اُس کے پیارے نام

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ناموں کو اور آپ کی بے مثال صفات کو کوئی نبی اور ولی بھی شمار نہیں کر سکتے البتہ ایک صحیح حدیث کے مطابق جو شخص اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام اچھی طرح یاد کر لیتا ہے اور اُن کے مطابق عقیدہ بنا لیتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو جنت عطا فرمائیں گے۔ [1]

یہاں ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ مندرجہ ذیل نام رٹہ لگا کر حفظ کر لینے سے اور پھر اُن کو روزانہ دہرا لینے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، اللہ کے ناموں سے اُسی شخص کو خیر ملتی ہے جو سب سے پہلے اِن کی معرفت حاصل کرتا ہے، اِن پیارے ناموں کی پہچان کرنے کے بعد اُن کے مطابق اللہ کی ذات کے متعلق اپنا عقیدہ بناتا ہے اور یہی اِس وقت، وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے کیونکہ بعض لوگوں میں اللہ کے نام رٹنے کا شوق تو موجود ہے مگر نہ اُن کی معرفت ہے اور نہ ہی اُن کے مطابق عقیدہ ہے، اللہ تعالیٰ سے ہماری دُعا ہے کہ وہ ہمیں مندرجہ ذیل نام پوری معرفت اور بصیرت کے ساتھ یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

[1] صحیح البخاری: 2736

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1	اَللّٰهُ	اللہ	سورۃ الفاتحۃ:1
2	اَلْاَحَدُ	اکیلا ، یکتا ، تنہا	سورۃ الاخلاص:1
3	اَلْاَعْلٰی	بلندوبالا ، اُونچا ، برتر	سورۃ الأعلیٰ:1
4	اَلْاَكْرَمُ	بہت زیادہ عزت والا، کرم والا	سورۃ العلق:3
5	اَلْاِلٰهُ	عبادت اور محبت کے لائق	سورۃ الحدید:3
6	اَلْاَوَّلُ	سب سے پہلے وجود رکھنے والا	سورۃ الحدید:3
7	اَلْاٰخِرُ	سب کے بعد وجود رکھنے والا	سورۃ الحدید:3
8	اَلظَّاهِرُ	سب سے ظاہر	سورۃ الحدید:3
9	اَلْبَاطِنُ	سب سے پوشیدہ	سورۃ الحدید:3
10	اَلْبَارِئُ	جان ڈالنے والا، پیدا کرنے والا	سورۃ الحشر:24
11	اَلْبَرُّ	بہت اچھا سلوک کرنے والا	سورۃ الطور:28
12	اَلْبَصِيْرُ	نہایت دیکھنے والا	سورۃ الشوریٰ:11
13	اَلتَّوَّابُ	بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا	سورۃ البقرۃ:160
14	اَلْجَبَّارُ	اپنی مرضی چلانے والا، زبردست	سورۃ الحشر:23
15	اَلْحَافِظُ	حفاظت کرنے والا	سورہ یوسف:64
16	اَلْحَسِيْبُ	پورا حساب لینے والا	سورۃ النساء:6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

17	اَلْحَفِيْظُ	نہایت حفاظت کرنے والا	سورۃ الشوریٰ:6
18	اَلْحَفِيُّ	بہت زیادہ مہربان	سورہ مریم:47
19	اَلْحَقُّ	برحق ، حق والا ، سچا	سورۃ الحج:62
20	اَلْمُبِيْنُ	ظاہر کرنے والا	سورۃ النور:25
21	اَلْحَكِيْمُ	نہایت حکمت والا	سورۃ الانعام:18
22	اَلْحَلِيْمُ	نہایت برداشت کرنے والا	سورۃ البقرۃ:225
23	اَلْحَمِيْدُ	بے حد تعریف والا	سورہ ابراھیم:1
24	اَلْحَيُّ	خود زندہ، زندگی دینے والا	سورۃ البقرۃ:255
25	اَلْقَيُّوْمُ	خود قائم، قائم رکھنے والا	سورۃ البقرۃ:255
26	اَلْخَبِيْرُ	بہت زیادہ باخبر	سورۃ الملک:14
27	اَلْخَالِقُ	پیدا کرنے والا	سورۃ الحشر:24
28	اَلْخَلَّاقُ	بہت پیدا کرنے والا	سورۃ الحجر:86
29	اَلرَّؤُوْفُ	بہت زیادہ شفقت والا	سورۃ التوبہ:117
30	اَلرَّحْمٰنُ	بہت رحم کرنے والا	سورۃ الفاتحۃ:3
31	اَلرَّحِيْمُ	ہمیشہ رحم کرنے والا	سورۃ الفاتحۃ:3
32	اَلرَّزَّاقُ	بہت رزق دینے والا	سورۃ الذاریات:58
33	اَلرَّقِيْبُ	پورا نگہبان، نگران	سورۃ الاحزاب:52
34	اَلسَّلَامُ	سراسر سلامتی	سورۃ الحشر:23
35	اَلسَّمِيْعُ	بہت زیادہ سننے والا	سورۃ البقرۃ:127

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

36	اَلشَّاكِرُ	قدردان	سورة النساء:147
37	اَلشَّكُوْرُ	بہت زیادہ قدردان	سورة الفاطر:30
38	اَلشَّهِيْدُ	گواہ ، اطلاع رکھنے والا	سورة الجادلة6
39	اَلصَّمَدُ	بےعیب ، بےنیاز ، داتا	سورة الاخلاص:2
40	اَلْعَالِمُ	ہر چیز کو جاننے والا	سورة الانبياء:81
41	اَلْعَزِيْزُ	نہایت غلبے والا	سورة البقره:260
42	اَلْعَظِيْمُ	نہایت عظمت والا	سورة البقره:255
43	اَلْعَفُوُّ	نہایت درگزر کرنے والا	سورة النساء:149
44	اَلْعَلِيْمُ	بہت زیادہ علم والا	سورة الانعام:96
45	اَلْعَلِيُّ	نہایت بلندی والا	سورة الانعام:96
46	اَلْغَفَّارُ	بہت معاف کرنے والا	سوره ص:66
47	اَلْغَفُوْرُ	ہمیشہ معاف کرنے والا	سورة البقره:218
48	اَلْغَنِيُّ	بڑا بےپروا، بےنیاز	سورة الفاطر:15
49	اَلْفَتَّاحُ	بہت زیادہ کھولنے والا	سورة السبا:26
50	اَلْقَادِرُ	قدرت والا	سورة الانعام:65
51	اَلْقَاهِرُ	غلبےوالا ، طاقتور	سورة الانعام:18
52	اَلْقُدُّوْسُ	نہایت پاک	سورة الحشر:23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

53	اَلْقَدِيْرُ	نہایت قدرت والا	سورۃ الروم:54
54	اَلْقَرِيْبُ	حددرجہ قریب ، نزدیک	سورہ سبا:50
55	اَلْقَوِيُّ	نہایت قوت والا	سورۃ الشوریٰ:19
56	اَلْقَهَّارُ	بڑا زبردست طاقتور	سورۃ ابراھیم:48
57	اَلْكَبِيْرُ	نہایت بڑائی والا	سورۃ الرعد:9
58	اَلْكَرِيْمُ	بہت زیادہ کرم والا ، سخی	سورۃ النمل:40
59	اَللَّطِيْفُ	باریک بین ، نرمی کرنے والا	سورۃ الانعام:103
60	اَلْمُؤْمِنُ	امن دینے والا	سورۃ الحشر:23
61	اَلْمُتَعَالِيْ	نہایت بلند	سورۃ الرعد:9
62	اَلْمُتَكَبِّرُ	بڑائی والا ، تکبّر والا	سورۃ الحشر:23
63	اَلْمَتِيْنُ	نہایت مضبوط قوت والا	سورۃ الذاریات:58
64	اَلْمُجِيْبُ	قبول کرنے والا	سورۃ ھود:93
65	اَلْمَجِيْدُ	نہایت بزرگی ، شان والا	سورۃ البروج:15
66	اَلْمُحِيْطُ	احاطہ کرنے والا گھیرنے والا	سورۃ النساء:126
67	اَلْمُصَوِّرُ	شکل بنانے والا	سورۃ الحشر:23
68	اَلْمُقْتَدِرُ	نہایت قدرت والا	سورۃ القمر:55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

69	اَلْمُقِيْتُ	نگرانی کرنے والا، روزی دینے والا	سورۃ النساء:85
70	اَلْمَلِكُ	بادشاہ	سورۃ الحشر:23
71	اَلْمَلِيْكُ	عظیم بادشاہ	سورۃ القمر:55
72	اَلْمَوْلٰى	مالک، آقا مددگار	سورۃ الانفال:40
73	اَلْمُهَيْمِنُ	پورا نگران	سورۃ الحشر:23
74	اَلنَّصِيْرُ	نہایت مددگار	سورۃ الانفال:40
75	اَلْوَاحِدُ	ایک، اکیلا	سورہ غافر:16
76	اَلْوَارِثُ	وارث ، اصلی مالک	الحجر:23، الانبیاء:89
77	اَلْوَاسِعُ	وسعت والا	سورۃ النساء:130
78	اَلْوَدُوْدُ	نہایت پیار کرنے والا	سورۃ البروج:14
79	اَلْوَكِيْلُ	اچھا کارساز	سورۃ النساء:81
80	اَلْوَلِيُّ	دوست ، مددگار	سورۃ الشوریٰ:28
81	اَلْوَهَّابُ	بہت زیادہ دینے والا	سورہ آل عمران:8

صحیح احادیث کی روشنی میں 18 نام

82	اَلْجَمِيْلُ	نہایت خوبصورت	الصحیح لمسلم:91
83	اَلْجَوَادُ	نہایت سخی ، فیاض	جامع الترمذی:2495

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

84	اَلْحَكَمُ	فیصلہ کرنے والا	السنن لأبی داؤد: 4955
85	اَلْحَيِيُّ	نہایت حیاء والا	السنن لأبی داؤد: 4012
86	اَلرَّبُّ	پرورش کرنے والا	الصحیح لمسلم: 479
87	اَلرَّفِيْقُ	نہایت نرمی والا	صحیح البخاری: 6927
88	اَلسُّبُّوْحُ	نہایت پاکیزہ	الصحیح للمسلم: 487
89	اَلسَّيِّدُ	سردار ، بادشاہ ، آقا	السنن لأبی داؤد: 4806
90	اَلشَّافِيْ	شفا دینے والا	صحیح البخاری: 8742
91	اَلطَّيِّبُ	پاک ، پاکیزہ	الصحیح لمسلم: 1015
92	اَلْقَابِضُ	قبضے والا ، کنٹرول کرنے والا	السنن لأبی داؤد: 3451
93	اَلْبَاسِطُ	کھولنے والا	السنن لأبی داؤد: 3451
94	اَلْمُقَدِّمُ	آگے کرنے والا	صحیح البخاری: 1120
95	اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے کرنے والا	صحیح البخاری: 1120
96	اَلْمُحْسِنُ	احسان کرنے والا	صحیح الجامع: 1823
97	اَلْمُعْطِيْ	عطا کرنے والا	صحیح البخاری: 8292
98	اَلْمَنَّانُ	بہت زیادہ احسان کرنے والا	السنن لأبی داؤد: 1495
99	اَلْوِتْرُ	وتر ، یکتا ، اکیلا	صحیح البخاری: 6410

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

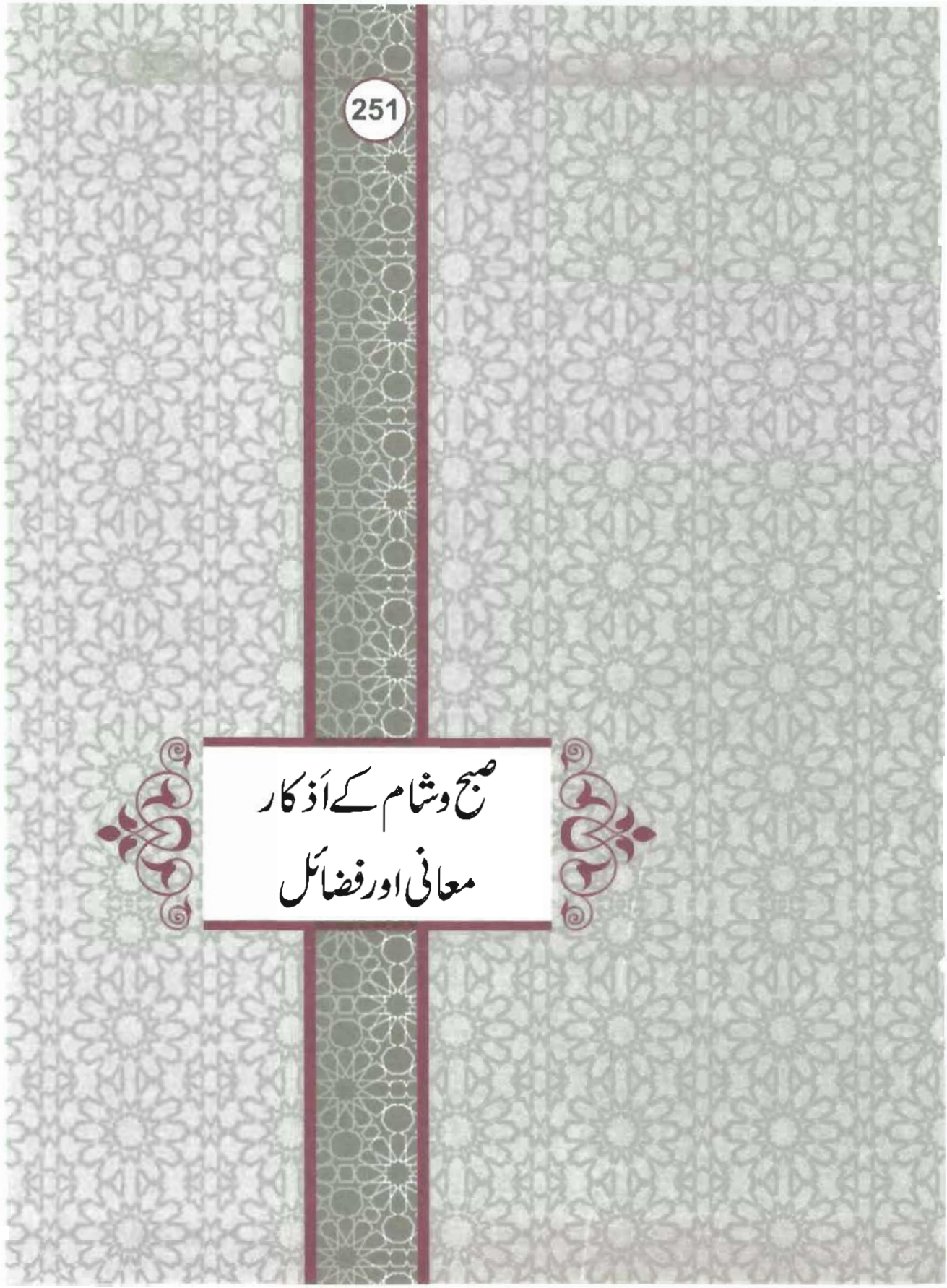

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ [1]

''اور اپنے ربّ کو اپنے دِل میں عاجزی اور خوف سے اور دھیمی آواز میں صبح وشام یاد کرو اور غافل لوگوں میں سے نہ ہو۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ دِن رات کا نظام قائم کیا ہے اور ہمیں ہر صبح وشام پڑھنے کے لیے اَذکار بھی بتلائے ہیں، بلا مبالغہ قرآن شریف میں کئی ایک مقامات پر صبح وشام کے اَذکار کا حکم دیا گیا ہے اور اِسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی ساری زندگی پورے اہتمام کے ساتھ صبح وشام کے اَذکار پر پابندی فرمایا کرتے تھے اور اگر صبح وشام کے اَذکار پر غور کیا جائے، تو اِس میں رحمت ہی رحمت اور جنت ہی جنت ہے۔

1 صبح وشام کے اَذکار اور عقیدہ توحید

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہر صبح اور شام پڑھنے کے لیے جو اَذکار بتلائے ہیں اگر اُن پر غور کیا جائے تو کوئی مسلمان بھی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادنیٰ شرک بھی نہیں کر سکتا اِس وقت ہمارے معاشرے میں شرک کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو صبح وشام کے اَذکار کی معرفت نہیں ہے، مثال کے طور پر آپ چند اَذکار کے ترجمے پر خود ہی غور فرمائیں کہ اِن کلمات میں کس قدر زیادہ توحید کے ہر پہلو کا تکرار کیا جاتا ہے اور شرک کے ہر پہلو کی تردید کی جاتی ہیں۔

[1] سورۃ الأعراف:205

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام عبدالرحمٰن بن اَبزیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر صبح مندرجہ ذیل ذِکر پڑھا کرتے تھے۔

اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ [1]

''ہم نے فطرتِ اسلامیہ اور کلمہ توحید اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر صبح کی جو یکطرفہ مسلمان تھے اور شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے۔''

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ [2]

''اے اللہ! (تیرے فضل کے) ساتھ ہم نے صبح اور (تیرے فضل کے) ساتھ ہم نے شام کی، تیرے (فیصلے) کے ساتھ ہم زندہ ہیں تیرے (فیصلے) کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

امام عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کرتے تھے تو مندرجہ ذیل ذِکر پڑھا کرتے تھے۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ [3]

[1] مسند احمد: 15360، إسنادہ صحیح

[2] جامع الترمذی: 3391، سنن أبی داؤد: 5068، سنن ابن ماجہ: 3868، حسن

[3] الصحیح لمسلم: 2723

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے اور ساری کائنات نے اللہ کے لیے صبح کی ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے، اس کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ میرے پروردگار! میں اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو اس دن میں ہے اور جو اس کے بعد ہے اور اس برائی سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں جو اس دن میں ہے اور جو اسکے بعد ہے۔ اے میرے پروردگار! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میرے پروردگار! میں جہنم اور قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

یہ تمام اَذکار آپ ﷺ صبح وشام ایک ایک دفعہ پڑھتے تھے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جس کو استاذ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی حسن قرار دیا ہے، آپ ﷺ مندرجہ ذیل دُعا صبح وشام چار چار مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَآئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ [1]

''اے اللہ! بے شک میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ میں تجھے تیرا عرش اٹھانے والے فرشتوں کو (ان کے علاوہ دیگر تمام) فرشتوں کو اور تیری مخلوق کو گواہ بناتے ہوئے (یہ اقرار کرتا ہوں) تو ہی وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔''

یہ اَذکار جب آپ شام کے وقت پڑھیں تو ''اَصْبَحْنَا'' کی جگہ ''اَمْسَيْنَا'' اور ''اَصْبَحْتُ'' کی جگہ ''اَمْسَيْتُ'' اور اسی طرح ''هٰذَا الْيَوْمِ'' کی جگہ ''هٰذِهِ اللَّيْلَةِ'' کہیں۔

اور ایک سچا مسلمان ہونے کی حیثیت سے اَز خود غور کریں کہ کیا اِن اَذکار میں کسی بھی نبی، سیدنا علی یا کسی بھی ولی کا کوئی بھی واسطہ وسیلہ موجود ہے...؟ یا کہیں کسی غوث، قطب، ابدال یا اوتاد کا ذِکر ہے...؟ اِن اَذکار سے سب سے پہلی جو خوشبو نکلتی ہے وہ ''خوشبوئے توحید'' ہے کہ تمام اختیارات کا مالک اور ہر صبح وشام کا مالک صرف اور صرف اکیلا اللہ وحدہ لاشریک ہے۔

[1] سنن ابی داؤد: 5069

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1 صبح وشام کے اَذکار اور حفاظت ہی حفاظت

ہر مسلمان یہ چاہتا ہے کہ میرے معاملات سدھر جائیں میں ہر قسم کی آفت، مصیبت، تکلیف اور کسر سے بچ جاؤں تو اِس کے لیے بھی آپ کو کسی چھلّے، کڑے، دھاگے اور تعویز کی ضرورت نہیں ہے آپ پورے اعتماد کے ساتھ صبح وشام کے اَذکار کو اپنی زندگی کا معمول بنالیں، اللہ تعالیٰ آپ کی مکمل حفاظت فرمائیں گے۔

امام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان صبح وشام تین تین مرتبہ مندرجہ ذیل ذِکر پڑھ لیتا ہے اُس کو کائنات کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ [1]

''اللہ کے نام کی برکت کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

اِس حدیث کے ایک راوی ابان کو فالج ہو گیا، تو جس وقت اُنہوں نے یہ ذِکر بیان کیا اور اِس سے حاصل ہونے والی حفاظت کا تذکرہ کیا تو ایک شخص اُن کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا شروع ہو گیا یعنی وہ زبانِ حال سے کہہ رہا تھا کہ اگر اِس ذِکر میں اتنی طاقت ہے تو پھر تجھے فالج کیوں آیا...؟ حضرت ابان نے کہا: حدیث سو فیصد سچ ہے میں ساری زندگی یہ ذِکر پڑھتا رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قسم کی آفت اور مصیبت سے بچا کر رکھا ہے، لیکن جس روز مجھ پر فالج کا حملہ ہوا تھا اُس روز میں یہ ذِکر نہیں پڑھ سکا۔ [2]

اور اِسی طرح ہر طرح کی موذی چیز کے زہر سے بچنے کے لیے ذِکر پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ [3]

---

[1] سنن ابی داؤد: 5088، جامع الترمذی: 3388، سنن ابن ماجہ: 3869، إسنادہ صحیح

[2] جامع الترمذی: 3388

[3] جامع الترمذی: 3604، صحیح الجامع: 6427

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے گزشتہ رات ایک بچھو نے ڈس لیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو مندرجہ بالا دُعا اگر پڑھ لیتا تو بچھو تجھے کبھی بھی تکلیف نہ دیتا۔ [1]

اور ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کے وقت یہی ذِکر تین دفعہ پڑھ لے تو اُسے کوئی زہر آلودہ چیز نقصان نہیں دے سکتی۔ سہیل بن ابوصالح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ ذِکر ہمارے اہل وعیال نے سیکھ لیا تھا اور وہ اسے ہر رات پڑھا کرتے تھے تو ایک رات اُن کی ملازمہ کو زہریلی چیز نے ڈس لیا لیکن یہ ذِکر پڑھنے کا فائدہ یہ ہوا کہ اُسے ذرہ بھر بھی درد اور تکلیف نہیں ہوئی۔ [2]

امام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مندرجہ ذیل دُعائیں صبح وشام کبھی بھی نہیں چھوڑا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ [3]

''اے اللہ! میں دنیا وآخرت میں آپ سے درگزری اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین ودنیا اور گھر بار میں آپ سے درگزری وعافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب پر پردہ ڈال دے اور ہر قسم کی گھبراہٹ سے امن عطا کر۔ اے میرے اللہ! میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر ہر جانب سے حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

[1] الصحیح لمسلم: 2709، سنن ابن ماجہ: 3518 [2] مسند احمد: 7898

[3] سنن ابی داؤد: 5074، سنن ابن ماجہ: 3871، إسنادہ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اِن کلمات کے معانی پر غور کر کے اِن کو صبح وشام مسلسل پڑھتا رہے تو اُس کی زندگی کے سارے خدشے اندیشے ختم ہو جاتے ہیں اور ایسا شخص ہر قسم کے نقصان سے بچا لیا جاتا ہے۔

اور اِسی طرح اپنے تمام معاملات میں بہتری کے لیے مندرجہ ذیل دُعا بھی صبح وشام پڑھتے رہا کریں، سب معاملات سدھر جائیں گے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ [1]

''اے زندہ! اے تھامنے والے! میں آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں۔ میرے سارے معاملات درست فرما دے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کرنا۔''

3 صبح وشام کے اَذکار اور اجر وثواب

صبح وشام کے اَذکار پر غور کیا جائے تو اِنسان اجر وثواب کے انبار اپنے نامہ اعمال میں جمع کر لیتا ہے، نمونے کے طور پر ایک ذِکر کا اجر وثواب بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا جو شخص دِن بھر میں سو مرتبہ مندرجہ ذیل ذِکر پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو سو نیکیاں عطا کرتے ہیں اور دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر وثواب عطا کرتے ہیں، بلا مبالغہ اگر دس غلاموں کو آزاد کیا جائے تو اُن کی قیمت کم از کم دس لاکھ سے زیادہ ہے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ مندرجہ ذیل ذِکر پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اُس کو سو نیکیاں عطا کرتے ہیں اور اُس کے نامہ اعمال میں ایک غلام کے آزاد کرنے کے برابر ثواب تحریر کر دیا جاتا ہے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [2]

''نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

[1] المستدرک للحاکم: 1/545، السلسلة الصحیحة: 227

[2] صحیح البخاری: 6403، صحیح لمسلم: 2691

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اِسی طرح مندرجہ ذیل ذِکر صبح کے وقت تین بار پڑھنے سے ایک مسلمان کئی گھنٹوں کی عبادت کا اجروثواب چند سیکنڈ میں حاصل کر لیتا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمٰتِهٖ [1]

''پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ، مخلوق کی تعداد، اپنی ذات کی رضا، عرش کے وزن اور کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

4 صبح وشام کے اذکار بخشش ہی بخشش

مندرجہ ذیل ذِکر توحید سے بھی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے سینکڑوں گناہ معاف کرتے ہیں اور ایک روایت میں آتا ہے، جو دِن میں سو مرتبہ مندرجہ ذیل ذِکر پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ بھی معاف کر دیتے ہیں، مطلب اس کا یہ ہے کہ اُس کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ [2]

''اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔''

اِس مبارک کلمے کے تمام معانی اور فضائل اِس کتاب میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔

1 صبح وشام کے اذکار اور جنت ہی جنت

رسول اللہ ﷺ کا اِرشاد پاک ہے کہ جو شخص مندرجہ ذیل ذِکر صبح وشام ایک ایک دفعہ پڑھ لے تو وہ اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ [3]

[1] الصحیح لمسلم:2726 [2] الصحیح لمسلم:2692 [3] صحیح البخاری:6306

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے اللہ! آپ ہی بے شمار نعمتوں کے ساتھ میری پرورش کرنے والے ہیں۔ آپ کے سوا میرا کوئی معبود، مشکل کشا اور حقیقی حاکم نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں آپ کا بندہ ہوں، اپنی طاقت کے مطابق آپ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے کو نبھا رہا ہوں۔ میں اپنے برے اعمال کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ مجھے آپ کی بے شمار نعمتوں کے اقرار کے ساتھ ساتھ اپنی غفلتوں اور اپنے گناہوں کا پورا اقرار ہے۔ آپ مجھے معاف فرما دیں کیونکہ آپ کے علاوہ مجھ جیسے پاپی کو کوئی معاف کرنے والا نہیں۔''

اور اسی طرح ایک حسن درجہ کی روایت میں آتا ہے کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد سات سات مرتبہ مندرجہ ذیل ذِکر پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ [1]

''اے اللہ! مجھے آگ سے محفوظ فرما۔''

یاد رہے! صبح وشام کے حوالے سے ہم نے چند ایک فوائد اور چند ایک اَذکار صرف اور صرف نمونے کے طور پر ذِکر کیے ہیں وگرنہ صبح وشام کے اَذکار اور اُس سے حاصل ہونے والے فوائد کا دائرہ اِس قدر زیادہ وسیع ہے کہ ہم اُس کو اپنی اِس مختصری کتاب میں کسی طرح بھی نہیں سمیٹ سکتے، بس ایک بات یاد رکھیں کہ ہر کامیابی کی کنجی صبح وشام کے اَذکار میں ہے۔

[1] سنن ابی داؤد: 5079، اس کی سند بھی حسن ہے، فجر اور مغرب کے بعد سات سات دفعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

261

سونے کے اَذکار
معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ○ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ○ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○﴾ [1]

''جو لوگ اُٹھتے بیٹھتے اور اپنی کروٹوں پر لیٹتے ہر حال میں اللہ کا ذِکر کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں، اے ہمارے داتا یہ سب کچھ آپ نے بے کار نہیں بنایا آپ پاک ہیں پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لیں۔''

ہمارے معاشرے میں ایک بہت بڑی غفلت ہے، ایک بہت بڑا ظلم اور غلُو ہے، غفلت یہ ہے کہ اکثر مسلمان رسول اللہ ﷺ کی چند ایک احادیث اور آپ کی مبارک سُنتوں کو اپنا کر خود کو پکا اہل حدیث اور اہلِ سنت سمجھ لیتے ہیں، یعنی بعض احادیث پر اور بعض سنتوں پر بڑی شدت سے عمل ہے اور کئی ایک اہم ترین احادیث اور رسول اللہ ﷺ کی محبوب ترین سنتوں کی طرف سرے سے توجہ ہی نہیں ہے، جیسا کہ رات کو بستر پر سوتے ہوئے قرآنی سورتوں، قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں کو پڑھ کر سونا۔ ہمارے گھروں میں ہمارے بچے موبائل استعمال کرتے کرتے اور باتیں کرتے کرتے سو جاتے ہیں، اکثر کو یہ خیال بھی نہیں آتا کہ رات کو بستر پر سونے سے قبل وضو کرنا اور چند مسنون اَذکار کا اہتمام کرنا رسول اللہ ﷺ کی ہمیشہ کی محبوب سنت تھی.....ایک طرف تو یہ غفلت ہے اور دوسری طرف بعض لوگوں میں اِس حد تک ظلم اور غلُو ہے کہ انہوں نے اپنی طرف سے ذِکر و اَذکار اور دعائیں گھڑ لی ہوئی اور وہ دنیا و مافیہا سے غافل ہو کر ہمہ وقت چلے لگا رہے ہیں اور کھلے میدانوں، جنگلوں اور قبرستانوں میں نہ جانے کیا کیا وِرد پڑھتے رہتے ہیں، حالانکہ یہ دونوں راستے ناکامی کے ہیں، نہ غفلت درست ہے اور نہ ہی حد سے بڑھتے ہوئے اور

[1] سورۃ آل عمران: 91

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی کاروباری اور گھریلو ذمہ داریوں کو چھوڑتے ہوئے رہبانیت اختیار کرنا جائز ہے۔

اِسلام اعتدال، امن اور باہم ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا نام ہے اور کسی بھی مسلمان کے لیے سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ وہ اپنی عملی زندگی کو اور بالخصوص ذِکر اور عبادت والی زندگی کو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق کرلیں۔

اصل میں ترقی کیا ہے

ہمارے ہاں اور ہمارے بچوں کے ہاں ترقی، برتری اور بہتری صرف اس بات کا نام ہے کہ مکان پہلے سے بہتر ہوجائے، یا دوکان کسی اچھی جگہ پر مل جائے یا پھر اچھی گاڑی یا کوئی ملازمت نصیب ہوجائے، بس یہی ترقی اور یہی ہر طرح کی کامیابی ہے، حالانکہ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں وسائل کا اچھا ہونا یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، لیکن اصل ترقی، اصل کامیابی اور اصل بہتری اور برتری یہ ہے کہ آپ اللہ کے ذِکر میں آگے بڑھیں، آئے دِن زیادہ سے زیادہ دعائیں یاد کریں اور آپ کی توجہ اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف ہو۔ لیکن افسوس! کہ اِس ترقی کو ہمارے اکثر لوگ حاصل ہی نہیں کرنا چاہتے جبکہ اِسی میں ہماری صحت، ہماری برکت، ہماری حفاظت اور ہماری سعادت کے سارے راز پوشیدہ ہیں، اصل ترقی والی زندگی وہ ذِکر والی زِندگی ہے اور وہ اَذکار والی زِندگی ہے جس شخص کے شب و روز ذِکر سے خالی ہیں، جس شخص کی زندگی میں اَذکار کی محبت نہیں اصل میں سب سے بڑا کنگال اور سب سے زیادہ پیچھے رہ جانے والا شخص حقیقت میں وہی ہے۔

اللہ کی قسم.....! ایسا شخص جو اعلیٰ عہدے پر فائز ہے، ہمہ وقت گاڑی اور بنگلے میں رہتا ہے لیکن وہ ذِکر نہیں کرتا، اُس کی زندگی صبح و شام کے اَذکار اور مسنون دعاؤں سے خالی ہے ایسا شخص اُس شخص کے ٹوٹے ہوئے سائیکل کے ٹائر اور گری ہوئی گھر کی دیوار کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتا جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ذِکر میں رہتا ہے اور ہر موقع کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کرتا ہے۔

اصلی عقلمند کون.....؟

اور حقیقت میں قرآن کے مطابق اور اللہ کے ہاں عقلمند بھی صرف وہ ہے جو اُٹھتے بیٹھتے اور اور اپنی کروٹ پر لیٹتے اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتا ہے، ایسے ہی عقلمند لوگوں کا ذِکر کرتے ہوئے اور اُن کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے، اُن کی سب سے پہلی اور سب سے بنیادی خوبی بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ○ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا ○ سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○﴾ [1]

''جولوگ اُٹھتے بیٹھتے اور اپنی کروٹوں پر لیٹتے ہر حال میں اللہ کا ذِکر کرتے ہیں اور زمین وآسمان کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں، اے ہمارے داتا یہ سب کچھ آپ نے بے کار نہیں بنایا آپ پاک ہیں پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالیں۔''

یعنی عقل والے یہاں اُٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں وہاں وہ لوگ رات کو اپنے بستروں پر بھی غفلت سے نہیں لیٹتے بلکہ وہ سوتے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہوئے اپنے بستروں پر لیٹتے ہیں۔

ہم آپ کی خدمت میں سونے کے اَذکار کی اہمیت کے ساتھ ساتھ اُن کے فضائل اور اُن کے فوائد بھی ذِکر کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہماری ہر رات رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق بسر ہو۔

''مُسَبِّحَات'' کی تلاوت

رسول اللہ ﷺ سونے سے قبل قرآن پاک کی کئی ایک سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور سورتوں کی تلاوت جہاں عقیدے کو جلا بخشتی ہے وہاں ان سورتوں کو پڑھنے سے انسان کے دِل ودماغ کو روحانی قرار اور سکون بھی نصیب ہوتا ہے، رات کو سونے سے قبل آپ ﷺ جن سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے اُن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ كُلَّ لَيْلَةٍ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ [2]

''بلاشبہ نبی کریم ﷺ ہر رات سونے سے پہلے مسبحات پڑھا کرتے تھے۔''

اور مسبحات قرآن پاک کی اُن سات سورتوں کو کہتے ہیں جن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تسبیح سے ہوتا ہے، سورت بنی اسرائیل، سورت حدید، سورت حشر، سورت صف، سورت جمعہ، سورت تغابن اور سورت الاعلیٰ۔

[1] سورۃ آل عمران: 91

[2] جامع الترمذی: 2921، سنن ابی داؤد: 5057، الجامع الکامل: 45/11

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اِن میں ایک آیت ایسی ہے جو اللہ کے ہاں ہزار آیات سے زیادہ بہتر ہے اب وہ کتنی زیادہ بہتر ہے یہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کے ہی علم میں ہے۔

اِن سورتوں کو سونے سے قبل پڑھ لینا چاہیے، اِن کا پڑھنا اللہ کی رحمت اور خاص برکت کا موجب ہے اور اِن سورتوں کو آپ عشاء کی نماز کے بعد سونے سے پہلے پہلے کسی وقت بھی پڑھ سکتے ہیں۔

سورت الم سجدہ اور سورت ملک کی تلاوت

قرآن پاک میں دو سورتیں ایسی ہیں جن میں آیات کی تعداد تیس تیس ہے، ایک سورہ ملک اور دوسری سورت الم سجدہ ہے، اِن دونوں کی تلاوت رسول اللہ ﷺ کی محبوب سنت ہے آپ ﷺ اِن کو پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے۔

سیدنا امام جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الم تَنْزِيلُ. وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ [1]

''بلاشبہ نبی کریم ﷺ الم سجدہ اور سورت ملک پڑھنے سے پہلے نہیں سوتے تھے۔''

سورت الم سجدہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق اور بدعمل لوگوں کے بُرے انجام اور نیک لوگوں کے اچھے انجام کو اور دُنیا کی حقیقت کو بڑے ہی اختصار اور دلائل سے بیان کیا ہے اِس سورت کو پڑھنے سے اِنسان کو اپنی آمد کا مقصد معلوم ہوتا ہے اور نیک اعمال کا جذبہ بڑھتا ہے اور اِسی طرح سورت ملک میں بھی اللہ تعالیٰ نے دُنیا و کائنات کا ذِکر کرتے ہوئے، حساب و کتاب اور جنت و جہنم کا ذِکر کیا ہے جس سے انسان کی روح اور اُس کے جسم کو تسکین ملتی ہے، گناہوں کا جذبہ کم ہوتا ہے اور نیکیوں کا شوق بڑھتا ہے بلکہ سورت ملک کے بارے میں تو آپ ﷺ کی یہ بشارت بھی موجود ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت اِس سورت کو پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے عذاب قبر سے بھی محفوظ فرما لیتے ہیں۔

سورت بنی اسرائیل اور زمر کی تلاوت

رسول اللہ ﷺ سوتے وقت یہ دونوں سورتیں بھی پڑھا کرتے تھے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرَ. وَبَنِي إِسْرَائِيلَ [2]

''نبی کریم ﷺ سورت زُمر اور بنی اسرائیل پڑھنے سے پہلے نہیں سوتے تھے۔''

[1] جامع الترمذی: 3404، مسند احمد: 14659، السلسلة الصحيحة: 585

[2] جامع الترمذی: 3405، مسند احمد: 24388، إسناده صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سونے سے قبل سورت زمر بھی پڑھ لیا کریں کئی محدثین نے اِس حدیث کو بھی صحیح قرار دیا ہے، اِس سورت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے عقیدہ توحید، دنیا کائنات کے نظام، قیامت کی کیفیات اور جنت وجہنم کے کئی پہلو بیان کیے ہیں، اِس سورت کو پڑھنے سے ایمان کو تازگی ملتی ہے اور فکر آخرت کا جذبہ پروان چڑھتا ہے اور اسی طرح سورت بنی اسرائیل مسبحات میں بھی شامل ہے اور الگ اِس حدیث میں بھی اسکا ذکر ہے، اِس لیے سورت بنی اسرائیل کو رات کو سونے سے قبل پڑھ لیا کریں یہ سورت ایک مسلمان کی زندگی میں حسن پیدا کرتی ہے اور اُس کو آخرت کے لیے ہمہ وقت تیار رہنے کی تلقین کرتی ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اصل عقل مند لوگوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے سب سے پہلے اِسی خوبی کا ذِکر کرتے ہیں کہ وہ رات کو سوتے وقت غافل ہوکر اپنے بستروں پر نہیں آتے بلکہ وہ قرآن کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہوئے اپنے بستروں پر لیٹتے ہیں۔

سونے سے قبل آیۃ الکرسی کی تلاوت

یہ تو تمام مسلمان جانتے ہیں کہ آیۃ الکرسی قرآن پاک کی تمام آیات میں سے سب سے بہتر اور افضل آیت ہے، اِس میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعارف ہے اور اِس میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اہم ترین پہلوؤں کا بڑی خوبصورتی سے ذِکر کیا گیا ہے، جن کا تذکرہ انتہائی اختصار سے اسی کتاب میں مستقل مضمون آیۃ الکرسی میں موجود ہے، فرض نمازوں کے بعد اور رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کی خاص فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے، اُن میں سے ایک روایت حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیتا ہے اُس کو دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ [1]

''ہمیشہ تیرے اُوپر اللہ کی طرف سے ایک نگران رہے گا اور کسی صورت بھی شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔''

آپ غور فرمائیں کہ وہ شخص کس قدر زیادہ باعزت اور خوش نصیب ہے کہ جس کے پاس اللہ کی طرف سے ایک معصوم فرشتہ بطور نگران مقرر کر دیا جائے، آج کسی کے پاس اگر رات کو دس منٹ کے لیے کوئی ایم پی اے، ایم این اے، یا منسٹر ٹھہر جائے تو اُس شخص کی خوشی انتہا کو پہنچ جاتی ہے اور وہ درجنوں لوگوں کو خوشی سے کال کرتا ہے، اور بتلاتا

[1] صحیح البخاری: 2311

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے.....آپ مجھے بتائیں....؟ اُس شخص کی عزت اور عظمت کے کیا کہنے ہیں جس پر نگران اللہ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اور وہ رحمت کا معصوم فرشتہ ہوتا ہے جو اُس کے لیے دُعا بھی کرتا ہے اور ساری رات اُس کے پاس بھی رہتا ہے۔

اور پھر انسان کا سب سے خطرناک دشمن شیطان ہے، آیۃ الکرسی پڑھنے کی وجہ سے ساری رات یہ خطرناک ازلی اور ابدی دشمن انسان کے قریب تک نہیں آتا.....قسم بخدا.....! وہ شخص کس قدر محروم ہے کہ جس کو رات کے وقت آیۃ الکرسی پڑھنا نصیب نہ ہو.....؟

سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت

اور اِسی طرح آیۃ الکرسی کے بعد سورت البقرہ کی آخری دو آیات بھی پڑھ لینی چاہئیں اِن میں بڑی طاقت اور قوت ہے، ایک روایت میں اِن کو نور اور روشنی بھی کہا گیا ہے اِن دو آیات کی برکت اور طاقت سے اللہ تعالیٰ تمام آفات اور شیطانی حملوں سے مسلمان کو کافی ہوجاتے ہیں اِس سلسلہ میں ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ [1]

''سورت بقرہ کی آخری دو آیتیں جس نے اُن دونوں کو رات میں پڑھا وہ دونوں اُن کو کافی ہوجائیں گی۔''

محدثین و شارحین نے (كَفَتَاهُ) کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ دونوں آیات ہر قسم کی خیر کے لیے کافی ہوجاتی ہیں اور ہر قسم کے شر سے بچاؤ کے لیے کافی ہوجاتی ہیں اور اِن کا کفایت کرجانا بہت بڑی سلامتی اور کامیابی ہے، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن دونوں آیات کو نور قرار دیا ہے، اِن دونوں آیات کو خزانہ قرار دیا ہے اور یہاں تک اِرشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اِن آیات کو پڑھتا ہے، اِن آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے وہ سب کچھ عطا کردیتے ہیں۔اس کے متعلق مستقل مضمون اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

سورت الکافرون کی تلاوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی سیدنا فروہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے پاس ایک دیہات میں رہتے تھے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمانے لگے:

[1] صحیح البخاری: 3275،5010،2311

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي

''اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھلا دیں جو میں اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے پڑھ لیا کروں۔''

آپ ﷺ نے قرآن شریف اور دیگر دعاؤں سے انتخاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ'' پڑھ لیا کرو ''فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ'' [1] کیونکہ یہ شرک سے براءت ہے، یعنی اس سورت کو پڑھنے والا شخص اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہے کہ مجھے ہر قسم کے شرک سے نفرت ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید سے محبت ہے، لیکن ایسا شخص کتنا بدنصیب ہوگا جو رات کو اتنی عظیم اور توحید بھری سورت پڑھ کر بھی صبح اُٹھ کر اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔

آخری تینوں ''قُل'' کی تین تین مرتبہ تلاوت:

آیت الکرسی، سورت بقرہ کی آخری دو آیات اور سورۃ الکافرون پڑھ لینے کے بعد آخری معوذات کو پڑھنا کسی صورت اور کبھی نہ بھولیں، جو شخص رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق رات کو سوتے وقت باقاعدگی سے معوذات پڑھتا رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو درجنوں جسمانی بیماریوں سے محفوظ فرما لیتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [2]

''بلاشبہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر آتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے پھر اُس میں پھونکتے اور اُن میں سورت اخلاص، سورت فلق، اور سورۃ الناس پڑھتے پھر جس قدر ممکن ہوتا اپنے پورے جسم پر ہاتھ پھیرتے اپنے سر اور چہرے سے شروع کرتے اور جسم کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے اور یہ تین دفعہ کرتے تھے۔''

[1] جامع الترمذی:3403

[2] صحیح البخاری:5016

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ اندازہ فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ اِن تینوں سورتوں کو پڑھنے میں اتنی پابندی فرمایا کرتے تھے کہ جن دِنوں میں آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی اور آپ معوذات پڑھ کر خود اپنے وجود پر ہاتھ نہیں پھیر سکتے تھے تو اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مجھے حکم دیتے تو میں معوذات پڑھ کر بطور برکت آپ کے ہاتھوں کو ہی آپ کے جسم مبارک پر پھیر دیا کرتی تھی.....اللہ اکبر

کیا ہم بھی اس قدر باقاعدگی، توجہ اور پابندی سے رات کو سوتے وقت معوذات پڑھ کر سوتے ہیں....؟ اور پھر معوذات پڑھتے ہوئے کیا ہمارا طریقہ وہی ہوتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کا تھا.....؟ اچھی طرح جان لیں رسول اللہ ﷺ کی ایک ایک ادا ہمارے لیے باعث رحمت اور برکت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ساری زندگی رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق معوذات پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

سوتے وقت کی ایک باکمال دُعا

رسول اللہ ﷺ قرآن پاک کی مبارک آیات اور سورتوں کے ساتھ ساتھ کئی ایک پاکیزہ اَذکار اور مبارک دعاؤں کا بھی اہتمام کیا کرتے تھے اپنی اُمت کو بھی اُن کے پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے اور شوق دلاتے تھے سب سے پہلے میں آپ کے سامنے صحیح البخاری سے ایک زبردست اور حد درجہ جامع اور مبارک دعا پیش کرتا ہوں جس کو رسول اللہ ﷺ سب سے آخر میں پڑھتے تھے اور اپنی اُمت کو بھی اسی بات کا حکم دیا کہ اِس دعا کو سب سے آخر میں پڑھا کرو اور اُس کے بعد کوئی کلام نہ کیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ [1]

''اے میرے اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے سپرد کر دی اور اپنا چہرہ آپ کی طرف متوجہ کر دیا اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا اور اپنی کمر آپ کی طرف جھکا دی اور یہ سب کچھ آپ کا شوق رکھتے ہوئے اور آپ سے ڈرتے ہوئے کیا، آپ کے سوا کوئی پناہ گاہ ہے نہ نجات کی جگہ، میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جسے آپ نے نازل فرمایا، اور آپ کے نبی پر ایمان لایا جسے آپ نے بھیجا۔''

[1] صحیح البخاری: 7488

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس دعا کے بہت سے فوائد ہیں، اُن میں سے تین اہم فائدے صحیح احادیث کی روشنی میں آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

1 جس شخص نے رات کو یہ دعا پڑھی اور وہ رات کے کسی پہر میں وفات پا گیا تو اُس کی موت فطرتِ اسلام پر ہوگی اور وہ ایمان اور اسلام پر وفات پا کر دنیا سے جائے گا، بشرطیکہ اُس کا عقیدہ اور عمل بھی اسلام اور توحید کے موافق ہو۔

2 جس شخص نے رات کو یہ دعا پڑھی اور اُسے موت آ گئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس شخص کو اپنی جنت عطا فرما دیں گے۔

3 جس شخص نے رات کو یہ دعا پڑھی اور وہ صبح عافیت کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے لیے خیر وبرکت کے سب دروازے کھول دیتے ہیں، یہ دعا پڑھ کر سونے والے کی صبح خیر پر ہوتی ہے اور وہ اللہ کی طرف سے خیر اور بھلائی پر رہتا ہے۔

آپ خود غور فرمائیں کہ جو شخص رات کو سوتے وقت صحیح البخاری کی یہ عظیم الشان دُعا نہیں پڑھتا وہ کس قدر خیر سے محروم ہے...؟

دِن بھر کی تھکاوٹیں دور کر دینے والا وظیفہ

کئی وظائف بہت زیادہ معروف ہوتے ہیں اور اُن کے فوائد بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں لیکن اِس سب کچھ کے باوجود اُن پر عمل کرنے والے اور پھر ہمیشگی کے ساتھ عمل کرنے والوں کی تعداد بالکل نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

اِن معروف اور آسان ترین وظائف میں سے ایک وظیفہ یہ ہے، جو رسول اللہ ﷺ نے جنتی عورتوں کی سردار اپنی پیاری بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بطورِ تحفہ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ رات کو سوتے وقت (33) مرتبہ سبحان اللہ (33) مرتبہ الحمد للہ اور (34) مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لیے خادم اور نوکر رکھنے سے بہتر ہے۔ [1]

اِس وظیفہ کے متعلق ہمارے علمائے کرام نے لکھا ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت اِس پر پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس شخص کو ساری زندگی محتاجی اور معذوری سے محفوظ فرما لیتے ہیں۔

سوتے وقت کی دیگر عظیم الشان دعائیں

رسول اللہ ﷺ کبھی بھی غفلت کی نیند نہیں سوتے تھے، بلکہ بستر پر لیٹتے وقت وضو کا اہتمام کرتے اور اعلیٰ

[1] مسند احمد: 104/1، إسنادہ حسن، صحیح البخاری: 3705

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اعلیٰ سورتیں اور دُعائیں پڑھ کر لیٹتے تھے، آپ ﷺ کی دُعاؤں پر اگر غور کیا جائے تو آپ کی ہر دعا میں اللہ کی عظمت اور توحید نمایاں نظر آتی ہے اور اللہ کی قسم! آپ کی دُعاؤں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ سے کس قدر پیار اور محبت کی باتیں کر کے لیٹا کرتے تھے۔

آج کل بڑے بڑے مذہبی لوگ بھی رات کو سوتے وقت موبائل سے کھیلتے ہوئے غفلت کی نیند سو جاتے ہیں جو کہ بے وقوفی اور جہالت کی نشانی ہے۔

محترم قارئین! اب میں آخر میں آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی چھ دُعائیں ذکر کر دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ رات کو سوتے وقت پڑھتے تھے۔ [1]

آپ ﷺ سوتے وقت آخرت کو یاد کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کی دُعا کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

1 اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ [2]

''اے اللہ! جس روز آپ اپنے بندوں کو جمع کریں تو مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔''

آپ ﷺ رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی سب نعمتوں کا شکر ادا کرتے تھے اور اُس کی عنایتوں کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے بستر پر لیٹتے تھے اور فرماتے تھے۔

2 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ [3]

''ہر قسم کی تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمارے لیے کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانہ دیا، پس کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانہ دینے والا ہے۔''

آپ ﷺ رات کو سوتے وقت اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر کے لیٹتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے خیر مانگتے تھے اور کہتے تھے:

---

[1] مزید دعائیں جاننے کے لیے ہماری کتاب ''کتاب الاذکار'' صفحہ 67 تا 78 کا مطالعہ فرمائیں۔

[2] جامع الترمذی: 3398 [3] الصحیح لمسلم: 2715

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ [1]

''میرے پروردگار! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو رکھا، اور تیرے نام کے ساتھ ہی اٹھاؤں گا، اگر آپ میری جان قبض کر لیں تو پھر اس پر رحم فرمانا اور اگر آپ اِسے چھوڑ دیں تو اس کی اِس طرح حفاظت فرمانا جیسے آپ اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔''

آپ ﷺ رات کو سوتے وقت اپنے آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے تھے کہ آپ سے بڑھ کر طاقت اور قوت والا کوئی نہیں اے اللہ! ہمارے لیے آسانیاں کر دے اور آپ فرماتے تھے:

4 اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ. وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ. مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ. اللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ. اللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ. وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ. وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ [2]

''اے اللہ! میں آپ کے بزرگی والے چہرے اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ میں آتا ہوں، ہر اُس چیز کے شر سے جس کو آپ اُس کی پیشانی سے پکڑنے والے ہیں، اے اللہ! آپ ہر قسم کے بوجھ اور نافرمانیوں سے بچانے والے ہیں، اے اللہ! آپ کے لشکر کو شکست نہیں دی جا سکتی اور نہ آپ کے وعدے کی خلاف ورزی کی جا سکتی ہے اور نہ کسی شان والے کو اُس کی شان (بغیر عمل اور اجازت کے) آپ کے ہاں فائدہ دیتی ہے آپ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہیں۔''

5 اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ [3]

[1] رواہ البخاری: 7393، الصحیح لمسلم: 2714/64 [2] جامع الترمذی: 3398

[3] الصحیح لمسلم: 2713، سنن ابی داؤد: 5051

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! زمین وآسمان کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے، میں ہر شر والی چیز کے شر سے جس کی آپ پیشانی پکڑے ہوئے ہیں، پناہ چاہتا ہوں، آپ ہی اوّل ہیں آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں، آپ ہی آخر ہیں آپ کے بعد کوئی چیز نہیں، آپ ہی غالب ہیں آپ سے اوپر کوئی چیز نہیں، آپ ہی باطن ہیں اور آپ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، آپ مجھ سے قرض دور کر دیں، اور مجھے محتاجی سے غنی کر دیں۔''

6 ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ)) [1]

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے کفایت کیا اور مجھے رہنے کے لیے جگہ دی اور مجھے کھلایا پلایا اور جس نے مجھ پر اَن گنت اِنعام واحسان کیے اور جس نے مجھے عطا فرمایا تو بہت عطا فرمایا، ہر حال میں اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! ہر چیز کے رب اور اس کے مالک اور بادشاہ اور ہر چیز کے معبود میں جہنم سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ کی سنت اور امت کی غفلت

آپ اندازہ فرمائیں کہ آپ ﷺ رات کو سوتے وقت کس قدر ذِکر وفکر اور تلاوت کر کے اپنے بستر پر لیٹتے تھے اور ہمارے گھروں میں سنت کی جگہ دو خطرناک چیزیں آچکی ہیں۔

1 غفلت: بعض مذہبی گھروں میں بھی مسلمان رات کو سوتے وقت غفلت کے ساتھ سو جاتے ہیں اُن کو اِس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ رات کو اپنے گھر بستر پر لیٹنا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اِس نعمت کا کم از کم شکریہ ہے کہ رات کو سوتے وقت کی دُعائیں اور اَذکار پڑھ کر لیٹا جائے۔

2 مخالفت: اکثر گھروں میں مسلمان رات کو سوتے وقت رسول اللہ ﷺ کی سنت کی مخالفت کر کے لیٹتے ہیں، یعنی ذِکر کی جگہ گانے، ڈرامے اور فلمیں دیکھتے دیکھتے سو جاتے ہیں اور اُن کو خیال تک نہیں آتا کہ ہمیں صحت، عزت اور اسلام کی دولت عطا کرنے والے اللہ تعالیٰ کا بھی ہم پر کوئی حق ہے، ہم نے اُس سچے خالق کا بھی کوئی حق ادا کرنا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو سوتے وقت کے سارے اَذکار پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

[1] مسند احمد: 5983، سنن ابی داؤد: 5058

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

275

سبحان اللہ کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا﴾ [1]

''اے ایمان والو! اللہ کا بہت زیادہ ذکر کیا کرو اور اس کی صبح وشام پاکی بیان کرو۔''

آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہل ایمان کو بہت زیادہ ذکرِ الٰہی کرنے کا حکم دیا ہے اور ساتھ دوسرا حکم بھی دیا ہے کہ صبح وشام سبحان اللہ پڑھا کرو، یعنی اللہ کی پاکی بیان کیا کرو۔

''سبحان اللہ'' بظاہر ایک ننھا منھا سا بول ہے لیکن حقیقت میں یہ اپنے اندر توحید اور علم وعرفان کا ایک بہت بڑا جہان رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کو تمام کلمات میں سے سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر سبحان اللہ کو سوچ سمجھ کر پڑھا جائے تو اللہ سبحانہ تبارک وتعالیٰ دین ودنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں نصیب فرما دیتے ہیں۔ جب سبحان اللہ کا فہم حلق سے نیچے دل میں اترتا ہے تو انسان کی زندگی کے سارے بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں وہ بہت زیادہ قرار اور سکون محسوس کرتا ہے۔

سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب مکی دور میں رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ پریشان تھے اور اہل مکہ آپ ﷺ پر طعن وتشنیع کرتے ہوئے بہت زیادہ تکالیف دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو قلبی تسکین اور مستقبل میں کامیابی کے لیے یہی حکم ارشاد فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ سجدے کرتے ہوئے سبحان اللہ کے وظیفے کو جاری رکھو میں تمہیں روحانی سکون عطا کرتے ہوئے تمہارے دشمنوں کو ناکام کر دوں گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ پر غور فرمائیں:

[1] سورۃ الروم: 41-42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ [1]

''اور ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس سے تمہارا دل تنگ ہوتا ہے پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور اپنے رب کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہارے پاس پیغام موت آ جائے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب علیہ السلام کی یہی تربیت فرمائی ہے کہ تنگی اور پریشانی کے عالم میں جب مخالف لوگ طعن و تشنیع پر اتر آئیں تو جوابی کاروائی میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اپنے اللہ کی طرف متوجہ رہو اور سبحان اللہ کا وظیفہ کرتے رہو، اللہ تعالیٰ خود ہی دشمنوں کے عزائم کو ناکارہ کرتے ہوئے تمہیں خوشحال زندگی عطا فرمائے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جس طرح حالات کی تنگی میں تسبیح بیان کرنے کا حکم دیا اسی طرح حالات کے بہتر ہونے پر بھی یہی پرانا سبق ہی دہرایا اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سبحان اللہ پڑھنے کا حکم دیا، مدینہ طیبہ میں جب اسلام اپنی ترقی اور بلندی کی حدوں کو چھو رہا تھا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حکم فرمایا:

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ [2]

''اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرو اور اس سے معافی مانگو، بلاشبہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

قارئین کرام.....! غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے تنگی اور فراخی میں سبحان اللہ پڑھنے کا حکم دیا ہے اس کے پڑھنے سے صبر و شکر جیسی دونوں عبادتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ اب ہمارے ہاں یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ہم سبحان اللہ کے معانی و مفاہیم اور اس کے مطالب سے بالکل ناآشنا ہیں، جب سبحان اللہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے تو صرف اور صرف یہی کہہ کر بس کر دی جاتی ہے کہ ''اللہ پاک ہے'' کن چیزوں سے پاک ہے.....؟ کیسے پاک ہے.....؟ کیونکر پاک ہے.....؟ ان وسعتوں اور حقیقتوں کو صرفِ نظر کر دیا جاتا ہے اور نتیجۃً جب سبحان اللہ کی گہرائی میں اتر کر اس کو سمجھا نہیں جاتا تو پھر انسان قدم قدم پر الجھ جاتا ہے اور اپنی ساری زندگی کو بدمزہ بنا لیتا ہے۔

[1] سورۃ الحجر: 99-97 [2] سورۃ النصر: 3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اِس مضمون میں سبحان اللہ کے پانچ معانی اور پانچ فائدے تحریر کرنا چاہتا ہوں اور مجھے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے پوری امید ہے کہ جو شخص اس کو سمجھ کر دل میں جگہ دے گا اللہ پاک اس کو دونوں جہانوں کا سکون اور سرور عطا فرمائیں گے۔

سبحان اللہ کا پہلا معنی اور اس کے دلائل

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ہر عیب، نقص اور کمزوری سے پاک ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی قسم کا کوئی عیب نہیں اور اس کی ذات ہر قسم کی محتاجی اور کمزوری سے پاک ہے، ہم بھولتے ہیں، وہ بھولنے سے پاک ہے۔ ہم سوتے ہیں وہ سونے سے پاک۔ ہم کھاتے پیتے ہیں وہ کھانے پینے سے پاک ہے۔ وہ اکیلا ذات کے اعتبار سے ایسا پاک ہے کہ وہ کسی کی اولاد ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ جب ہم سبحان اللہ کہیں تو یہ سب سے پہلا معنی اپنے تمام پہلوؤں کے ساتھ ہماری نگاہوں کے سامنے آنا چاہیے کہ میرے مولا وداتا کی ذات ہر قسم کے عیب سے پاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس معنی کو قرآن مجید میں اس انداز سے بیان فرمایا ہے:

﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [1]

''پاک ہے تیرا رب، عزت کا مالک، ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور ساری تعریف اللہ کے لیے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔''

یعنی اللہ تعالیٰ عزت اور غلبے والا ہر عیب سے پاک ہے اور جو لوگ اللہ کی ذات کے بارے میں نقص والی باتیں کرتے ہیں وہ گمراہ اور زندیق ہیں اور اسی معنی کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا﴾ [2]

''اللہ پاک اور برتر ہے اس سے جو یہ لوگ کہتے ہیں، ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں

[1] سورۃ الصافات: 180 [2] سورۃ بنی اسرائیل: 44-43

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے، بلکہ بلاشبہ وہ حلم والا بخشنے والا ہے۔''

اللہ کی پیدا کردہ ہر مخلوق یہ پکار رہی ہے کہ وہ ذات کے اعتبار سے اس قدر پاکیزہ ہے کہ اس کی ذات ہر نقص اور عیب سے مکمل پاک ہے۔ سبحان اللہ

سبحان اللہ کا دوسرا معنی اور اس کے دلائل

اللہ تعالیٰ ہر شریک کی شراکت سے پاک ہے، یعنی کائنات کا وسیع و عریض نظام بنانے میں اور اس کو حد درجہ خوبصورتی کے ساتھ چلانے میں وہ کسی دوسرے کا محتاج نہیں بلکہ وہ اکیلا ہے اور ہر شریک کی شراکت سے پاک ہے۔ ہمارے ہاں بعض لوگوں میں یہ گمراہی پائی جاتی ہے کہ وہ کہتے ہیں: بغیر قطب اور غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے، حالانکہ یہ بات سراسر عقیدہ توحید اور کلمہ سبحان اللہ کے منافی ہے، اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کو رب العالمین نے بذاتِ خود ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا:

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ [1]

''اگر ان دونوں میں اللہ کے سوا معبود ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے، پس اللہ عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔''

یعنی اگر زمین و آسمان کے نظام کو بنانے چلانے میں اس کا کوئی شریک ہوتا تو یہ نظام قائم نہیں رہ سکتا تھا وہ تو پاک اور بلند و بالاتر ہے، اس کو کسی کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ ہر ایک کو اس کی ضرورت ہے۔ وہ اکیلا ہی کائنات کی ہر مخلوق کو ہر نعمت عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَالِكُمْ مِنْ شَيْءٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ [2]

[1] سورۃ الانبیاء:22 [2] سورۃ الروم:40

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر اس نے تمہیں روزی دی، پھر وہ تم کو موت دیتا ہے پھر وہ تم کو زندہ کرے گا کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام کرتا ہو؟ وہ پاک ہے اور برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔''

اور اسی بات کو قرآن کے ایک اور مقام پر یوں بیان کیا گیا ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا﴾ [1]

''تمام خوبیاں اس اللہ کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ ہی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور تم خوب اس کی بڑائی بیان کرو۔''

ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ سبحان اللہ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ وہ ہر شریک کی شراکت سے پاک ہے، اس کے معاملات اور اختیارات میں اس کا کوئی شریک نہیں اور جو اس کی عبادت میں غیروں کو شریک کرتے ہیں وہ گمراہ اور مشرک ہیں۔

مشرکین مکہ کا تلبیہ

مکہ کے مشرک بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے شوق و رشوق پیدل حج کرنا ان کا معمول تھا لیکن ان کے عقیدے میں خرابی یہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک کرتے اور ان کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ شریک ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے ہی بنائے ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین مکہ کو تلبیہ پکارتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں: اے اللہ! ہم حاضر تیرا کوئی شریک نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: رک جاؤ! میرا تمہارا تو یہی جھگڑا ہے، میں تو تمہیں یہی کہتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے اس کے کسی معاملے میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ بات سن کر مشرکین مکہ تلبیہ کے آگے پڑھنے لگے: نہیں نہیں! کچھ ایسے شریک ہیں جو اللہ ہی کے بنائے ہوئے ہیں اور ان پر بھی اللہ ہی کی قدرت ہے اور اگر ان شریکوں کے پاس کوئی اختیار ہے تو وہ اللہ ہی کا دیا ہوا ہے، استغفر اللہ! [2]

[1] سورۃ بنی اسرائیل: 111 [2] الصحیح لمسلم: 1185

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب ایک مسلمان سبحان اللہ پڑھتا ہے تو وہ اس بات کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہے کہ میرا اللہ اپنے معاملات اور اختیارات میں وحدہ لاشریک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں وہ ہر غیر کی شراکت سے پاک ہے۔

سبحان اللہ کا تیسرا معنی اور اس کے دلائل

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر چیز بے کار پن اور فضول پن سے پاک ہے، یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو کچھ پیدا فرمایا ہے وہ کسی نہ کسی حکمت کے پیش نظر ہے اور اس کی پیدا کردہ ہر چیز بیکار پن، فضول پن اور بے مقصدیت سے مکمل پاک ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تخلیقات پر تبصرے کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ اس کو بنانے کا کیا مقصد تھا.....؟ اس کی کیا ضرورت تھی.....؟ یہ تو فضول چیز ہے.....؟ ایسے لوگ سبحان اللہ کے رنگ میں رنگے ہوئے نہیں ہوتے اور نہ ہی ان کی تربیت سبحان اللہ کے تقاضوں کے مطابق ہوتی ہے، جب تربیت سبحان اللہ کے مطابق ہو تو پھر انسان اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے ہر شاہکار کو دیکھ کر یہی کہتا ہے کہ اے اللہ! تو پاک ہے مجھے حکمت سمجھ آئے یا نہ آئے تو نے کوئی چیز فضول پیدا نہیں کی، اور سبحان اللہ کے اس تیسرے معنی کا تذکرہ قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ [1]

''آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے باری باری آنے میں عقل والوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں۔ جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر اپنے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے رہتے ہیں اور کہہ اٹھتے ہیں: اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بے مقصد نہیں بنایا تو پاک ہے، پس تو ہم کو آگ کے عذاب سے بچا!''

[1] سورۃ آل عمران: 191

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب انسان اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مارتا ہوا خود ساختہ ذکر کرتا ہے تو پھر اس کی بصیرت ختم ہو جاتی ہے اور وہ گمراہی کے راستے کی طرف چل نکلتا ہے اور جب اس کا ذکر فکر کے رنگ میں رنگا ہوا ہو اور وہ پوری سوچ وبچار اور بصیرت کے ساتھ کائنات کی مخلوقات پر غور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو تو وہ بے ساختہ بول اٹھتا ہے ''سبحان اللہ'' اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری تخلیق کردہ ہر چیز کے رنگ نرالے ہیں۔

اس کی صفتِ حکیم بھی سامنے رکھیں

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کو جاننے والا اور ان پر گہری نظر رکھنے والا جب سبحان اللہ پڑھتا ہے تو اس کی طبیعت ہشاش بشاش اور ہر طرف سے پرسکون ہو جاتی ہے، وہ خدائی فیصلوں پر اعتراض کرنے کی بجائے ان کی حکمتوں پر غور وفکر کرنا شروع کر دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نام ''حکیم'' بھی ہے۔ یعنی حکمت ودانائی والا..... زمین وآسمان بنانے میں اور اس میں مخلوقات سجانے میں اس نے جن حکمتوں سے کام لیا ہے انسانی عقل ششدر اور حیران رہ جاتی ہے، بادل کا گرجنا، بجلی کا چمکنا اور بارش کا اترنا اور اسی طرح موت وحیات کا سلسلہ حکمتوں کے بندھن کے ساتھ ہی بندھا ہوا ہے۔ اس لیے اس کی کسی کارہ گری کو فضول، ناکارہ یا بے مقصد کہنے والا سبحان اللہ کی وسعتوں سے ناواقف ہے کیونکہ سبحان اللہ کا بنیادی مطلب ہی یہی ہے کہ اس کی ہر شئے بیکار پن سے پاک ہے۔

فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ

سبحان اللہ کا چوتھا معنی اور اس کے دلائل

میرے متعلق اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ ظلم اور ناانصافی سے پاک ہے، یعنی جب بندہ اپنی زبان سے سبحان اللہ کہتا ہے تو وہ اپنے اس عقیدے کا اظہار کرتا ہے کہ مجھے میرے مالک نے جس حال میں رکھا ہے، مجھے جو کچھ دیا ہے وہ میرے متعلق اپنے تمام فیصلوں میں ہر قسم کے ظلم سے پاک ہے۔ سبحان اللہ کے معانی میں یہ چوتھا پہلو حد درجہ اہمیت طلب ہے اور اس کو پوری گہرائی میں جا کر سمجھنے کی ضرورت ہے کیونکہ آج کل معاشرے میں لاتعداد مسلمان ایسے ہیں جو سبحان اللہ بھی پڑھتے ہیں اور ہمہ وقت اپنے اللہ کے گلے شکوے بھی کرتے رہتے ہیں اور اللہ کے کئی فیصلوں کو ظلم قرار دیتے ہیں۔ جو شخص سبحان اللہ کو سمجھ لیتا ہے تو یہ سبحان اللہ اس کی غربت کا سہارا بن جاتا ہے وہ بڑی آزمائش کا سامنا بھی بڑی جواں مردی اور استقامت کے ساتھ کرتا ہے اور یہی کہتا ہے کہ میرے اللہ نے ظلم نہیں کیا، میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا ہر فیصلہ مبنی بر حکمت ہے، ناکام ہونے پر یا آفت آنے پر یہی کہتا ہے کہ غلطی میری ہے میرے پروردگار کا کوئی قصور نہیں۔

سبحان اللہ کے اس معنی کو سمجھنے کے لیے سیدنا یونس علیہ السلام سے ملاقات کرنا بہت ضروری ہے۔ جب آپ علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تھے تو آپ نے وہاں سے یہی کہہ کر اللہ کو پکارا تھا کہ اے میرے مولا! کوتاہی مجھ سے ہوئی، نبوت کی ذمہ داریاں نبھانے میں غفلت کا شکار میں ہوا ہوں تو نے میرے ساتھ کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ تیرا ہر فیصلہ ظلم سے پاک ہے اللہ تعالیٰ کو سیدنا یونس علیہ السلام کا یہ بول اتنا پسند آیا کہ رب العالمین نے لمحہ بھر میں معاف کرتے ہوئے آپ کو دوبارہ زندگی عطا فرمائی، سیدنا یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی پاکی کا جو نغمہ گایا اس پر ذرا غور فرمائیں:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [1]

''تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے تو پاک ہے بلاشبہ میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔''

آپ کا بھی یہی حق بنتا ہے کہ حالات کی تنگی اور پریشانی میں اپنے گناہوں اور اپنی تقصیروں کا اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پاکی خوب بیان کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ بالآخر آپ کو خوشحالیوں سے ہمکنار فرما دے گا۔

اللہ کے بندو.....! کوئی المناک حادثہ یا کوئی المناک موت دیکھ کر یہ نہ کہا کرو کہ بہت ظلم ہوا ہے.....! خود ہی غور کرو کہ اگر ظلم ہوا ہے.....تو ظلم کرنے والا کون ہے.....؟

موت کس کے حکم سے واقع ہوئی ہے.....؟

بس میرا اور آپ کا حق یہی ہے کہ ہم 'انا للہ وانا الیہ راجعون' پڑھیں اور مظلوم کے لیے دعائے خیر کرتے ہوئے ظالم کے لیے بددعا کریں، مستقبل کے حالات کو اللہ تعالیٰ سے بہتر کوئی نہیں جانتا.....آج کا یتیم یا آج کا بے سہارا کل کو کیا رتبے پانے والا ہے یہ اللہ ہی جانتا ہے۔ ہم نے خود دیکھا ہے کہ ایک یتیم بچپن میں بہت زیادہ قابل رحم اور قابل ترس سمجھا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو علم و عمل کے ایسے خزانے عطا فرما دیتے ہیں کہ وہ جوان ہو کر پورے خاندان بلکہ پورے علاقے کے لیے قابل رشک بن جاتا ہے۔

[1] سورۃ الانبیاء:87

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا

بڑے سے بڑے نقصان پر بھی 'انا للہ وانا الیہ راجعون' ہی پڑھنا چاہیے۔ آنے والی بڑی آزمائش میں مستقبل کے حوالے سے کوئی نہ کوئی خیر ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ذلیل وخوار اور ان پر ظلم کرنے کے لیے پیدا نہیں کیا بلکہ اس کا تو اعلان ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [1]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا، اگر نیکی ہو تو وہ اس کو دگنا بڑھا دیتا ہے اور اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے۔'' اور فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾ [2]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا مگر لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔''

اسی طرح ایک حدیثِ قدسی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا عِبَادِي اِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَ جَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا [3]

''اے میرے بندو! بلاشبہ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے، پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔''

محترم قارئین!

ان تمام دلائل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ ہر قسم کے ظلم سے پاک ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو انسان کو اس قدر نعمتیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں کہ وہ نعمتیں اور صلاحیتیں بول بول کر کہتی ہیں کہ اس قدر کرم وفضل اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ ہماری زندگی میں جتنے نقصان ہوتے ہیں وہ ہمارے برے اعمال کے نتیجہ میں یا نیک لوگوں کے درجات کو بلند کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔

[1] سورۃ النساء:40 [2] سورۃ یونس:44 [3] الصحیح لمسلم:2577

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھیں! سبحان اللہ پڑھنے والے کا کوئی نقصان بھی ضائع نہیں جاتا بلکہ وہ بھی اپنی پوری قیمت ادا کرتا ہے۔

غموں کو خوشیوں میں بدل دینے والی دعا

رسول اللہ ﷺ کی ایک طویل دعا ہے جس کو ہم نے اپنی اس کتاب میں بھی نقل کیا ہے، اس دعا کے متعلق آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص غموں کے دنوں میں اس دعا کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دکھوں کو سکھوں میں تبدیل فرما دیتے ہیں۔ اس دعا میں بھی انسان اسی بات کا اقرار کرتا ہے کہ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ ''میرے بارے میں اللہ کا ہر فیصلہ عین انصاف پر مبنی ہے۔'' [1]

بہر صورت سبحان اللہ کا چوتھا مفہوم یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کا حق نہیں رکھتے بلکہ اس کا اپنے بندوں کے بارے میں ہر فیصلہ ہر طرح کے ظلم اور ہر قسم کی ناانصافی سے مکمل پاک ہے۔

سبحان اللہ کا پانچواں معنی اور اس کے دلائل

میرے اللہ کی نازل کردہ شریعت ہر قسم کی غلطی سے پاک ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں ہے بلکہ شریعتِ ربانیہ کا ہر ہر مسئلہ حد درجہ پاکیزہ اور آسان ہے۔ کسی آیت یا مسئلے کا سمجھ میں نہ آنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ شریعت میں نقص ہے بلکہ یہ تو اس بات کا احساس ہے کہ انسان کی عقل ناقص ہے وہ مولا علیم وخبیر کی ہر ایک بات کو سو فیصد نہیں سمجھ سکتا۔

آپ غور فرمالیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں قرآن کے جن مسائل کو سمجھنا تصور سے بالاتر تھا آج سائنس نے ان تمام مسائل کو عملی طور پر واضح کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس معنی میں لفظ سبحان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ﴾ [2]

''ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان کے ذریعے سے یاددہانی کرائی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔''

[1] سلسلہ احادیث صحیحہ: 199 [2] سورۃ السجدۃ: 15

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک جگہ پر اہل ایمان کے اوصاف کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اہل ایمان اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ باتوں میں شکوک وشبہات پیدا نہیں کرتے اور نہ ہی خوامخواہ کی فضول تاویلات کرتے ہیں بلکہ فیصلہ ربانی آجانے پر وہ اپنے سر کو اس کے آگے جھکا دیتے ہیں۔

﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [1]

''ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تا کہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کرے تو وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور ہم نے مانا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور وہ اللہ سے ڈرے اور وہ اس کی مخالفت سے بچے تو یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے۔''

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ اللہ کی شریعت ہر قسم کی غلطی سے پاک ہے اور حقیقی مومن وہ ہیں جو کلام الٰہی پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے کی بجائے اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بڑے ہی اختصار سے آپ نے سبحان اللہ کے پانچ معانی کا مطالعہ کیا ہے اور یقیناً آپ نے محسوس کیا ہے کہ سبحان اللہ بظاہر مختصر سا جملہ ہے لیکن ایک سچے مومن کا اصل خزانہ اسی میں پوشیدہ ہے اور یہی وہ بول ہے جو زندگی میں بہار اور شخصیت میں نکھار پیدا کر دینے میں عظیم کردار ادا کرتا ہے۔ آج کے بعد جب آپ کی زبان پہ سبحان اللہ آئے تو یہ پانچوں مفہوم آپ کی نگاہوں کے سامنے اور آپ کے دل میں موجزن ہونے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس پیارے کلمے کی تمام برکات نصیب فرمائے۔ اور ہم اس کو بکثرت صبح وشام پڑھتے رہیں۔

[1] سورۃ النور: 51

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تسبیح کے کلمات

صحیح احادیث میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کے لیے طرح طرح کے خوبصورت ننھے منھے بول موجود ہیں، میں یہاں صرف پانچ بول ذِکر کرتا ہوں، آپ اچھی طرح ان کو یاد فرمالیں اور ان معانی کو ذہن میں رکھتے ہوئے کثرت کے ساتھ ان کو پڑھتے رہا کریں۔

1 سُبْحَانَ اللّٰه

2 سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

3 سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ

4 سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

5 سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

اب ہم اِن مبارک کلمات کے فضائل تحریر کرتے ہیں تاکہ معانی کے ساتھ ساتھ فضائل پر بھی آپ کی نظر ہو اور آپ کے دِل میں اللہ کی تسبیح زیادہ سے زیادہ کرنے کا شوق پیدا ہو۔

سبحان اللہ کے فضائل

سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے اعلیٰ، افضل، پاکیزہ اور پسندیدہ کلمہ ہے اور جو شخص اس کو صبح وشام سو سو مرتبہ پڑھتا رہے یا کثرت کے ساتھ تسبیح کے کلمات اپنی زبان پر جاری رکھے اللہ تعالیٰ ان کو بے شمار فوائد سے نوازتے ہیں ان میں سے پانچ یہ ہیں۔

1 تسبیح کے کلمات ترازو میں بہت زیادہ بھاری ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بہت زیادہ اجر وثواب عطا فرماتے ہیں۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سبحان اللہ کہنے سے اللہ تعالیٰ کا ترازو اجر وثواب سے بھر جاتا ہے۔ [1]

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے یہ حدیث بیان کی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکی حاصل کرنے سے

[1] الصحیح لمسلم:223

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عاجز ہے.....؟ ایک صحابی فرمانے لگے: اللہ کے رسول! ہم روزانہ ایک ہزار نیکی کیسے حاصل کر سکتے ہیں.....؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ [1]

''جو سو دفعہ سبحان اللہ کہتا ہے اس کے لیے ہزار نیکی تحریر کر دی جاتی ہے۔''

ہم میں سے کون شخص ہے جس کو جنت میں درجات کی بلندی کے لیے اجر و ثواب کی ضرورت نہ ہو.....؟ یقیناً ہر شخص کو اجر و ثواب کی ضرورت ہے اور تسبیح کے کلمات اجر و ثواب کے حصول کا تیز ترین ذریعہ ہیں۔

2 اللہ تعالیٰ تسبیح کی وجہ سے بے شمار گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ صحیح المسلم کی روایت کے مطابق سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہزار غلطیاں معاف فرما دیتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ [2]

سبحان اللہ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور جو شخص ہر وقت اپنی زبان کو اللہ کی تسبیح سے تر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال کو گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں بشرطیکہ وہ ڈھٹائی کے ساتھ اللہ کی بغاوت کرنے والا نہ ہو۔

3 اللہ کی تسبیح کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ ہمیشہ باقی رہنے والی نیکی ہے۔ سبحان اللہ کی خیر و برکت اور اس کا اجر و ثواب کبھی ختم نہیں ہوگا حتی کہ آدمی اپنے پاک اللہ سے ملاقات کرے گا اور وہ اس کو خصوصی نوازشات سے نوازیں گے۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيٰتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا﴾ [3]

''مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں بہت بہتر ہیں تیرے رب کے ہاں ثواب پانے کے اعتبار سے اور بہت بہتر ہیں امید کے اعتبار سے۔''

[1] الصحیح لمسلم: 2698 [2] الصحیح لمسلم: 2691 [3] سورۃ الکھف: 46

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا: اے میرے صحابہ! باقیات صالحات کو کثرت سے حاصل کرو یعنی باقی رہنے والی نیکیاں بہت زیادہ اکٹھی کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! باقی رہنے والی نیکیاں کون سی ہیں.....؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ان میں ایک نیکی سبحان اللہ پڑھنا ہے۔ کثرت کے ساتھ سبحان اللہ پڑھا کرو۔ [1]

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کی تسبیح بڑے ہی کمال کی نیکی ہے اور اس نیکی کا فیض کبھی ختم نہ ہوگا حتی کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی جنت میں بھی اس کی تسبیح کا نغمہ پڑھتا رہے گا۔

4 ہم چوتھے فائدے کو دو حصوں میں تقسیم کر لیتے ہیں۔

1 جو شخص ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھے اور اس کے ساتھ 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کو ملا لے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ لاکھوں روپے کے صدقہ سے زیادہ ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔

2 اور اگر یہی عمل رات کو سوتے وقت دہرا لیا جائے تو اللہ تعالیٰ دن بھر کی تھکن دور فرما دیتے ہیں۔ سبحان اللہ! اللہ کے بندو.....! یاد رکھو، سبحان اللہ زندگی کی رونق اور بہار ہے اس کو اچھی طرح سمجھو اور کثرت سے پڑھنا اپنا معمول بنا لو دنیا کی ہر خیر حاصل ہوگی اور دنیا کے ہر شر سے نجات مل جائے گی کیونکہ عرش وفرش کے مالک کی پاکی بیان کرنے والے کو خصوصی پروٹوکول سے نوازا جاتا ہے۔

5 اللہ کی تسبیح بیان کرنے والے کو جنت میں عالیشان باغات اور بنگلے عطا کیے جائیں گے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح فرمان ہے کہ جو شخص سبحان اللہ یا سبحان اللہ وبحمدہ یا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھتا ہے۔ [2] غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ ''اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔''

یہ ہیں اللہ کی پاکی کے کلمات، اس کے معانی ومفاہیم اور اس کے مختصر فوائد کہ جن سے ایک مسلمان کی زندگی میں رونق اور بہار آ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ہر دم اور ہر پل اپنی تسبیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

[1] مسند احمد: 241/18، المستدرک للحاکم: 511/1، سلسلہ احادیث صحیحہ: 3264

[2] جامع الترمذی: 3464، صحیح ابن حبان: 109/3 (826)، سلسلہ احادیث صحیحہ: 64

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

291

الحمد للہ معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ [1]

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بہت زیادہ رحم کرنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا، قیامت کے دن کا مالک ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت مبارک اور اعلیٰ نیکی ہے، جب اللہ تعالیٰ کا ذکر سوچ سمجھ کر پورے شعور کے ساتھ کیا جائے تو اس کے نقد دو فائدے ہوتے ہیں۔

1 مومن ذکر کی لذت اور حلاوت محسوس کرتا ہے اس کی اداسی، مایوسی اور ہر طرح کی بدسکونی ختم ہو جاتی ہے اور وہ عجیب روحانی مٹھاس محسوس کرنا شروع ہو جاتا ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ جب پورے ادراک اور گہرائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو نیکیوں سے خوشبو آنا شروع ہو جاتی ہے۔

2 انسان بہت سی اخلاقی بیماریوں سے نجات پالیتا ہے، وہ ایک تربیت یافتہ، بااخلاق صالح مسلمان بن جاتا ہے۔ یعنی زبان کی بے راہ روی اور نگاہ کی آوارگی شعور والے ذکر کی برکت سے ختم ہو جاتی ہے۔ آج کل معاشرے میں بظاہر ذکر سے وابستہ لوگ جو شرک و بدعت اور بڑے بڑے گناہوں اور وارداتوں میں ملوث ہوتے ہیں اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہوتی ہے کہ ان کے پاس رٹے رٹائے الفاظ اور تسبیح کے منکوں کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔

افضل ترین دعا اور شکر کے لیے سب سے اعلیٰ اور معروف کلمہ ''الحمدللہ'' ہے یہاں میں اس کے معانی اور فوائد تحریر کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کے دل و دماغ میں اللہ تعالیٰ کی حمد موجزن ہو اور آپ اپنے اللہ کی پیاری تعریفوں کے ساتھ اس سے ملاقات کریں۔ نبی ﷺ سے پہلے بھی جتنے برگزیدہ انبیاء و رسل علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ گزرے ہیں ان کی زبانیں ہر حال میں الحمدللہ سے ہی تر رہیں، وہ تو غمی و خوشی اور ہر ایک موقع پر اللہ کی حمد کرنے والے تھے۔

[1] سورۃ الفاتحہ: 1-3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا جبریل علیہ السلام کے متعلق صحیح حدیث میں موجود ہے کہ معراج کے موقعہ پر جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شراب رکھی گئی اور دودھ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے دونوں کو دیکھ کر دودھ کو پکڑا تو امام الملائکہ سیدنا جبریل علیہ السلام یہ فرمانے لگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ [1]

''ہر قسم کی حمد اُس اللہ کے لیے ہے، جس نے آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی۔''

حضرت نوح علیہ السلام کو جب نجات ملی تو آپ نے یہی فرمایا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ [2]

''حمد تو صرف اس ذات کے لیے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات بخشی''

اور اسی طرح حضرت داود علیہ السلام اور امام الملوک حضرت سلیمان علیہ السلام کو جب عظیم مقام و مرتبہ ملا تو انہوں نے یہی فرمایا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ [3]

''حمد صرف اس ذات کے لیے ہے جس نے ہم کو اپنے بہت سارے مومن بندوں پر فضیلت بخشی۔''

رسول اللہ ﷺ نے الحمدللہ کو سب سے افضل دعا قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ ہر موقع پر اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کی حمد سے تر رکھتے تھے اور خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شہادت کے موقع پر پوچھا کہ مجھ پر حملہ کرنے والا کون ہے.....؟ تحقیق کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ وہ مجوسی غلام ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت نوش فرمانے سے چند لمحے پہلے یہی ارشاد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْ مِیْتَتِیْ بِیَدِ رَجُلٍ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ [4]

''ہر قسم کی حمد اس ذات کے لیے ہے کہ جس نے میری موت ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں کی جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔''

[1] صحیح البخاری: 5576
[2] سورۃ مومنون: 28
[3] سورۃ النمل: 15
[4] صحیح البخاری: 3700

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''الحمدللہ'' ایک ایسا مبارک اور پاکیزہ کلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کئی سورتوں کا آغاز ہی اس مبارک کلمے سے کیا ہے، جیسے سورت فاتحہ، سورت السبا، سورت الفاطر وغیرہ اور یہی کلمہ آج تک اہل ایمان کی زبانوں پر گونج رہا ہے۔ قرآن مجید نے کیا خوب فرمایا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ﴾

''ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے ایسی ذات کہ زمین وآسمان میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور اسی کے لیے حمد آخرت میں ہے اور وہی حکمتوں والا باخبر ہے۔''

محترم قارئین! اب اللہ تعالیٰ کی حمد اور الحمدللہ کے معانی پر غور فرمائیں!

الحمدللہ کا پہلا معنی

ہر طرح کی حمد وثناء اور حقیقی تعریف صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے یعنی ایک مسلمان اپنی زبان سے جب الحمدللہ کہتا ہے تو اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ تعریفوں بھرے ہر طرح کے پاکیزہ اور مبارک کلمات میرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شان ہی کے لائق ہیں کیونکہ تمام کمالات کا اصل محور وہی ہے، ہر قسم کی خوبی کا مالک وہی ہے اور ہر قسم کی توفیق اسی کی طرف سے نصیب ہوتی ہے، وہی رحیم وکریم دنیا وآخرت کا مالک ہے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کا مسئلہ اتنا اہم ہے۔

یہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس بات پہ اپنی تعریف کرنے کے دلائل بھی ذکر کیے ہیں کہ میری حمد وثنا اسی لیے ہے کہ میں ہی رب العالمین ہوں، میں ہی رحمن ورحیم ہوں اور میرے سوا روزِ جزا کا مالک کوئی نہیں، اس لیے حق ہے کہ سب سے زیادہ حمد وثناء اور تعریف میری ہی کی جائے اور یہی بات دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس انداز سے بیان فرمائی:

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا﴾ [1]

[1] سورۃ بنی اسرائیل: 111

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور کہہ دو! تمام خوبیاں اس اللہ کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ ہی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے۔ اور تم خوب اس کی بڑائی بیان کرو۔''

''الحمدللہ'' ہر مسلمان کو اس جذبے کے ساتھ کہنا چاہیے کہ اس کو قلبی طور پر اس بات کا یقین ہو کہ حقیقی حمد وثناء اور تعریف کا مستحق صرف اور صرف میرا اللہ ہے، اس سے مسلمان کی دو نکات پر تربیت ہوتی ہے۔

اس کی طبیعت پر شعور سے پڑھے الحمدللہ کا سب سے پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے علاوہ دوسروں کی مدح سرائی، مبالغہ آرائی اور خوشامد کرنے سے بچا رہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اگر کسی میں کوئی کمال ہے تو وہ میرے اللہ ہی کا عطا کردہ ہے اور اس پر تعریف بھی اللہ ہی کی ہونی چاہیے۔

اس کے دل میں اپنے لیے تعریفات اور القابات سننے کی ہوس ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی ہے، وہ اپنی تعریف سننا پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا حق سمجھتا ہے۔

اللہ کے بندو.....! الحمدللہ کی گہرائی کو سمجھو اور اس کے مطابق عملی زندگی بناؤ اگر آپ کو کسی میں کوئی نمایاں خوبی نظر آتی ہے تو اس کی مبالغہ آمیز خوشامد کرنے کی بجائے اس کے لیے دعا کیا کریں نہ کہ اس کے منہ پر اس کی تعریف کرتے ہوئے اس کو کبر کی راہ پر چلا دیں کیونکہ آپ کا تعریفات میں مبالغہ کرنا اس کو تکبر وغرور جیسی مہلک بیماری میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اسی لیے صحیح البخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سختی کے ساتھ حکم ارشاد فرمایا: جو تمہارے منہ پر تمہاری تعریف کرتا ہے اس کے منہ میں خاک ڈال دو، اس حقیقت کو سمجھنے کے بعد ان لوگوں کو اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیے جو غیروں کی مدح سرائی میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اور ان کے لیڈران حضرات بت بن کر اسٹیج پر بیٹھے رہتے ہیں کوئی قائد روکنے والا نہیں ہوتا کہ یہ تم خلافِ سنت کر رہے ہو اس سے باز آجاؤ۔

یاد رکھو.....! بڑے سے بڑا معرکہ اور کارنامہ سرانجام دینے کے بعد لوگوں سے تعریفی کلمات سننے کی امیدیں نہیں رکھنی چاہئیں، اپنے اجر کو اپنے اللہ کے لیے خالص کر لیں۔ کوئی اچھا کام کرنے کے بعد لوگوں سے مدح سرائی کی حرص رکھنا جہاں انتہائی گھٹیا عمل ہے وہاں وہ عمل کی قبولیت میں بھی بہت بڑی رکاوٹ کھڑی کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں الحمدللہ کے اس پہلے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ کر اپنے دل میں اتارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحمدللہ کا دوسرا معنی

جب مسلمان الحمدللہ کہتا ہے تو وہ اس بات کا اعتراف اور اقرار کرتا ہے کہ میرے پاس جتنی نعمتیں ہیں وہ ساری کی ساری صرف اور صرف میرے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں۔ مجھے مال وزر، مقام ومرتبہ اور ایمان وصحت بخشنے والا صرف اور صرف میرا اکیلا اللہ ہے اور اس میں کسی کا ذرہ بھر حصہ نہیں ہے۔

خدا کی قسم.....! سمجھ کر الحمدللہ پڑھنے والا کبھی اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرا سکتا، بصیرت کے ساتھ الحمدللہ کا ورد کرنے والا کسی صورت غیر اللہ کو داتا، گنج بخش یا لجپال نہیں کہہ سکتا، کیونکہ روزی اور خزانے دینے والا اور ہمیں پالنے والا اور ہمیں ایک ایک نعمت عطا کرنے والا صرف ایک اللہ ہے، اللہ ہی دستگیر ہے باقی سب نبی، ولی اور چھوٹے بڑے فقیر ہیں۔ الحمدللہ کا یہ معنی قرآن میں اس انداز سے موجود ہے:

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ [1]

''اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری بہت ہی خوبصورت شکل بنائی اور اس نے تم کو عمدہ چیزوں کا رزق دیا، یہ اللہ ہے تمہارا رب پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، جو رب ہے سارے جہان کا، وہی ہمیشہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم اسی کو پکارو، دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے، ساری تعریف اللہ کے لیے ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔''

اور اسی بات کو واضح لفظوں میں دوسرے مقام پر یوں بیان فرمایا:

﴿وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَیْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ لِیَكْفُرُوْا

[1] سورۃ المومن: 65-64

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿1﴾

''اور تمہارے پاس جو نعمت بھی ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے پھر جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو اس سے فریاد کرتے ہو، پھر جب وہ تم سے تکلیف دور کر دیتا ہے تو تم میں ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ وہ منکر ہو جائیں اس چیز سے جو ہم نے ان کو دی ہے، پس چند روز فائدے اٹھالو عنقریب جلد ہی تم جان لو گے۔''

اللہ کے بندو.....! الحمدللہ کی وسعت میں یہ معنی پوری طرح شامل ہے کہ بندے کو عطا کرنے والا صرف اور صرف اللہ ہے۔ آپ بحیثیت مسلمان اللہ تعالیٰ سے پوری محبت وعقیدت اور یقین سے مانگیں وہ ایمان کی حالت میں مانگی ہوئی کسی دعا کو رد نہیں فرماتا، بشرطیکہ مومن غیرت مند مومن ہو غیروں کے در پہ جا کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ غداری کرنے والا نہ ہو۔

الحمدللہ کا تیسرا معنی

احسان مندی کے جذبات سے لبریز حقیقی شکر کا صحیح حقدار صرف اور صرف اللہ ہے، یعنی ایک مسلمان جب الحمدللہ کہتا ہے تو وہ اس پاکیزہ بول کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی انتہا کر دیتا ہے۔ اے میرے اللہ.....!

- اگر تعریف ہے تو تیری
- اگر کوئی نعمتیں دینے والا ہے تو صرف تُو ہے
- اگر شکر کے لائق کوئی سب سے عظیم ہستی ہے تو وہ تیری ہے

آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ فرمائیں آپ قدم قدم اور پل پل پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی انتہاء کر دیتے، اپنے خالق و مالک کی ایسی شکر گزاری کہ زمانہ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ہم ہیں کہ اس کا دیا ہوا سب کچھ کھاتے ہیں اور اس کی نسبتیں اپنے پیروں کی طرف کرتے ہیں، اس کی نعمتوں کو استعمال کر کے شکر غیروں کے ادا کرتے ہیں۔

++++++++++++

[1] سورۃ النحل: 53-54-55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے بندو.....! کائنات کے سب سے بڑے شکر گزار امام الشاکرین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرو، وہ کس قدر ادب اور اعلیٰ سلیقہ کے ساتھ الحمدللہ کا بول بول کر اپنے اللہ کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔ ہم تو شاید پانی کو نعمت ہی نہیں سمجھتے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں پانی کو بے دریغ ضائع کیا جاتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ گھونٹ گھونٹ پر الحمدللہ کہتے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی اس پاکیزہ ادا کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

كَانَ يَشْرَبُ فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ إِذَا أَدْنَى الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ سَمَّى اللَّهَ تَعَالَى وَإِذَا أَخَّرَهُ حَمِدَ اللَّهَ يَفْعَلُ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [1]

''آپ ﷺ تین سانسوں میں پیتے، جب برتن کو اپنے منہ کے قریب کرتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب برتن کو پیچھے ہٹاتے تو الحمدللہ کہتے اور ہر گھونٹ پر ایسا ہی کرتے۔'' (تین بار ایسا کرتے)

ہر گھونٹ اور ہر لقمے پر الحمدللہ کہنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ یہ اتنا بڑا مبارک عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اپنے بندے پر راضی ہو جاتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف کے الفاظ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأُكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا [2]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے سے خوش ہوتے ہیں یہ کہ وہ لقمہ لے اور اس پر الحمدللہ کہے یا وہ گھونٹ پیئے اور اس پر الحمدللہ کہے۔''

رسول اللہ ﷺ ہر لقمے پر الحمدللہ کہتے اور کھانا کھا کر بھی اپنی زبان سے الحمدللہ ادا کرتے جیسا کہ مسنون دعاؤں کے شروع میں یہ کلمات موجود ہیں۔

امام بکر مزنی رحمہ اللہ کی ایک مزدور سے ملاقات

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی لاجواب اور بے مثال کتاب ''عدۃ الصابرین وذخیرۃ الشاکرین'' میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت بکر مزنی رحمہ اللہ نے ایک مزدور کو دیکھا جو کمر پر بوجھ اٹھائے جا رہا تھا اور وہ اپنی زبان سے بار بار

[1] سلسلہ احادیث صحیحہ: 1277

[2] الصحیح لمسلم: 2734

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو کلمے ادا کر رہا تھا: ''الحمدللہ'' اللہ تیرا شکر ہے''، ''استغفراللہ'' اللہ مجھے معاف کردے۔ حضرت صاحب نے جب بار بار ان کلمات کو سنا تو تعجب سے پوچھنے لگے: اے اللہ کے بندے! تجھے ان دو کلمات کے سوا اور کچھ نہیں آتا.....؟ حمد سے فارغ ہوتا ہے تو استغفار شروع کر دیتا ہے اور اگر استغفار سے فارغ ہوتا ہے تو حمد شروع کر دیتا ہے آخر کیوں؟.....

وہ مزدور جواب میں کہنے لگا: حضرت کیوں نہیں! اللہ کی توفیق سے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ کئی ایک اذکار کو جانتا ہوں اور پڑھتا بھی ہوں، لیکن زیادہ الحمدللہ اور استغفراللہ اس لیے کہتا ہوں کہ آدمی دو حالتوں سے کبھی باہر نہیں ہوتا، اللہ کی نعمتیں لیتا ہے اور اس کے حق میں گناہ کرتا ہے۔ جب میں خدا کی نعمتوں کو یاد کرتا ہوں تو الحمدللہ کہتا ہوں اور جب اپنی کوتاہیوں پر نظر پڑتی ہے تو بے ساختہ زبان سے استغفراللہ ہی نکلتا ہے۔ حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مزدور کا جواب سن کر حیران ہو گیا اور میں نے دل ہی دل میں کہا: واہ! میرے اللہ.....ہم کیا فقیہ ہیں؟ یہ مزدور تو ہم سے زیادہ فقیہ ہے۔ اللہ اکبر!

اگر قرآن پڑھا جائے تو وہ بھی ہمیں قدم قدم پر الحمدللہ کہنے کا ہی حکم دیتا ہے اور الحمدللہ شکرِ الٰہی کا سب سے مختصر اور جامع کلمہ ہے، اہل جنت جب جنت میں جائیں گے تو جنت میں داخل ہو کر بار بار الحمدللہ ہی کہیں گے۔

آپ نے جنت میں پہنچ کر جو سب سے پہلے بول بولنے ہیں، میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں۔

1 ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ﴾ [1]

''اور وہ کہیں گے کہ سارا شکر اللہ کے لیے ہے جس نے ہم کو یہاں تک پہنچایا اور ہم یہ جنت پانے والے نہ تھے اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا۔''

2 ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ﴾ [2]

''اور وہ کہیں گے: سارا شکر اللہ کے لیے ہے جس نے ہم سے غموں کو دور کیا، بلاشبہ ہمارا رب بہت زیادہ معاف کرنے والا قدردان ہے۔''

[1] سورۃ الاعراف:43 [2] سورۃ الفاطر:34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ وَ تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ [1]

''اور وہ کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ سچا کرتے ہوئے ہمیں اس زمین کا وارث بنایا ہم جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں، عمل کرنے والوں کا اجر بہت ہی اچھا ہے۔ اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے اپنے رب کی حمد اور تسبیح کرتے ہوئے اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: سارا شکر اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اہل جنت کی آخری بات بھی یہی ہوگی، وآخر دعواھم ان الحمدللہ رب العالمین۔'' (سورۃ یونس: 10)

الحمدللہ کے فوائد

الحمدللہ کے معانی ومفاہیم کو سمجھ لینے کے بعد مسلمان ایک عجیب وغریب روحانی لذت محسوس کرتا ہے جس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے اس کے ساتھ ساتھ ہر حال میں الحمدللہ کا ورد اپنی زبان پر جاری رکھنے کے بے شمار فوائد ہیں ان میں سے چھ فائدے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حمد سے زبانیں تر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

1 اللہ سبحانہ وتعالیٰ الحمدللہ کہنے پر بہت زیادہ اجر وثواب عطا فرماتے ہیں، صحیح المسلم کی روایت کے مطابق

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ [2]

''الحمدللہ ترازو کو بھر دیتا ہے۔''

یعنی مسلمان جب اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور شکر پر مبنی یہ مبارک کلمات اپنی زبان سے ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے نیکیوں کو تولنے کے لیے جو ترازو قائم کیا ہے وہ اجر وثواب کے ساتھ بھر جاتا ہے۔ اور بعض روایات سے

[1] سورۃ الزمر: 75 [2] الصحیح لمسلم: 223

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو یوں معلوم ہوتا ہے جب ایک مسلمان دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو فرشتے اس کا اجر لکھنے سے قاصر آجاتے ہیں۔ایک صحیح روایت کے مطابق ایک شخص نے ''الحمدللہ کثیرا'' کہا تو فرشتے پر اس کا اجر وثواب لکھنا گراں ہوگیا وہ اپنے رب کے پاس گیا تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا:

أَكْتُبُهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي كَثِيرًا [1]

''اسی طرح لکھ دے جس طرح میرے بندے نے ''کثیرا'' کہا ہے۔''

جب میرا بندہ قیامت کے روز میری ملاقات کے لیے آئے گا تو اس کو اس بہت زیادہ تعریف اور شکر کرنے کی جزا خود عطا فرماؤں گا۔

2 جب مسلمان کی زبان سے حمدِ الٰہی کے کلمات نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کو اپنی بارگاہ میں خصوصی طور پر پیش کرنے کے لیے اپنے ملائکہ کو زمین پر نازل فرماتے ہیں اور حمد کرنے والے خوش نصیب کو خاص پروٹوکول سے نوازا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں مشہور حدیث ہے کہ ایک شخص نے مندرجہ ذیل کلمات کہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ [2]

''اے اللہ! ہمارے پروردگار تیرے لیے بہت ہی زیادہ پاکیزہ، مبارک حمد ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کم وبیش 39 فرشتوں کو نازل فرمایا اور وہ اس بات میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے کہ کون ان کلمات کو لکھے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے۔

3 رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جب کوئی شخص کسی معذور شخص کو دیکھ کر اللہ کی حمد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو زندگی بھر معذوری سے محفوظ فرما لیتے ہیں۔اور اس موقع پر آپ ﷺ نے حمد کے مندرجہ ذیل کلمات سکھلائے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا [3]

''حمد ہے اس ذات کی جس نے مجھے اس مرض سے عافیت بخشی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی کئی ایک مخلوقات میں سے فضیلت بخشی۔''

[1] سلسلہ احادیث صحیحہ:3452 [2] سنن ابی داود:763، جامع الترمذی:404

[3] جامع الترمذی:2/253، السلسلہ الصحیحۃ:602

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں میں ایک ضروری اصلاح کرنا چاہتا ہوں ہمارے بعض احباب مصیبت زدہ یا کسی معذور شخص کو دیکھ کر اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں یا اس کو بنظر حقارت دیکھتے ہیں جب کہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ ایسے شخص کو دیکھ کر آپ کے ذمہ دو کام ہیں۔ اس کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو تعاون کریں اور خیر خواہی کا معاملہ کریں اور آپ کے پاس جو سلامتی وعافیت ہے اس کا شکر ادا کرتے ہوئے بیان کردہ دعا پڑھ لیں۔

4 موت کے وقت زبان پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے کلمات جاری ہو جاتے ہیں، یعنی جو مسلمان ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کا عادی ہو اور وہ کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ کے گلے شکوے کرنے والا نہ ہو تو ایسے شخص پر جب موت آتی ہے تو موت کی مدہوشیوں میں بھی اللہ تعالیٰ اس کی زبان پر اپنی حمد کے کلمات جاری فرما دیتے ہیں جو کہ ایک مسلمان کے لیے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے ایمان افروز فرمان پر غور فرمائیں:

الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ تَخْرُجُ نَفْسُهُ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰه

''مومن ہر حال میں بھلائی کے ساتھ ہوتا ہے اور بلاشبہ مومن ایسا خوش نصیب ہے کہ اس کی روح نکلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہا ہوتا ہے۔'' [1]

اللہ کے بندو.....!

کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص کہ جو دنیا سے جاتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہا ہو، اگر آپ بھی یہ اعزاز اور سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو حالات کی تنگی اور پریشانی کے عالم میں بھی اپنے اللہ کی حمد کرنا سیکھیں اور دل کی گہرائیوں سے الحمدللہ کا مبارک وظیفہ پڑھتے رہیں۔

5 جو شخص دنیا میں کثرت کے ساتھ الحمدللہ پڑھنے والا ہوگا وہ قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ صاحبِ مقام اور صاحبِ فضیلت ہوگا، یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسے شخص کو اپنے افضل ترین اور اعلیٰ ترین بندوں کی صف میں شامل فرما دیں گے۔ امام الشاکرین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

[1] صحیح ابن حبان: 7/176 (2914) مسند احمد: 4/235 (2412) کنز العمال: 41208

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحَمَّادُونَ [1]

''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سب سے افضل بندے بہت زیادہ حمد کرنے والے ہوں گے۔''

مال کی قلت اور کثرت کامیابی نہیں! اصل کامیابی اور دونوں جہانوں کی کامرانی صرف اور صرف اس بات میں ہے کہ مسلمان جس حال میں بھی ہو..... امیر ہو یا غریب..... بیمار ہو یا صحتمند..... خوشحال ہو یا تنگدست..... نعمتوں کے باغ میں ہو یا آزمائشوں کے جال میں..... وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور تعریف کرنے والا ہو۔ آج دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے غرباء کو اگرچہ حقارت کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے، دنیاداروں کی نگاہوں میں انکے شکر بھرے ایمانی جذبات کی کوئی قدر نہیں ہوتی لیکن قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں یہی لوگ سب سے افضل اور بہتر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی انہیں میں سے کردے۔ آمین!

6 حمد کرنے والوں کو جنت میں خاص محل دیا جائے گا یعنی جو شخص مصیبت، غم اور پریشانی کے عالم میں بھی اللہ تعالیٰ کی حمد سے منہ نہیں موڑتا' اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اپنی جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں گے۔ اس سلسلہ میں مَیں یہاں ایک معروف، صحیح حدیث نقل کرتا ہوں۔

حضرت ابوسنان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا تو قبر کے کنارے حضرت ابوطلحہ خولانی رحمہ اللہ تشریف فرما تھے' جب میں وہاں سے جانے لگا تو انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور کہا: اے ابوسنان! کیا میں تجھے ایک خوشخبری نہ دوں.....؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! انہوں نے کہا: مجھے یہ حدیث ضحاک رحمہ اللہ نے بیان فرمائی اور وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کا بیٹا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو کہتے ہیں: کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح کو قبض کیا.....؟ وہ کہتے ہیں ہاں!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا تم میرے بندے کے دل کا ٹکڑا چھین لائے ہو؟

فرشتے فرماتے ہیں: جی ہاں!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بتاؤ اس وقت میرے بندے کی زبان پر کیا تھا.....؟ فرشتے جواب میں کہتے ہیں:

[1] المعجم الکبیر: 254، کنز العمال: 6414، صحیح الجامع الصغیر: 1571، مسند احمد: 19895

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ

''وہ آپ کی حمد کر رہا تھا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ رہا تھا۔''

اللہ تعالیٰ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ [1]

''میرے بندے کے لیے جنت میں ایک محل بنا دو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھ دو۔''

اللہ تعالیٰ کے خصوصی پیار کا اندازہ فرمائیں کہ سارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے وہ بندے کے ہر بول کو عرش پر مستوی سنتا اور سمجھتا بھی ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں کی گواہی کے ذریعے اپنے بندے کی زبان سے حمد والے کلمات دوبارہ سنتے ہیں اور پھر خود حکم ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے ایسے پیارے بندے کے لیے تعریفوں بھرا گھر بنا دو۔

اللہ کے بندو.....! یہ ہے وہ مقام اور عالی رتبہ جو حمد کرنے والے خوش نصیب مسلمان کو عطا کیا جاتا ہے، آج کے بعد اچھی طرح اپنی ذہن سازی فرمالیں کہ خوشحالی کے دنوں میں بھی تعریف اور شکر اللہ ہی کا ادا ہو اور غمی کے ایام میں بھی اسی کے حمد کے گیت گائے جائیں۔

اِسی طرح ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے الحمدللہ کو افضل دُعا قرار دیا ہے یعنی یہ مبارک جملہ اللہ کی تعریف بھی ہے اور اللہ کی بارگاہ میں دُعا بھی ہے کہ اے میرے اللہ مجھے تیری سب نعمتوں کا اعتراف ہے اور تیری بارگاہ میں التجا ہے کہ مجھے اِن نعمتوں کی مزید فراوانی عطا فرما۔ [2]

یعنی الحمدللہ تعریف بھی ہے اور دُعا بھی ہے اور یہ توحید کے حوالے سے چوٹی کا بول ہے یہی وجہ ہے کہ اِس توحیدی بول کی بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے ایک صحیح روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کھانے کے بعد

''الحمدُ للّٰهِ الّذِی أطعمنی هذا الطعامَ ورزَقنِیهِ. من غیرِ حولٍ مِنّی ولا قُوَّةٍ'' [3]

[1] مسند احمد: 194/1 (510) جامع الترمذی: 1021، صحیح ابن حبان: 2948، 210/7

[2] جامع الترمذی: 3383، سنن ابن ماجه: 3800 [3] صحیح الجامع الصغیر: 6086، امام البانی نے حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے جس نے مجھے میری قوت وحرکت کے بغیر یہ کھانا عطا کیا اور کھلایا۔''

دُعا پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے پہلے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد کا بہت بڑا اعتراف کیا ہے اور اِسی طرح رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا جو شخص اور لباس پہن کر

''الحمدُ للّٰهِ الذی کسانی هذا ورزقنیهِ مِن غیر حولٍ منّی ولا قوّة'' [1]

''تمام تعریفیں اُس ذات کی ہیں جس نے مجھے بغیر کسی مشقت کے یہ لباس عطا کیا اور پہنایا۔''

دُعا پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے بعد پہلے سارے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

مگر صد افسوس! کہ لوگ بوڑھے ہو چکے ہیں لیکن اُن کو الحمدللہ کے معانی اور مفاہیم کا علم نہیں ہے اور نہ ہی اِس کے مطابق اُن کا عقیدہ ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اِس مبارک بول کی معرفت نصیب کریں اور زیادہ سے زیادہ الحمدللہ کا ورد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

[1] صحیح الجامع الصغیر: 6086، امام البانی نے حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

307

لا الہ الا اللہ کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْم﴾ [1]

''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، وہی بہت زیادہ رحم کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں بہت کچھ عطا فرمایا ہے، ہمارے ہر طرف اس کی رحمتوں اور نعمتوں کا گھیرا ہے اور ہمیں سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سب کچھ عطا کیا ہے ہم نے اللہ تعالیٰ کو کیا دیا ہے.....؟ اللہ کے بندو! ہم اللہ تعالیٰ کو دے بھی کیا سکتے ہیں.....؟ کم از کم اتنا تو کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو وہ شان اور مقام دیں جو شان اور مقام اس کے لائق ہے۔ لا الہ الا اللہ پڑھنا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کو وہ مقام دینا ہے جو مقام اس کی شان کے لائق ہے، یعنی یہ گواہی دینا کہ میرا الٰہ بلکہ میرا سب کچھ میرا اللہ ہی ہے، میری سب عبادات اور میری تمام امیدوں کا محور صرف اور صرف میرا اللہ ہے۔

اس وقت تک ہم اللہ تعالیٰ کو اس کی شان کے لائق مقام دے ہی نہیں سکتے جب تک پوری بصیرت اور گہرائی کے ساتھ کلمہ شہادت کا اقرار نہ کریں۔ سب سے پہلے دیگر عبادات کی طرح کلمہ شہادت کی بھی چند شروط ہیں کہ جن کو پورا کرنا از حد ضروری ہے اس کے بغیر آدمی کے پڑھے ہوئے کلمے کا کوئی اعتبار نہیں اور ایسا شخص اسلام کی برکتوں سے محروم ہے۔ ہمارے معاشرے میں صرف کلمہ شہادت کا رٹا لگا لیا جاتا ہے لیکن اس کی شروط اور پھر اس کے بعد اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی جو کہ نا قابل معافی غفلت ہے۔ اگر ہم غور کریں تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ ہر عبادت کے لیے کچھ نہ کچھ شروط ضرور ہوتی ہیں کہ جن کا پہلے خیال رکھنا از حد ضروری ہوتا ہے اس کے بغیر وہ عبادت قبول ہی نہیں کی جاتی۔

[1] سورۃ الحشر:22

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثال کے طور پر نماز اعلیٰ درجے کی عبادت ہے اور اس کے لیے وضو شرط ہے لیکن اگر کوئی شخص بغیر وضو کے نماز پڑھے تو ہم سب جانتے ہیں کہ اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

فرضی روزہ بہت بڑی عبادت ہے، لیکن اس کے لیے رات کو نیت کرنا شرط ہے اگر کوئی شخص فرضی روزے کی رات کو نیت نہ کرے تو اس کے دن بھر بھوکا رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

حج عظیم ترین عبادت ہے اور اس کے لیے احرام باندھنا شرط ہے لیکن جو شخص بغیر احرام باندھے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں حاضری دے تو اس کا حج قبول نہیں کیا جائے گا یا ہم ہر سال قربانی کرتے ہیں تو جانور کا دوندا ہونا شرط ہے اگر کوئی جان بوجھ کر دوندا جانور نہ کرے تو اس کی قربانی بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی۔

جب جزوی عبادات کے لیے شروط کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے تو کلمہ توحید تو ان تمام عبادات سے بڑھ کر ہے بلکہ اسی پر تمام عبادات کی بنیاد ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ شریعت میں کلمے کی شروط موجود نہ ہوں۔ میں زیر نظر مضمون میں کلمے کی شروط اور اُس کے فضائل ذِکر کرتا ہوں، جن کا خیال اور لحاظ رکھنا از حد ضروری ہے اس کے بغیر آدمی کے کلمے کا سرے سے اعتبار ہی نہیں رہتا یا کم از کم آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان شروط کے بغیر آدمی پورے کا پورا اسلام میں داخل نہیں ہوتا۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ بیان کی جانے والی شروط اکثر مسلمانوں کے علم میں ہوتی ہیں لیکن ہم ان کو ان کے اصل ناموں کے ساتھ آسان ترتیب دیتے ہوئے بیان کریں گے تاکہ ان کے دماغ میں کلمے کی شروط کا نقشہ بالکل واضح ہوجائے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ [1]

''اللہ کی گواہی ہے اور فرشتوں کی اور اہل علم کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ انصاف کو قائم رکھنے والا ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ زبردست حکمت والا ہے۔''

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی صرف انسان ہی نہیں دیتے بلکہ لا الٰہ الا اللہ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کی گواہی بھی موجود ہے اور ہمیں یہ گواہی پوری بصیرت، شعور اور شروط کو ملحوظِ خاطر رکھ کر دینی چاہیے۔

[1] سورۃ آل عمران: 17

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمہ شہادت کی پہلی شرط ''علم''

مسلمان کا کلمہ صرف رٹے اور ترجمے کی حد تک نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کو اپنے کلمے کے بارے میں مکمل علم اور ادراک گہرائی کی حد تک ہونا چاہیے کیونکہ بغیر علم کے کلمے کا کوئی اعتبار نہیں, اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے آخری حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا حکم ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح علم حاصل کرو کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں

اس آیت میں آپ علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ حکم ارشاد فرما رہے ہیں کہ آپ بھی اس بات کا مکمل علم حاصل کریں اور پورے شعور اور بصیرت کے ساتھ اس بات کی گواہی دیں کہ دنیا میں کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ رب العالمین کی ذات کے۔ یاد رہے.....! امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری کتاب العلم میں باقاعدہ باب باندھ کر اس شرط کا تذکرہ کیا ہے کہ قول اور عمل سے پہلے علم کا ہونا ضروری ہے، بغیر علم کے کہے ہوئے قول اور کیے ہوئے عمل کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں۔ العلم قبل القول والعمل

اسی طرح دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس شرط کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [1]

''اور اللہ کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں، وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے، مگر وہ جو حق کی گواہی دیں گے اور وہ جانتے ہوں گے۔''

یعنی جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر غیروں کی عبادت اس لیے کرتے ہیں، غیروں کے در پر اس لیے سر جھکاتے ہیں، غیروں کے نام کی نذر و نیاز اس لیے دیتے ہیں، غیروں کی قبروں کا چکر اس لیے لگاتے ہیں کہ وہ کل قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں گے، ایسا کبھی نہیں ہوگا! ان اور ان کے جھوٹے معبودوں کو شفاعت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا بلکہ اللہ کی بارگاہ میں شفاعت اور سفارش وہ کریں گے جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دی اور ان کو لا الٰہ الا اللہ کے متعلق مکمل علم تھا۔

یاد رہے.....! اسی شرط کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمان میں بھی کیا ہے۔ خلیفہ ثالث سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] سورۃ الزخرف:86

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ [1]

''جو اس حال میں مرا کہ اس کو علم تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔''

اس حدیث میں بھی جنت میں داخلے کے لیے کلمے کی گواہی پر علم کا ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

کلمے کے متعلق ''علم'' ہونا کیا ہے.....؟

لا الہ الا اللہ میں دو باتوں کا ذکر ہے۔

1 غیر اللہ کی بندگی کا دوٹوک انکار، یعنی اللہ کے علاوہ ہر الٰہ کی نفی اور اس کے علاوہ ہر ایک کی عبادت سے مکمل بیزاری' یہ سب سے پہلے ہے۔

2 اللہ تعالیٰ کی عبادت کا پرعزم اقرار' یعنی عبادت اور اطاعت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور حاجت روا صرف اور صرف اسی کو ہی سمجھا جائے گا، دنیا میں قانون اسی کا، دستور اسی کا، نظام اسی کا اور حکمرانی بھی اسی کی ہوگی، اس کی زمین پر فیصلہ اسی کا نافذ ہوگا یہ تمام باتیں اقرار میں شامل ہیں۔ اسی لیے تو اللہ احکم الحاکمین نے قرآن مجید کی سورۃ بقرہ آیت: 256 میں اس بات کا اعلان کیا:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ [2]

''پس جو شخص طاغوت کا کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

چھوٹے چھوٹے اختلافی مسائل پر زیادہ وقت نہ لگائیں بلکہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی توحید کا علم حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا علم یہی ہے کہ اللہ کے سوا سب پوجی جانے والی ہستیوں کا دوٹوک انکار کر دیں، غیر اللہ کی پکار، دعا اور عبادت کو مسترد کرتے ہوئے ایک الٰہ کی بندگی کو تسلیم کریں اور یہی کلمے کی پہلی شرط ہے۔ اللہ ہم سب کو یہ شرط پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

[1] الصحیح لمسلم: 26

[2] سورۃ البقرہ: 256

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمہ شہادت کی دوسری شرط ''یقین''

کلمے کے معتبر ہونے کے لیے دوسری شرط یقین ہے کہ آپ نے کلمہ پورے یقین، وثوق، دل کے اطمینان اور مکمل اعتماد کے ساتھ قبول کرلیا ہے اور کلمے پر مکمل یقین اس وقت بہت آسان ہوجاتا ہے کہ جب کلمے کو اچھی طرح سیکھ لیا جائے، لا الہ الا اللہ کا علم حاصل کرنے کے بعد اس پر یقین محکم پیدا کرنا حد درجہ آسان ہے۔

یاد رکھو.....! جس شخص کو اللہ کے الٰہ ہونے پر ذرہ بھر بھی شک ہو اس کے کلمے کا کوئی اعتبار نہیں رہتا بلکہ وہ اپنے تردد اور تذبذب کی وجہ سے کفر شک میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اس دوسری شرط کے دلائل پر غور کریں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾ [1]

''مومن تو صرف وہ ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے شک نہیں کیا اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا یہی سچے لوگ ہیں۔''

یہاں اس آیت میں ''ثم لم یرتابوا'' نے اس بات کو واضح کردیا کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جو کلمہ پڑھنے کے بعد اس پر دل وجان سے یقین رکھتا ہو اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ [2]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو شخص ان دونوں شہادتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا بشرطیکہ وہ ان دونوں باتوں کی حقیقت میں کوئی شک نہ رکھتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

ایک باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام المحدثین رضی اللہ عنہ کو کہا:

مَنْ لَقِيْتَ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ [3]

[1] سورۃ الحجرات:15 [2] الصحیح لمسلم:27 [3] الصحیح لمسلم:31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس دیوار کے پیچھے تیری جس کے ساتھ ملاقات ہو اور وہ شخص دل کے پورے یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، اسے جنت کی خوشخبری سنا دو۔''

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ انسان کو شعور کے ساتھ ساتھ اپنے کلمے پر پورا وثوق بھی ہونا چاہیے، بغیر وثوق اور یقین کے کلمے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

کلمہ شہادت کی تیسری شرط ''اخلاص''

شعور اور وثوق کے بعد تیسری شرط اخلاص ہے، یعنی آدمی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کلمے کا اقرار کرے اور زندگی بھر اس کی عبادت میں کسی کو اس کا حصہ دار نہ بنائے۔ کلمہ شہادت کوئی معاشرتی رواج کا نام نہیں کہ محض دیکھا دیکھی پڑھ لیا جائے، یا یہ کوئی آبائی رسم یا قومی روایت نہیں کہ موروثی طور پر اس کا اقرار کر لیا جائے بلکہ یہ تو اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کو پورے شعور، وثوق اور اخلاص سے قبول کرنا لازمی وضروری ہے اور اس تیسری شرط کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ﴾ [1]

''اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے، بالکل یکسو ہو کر اس کی بندگی کریں۔''

اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اخلاص اور یکسوئی کو عبادت کے لیے لازمی قرار دیا ہے اور اسی طرح امام المحدثین سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ [2]

''لوگوں میں سب سے زیادہ سعادت مند میری شفاعت کا حقدار وہ ہے جو خلوص دل کے ساتھ یہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔''

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کونین کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ [3]

[1] سورۃ البینہ:5 [2] صحیح البخاری:99 [3] الصحیح المسلم:263

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے آدمی پر جنت کو حرام کر دیا ہے جس نے یہ کہا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور وہ اس بات سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا طلب گار ہو۔''

ان احادیث سے تو یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ کلمہ شہادت کے معتبر ہونے کے لیے اس میں اخلاص کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

آج کل کئی عیسائی اور غیر مسلم دوبارہ مرتد کیوں ہوتے ہیں.....؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے دل میں اخلاص نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے مفادات کے لیے کلمے کا اقرار کرتے ہیں، اگر ان کے مفادات حل ہوتے رہیں تو کلمہ چلتا رہتا ہے وگرنہ وہ دوبارہ لعنت کو اپنے مقدر میں کر لیتے ہیں۔ اسی طرح آج کل کئی مسلمان اللہ تعالیٰ کو سجدے کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو حاجت روا مشکل کشا سمجھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ غیروں کو بھی اس میں شریک کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے سارے اعمال برباد کر دیئے جاتے ہیں اور ان کے کلمے کا کوئی اعتبار نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلوص سے کلمے کے اقرار پر دوام نصیب فرمائے۔ آمین

کلمہ شہادت کی چوتھی شرط ''صدق و وفا''

سچا مسلمان ہونے کے لیے چوتھی شرط یہ ہے کہ آدمی شعور، وثوق اور اخلاص کے ساتھ اپنے کیے ہوئے اقرار پر ڈٹ جائے، اس کو توڑ نبھائے اور کبھی بھی وفا کا دامن نہ چھوڑے، آزمائشوں، صدموں، نقصانوں اور محرومیوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں لیکن وہ اپنے الٰہ کے ساتھ سچائی سے چمٹا رہے، منافقت اور غداری کا رویہ اختیار نہ کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ﴾ [1]

''کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ محض یہ کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کو جانچا نہ جائے گا؟ اور ہم نے ان لوگوں کو جانچا ہے جو ان سے پہلے تھے پس اللہ ان لوگوں کو جان کر رہے گا جو سچے ہیں اور وہ جھوٹوں کو بھی ضرور معلوم کرے گا۔''

[1] سورۃ عنکبوت:3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں یہی کچھ بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ کھرے کھوٹے اور سچے وجھوٹے کی تمیز ضرور کریں گے، اس لیے ہمیں ہر موڑ پر صدق ووفا کا مظاہرہ ہی کرنا چاہیے۔ سلطان العلماء امام الصلحاء سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ [1]

''جو شخص بھی دل کی سچائی سے یہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام کر دیں گے۔''

ان تمام نصوص سے معلوم ہوا کہ کلمہ پڑھنے کے بعد صدق ووفا یہ بنیادی شرط ہے کہ آدمی دل کی سچائی کے ساتھ اپنے کلمے پر قائم رہے اور اس کی سب ہمدردیاں کلمے کے ساتھ ہوں۔

کلمہ شہادت کی پانچویں شرط ''انتہا کی محبت''

آدمی کے سچا مسلمان اور کلمہ شہادت کے معتبر ہونے کے لیے پانچویں شرط یہ ہے کہ آدمی کو اپنے کلمے کے ساتھ انتہا درجے کی محبت ہو اور اس قدر محبت ہو کہ اس کو کلمے سے لطف وسرور اور سکون ملنا شروع ہو جائے، کلمہ اس کی نگاہ میں دل وجان سے زیادہ عزیز ہو، اسی کو وہ اپنا سب سے قیمتی سرمایہ سمجھے اور اس کی سچی محبت کا عالم یہ ہو کہ اگر کلمہ مفادات کی قربانی مانگتا ہو تو وہ دے دے اگر کلمہ فرائض کا پابند کرتا ہو تو وہ خوش دلی سے پابند ہو جائے۔ اگر وہ بعض پسندیدہ کاموں کو چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ ان کو ہمیشہ ہمیش کے لیے ترک کر دے۔ یہ سب کچھ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا اپنے کلمے کی طرف میلان ہی نہیں، اس کو دلی لگاؤ اور محبت ہی نہیں تو اس کے کلمے کا کوئی اعتبار نہیں۔ اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ [2]

''کچھ لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو اس کا شریک بناتے ہیں وہ ان شریکوں کو یوں محبوب رکھتے ہیں جیسے اللہ کو رکھنا چاہیے اور جو ایماندار ہیں وہ تو سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت رکھتے ہیں۔''

[1] صحیح البخاری:128 [2] سورۃ البقرہ:165

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل ایمان محبت، عقیدت، چاہت اور پیار کرنے میں سب سے پہلا حق اللہ تعالیٰ کا سمجھتے ہیں اس سے بڑھ کر کسی سے وہ اپنا تعلق قائم نہیں کرتے۔

اسی حوالہ سے نبی رحمت ﷺ کا ایک ایمان افروز فرمان ملاحظہ فرمائیں:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ . أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ [1]

''تین باتیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پالے گا اللہ اور اس کا رسول اس کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہو، وہ کسی انسان سے محبت کرے تو صرف اور صرف اللہ کی خاطر کرے اور وہ کفر سے ایک بار نکل آنے کے بعد اس میں لوٹ جانے سے اس کو اتنی ناپسندیدگی ہونے لگے جس طرح آگ میں پھینکے جانے سے وہ ناپسندیدگی کرتا ہے۔''

آپ یوں سمجھ لیں کہ جس کو دوسری ہستیوں کے انکار پر لطف آتا اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذکر پر اس کی روح کو چین اور دل کو اطمینان ملتا ہو تو ایسا شخص کلمے کے اقرار میں قبولیت کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو کلمے سے سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین!

کلمہ شہادت کی چھٹی شرط ''تابعداری پر مکمل آمادگی''

کلمے کے معتبر ہونے کے لیے چھٹی اہم ترین شرط یہ ہے کہ کلمے کا اقرار عمل کی نیت سے ہو کہ اب آئندہ زندگی میں وہ کچھ ہوگا جو کلمہ کہے گا، زندگی میں میری مرضی یا کسی میرے بڑے کی مرضی نہیں چلے گی بلکہ زندگی میں مرضی کلمے کی چلے گی، کلمہ جدھر چلائے گا چلوں گا، جہاں سے روکے گا رک جاؤں گا، میرا ظاہر و باطن کلمے کی مکمل تابعداری پر ہمیشہ ہمیش کے لیے آمادہ رہے گا۔ اگر کوئی شخص کلمہ پڑھ کر اپنی مہار غیروں کو پکڑا دے، کلمہ پڑھ کر قانون غیروں کے نافذ کرے، کلمہ پڑھ کر دستور اور آئین انگریز کا نافذ کرے تو ایسے شخص کو اپنے کلمے کی فکر کرنی چاہیے، وہ کردار کی روشنی میں کلمے کا تابعدار نظر نہیں آتا۔ فرمان باری تعالیٰ پر غور فرمائیں:

[1] صحیح البخاری: 6941

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاَنِيبُوٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوا لَهٗ﴾ [1]

''اور رجوع کرو اپنے رب کی طرف اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ۔''

وگرنہ تمہارے ایمان اور اسلام کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [2]

''اے محمد! تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو حَکَم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم نہ کرلیں پھر آپ ان کے متعلق جو بھی فیصلہ کریں اس کے متعلق اپنے دلوں میں گھٹن بھی محسوس نہ کریں اور اس فیصلہ پر پوری طرح سر تسلیم خم کر دیں۔''

اور اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا واضح فرمان ہے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ [3]

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ میری لائی ہوئی شریعت کا مکمل تابعدار بن جائے۔''

ہمارا حکمرانوں سے سوال ہے کہ تم کلمہ تو مدینے والے کا پڑھتے ہو لیکن اپنے ملک میں تم نے انگریز کا قانون نافذ کیا ہے، ہماری عدالتیں اکثر فیصلے اسی کے مطابق کرتی ہیں.....آخر کیوں.....؟ کیا جو قانون و دستور اور آئین کلمہ لے کر آتا ہے اس سے آپ بیزار ہیں.....؟ اگر ہیں تو کیوں.....؟ کیا تم کلمے سے ایسی بے وفائیاں کرتے ہوئے قیامت کے دن سرکارِ دو عالم ﷺ کو چہرہ دکھانے کے قابل رہو گے.....؟ اللہ کے بندو.....! کلمہ پڑھ کر تو اس قدر تابعداری کرنی پڑتی ہے کہ اگر مدینے والے مرشد پاک ﷺ کی آواز سے کسی کی آواز اونچی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس مسلمان کے اعمال کو برباد کر دیتے ہیں تم نے تو مرشد پاک ﷺ کے لائے ہوئے قانون کے مقابلے میں انگریز کے قانون کو اونچا کیا ہے، کیا تمہارا یہ جرم قابل معافی ہے.....؟ ہم فیصلہ آپ ہی پر چھوڑتے ہیں۔ آنے والی آیت پر غور کرلیں:

---

[1] سورۃ الزمر:45 [2] سورۃ نساء:65

[3] ھدایۃ الرواۃ الی تخریج المشکاۃ:166، وضعفہ الالبانی فی ظلال الجنۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ [1]

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اوپر مت کرو اور نہ اسکو اس طرح آواز دے کر پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔''

آخر میں ہم گدی نشینوں کی خدمت میں بھی گزارش کریں گے کہ وہ اپنے بزرگوں اور اماموں کی باتوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات سے آگے نہ کریں، بلکہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے احکامات کو ہی اپنائیں اور انہی کو پوری دیانتداری سے آگے پھیلائیں وگرنہ اسلام رہے گا اور نہ ہی ایمان۔

کیونکہ حقیقی مسلمان وہی ہے جو پورے شعور، وثوق اور اخلاص کے ساتھ وفا کرتے ہوئے والہانہ محبت سے کلمے کا اقرار کرے اور کلمے کی ہر بات ماننے پر مکمل آمادہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تمام شروط کا لحاظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

لا الہ الا اللہ کے فضائل

لا الہ الا اللہ کے معنی اور اُس کی اہم ترین شروط کو آپ اچھی طرح جان چکے ہیں اب نہایت اختصار کے ساتھ اِس مبارک کلمہ کے فضائل پر بھی غور فرمالیں۔

1 یہ مبارک کلمہ سب سے افضل ترین ذِکر ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ نے فرمایا: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ [2] ''سب سے افضل ذِکر لا الہ الا اللہ'' ہے اور اِس قدر زیادہ افضل ہے جو شخص سچے دِل سے اِس کا اقرار کرلے وہ کفر سے اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

[1] سورۃ الحجرات: 1-2

[2] جامع الترمذی: 3383

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 یہ مبارک کلمہ اجر وثواب اور قوت وطاقت کے لحاظ سے بھی بہت زیادہ وزنی ہے، ایک حسن درجہ کی روایت میں آتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کیا کہ مجھے کوئی خاص ذِکر سکھلا دیں جس کو میں پڑھتا رہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ کہتے رہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو سارے کہتے ہیں ...؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ساتوں زمین وآسمان ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ ایک پلڑے میں ہو تو یہ اکیلا کلمہ ساتوں زمینوں اور آسمانوں سے بھی زیادہ وزنی ہے۔

3 یہ مبارک کلمہ پڑھنے والے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے حق دار ہوں گے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ [1]

4 یہ مبارک کلمہ پڑھنے والے مسلمان کے لیے جنت کا باعث ہوگا، اِس سلسلے میں بہت زیادہ روایات ہیں جن میں سے چند ایک کا ہم تذکرہ کر دیتے ہیں۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَسْنَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى صَدْرِي. فَقَالَ: "مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ" [2]

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ طرف ٹیک لگوائی تو آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی خوشنودی کے لیے "لا الہ الا اللہ" کہا اور اِسی کلمہ پر اُس کا خاتمہ ہوا وہ جنت میں داخل ہو گا۔"

اور اِسی طرح معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ [3]

"جس کی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگی وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس مبارک کلمے کے معنی، اِس کی شروط اور اِس کے فضائل حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

[1] الصحیح لمسلم: 31 [2] مسند احمد: 23324، صحیح لغیرہ [3] سنن أبی داؤد: 3116

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

321

اللہ اکبر کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ [1]

''زمین اور آسمانوں میں اُسی کے لیے بڑائی ہے اور وہی بہت زیادہ غلبے والا، حکمت والا ہے۔''

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ [2]

''اور کہہ دیجیے! تعریف تو اُس ذات کی ہے جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ ہی اُس کی بادشاہت میں اُس کا کوئی شریک ہے اور نہ ہی بے بسی میں اُس کا کوئی سہارا ہے اور اُسی کی خوب بڑائی بیان کرو۔''

تکبیر کیا ہے...؟

تکبیر کا معنی ''اللہ اکبر'' کہنا ہے اور تکبیر کا معنی اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بڑائی بیان کرنا ہے، یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی ذات اور اپنی صفات کے لحاظ سے کبریائی اور بڑائی کے مالک ہیں نہ کوئی ذات اُس کی ذات کی بڑائی کو پہنچ سکتی ہے اور نہ ہی کسی کی صفات اُس کی کبریائی اور بڑائی کو پہنچ سکتی ہیں وہ اپنی عظمت، سلطنت، ہیبت، کبریائی اور بڑائی میں وحدہ لاشریک ہے، اُس کی بڑائی کا انکار بھی کفر ہے اور اُس کی بڑائی کی حقیقت اور کیفیت بیان کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

اللہ اکبر کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑے ہیں اور ہر اعتبار سے بڑے ہیں، اُس کی ذات اور اُس کی صفات کی بڑائی کو پہنچنا کسی کے تصور میں بھی نہیں ہے، یاد رہے! اللہ اکبر کہتے ہوئے ہمیں دو پہلوؤں کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ اللہ بڑا ہے اور میں ہر اعتبار سے اُس کے مقابلے میں چھوٹا اور حقیر ہوں اور میری کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ اکثر

[1] سورۃ جاثیہ: 37 [2] سورۃ بنی اسرائیل: 111

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اللہ اکبر تو کہتے ہیں لیکن وہ اِس کے ساتھ ساتھ عملی طور پر یہی کہتے نظر آتے ہیں کہ اللہ بڑا ہے لیکن چھوٹے ہم بھی نہیں ہیں، ہم بھی بڑی چیز ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اللہ اکبر کا معنی اللہ تعالیٰ کے دو صفاتی ناموں میں بھی پایا جاتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کا نام ''الکبیر'' ہے، یعنی ہمیشہ سے بڑا اور ہمیشہ تک بڑا، اُس کی بڑائی اور کبریائی پر کبھی زوال نہیں آسکتا وہ ازل سے ابد تک بڑا ہی بڑا ہے اور اِسی طرح اللہ تعالیٰ کا نام ''المتکبر'' ہے، یعنی بڑائی والا، کبر والا اللہ کے سوا کسی کے لائق ہی نہیں کہ وہ متکبر ہو، بڑائی صرف اور صرف اللہ کا حق ہے۔

ایک حدیث قدسی ہے کہ رسول اللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:

الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالعَظَمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا عَذَّبْتُهُ [1]

''بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا اِزار ہے اِن دونوں میں سے جس کو بھی کسی نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اُس کو عذاب دوں گا۔''

اِنسان بڑا احمق ہے اور اتنا بڑا بے وقوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر نعمت استعمال کر کے اللہ کے سامنے ہی اکڑتا ہے اُس کو اپنی بڑائی دکھلاتا ہے اور پھر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر روز بڑائی کا دعویٰ کرنے والے بڑے بڑے فرعون روزانہ غرق ہو رہے ہوتے ہیں۔

اللہ کی بڑائی کا اندازہ

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے اِس قدر زیادہ بڑائی کے ساتھ متصف ہے کہ اُس کی بڑائی کو کسی تشبیہ یا تمثیل کے ساتھ بھی واضح نہیں کیا جا سکتا، لیکن آپ ایک موقوف روایت پر غور کریں گے تو آپ حیران ہوں گے کہ جس خالق و مالک نے اتنا بڑا نظام قائم کیا ہے اُس کی ذات اور اُس کی شان کی بڑائی کیا ہوگی؟ امام عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

بَيْنَ السماءِ الدنيا والتي تليها خَمْسُمَائَةِ عَامٍ. وَبَيْنَ كُلِّ سماء خَمْسُمَائَةِ عَامٍ. وَبَيْنَ السَمَاءِ السَابِعَةِ وَالكُرْسِيِّ خَمْسُمِئَةِ. عَامٍ. وَبَيْنَ الكُرْسِي وَالمَاءِ خَمْسُمَائَةِ عَامٍ. وَالعَرْشُ فَوْقَ المَاءِ. وَاللّٰهُ فَوْقَ العَرْشِ. لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيءٌ مِنْ أَعْمَالِكُمْ [2]

[1] الصحیح لمسلم: 2620 [2] السلسلة الصحیحة: 109

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آسمانِ دُنیا اور جو آسمان اِس کے ساتھ ملا ہے اِس کے درمیان کی مسافت پانچ سو سال ہے اور ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، کرسی اور پانی کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اور اِسی طرح عرش پانی کے اوپر ہے اور اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور تمہارے اعمال میں سے اُس پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں۔''

اِس سے آپ غور فرمائیں! اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات بالا کس قدر زیادہ بڑائی اور کبریائی کی مالک ہے اور پھر اِسی طرح ایک فرشتے کی تخلیق پر غور کیا جائے تو عقل دھنگ رہ جاتی ہے کہ وہ لمحہ بھر میں کتنا بڑا وجود پا جاتے ہیں کہ اُن کے سامنے زمین وآسمان کا فاصلہ بھی ایک ذرے کی حیثیت رکھتا ہے۔

اصل زندگی تکبیر

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ تک تمام انبیا کو صرف یہی دعوت دے کر بھیجا کہ لوگو! اللہ کو بڑا مانو، بڑائی اور کبریائی صرف اُسی کی شان ہے، تم عارضی نعمتیں لے کر اتراؤ گے تو برباد ہو جاؤ گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو پہلے پہل وحی فرمائی تھی اُس میں بھی یہی حکم تھا۔

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ [1]

''اے چادر اوڑھنے والے، اٹھیے اور آگاہ کر دیجئے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے۔''

اور اصل میں زندگی بھی یہی کہ اِنسان اللہ کو بڑا مان لے جب اللہ کو بڑا مان لیتا ہے اور اُس کے سامنے دِل سے جھک جاتا ہے تو اُس کو سب بھلائیاں نصیب ہو جاتی ہیں اور اُس کے دِل سے اللہ کی بڑائی کے ساتھ ساتھ اپنی بڑائی بھی پیدا ہو جائے اور وہ خود کو بھی بڑا سمجھنا شروع کر دے تو پھر اُس کے زوال کے دِن شروع جاتے ہیں، آج تک برباد وہی ہوئے ہیں جنہوں نے زمین پر بڑا بننے کی کوشش کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پسِ پشت ڈال دیا۔

اذان اور تکبیر

جب اللہ تعالیٰ اِنسان پر اپنی نعمتوں کی فراوانی کرتا ہے تو ہر دوسرے لمحے اِس بات کا خدشہ ہوتا ہے کہ اِنسان کہیں اپنی بڑائی کے شر میں گرفتار نہ ہو جائے، خود کو بڑا سمجھنا شروع نہ کر دے اِسی لیے لاکھوں مؤذن دِن رات پکار پکار

[1] سورۃ المدثر: 1-3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر انسانیت کو بھولا ہوا سبق یاد کرواتے ہیں اور بار بار کہتے ہیں اے لوگو یاد رکھنا! ''اللہ اکبر'' ''اللہ اکبر'' ''اللہ اکبر'' ''اللہ اکبر'' اللہ سب سے بڑا ہے، جو کچھ تم اللہ کی بڑائی، کبریائی اور تعریف میں کہہ سکتے ہو اللہ اُس سے بھی بڑا ہے۔

نماز اور تکبیر:

اور پھر اِسی لیے نماز میں بھی ہم درجنوں دفعہ قیام، رکوع اور سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اعلان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ اکبر، اللہ ہی بڑا ہے میں اُس کے سامنے حد درجہ بے بس اور کمزور ہوں۔

لیکن ہم حیران ہیں کہ بعض نمازی بھائیوں میں بہت زیادہ تکبر ہوتا ہے وہ بات بات پر اکڑتے ہیں، اُلجھتے ہیں اور کسی صورت بھی دِل میں نرمی پیدا کرنے کا نام ہی نہیں لیتے، کیا ایسے لوگوں کی نماز حقیقی معنوں میں نماز ہے یا صرف عادت اور ورزش...؟ اِنسان بے نماز ہو اور وہ تکبر کرے تو یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اِس بے وقوف کو علم نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی پہچان نہیں ہے اور یہ اُس کی بڑائی سے واقف نہیں ہے... لیکن جب ایک پکا نمازی تکبر کرتا ہے، اکڑتا ہے اور پتھر سے زیادہ سخت دِل رکھتا ہے تو پھر بات سمجھ سے باہر ہو جاتی ہے کہ اِس شخص کو نماز نے کیا دیا یا اِس نے نماز سے کیا لیا...؟ دِن رات میں سینکڑوں مرتبہ اللہ اکبر کہنا اِس کے کس کام آیا...؟

عیدین اور تکبیر

اِسلام میں صرف دو عیدیں ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ اِن دونوں عیدوں کے احکامات شریعت میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں خوشی کے اِن دونوں موقع پر شریعت نے ہمیں تکبیرات پڑھنے کا کہا ہے، ہماری خوشی بھی آوارگی والی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی والی ہوتی ہے عمومی طور پر دیکھا گیا کہ خوشی کے موقع پر انسان اتراتا ہے، تکبر کرتا ہے اور خوشی کے نشے میں ایسا مست ہو جاتا ہے کہ وہ خود کو ہی سب کچھ سمجھنا شروع کر دیتا ہے جبکہ دین نے ہمیں خوشی کے اِن عظیم دو موقعوں پر بھی اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی بیان کرنے کی تلقین کی ہے، حضرت ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما تو ذوالحجہ کے پہلے دس دِنوں میں خوب تکبیرات پڑھا کرتے تھے اور آج بھی بالخصوص ایامِ تشریق میں کائنات کی سب فضائیں تکبیرات سے گونج رہی ہوتی ہیں۔

اَذکار اور تکبیر

اِسی طرح آپ قرآنی اَذکار دیکھ لیں یا نبوی اَذکار کا مطالعہ کر لیں آپ کو ہر ذِکر میں اللہ کی بڑائی ملے گی جو لوگ اَذکار کرنے کے باوجود تکبر کرتے ہیں اُس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اُنہوں نے اَذکار کا رٹہ لگایا ہوتا ہے وگرنہ اَذکار تو سب سے پہلے ایک سچے مسلمان کے دِل میں عاجزی وانکساری کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام عبادات اور تکبیر

حج کا موقع ہو یا قربانی کا موسم؟ یا رمضان کے روزے ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بڑائی بیان کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور بار بار کہا ہے اُس اللہ کی بڑائی بیان کرو جس نے تمہیں یہ توفیق عطا فرمائی قرآن مجید میں رمضان شریف کے روزوں کے احکامات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿1﴾

''اور تا کہ تم اِس بات پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو کہ اُس نے تم کو ہدایت دی اور تا کہ تم شکر ادا کرو۔''

اور اِسی طرح حج اور قربانی کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿2﴾

''اور تا کہ تم اِس بات پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو کہ اُس نے تم کو ہدایت دی ہے اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔''

غرض کہ اگر عبادات سرانجام دے کر بھی آپ کے دِل میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی پیدا نہیں ہوئی، آپ کے اندر کی اکڑ ویسی کی ویسی ہے تو پھر آپ کو یقین کر لینا چاہیے کہ آپ کی عبادتیں عادتیں ہیں اور کچھ نہیں۔

چڑھائی چڑھتے تکبیر

جب اِنسان بلندی کی طرف جاتا ہے کہ تو نا چاہتے بھی اُس کے دِل میں بڑائی کا احساس پیدا ہوتا ہے اِس احساس کو ختم کرنے کے لیے اور دِل میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی کے جذبات موجزن کرنے کے لیے شریعت نے ہمیں اللہ اکبر پڑھنے کی ترغیب دی ہے، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا... ﴿3﴾

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم چڑھائی چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے...''

﴿1﴾ سورۃ البقرۃ:185 ﴿2﴾ سورۃ حج:37

﴿3﴾ صحیح البخاری:2993

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو آپ ﷺ نے ہر وہ موقع کہ جس موقع پر دِل میں تکبر پیدا ہوسکتا ہے، اُس موقع پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کا اور اللہ اکبر کہنے کا حکم دیا ہے تا کہ شیطان ناکام ہو اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اعلان ہو۔

ذبح کے وقت تکبیر

ہماری غذا کے لیے سبزی دال ہی کافی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بڑے بڑے لذیذ گوشت بھی حلال کر دیے، حلال پرندوں اور حلال جانوروں کی ایک لمبی فہرست ہے لیکن یہاں پر بھی جو بات سمجھائی گئی ہے وہ یہی ہے کہ اللہ کی بڑائی کو تسلیم کرو جس نے تمہاری لذت اور تمہاری غذا کے لیے کیسے کیسے لذیذ جانور اور پرندے بھی حلال کر دیئے ہیں؟ اِن کو ذبح کرتے ہوئے ہمیں تکبیر پڑھنے کا حکم ہے اور یہ تکبیر ہی توحید ہے جو شخص زبان سے اللہ کی بڑائی کا اقرار کرکے، دِل سے اللہ کو بڑا نہ مانے اور اپنے وجود کو اُس کے احکامات کے سامنے نہ جھکائے وہ کسی کام کا نہیں ہے۔

نعرہ تکبیر

اور اِسی طرح سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان تازہ ہوتا، وہ رسول اللہ ﷺ سے جنت و جہنم کا ذِکر سنتے یا میدانِ جہاد ہوتا تو اِس طرح کے روح پرور تمام مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے تھے اور ساری فضا اللہ تعالیٰ کی کبریائی سے گونج اُٹھتی تھی۔

کلماتِ تکبیر، ثوابِ تکبیر

قرآن و حدیث میں تکبیر کے متعدد الفاظ وارد ہوئے ہیں اُن میں سے جس کسی کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی جائے اُس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوجاتے ہیں، البتہ نماز کے آغاز میں اللہ اکبر کہنا ہی فرض ہے اِس کے بغیر نماز شروع نہیں ہوسکتی، آخر میں ہم آپ کے سامنے ایک ایمان افروز روایت تحریر کرتے ہیں اُس کو پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کرلیں، امام ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا. وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ''مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟'' قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ [1]

''اِس درمیان کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ صحابہ میں سے ایک آدمی نے کہا ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا. وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فلاں فلاں کلمہ کس نے کہا ہے؟ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ کلمات میں نے پڑھے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا مجھے بہت اچھے لگے ہیں اُن کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے، ابن عمر بیان کرتے ہیں اُس دِن کے بعد یہ کلمات میں نے کبھی نہیں چھوڑے۔''

اِن کلمات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے، ہمیشہ سے بڑا ہے اور ہمیشہ کے لیے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ تعریف ہے اور صبح وشام میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں مزید اِس حدیث سے پانچ باتیں سمجھ آتی ہیں:

1 صحابہ باجماعت نماز پڑھتے تھے، بلاوجہ جماعت کے بغیر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

2 صحابی نے اِس قدر عمدہ الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی کہ آپ ﷺ کا ایمان تازہ ہو گیا اور آپ ﷺ خوش ہو گئے۔

3 اِن کلمات کو یاد کریں کیونکہ اِن کے پڑھنے سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔

4 نسائی شریف میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا آسمان سے کم وبیش بارہ فرشتے یہ کلمات اٹھانے کے لیے مسجد نبوی میں آئے۔

5 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کے پیروکار تھے یہی وجہ ہے کہ جب آپ ﷺ نے اِن کلمات کی تعریف کی تو حضرت عبداللہ بن عمر نے مرتے دَم تک اِن کلمات کو پڑھنا کبھی نہیں چھوڑا۔

اللہ اکبر کے معانی

اللہ اکبر کی اہمیت، حیثیت اور فضیلت بہت زیادہ ہے، لیکن اُس وقت تک ہمیں ''اللہ اکبر'' کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک ہم اللہ اکبر کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش نہیں کریں گے، اب ہم آخر میں اختصار کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کے چند اہم معانی اور مطالب تحریر کر دیتے ہیں۔

[1] الصحیح لمسلم: 601

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1 اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے بھی بہت بڑے ہیں بلکہ سب سے بڑے ہیں۔

2 اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے اعتبار سے بھی سب سے بڑے ہیں، کوئی دوسرا اُس کی صفات کو نہیں پہنچ سکتا۔

3 اللہ تعالیٰ کی شریعت سب سے بڑی ہے اور وہ اِسلام ہے، کوئی دوسرا مذہب دین اسلام کی بڑائی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

4 اللہ تعالیٰ کا حکم سب سے بڑا ہے جو شخص بے نماز ہے اُس نے اللہ تعالیٰ کو اور اُس کے حکم کو بڑا نہیں مانا۔

5 اللہ کا فیصلہ سب سے بڑا ہے، ہمارے حق میں اُس کے فیصلے بڑے ہیں ہمیں اُس کے فیصلوں کے آگے سر جھکا کر رکھنا چاہیے۔

آخر میں ہم یہ بات پورے رسوخ اور وثوق سے کہیں گے کہ آج کا مسلمان اگر اِس مبارک بول کی حقیقت کو سمجھ لے تو وہ کبھی اللہ کے ساتھ شرک نہیں کر سکتا اور یہی مقدس بول ہے جو اِنسان کو اللہ کی بغاوت، نافرمانی، ناشکری سے روکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی بڑائی کا اعلان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں عاجزی اور انکساری نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

331

چار مبارک کلمات کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا﴾ [1]

''اور کہو کہ سب تعریف ایسے اللہ کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ وہ عاجز و بے بس ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔''

((قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) [2]

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے پر چل رہے تھے تو آپ ﷺ ایک ''جُمدان'' نامی پہاڑ کے پاس سے گزرے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابہ.....! چلتے رہو یہ جمدان پہاڑ ہے اور یاد رکھو..... ''سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ'' مفردون آگے بڑھ گئے..... سبقت لے گئے۔ نیک اعمال اور درجات کی بلندی میں سب کو پیچھے کر گئے۔ ابھی یہ جملہ لبِ مصطفےٰ سے جدا ہی ہوا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اے اللہ کے رسول.....! مُفردون کون ہیں.....؟ آپ ﷺ نے فرمایا:..... ''اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ'' [3] اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور بہت زیادہ ذکر کرنے والی عورتیں.....

مسند احمد اور مستدرک حاکم کے الفاظ کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا: مفردون وہ ہیں: ''اَلَّذِيْنَ يُهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ'' [4] جو اللہ کے ذکر میں لگے رہتے ہیں..... ان کا زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے ذکر میں گزرتا ہے۔ ایسے لوگ سب سے آگے بڑھ گئے۔

[1] سورۃ بنی اسرائیل: 111
[2] الصحیح لمسلم: 2137
[3] الصحیح لمسلم: 2686
[4] مسند احمد: 8290، وسلسلہ صحیحہ: 1317

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو حدیث میں نے ذکر کی ہے اس طرح کی درجنوں قرآن کی آیات اور احادیث ایسی ہیں جن میں ذکر کرنے والوں کی کامیابی و کامرانی عزت و عظمت اور سعادت کا تذکرہ کیا گیا ہے اور سچی بات بھی یہی ہے کہ اس فانی دنیا میں کسی بھی شخص کے لیے نیکی اور سعادت کا سب سے اعلیٰ درجہ یہی ہے کہ وہ چلتے، پھرتے اور تنہائی میں بھی کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بن جائے۔ جن لوگوں کی تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو اپنی جنت کی خوشبو کی پہلی قسط بھی دنیا میں عطا کر دیتے ہیں۔

میں اس موضوع میں مطلق طور پر ذکر کے فوائد یا فضائل بیان کرنا نہیں چاہتا بلکہ اللہ کی توفیق سے تمام اذکار میں سے سب سے بہترین، اعلیٰ ترین اور عظیم ترین ذکر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں ہمارے پورے اسلام کا خلاصہ ہے اور وہ اللہ اور رسول کا سب سے زیادہ چنیدہ اور پسندیدہ ذکر بھی ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد کوئی وظیفہ، کوئی کلام، کوئی پڑھائی اس ذکر سے بہتر نہیں ہے جس ذکر کا میں یہاں تذکرہ کرنے لگا ہوں..... اس ذکر کے کلمات بھی قرآنی ہیں، اگرچہ قرآن میں کہیں ایک جگہ پر تمام کلمات ایک جگہ تو نہیں آتے لیکن جدا جدا سب کلمات قرآن میں موجود ہیں۔ اور وہ ذکر مندرجہ ذیل ہے:

﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ﴾ [1]

''اللہ (ہر عیب سے) پاک ہے۔ حمد و ثنا اور تعریف بھی اللہ کی ہے اور اللہ کے سوا کوئی الٰہ (یعنی حاجت روا، مشکل کشا) نہیں ہے اور اللہ ہر چیز سے بڑا ہے۔''

یہ ذکر چار مبارک کلمات پر مشتمل ہے۔ ان کلمات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح ... تحمید..... توحید اور تکبیر کا تذکرہ ہے اور پورے کا پورا دین بھی انہیں چاروں چیزوں کے اردگرد گھومتا ہے..... ہمارے دین کی کوئی بات ان چار نکات سے باہر نہیں ہے۔

مسلمان کی زندگی کا اصل مقصد ہی یہی ہے کہ وہ اللہ پاک کی پاکیزگی بیان کرے اور ہمہ وقت اسی کی حمد و ثنا اور تعریف کرتے ہوئے اس کے سامنے جھکا رہے اور کسی دوسرے کو اس کے حکم اور اس کی ذات کے معاملے میں بڑا نہ سمجھے۔ جس شخص کا عقیدہ و عمل اس ذکر کے مطابق ہوگا..... اور اس کی زبان پر بھی یہی کلمات ہوں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کے لیے خیر و برکت اور اپنی رحمت و جنت کے سب دروازے کھول دیتا ہے۔

اللہ کی توفیق سے میں اس مبارک ذکر کے گیارہ فوائد بیان کرنا چاہتا ہوں پوری توجہ سے ملاحظہ فرمائیں۔

++++++++++++

[1] سورہ بنی اسرائیل: 111

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1 اللہ کے ہاں پسندیدہ، پاکیزہ بہترین پیارا وظیفہ

جن کلمات سے بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے وہ سب کلمات پیارے ہی پیارے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قرآن پاک کی تلاوت کے بعد) تمام کلاموں میں سے سب سے زیادہ اللہ کے ہاں پسندیدہ اور پیارے صرف یہی چاروں کلمات ہیں۔ ان کلمات کے پسندیدہ، چنیدہ، محبوب اور افضل ہونے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی چند احادیث آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ کلام چار کلمات ہیں۔ ان میں سے جس کے ساتھ چاہیں آغاز کر لیں کوئی حرج نہیں ''سبحان اللہ والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔''

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْآنِ أَرْبَعٌ وَهُنَّ مِنَ الْقُرْآنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) [2]

''قرآن کے بعد افضل کلام چار کلمات ہیں اور ہیں وہ بھی قرآنی کلمات ہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔''

اور مسند الطیالسی میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان کچھ یوں ہے:

((أَرْبَعٌ هُنَّ مِنْ أَطْيَبِ الْقُرْآنِ وَهُنَّ مِنَ الْقُرْآنِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) [3]

[1] الصحیح لمسلم: 2137 [2] مسند احمد: 5/20
[3] مسند الطیالسی: 122

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''چار کلمات وہ قرآن میں سے سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں اور ہیں بھی وہ قرآن میں سے ہی، کوئی حرج نہیں ان میں سے جس کے ساتھ مرضی آپ ابتدا کر لیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔''

مزید صحیح ابن حبان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل الفاظ بھی منقول ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ لَايَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) [1]

''کلام میں بہترین چار کلمات ہیں اُن میں سے جس سے بھی آپ ابتداء کریں کوئی حرج نہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔''

اور اسی طرح مسند احمد اور مستدرک حاکم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) [2]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمام کلمات میں سے چار کو چن لیا ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔''

بیان کردہ پانچ احادیث سے پانچ باتیں خوب واضح ہوئیں کہ

1 یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں۔

2 قرآن پاک کے بعد یہ سب سے زیادہ افضل کلمات ہیں۔

3 یہ کلمات قرآن میں سے سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں۔

4 یہ کلمات تمام پاکیزہ اَذکار میں سے سب سے بہترین ہیں۔

5 اور یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور چنیدہ ہیں۔

آپ غور فرمائیں.....! کہ جو شخص ان پیارے، پاکیزہ اور منتخب کلمات کو کثرت سے پڑھتا ہوگا تو وہ اللہ کے ہاں کس قدر محبوب مسلمان ہوگا.....؟

ظاہر ہے کہ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ جو کلمات اللہ کے پیارے ہیں ان کو پڑھنے والا بھی اللہ کا پیارا

[1] صحیح ابن حبان: 1812،836

[2] المستدرک للحاکم: 512/1، صحیح الجامع الصغیر: 1718

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے..... جو کلمات اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل ہیں ان کلمات کو پوری بصیرت اور معرفت سے پڑھنے والا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل ہے..... اگر یہ کلمات قرآنی کلمات میں سے سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں تو بلاشبہ ان کلمات کو پڑھنے والا بھی اللہ کے ہاں طیب اور پاکیزہ ہے۔

اور پھر حدیث کے مطابق ان کلمات کو اللہ تعالیٰ نے چنا ہے..... یہ اللہ کا انتخاب ہے..... ان کا چناؤ اللہ نے کیا ہے..... اور یہ بات آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ کا انتخاب اور چناؤ کسی صورت بھی معمولی نہیں ہوسکتا.....

آپ غور فرمالیں.....!

☆ اللہ تعالیٰ نے پانیوں میں سے زم زم کو چنا

☆ راتوں میں سے لیلۃ القدر کو چنا

☆ دنوں میں سے عرفہ کے دن کو چنا

☆ مہینوں میں سے رمضان کو چنا

☆ شہروں میں سے بلد الحرام کو چنا

☆ کتابوں میں سے قرآن کو چنا

☆ رسولوں میں سے آمنہ کے لال ﷺ کو چنا

آپ اللہ کے جس انتخاب اور جس چناؤ پر بھی غور کریں وہ آپ کو نہایت منفرد نرالا اور پیارا ہی نظر آئے گا.....

اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے اذکار میں سے..... اوراد میں سے..... دعاؤں اور وظیفوں میں سے اور دنیا کائنات کی سب پڑھائیوں میں سے پسند کیا ہے..... منتخب کیا ہے تو ان مبارک چار کلمات کو ہی کیا ہے۔

ہم میں سے جو شخص اپنا عقیدہ وعمل ان کے مطابق بناتے ہوئے ان کو کثرت اور محبت سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی محبت کے لیے منتخب فرمالے گا۔

2 رسول اللہ ﷺ کا بھی محبوب وظیفہ

رسول اللہ ﷺ بلاشبہ امام الذاکرین ہیں۔ ذکر وفکر اور اللہ تعالیٰ کی عبادت آپ ﷺ جیسی نہ کوئی کرسکا نہ ہی کوئی قیامت تک کرسکے گا آپ ﷺ ہمہ وقت ذکرِ الٰہی میں رہتے۔ اگر کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت اور اللہ کے سامنے عاجزی و بے بسی دیکھنی ہو تو وہ آپ ﷺ کے اذکار پر غور کرے..... آپ ﷺ نے حمد وثنا کے ایک ایک بول میں محبتوں اور چاہتوں کے دریا بہادیئے۔

ذکر وفکر کے حوالے سے جب آپ ﷺ کے اذکار کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چار کلمات سے سب سے زیادہ پیار تھا..... یہ کلمات آپ ﷺ کو دنیا اور دنیا کے خزانوں سے زیادہ محبوب تھے۔

امام المحدثین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَأَنْ أَقُولَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ . أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) [1]

''یہ کہ میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہوں یہ مجھے پوری کائنات سے زیادہ محبوب ہیں۔''

آپ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ پر غور فرمائیں.....! آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے ہاں یہ پسندیدہ کلمات پڑھنا کائنات کی ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج کی شعائیں پڑتی ہیں۔ سادہ الفاظ میں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمانِ عالی کا مفہوم یہ ہے کہ ان کلمات کا پڑھنا، ان کو اپنی زبان کا ورد بنانا میرے ہاں دنیا و مافیہا کے خزانوں کے مل جانے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

اُمتی ہونے کی حیثیت سے ہم سب پر لازم ہے کہ ہم بھی اُن کلمات کو سب سے زیادہ محبوب جانیں جو رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے اور یہ چاروں کلمات آج کے بعد ہمیں سب سے زیادہ محبوب ہونے چاہئیں۔

3 اعلیٰ ترین وظیفے کی حیثیت واہمیت

یہ چار کلمات اس قدر جامع اور اس قدر اہم ہیں کہ پورے کے پورے دین کی روح ان کلمات میں موجود ہے۔ جتنی بھی عبادات ہیں ان کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو تسلیم کرکے، اس کو بڑا مان کر اس کی تسبیح وتحمید کرنا ہے اور ان کلمات میں یہ سب خزانے موجود ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عذر پیش کیا کہ میں قرآن مجید میں سے کچھ بھی یاد نہیں کرسکتا۔ آپ مجھے نماز میں پڑھنے کے لیے کوئی ایک ایسی پڑھائی بتادیں جس سے میری نماز اللہ کی بارگاہ میں قبول ہوجائے۔ تو آپ ﷺ نے یہی کلمات پڑھنے کی تلقین فرمائی..... حدیث کے الفاظ پر غور فرمالیں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ قَالَ قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ

[1] الصحیح لمسلم: 2695

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ . قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ...! هٰذَا لِلّٰهِ. فَمَا لِيْ ؟ قَالَ قُلِ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ . فَلَمَّا قَامَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ)) [1]

''ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: قرآن سے کچھ بھی یاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، مجھے آپ وہ کلمات سکھا دیں جو اس سے مجھے کفایت کر جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لیا کر۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو سب کچھ اللہ کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے.....؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کہہ اے اللہ! تو مجھ پہ رحم کر اور مجھے رزق دے اور مجھے عافیت دے اور مجھے ہدایت دے۔ جب وہ شخص کھڑا ہوا تو اس طرح اس نے اپنے ہاتھ کا اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ کو خیر سے بھر دیا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد پر آپ بخوبی سمجھ چکے ہوں گے کہ ان چار کلمات کی ہمارے دین میں بنیادی حیثیت اور بہت زیادہ اہمیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے درجنوں اذکار کی موجودگی میں صرف اور صرف یہی چنیدہ، پسندیدہ اور برگزیدہ مبارک وظیفہ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

آج بھی اگر کوئی شخص دماغی لحاظ سے کمزور ہے یا زبان میں نقص کی وجہ سے وہ پوری نماز کو پڑھ کر ادا نہیں کر سکتا تو وہ بھی انہیں کلمات پر اکتفا کرے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی نماز کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمالیں گے اور اسی طرح جن کو نماز یاد نہیں ہے وہ ساتھ ساتھ یاد کریں اور تب تک ان کلمات سے نماز پڑھتا رہے۔

4 اجر وثواب کے انبار

ان چاروں مبارک کلمات کے پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مومن بندے کے نامہ اعمال میں اجر وثواب کے انبار لگا دیتے ہیں۔ صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صفائی نصف ایمان ہے اور سبحان اللہ

[1] سنن أبي داؤد: 832؛ وسنن دار قطني: 1/313. امام البانی رحمہ اللہ نے حسن اور محدث ابوطیب عظیم آبادی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترازو کو بھر دیتا ہے یعنی جب مومن اور مسلمان تسبیح کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنی زبان سے سبحان اللہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ترازو اجر وثواب سے بھر جاتا ہے اور اسی حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ، الحمدللہ پڑھنے سے زمین وآسمان کے درمیان جتنا خلا ہے وہ اجر وثواب سے پُر ہو جاتا ہے۔

مستدرک حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک صحیح روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كُتِبَ لَهُ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً وَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَالِكَ وَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَةً)) [1]

''جس نے سبحان اللہ کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور جس نے اللہ اکبر کہا اس کے بھی اسی طرح گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں ملتی ہیں اور جس نے لا الہ الا اللہ کہا اسے بھی اسی طرح اور جس نے الحمدللہ رب العالمین اپنے دل سے کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔''

اس موضوع پر اور بھی کئی صحیح روایات موجود ہیں۔ ہم اختصار سے اتنی بات ضرور کہیں گے کہ جس شخص کا عقیدہ توحید وسنت مضبوط ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچ کر اس کے فرائض کا پابند ہو تو ایسے شخص کے لیے خوب سے خوب اجر و ثواب حاصل کرنے کا مختصر اور شاندار طریقہ صرف ایک ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ ان چاروں مبارک کلمات کو پڑھتا رہے..... ان کلمات کو اپنی عادت بنا لے..... شاید ہی کوئی خوش نصیب ایسا ہوگا جو قیامت والے دن اجر وثواب میں اس سے آگے بڑھ جائے

5 گناہوں سے معافی

اور عجب لطف کی بات یہ ہے کہ یہ مبارک کلمات جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے پسندیدہ کلمات ہیں..... جہاں ان کے ذریعے اجر وثواب ملتا ہے۔

[1] المستدرک حاکم: 1/512؛ امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع رقم الحدیث: 1718 پر صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں ان کو کثرت سے پڑھنے والے شخص کے تمام صغیرہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے..... انسان نہ چاہتے بھی کئی صغیرہ گناہ کر بیٹھتا ہے جن کا اسے خیال تک بھی نہیں ہوتا لیکن یہ مبارک کلمات اس کے گناہوں کے لیے بخشش کا سامان بن جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں دو احادیث کا مطالعہ فرمالیں، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)) [1]

''زمین پر جو بھی شخص لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اس سے اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔''

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قدر عظیم بشارت سنائی ہے کہ ایک گنہگار اور خطا کار مسلمان اپنے لیے امید کی کرن محسوس کرتا ہے کہ جس کی زبان پر یہ مبارک کلمات رہتے ہیں تو اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت اور ان کلمات کی برکت سے معاف فرما دیتے ہیں۔

اور ایک دوسری روایت جس کے راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں بیان کرتے ہیں کہ

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ . فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ)) [2]

''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک ہو چکے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنی لاٹھی سے مارا تو اس کے پتے جھڑ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ الحمد للہ، سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، بندوں کے گناہوں کو گرا دیتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے گر گئے ہیں۔''

[1] مسند احمد: 2/158، جامع الترمذی: 3460، صحیح الجامع الصغیر: 5636، التعلیق الرغیب: 249/2،

[2] جامع ترمذی: 3533، صحیح الجامع: 1601

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے نہایت ہی پیاری مثال دیتے ہوئے عملی طور پر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سمجھایا اور بتلایا کہ ان کلمات کے پڑھنے سے جس طرح تم درخت کے پتے گرتے دیکھ رہے ہو اسی طرح لمحہ بھر میں اللہ تعالیٰ زندگی بھر کے تمام صغیرہ گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

یہاں ایک بات یاد رہے.....! کہ گناہ وہ معاف ہوتے ہیں جو صغیرہ ہوں، نہ چاہتے ہوئے، انسان ہونے کے ناتے ہو جاتے ہیں، البتہ جو کبیرہ گناہ ہیں وہ بغیر توبہ اور سچی معافی کے معاف نہیں ہوتے۔ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر گناہ کرے اور بعد میں یہ ذکر شروع کر دے تو ایسا شخص اللہ سے مذاق کر رہا ہے۔

6 صدقہ وخیرات کے برابر

کسی بھی مسلمان کو دنیا و آخرت میں بہت جلد نفع دینے والا عمل صدقہ وخیرات ہے۔ جو لوگ دل کی خوشی سے اللہ کی راہ میں مال دیتے ہیں رب تعالیٰ بھی انہیں بے حساب دیتا ہے..... آفتوں کو ٹالنے اور موجود نعمتوں کو ہمیشہ اپنے پاس دیکھنے کے لیے سب سے بہترین نیکی صدقہ وخیرات ہے۔ لیکن معاشرے میں اکثر لوگ ایسے ہیں کہ جن کی مالی حالت بہت زیادہ پتلی ہوتی ہے وہ باوجود دل کی سچی تمنا کے خرچ نہیں کر پاتے تو ایسے لوگوں کے لیے یہ وظیفہ بہت زیادہ کارآمد ہے۔ اگر اس وظیفے کو کثرت اور محبت سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایک ایک بول کے بدلے صدقے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

اس سلسلے میں بہت سی احادیث ہیں صرف دو پر غور فرمائیں درویشوں کے امام حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالأُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُوْنَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً)) [1]

[1] الصحیح لمسلم:1006

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے چند لوگوں نے نبی ﷺ کے لیے کہا: اے اللہ کے رسول.....! مال والے اجر لے گئے، وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے زائد مالوں کا صدقہ کرتے ہیں (ہمارے پاس مال ہے ہی نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایسی چیزیں نہیں بنائیں جو تم صدقہ کر سکتے ہو.....؟ بلاشبہ ہر تسبیح (سبحان اللہ) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللہ اکبر) صدقہ ہے اور ہر تحمید (الحمدللہ) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ) صدقہ ہے۔''

اس حدیث سے واضح ہوا کہ ان مبارک کلمات کا ایک ایک جملہ صدقہ وخیرات کے برابر ہے..... جو برکتیں مالی صدقات سے حاصل ہوتی ہیں وہی برکات مسلمان ان کلمات پر ہمیشگی کرتے ہوئے حاصل کر سکتا ہے۔

اور پھر یاد رہے! یہ کلمات معمولی صدقات وخیرات کے برابر نہیں، بلکہ آپ حیران ہوں گے کہ یہ کلمات لاکھوں کے مالی صدقات کے برابر ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی چچا زاد بہن حضرت امّ ھانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے کہا: میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ میں جو بیٹھی بیٹھی پڑھتی رہا کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((سَبِّحِي اللّٰهَ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ؛ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُعْتِقِينَهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاحْمَدِي اللّٰهَ مِائَةَ تَحْمِيدَةٍ؛ تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِينَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَكَبِّرِي اللّٰهَ مِائَةَ تَكْبِيرَةٍ؛ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ وَ هَلِّلِي اللّٰهَ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ قَالَ: تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَلَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِأَحَدٍ مِثْلُ عَمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا أَتَيْتِ بِهِ)) [1]

''آپ ﷺ نے فرمایا: 100 دفعہ سبحان اللہ کہا کر یہ تیرے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے 100 غلام کے برابر ہے جنھیں تو آزاد کرے اور 100 دفعہ الحمدللہ کہہ یہ تیرے لیے 100 لگام پہنے، زین

[1] مسند احمد: 6/344 سلسلہ احادیث صحیحہ: 3/303، 1316

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شدہ گھوڑوں کے برابر ہے جن کا تو اللہ کے راستے میں صدقہ کرے، 100 دفعہ اللہ اکبر کہا کر یہ تیرے لیے ہار پہنائے گئے 100 اونٹوں کے برابر ہے 100 دفعہ لا الہ الا اللہ کہا کر یہ زمین و آسمان کے خلا کو اجر و ثواب سے بھر دے گا اور اس دن اس عمل کے مقابلے میں کوئی عمل نہیں ہوگا جو آسمان کی طرف بلند ہو سوائے اس آدمی کے عمل کے جو تیری طرح کا عمل کرے۔''

اس حدیث سے کئی ایک باتیں سمجھ آتی ہیں..... آپ بھی غور فرمالیں!

1 بڑھاپے میں کمزوری کے پیش نظر اگر نفل عبادت میں کمی ہو جائے تو اس کمی کو پورا کرنے کی فکر کرنی چاہیے جیسا کہ امّ ھانی رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو گئی ہوں، کوئی اعلیٰ سی چیز بیان کر دیں جو میں بیٹھی بیٹھی پڑھتی رہوں اور مجھے دونوں جہانوں کی سعادتیں نصیب ہو جائیں۔

کئی بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بڑھاپے میں بھی بہت لاپرواہ ہوتے ہیں، فرائض کی پابندی نہ ہی نوافل کا شوق ..... یاد رہے! ایسی غفلت دنیا و آخرت میں شرمندگی کا باعث ہے۔

2 رسول اللہ ﷺ نے امّ ھانی رضی اللہ عنہا کے جواب میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا..... حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں میں درجنوں اذکار تھے..... اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ کوئی دوسرا ذکر بھی اجر و ثواب اور درجات کی بلندی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا.....

3 اور پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کلمات کو عظیم الشان صدقہ و خیرات کے برابر قرار دیا ہے کہ غریب سے غریب شخص بھی اس پر ہمیشگی کرتے ہوئے اللہ کی جنّت میں سخیوں کے برابر درجات میں پہنچ سکتا ہے۔

اگر اب بھی کوئی شخص اس عظیم الشان محبوب ذکر کو اپنا ورد نہ بنائے تو اس سے بڑھ کر غفلت کیا ہو سکتی ہے.....؟

7 اللہ کے عرش کے پاس تذکرہ

یمن کے بہت بڑے محدث امام مقبل بن ھادی رحمہ اللہ اپنی نہایت گرانقدر تصنیف ''الصحیح المسند'' میں ایک حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی مومن لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو..... فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فوراً آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور یہ کلمہ توحید اللہ تعالیٰ کے عرش کے پاس جا پہنچتا ہے اور اس محبوب وظیفے کا اس سے بڑھ کر شان کیا ہو سکتا ہے کہ یہ مبارک کلمات اللہ تعالیٰ کے عرش کے اردگرد چکر لگاتے ہیں، آپ یوں سمجھ لیں کہ طواف کرتے ہیں اور جو شخص ان کلمات کو پوری معرفت..... بصیرت اور محبت سے پڑھتا ہے تو ان کا تذکرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عرش کے پاس کرتے ہیں۔

آج اگر کسی شخص کا نام اسمبلی ہاؤس میں لیا جائے یا اس کا تذکرہ ایوانِ صدر میں ہو تو ایسے شخص کے مارے خوشی کے پاؤں زمین پر نہیں لگتے اور وہ خود کو بڑی عزت والا انسان سمجھتا ہے..... لیکن ان خوش نصیبوں کے کیا کہنے کہ جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے اردگرد اللہ کے برگزیدہ فرشتوں میں ہو۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ : التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ. يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَوْ :لَا يَزَالَ لَهُ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ؟)) [1]

''تم لوگ جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی کا ذکر کرتے ہو، تسبیح، تہلیل اور تحمید کے ذریعے وہ عرش کے اردگرد چکر لگاتے ہیں ان کی بھنبھناہٹ ایسی ہوتی ہے جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ۔ وہ اپنے پڑھنے والے کا ''اللہ کے عرش کے اردگرد'' ذکر کرتے ہیں کیا تم نہیں چاہتے کہ تمھارا ذکر ہوتا رہے۔'' سبحان اللہ

آپ اس حدیث کے آخری ٹکڑے پر غور فرمائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے ہر فرد کو ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ تمہارا ذکر اللہ تعالیٰ کے عرش کے پاس ہو.....؟

یاد رکھو.....! بڑا خوش بخت ہے وہ انسان جو اس محبوب اور جامع ذکر کو اپنی زندگی کا معمول بناتے ہوئے غمی، خوشی، امیری، غریبی اور بیماری و تندرستی میں پڑھتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو درباروں، مزاروں کی ذلتوں سے محفوظ کر لیا ہے۔

8 ترازو میں سب سے بھاری

ہر مسلمان سمجھتا ہے کہ قیامت والے دن وہی شخص اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ہو کر جنت پائے گا جس کے گناہوں کا پلڑا ہلکا نکلا اور نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا۔ ان چنیدہ اور پسندیدہ مبارک کلمات کو اگر اس لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو قیامت والے دن پلڑے میں ان کا وزن اس قدر زیادہ ہو گا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی خوش ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا: واہ، واہ، کیا بات ہے ان کلمات کی.....! ابو سلمیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

[1] سنن ابن ماجہ: 3809، مستدرک حاکم: 500/1، سلسلہ صحیحہ: 3358۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ ((مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ)) [1]

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے..... واہ..... واہ یہ کلمات ترازو میں کس قدر زیادہ وزنی ہیں'' سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر' اور اس مسلمان کا صبر جس کا نیک بچہ فوت ہو گیا اور اس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا۔'' (یہ بھی کتنا وزنی ہے)

یاد رہے.....! اس ضمن میں کئی ایک روایات موجود ہیں جن میں نبی ﷺ نے بڑی صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کلمات قیامت والے دن اللہ کے ترازو میں بہت زیادہ وزن والے ہوں گے۔

قیامت کے دن پروٹوکول

سب جانتے اور مانتے ہیں کہ ایک دن مرنا ہے اور دوبارہ جی کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے..... جو یہ عقیدہ نہیں رکھتے وہ بھی قیامت والے دن حساب و کتاب کے سارے معاملے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

بہر صورت قیامت کے دن کی ہولناکی اور سختی ہر شخص جانتا ہے، بدتو بدر ہے بڑے بڑے نیکوکار بھی اس دن بہت فکر مند ہوں گے لیکن جو شخص شرک و بدعات اور حرام سے بچ کر ان مبارک کلمات کو پڑھتا رہا ہوگا تو یہ مبارک کلمات ایسے شخص کے لیے نجات اور قیامت والے دن اعلیٰ درجات کا باعث بن جائیں گے۔

امام المحدثین..... سیّد الفقہا حضرت امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مبارک کلمات کے متعلق ارشاد فرمایا:

((فَإِنَّهُنَّ يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْجِيَاتٍ وَمُقَدِّمَاتٍ وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ)) [2]

''بلاشبہ یہ کلمات قیامت والے دن اس حال میں آئیں گے کہ وہ (پڑھنے والوں کو) نجات دلانے

[1] الصحیح لمسلم: 1006

[2] المستدرک للحاکم: 541/1، صحیح الجامع: 3264

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے ہوں گے، مومن بندے کے آگے ہونے والے ہوں گے یا درجات میں اس کو آگے کرنے والے ہوں گے اور یہی کلمات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔'' اللہ اکبر!

اس حدیث میں بالخصوص قیامت والے دن کے بارے میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں:

1 یہ کلمات قیامت والے دن ہر سختی اور شرمندگی سے نجات دلانے والے ہوں گے..... قیامت کی مشکل سے مشکل گھڑی بھی ان کلمات کی وجہ سے آسان ہو جائے گی۔

2 حدیث میں آنے والے لفظ (مقدمات) کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں کہ یہ کلمات مومن کے آگے آگے ہوں گے..... بطورِ پروٹوکول مومن کے ساتھ رہیں گے یا اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ مومن کو قیامت والے دن درجات کی بلندی اور عزت میں آگے کرنے والے ہوں گے۔ ان کلمات کو پڑھنے کی وجہ سے مومن آدمی کو بہت ہی اونچا مقام و مرتبہ دیا جائے گا۔

3 اور یہ کلمات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں، یعنی کہ ان کلمات کی برکت جہاں دنیا میں حاصل ہوتی ہے وہاں ان کلمات کی وجہ سے قیامت والے دن بھی بہت سی برکتوں سے نوازا جائے گا اور یہ کلمات مومن کے لیے باعثِ جنت ہوں گے۔

جہنم کی آگ سے ڈھال

ہم سب کا ایمان ہے کہ جہنم برحق ہے۔ اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ سب سے بڑا سخت عذاب اللہ تعالیٰ کی جہنم کا عذاب ہی ہے..... اللہ کی عزت کی قسم! یہ مبارک کلمات اور ان کے فوائد اس قدر ہمہ جہت ہیں کہ ان کی وجہ سے مومن بندے کو جہنم کی آگ سے بھی بچا لیا جائے گا۔ یہ کلمات جہنم کی آگ سے ایسے بچائیں گے جیسے ایک ڈھال اور زرہ مجاہد کو دشمن کے وار سے بچاتی ہے۔

امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا:

((خُذُوا جُنَّتَكُمْ. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مِنْ عَدُوٍّ قَدْ حَضَرَ قَالَ: لَا بَلْ جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ قُولُوا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْجِيَاتٍ وَمُقَدِّمَاتٍ وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ)) [1]

[1] المستدرک للحاکم: 541/1، صحیح الجامع: 3264

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اپنی زرہیں پہن لو! صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول.....! کیا کوئی دشمن آ گیا ہے.....؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ آگ سے بچنے کے لیے اپنی زرہ پہن لو اور کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کیونکہ یہ کلمات قیامت والے دِن نجات دلانے والے اور آگے کرنے والے ہوں گے اور یہی کلمات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس سچے موحّد اور مسلمان نے ان کلمات کو اپنا ورد بنالیا ہے گویا کہ اس نے ایک ایسی مضبوط زرہ پہن لی ہے جس کی وجہ سے وہ جہنّم کی آگ سے بھی محفوظ رہے گا۔

جنّت میں درجات کی بلندی

جو شخص بھی حالتِ ایمان میں اللہ تعالیٰ کے فرائض کی پابندی کرتے ہوئے اور محرمات سے اجتناب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تہلیل و تکبیر میں مصروف رہتا ہے، اس کو رحمت کے فرشتوں کی طرف سے جنّت کی بشارت ملتی رہتی ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا أَهَلَّ مُهِلٌّ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ وَلَا كَبَّرَ مُكَبِّرٌ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ)) [1]

''جب بھی کوئی مومن لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کو خوشخبری دی جاتی ہے اور جب بھی کوئی مومن اللہ اکبر کہتا ہے تو اس کو خوشخبری دی جاتی ہے۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول! جنّت کی.....؟ آپ نے فرمایا: ہاں!''

اس حدیث سے اندازہ لگائیں کہ اللہ تعالیٰ کی تہلیل و تکبیر کرنے والا کس قدر خوش نصیب انسان ہے .....اور یہ پیارا وظیفہ تو اس قدر شاندار ہے کہ اس میں تہلیل و تکبیر کے ساتھ ساتھ تسبیح و تحمید بھی ہے۔

جنّت میں درجات کی بلندی کے حوالہ سے ایک منفرد واقعہ نقل کرتا ہوں جسے امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند اور امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی سنن کبریٰ میں اور امام البانی رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز کتاب سلسلہ احادیث صحیحہ میں اسے نقل کر کے حسن قرار دیا ہے۔

حضرت امام عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ قبیلے کے تین آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور وہ مسلمان ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کو رہائش دینے اور کھلانے پلانے کا اہتمام نہیں تھا

[1] المعجم الاوسط: 7779، سلسلہ احادیثِ صحیحہ: 1612

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے اعلانِ عام فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جوان کی رہائش اور کھانے پینے کا اہتمام کرے.....؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ سعادت میں لیتا ہوں۔ چنانچہ وہ تینوں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہنے لگے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جہادی لشکر بھیجا تو ان میں سے ایک ساتھی اس میں شریک ہوا اور وہ معرکے میں شہید ہو گیا..... ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا آخَرَ پھر رسول اللہ ﷺ نے دوسرا جہادی لشکر بھیجا فَخَرَجَ فِيهِمْ آخَرُ فَاسْتُشْهِدَ اس لشکر میں دوسرا ساتھی گیا اور وہ بھی شہید ہو گیا اور جو تیسرا مسلمان تھا وہ کچھ عرصہ کے بعد اپنے بستر پر طبعی موت فوت ہو گیا..... وَمَاتَ الثَّالِثُ عَلَى فِرَاشِهِ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ جو تینوں شخص میرے پاس ٹھہرے ہوئے تھے میں نے ان تینوں کو خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ کی جنّت میں ہیں لیکن حیرت کی بات میرے لیے یہ تھی کہ جو شخص میرے گھر بستر پر فوت ہوا تھا وہ جنّت میں ان دونوں سے آگے تھا جو میدانِ جہاد میں شریک ہوئے تھے۔ اور اسی طرح جو شخص دوسرے لشکر میں شہید ہوا تھا اس کو میں نے اس شخص سے آگے پایا جو پہلے شہید ہوا تھا..... میرے دل میں اس کے متعلق کھٹکا سا تھا اس لیے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ ایسا کیوں ہے.....؟ دونوں شہیدوں کو جنّت میں آگے ہونا چاہیے تھا اور پھر پہلے شہید ہونے والے کو دوسرے شہید ہونے والے سے درجات میں آگے ہونا چاہیے تھا..... بہر صورت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

طلحہ! تجھے کیا نہیں سمجھ آ رہا.....؟ یاد رکھ!

((لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ يَكْثُرُ تَكْبِيرُهُ وَتَسْبِيحُهُ وَتَهْلِيلُهُ وَتَحْمِيدُهُ)) [1]

''اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی شخص بھی اس مومن سے زیادہ افضل نہیں ہے جس کو اسلام والی عمر ملی اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تکبیر، تسبیح، تہلیل اور تحمید کرتا ہے۔'' اللہ اکبر

اس واقعہ سے آپ اندازہ لگا لیں کہ ان مبارک کلمات کے مطابق عقیدہ و عمل بنا کر ان کو پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر مقام والا ہے اور اللہ کی جنّت میں بھی اس کا درجہ کس قدر بلند ہے..... اہلِ جنّت میں بھی وہ کس قدر درجات میں آگے ہو گا۔

اِن پیارے چار کلمات کے چند فوائد ہم نے بڑے ہی اختصار سے آپ کی خدمت میں پیش کر دیے ہیں لیکن

[1] مسند احمد: 163/1؛ السنن الکبریٰ: 10674؛ سلسلہ صحیحہ: 654

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر ایک بات اچھی طرح یاد رہے کہ ان مبارک کلمات کے بلا مبالغہ درجنوں فوائد ایسے ہیں جو کہ ہمارے علم میں ہی نہیں ہیں اُن فوائد کو اللہ جانتا ہے یا ان مبارک کلمات سے محبت کرنے والا شخص جانتا ہے، بڑے ہی خوش نصیب اور عظیم ہیں وہ لوگ جن کی زبان پہ یہ مقدس وظیفہ رہتا ہے۔

آخر میں ایک مرتبہ پھر ہم اُن احباب کی خدمت میں گزارش کریں گے جو زیادہ اَذکار اور وظائف نہیں پڑھ سکتے کہ وہ اِن مبارک کلمات کو اپنے زبان کا وِرد بنالیں اِس سے وہ دُنیا اور آخرت میں وہ رتبہ اور مقام حاصل کرلیں گے جو بڑے بڑے ذاکرین کو نصیب ہوگا کیونکہ یہ چار مبارک کلمات کسی نہ کسی اسلوب میں ہر ذِکر میں ہوتے ہیں اور بلاشبہ آپ اِن مبارک کلمات کو تمام اَذکار کا خلاصہ اور نچوڑ بھی کہہ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو ان مبارک کلمات کی سچی دوستی نصیب فرمائے..... ہم پوری معرفت، بصیرت اور کثرت سے ان مبارک کلمات کو پڑھتے رہیں۔ آمین ثم آمین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

351

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ [1]

''اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہو رہا تھا تو اس وقت تیری زبان سے یہ کیوں نہ نکلا کہ ماشاءَ اللہ. لَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللہ؟''

اکثر لوگ یہ سوال کرتے رہتے ہیں کہ ہمیں کوئی مختصر اور آسان سا ایسا وِرد بتا دیں، جس سے ہماری دنیا کے حالات بہتر ہو جائیں اور ہماری آخرت بھی سدھر جائے، ہمیں کوئی ایسا وظیفہ بتا دیں جس سے ہمیں دونوں جہانوں کی خیر نصیب ہو جائے، اس سوال کے جواب میں قرآن وسنّت کی روشنی میں کئی ایک اَذکار بتلائے جا سکتے ہیں لیکن بلاشبہ اور بلا مبالغہ ہمارے دین میں حالات کی بہتری اور آخرت میں درجات کی بلندی کے لیے سب سے آسان اور مختصر وظیفہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے۔ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے بڑے بڑے باطل فرقوں کا مقابلہ کیا ہے میرے پاس ان کے خلاف سب سے بڑا ہتھیار لاحول ولاقوۃ الا باللہ تھا۔ میں اس کو کثرت سے پڑھتا اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے میرے لیے فتح اور کامیابی کے سب دروازے کھول دیتے تھے۔ بلکہ وہ ایک جگہ فرماتے ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی وجہ سے بڑی بڑی ہولناکیاں ختم ہو جاتی ہیں، بڑے بڑے بوجھ اتر جاتے ہیں اور اس کلمہ کے ذریعے مسلمان بہت بلندیاں حاصل کر لیتا ہے کیونکہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے والا اپنے سارے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے اور جو شخص اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو

[1] سورۃ کھف:39

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی ضائع نہیں کرتے۔ [1]

قارئین کرام! اگر کوئی شخص شرک کی لعنت اور کبر جیسی خطرناک مرض سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لیے بہترین وظیفہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ میرے اَعمال ضائع نہ ہوں بلکہ میں نیک اَعمال میں آگے سے آگے بڑھتا رہوں تو ایسا بھائی بھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت اور محبت سے پڑھے اس کی برکت سے جہاں اس کے کیے ہوئے اعمال کو شرف قبولیت حاصل ہوگا وہاں اس کو مزید نیک اَعمال کرنے کی بھی توفیق حاصل ہو گی، مختصر یہ کہ زندگی میں سینکڑوں مصائب اور درجنوں مصیبتوں سے بچنے اور نکلنے کے لیے لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے بہتر شاید کوئی آسان وظیفہ نہیں ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا معنی ومفہوم

اِس کلمہ کے شروع میں لائے نفی جنس ہے، لا کا معنی ''نہیں'' ہے اور حول کا معنی ''حرکت'' ہے لاحول کا معنی یوں ہوا کہ ہم کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں کر سکتے اور اسی طرح ولا کا معنی بھی ''نہیں'' ہے اور قوۃ کا معنی ''طاقت'' ہے اور اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ ہم میں کوئی کام کرنے کی کوئی طاقت وقوت نہیں ہے۔ ''الا باللہ'' مگر اللہ کی مدد اور اس کی توفیق کے ساتھ۔

یعنی کہ ہم نہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی کام سرانجام دے سکتے ہیں مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ یعنی اس کی توفیق شامل حال ہوتی ہے تو ہم حرکت کرتے ہیں اور ہمیں کوئی کام کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ:

لَاحَوْلَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ الابِعِصْمَتِه ولا قُوَّةَ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِمَعُوْنَتِه [2]

[1] فتاوی ابن تیمیہ: اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس کلمہ میں عجیب طاقت ہے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ بڑے بڑے کٹھن حالات اور کٹھن موڑ پار کروا دیتا ہے اور بالخصوص اگر کسی شخص کو کسی وڈیرے کے ظلم کا ڈر ہو تو وہ اس کلمے کو کثرت سے پڑھے اور مزید حافظ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَلَهَا أَيْضاً تَأْثِيرٌ عَجِيبٌ فِي دَفْعِ الفَقرِ اور اسی طرح غربت کو منانے میں بھی یہ وظیفہ نہایت شاندار ہے۔ الوابل الصیب: 187)

[2] فقہ الادعیۃ والاذکار: 255

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کی نافرمانی سے ہم اس کے بچائے بغیر نہیں بچ سکتے اور اللہ کی مدد کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کر سکتے ہیں۔''

ہم گناہوں سے بچتے ہیں تو اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں بلکہ کمال اُس اللہ کا ہے جس نے ہمیں برائی سے بچایا اور اسی طرح اگر ہم نیک اعمال کرتے ہیں تو اس میں بڑائی ہماری نہیں ہے بلکہ ہمارے اللہ کی ہے جس نے ہمیں نیکی کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔اور اسی طرح کچھ اہل علم اس کلمہ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

لَاتَحوُّلَ مِنْ مَرَضٍ الی شِفَاء. وَلَا مِنْ فَقْرٍ الی غِنًی وَلَا مِنْ شَرٍ اِلی خَیر وَلَا من التَّعبِ الی راحَۃ اِلَا بِتَوفِیقِ اللّٰہِ [1]

''نہیں ہم پھر سکتے بیماری سے شفا کی طرف، نہ غریبی سے امیری کی طرف، نہ شر سے خیر کی طرف اور نہ ہی تھکاوٹ سے راحت کی طرف مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔''

لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ کلمہ کیسا ہے؟

لاحول ولاقوۃ الا باللہ صرف رسمی یا روایتی بول نہیں یہ عظیم ذِکر صرف چند کلمات کا مجموعہ نہیں بلکہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ایک یونیورسٹی کی طرح ہے جس میں عقیدہ وعمل کے درجنوں شعبے موجود ہیں اس میں اللہ کی توحید ہے اور اس میں انسان اپنی بے بسی کا اظہار بھی کرتا ہے اور انسان اس کے ذریعے اپنی تمام خوبیوں کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہوئے اپنے سارے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔

سادہ لفظوں میں آپ یوں سمجھ لیں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ کلمہ ''استعانت'' ہے یعنی ایسا کلمہ ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے اللہ سے مدد طلب کرتا ہے کسی بھی موڑ پر اللہ تعالیٰ سے خصوصی مدد لینے کا ارادہ ہو تو اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو اپنی زبان کا وِرد بنالیں۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ کلمہ ''محبت'' ہے یعنی کہ اس بول کے ذریعے مسلمان آدمی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے اللہ! میرا تیرے ساتھ تعلق اس قدر گہرا اور مضبوط ہے کہ میں تیری

[1] فقہ الادعیۃ والاذکار: 254

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توفیق اور مدد کے بغیر نہ حرکت کرسکتا ہوں نہ مجھ میں کوئی کام کرنے کی طاقت ہے، میں جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں تیری توفیق اور خصوصی محبت کی وجہ سے ہوں۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ کلمہ ''توحید'' ہے، یعنی اِس ذکر کے ذریعے مسلمان اس بات کا اِقرار کرتا ہے کہ اے میرے اللہ! میں ہر قسم کی اچھی توفیق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میرا عقیدہ یہ ہے کہ تیری نظرِ کرم کے بغیر میرے حالات کوئی تبدیل نہیں کرسکتا یہاں ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ کبھی کبھار کچھ بدعقیدہ لوگ اہل توحید کو دھمکیاں دینا شروع ہوجاتے ہیں کہ ہمارے فلاں پیر صاحب تمہاری ٹانگیں توڑ دیں گے یا وہ تمہیں پھونک مار کر اڑا دیں گے یا تمہارے جانور وغیرہ ہلاک کردیں گے۔ ایسی ہوائی باتیں سن کر ایک سچے توحید پرست کو آگے سے یہی جواب دینا چاہیے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ تم میرے اللہ کی قوت طاقت اور اجازت کے بغیر میری زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں لاسکتے اور نہ میرا کوئی نقصان کرسکتے ہو۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ کلمہ ''تواضع'' ہے، یعنی یہ ایک ایسا بول ہے کہ جس کے ذریعے مسلمان بندہ اپنے اللہ کے سامنے عاجزی وانکساری اور بے بسی کا اظہار کرنے میں اخیر کردیتا ہے اور وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہہ کر اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ اے میرے اللہ! تیرے بغیر سرے سے میری حیثیت ہی کچھ نہیں اگر تیری مدد، توفیق، نصرت اور محبت نہ ہو تو میں کسی کام کا نہیں ہوں۔ زندگی میں کبھی آپ کا موڈ بنے کہ میں اپنے اللہ کے سامنے بچھ جاؤں اور اس کے سامنے اپنی بے بسی کی انتہا کردوں تو اس کے لیے ننگے پاؤں چلنے کی ضرورت نہیں بدن سے کپڑے اتار کر برہنہ گھومنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی کسی اور تکلّف کی ضرورت ہے بلکہ اس کا خوبصورت اور آسان طریقہ یہ ہے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھیں، اس کو سمجھ کر پڑھنے سے آپ نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بے بسی اور عاجزی کرنے کی انتہا کردی ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ اَلفاظ کے لحاظ سے جس قدر مختصر اور چھوٹا بول ہے معنی ومفہوم کے لحاظ سے یہ اس قدر زیادہ مفصل اور بڑا بول ہے۔ اس میں توحید کے اور نفس کی تربیت کے سب پہلو موجود ہیں۔ یہ کلمہ توحید کے اہم گوشوں کے ساتھ ساتھ تربیت کے اہم اُصولوں کو بھی اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ یہاں ایک بات یاد رہے کہ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ مدد مانگنے کا کلمہ ہے مصیبت پہنچنے کے وقت کہنے والا بول نہیں ہے، جب مصیبت پہنچے تو اس وقت انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھیں البتہ حصولِ صبر اور حصولِ مدد کے لیے آزمائش کے دوران بھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے رہنا چاہیے۔ یہ کلمہ اِسترجاع نہیں ہے بلکہ کلمہ اِستعانت ہے۔ [1]

[1] الاستقامة: 81/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کی تعداد اور وقت کیا ہے؟

قرآن وحدیث کے اَذکار کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ بعض اَذکار کی تعداد متعین ہے اور ان کے پڑھنے کا وقت بھی متعین ہے، لیکن لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے کا نہ کوئی خاص وقت ہے اور نہ ہی اس کی کوئی خاص تعداد ہے، البتہ اس کو لازمی پڑھنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے۔ اس کلمہ کے متعلق جب تمام صحیح احادیث کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے اس ذِکر کو پڑھنے کا حکم دیا ہے اور بہت زیادہ پڑھنے کا حکم دیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو شخص اس کو بہت زیادہ پڑھتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ہر قسم کی خوشی عطا کرتے ہوئے دن بدن ترقی عطا کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور صحیح احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو پانچ سے زائد صحابہ کا ذکر خیر ملتا ہے جن کو نبی ﷺ نے یہ وظیفہ پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور آپ ﷺ نے کئی مرتبہ اس وظیفہ کو کثرت کے ساتھ پڑھنے کی تلقین فرمائی، حضرت ابوموسیٰ، حضرت حازم بن حرملہ، قیس بن عبادہ، ابوذر، ابوہریرہ اور حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کی روایات آپ غور سے پڑھ کر دیکھ لیں، آپ کو از خود اس بات کا احساس ہو جائے گا کہ نبی ﷺ کی یہ کتنی خواہش تھی کہ میری امت کے لوگ اس وظیفہ کو کثرت اور محبت کے ساتھ پڑھیں۔

آج تک جس نے بھی اسکو یقین اور شوق سے پڑھا ہے وہ مایوس نہیں ہوا، ریاض شہر میں ایک بہت بڑے عالم دین ہیں ان کو خطیب العرب بھی کہا جاتا ہے ان کا نام سعد عتیق العتیق ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ریاض سے جدہ ائیر پورٹ اترا۔ اسی دوران مجھے ایک نمبر سے بہت زیادہ کالیں آئیں جب میں نے اس بھائی سے بات کی تو اس نے مجھے کہا کہ شیخ محترم

اِنِّي كُنتُ مَدْيُوناً وَكُنْتُ مَهْمُوماً وَاَصَابَتْنِي الْمَشَاكِلُ الْكَثِيْرَةُ فَدَاوَمْتُ على الحَوقَلَةِ فَرَزَقَنِي اللّٰهُ كُلَّ نِعْمَة [1]

''میں بہت زیادہ مقروض تھا، میں بہت زیادہ غمگین شخص تھا اور مجھے بہت زیادہ مشکلیں پہنچ چکی تھیں پس میں نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پر ہمیشگی کی تو اللہ تعالیٰ نے ہر آزمائش دُور کرتے ہوئے مجھے ہر نعمت عطا کر دی۔''

[1] من محاضرۃ الشیخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ محترم آپ کو اس لیے بتلا رہا ہوں کہ آپ اپنے تمام متعلقین کو یہ بات ضرور بتلائیں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہمیشگی کے ساتھ پڑھتے رہیں تو ہر غم دور ہوتا ہے اور ہر خوشی نصیب ہوتی ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے فوائد

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں ذکرِ الٰہی کے جتنے فوائد بیان ہوئے ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے سے وہ سارے کے سارے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ خاص فوائد ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے والے کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں، اُن فضائل کو پڑھنے سے قبل ایک بات سمجھ کر آپ کو بہت زیادہ خوشی ہوگی اور آپ مزید دل کی خوشی کے ساتھ اس وظیفہ کو پڑھنے میں پابندی کریں گے کہ یہ وظیفہ رسول ﷺ کا بہت زیادہ پسندیدہ وظیفہ تھا آپ سفر وحضر میں اس وظیفہ کو کثرت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے جب آپ گھر سے باہر نکلتے تو اس دعا کے آخر میں بھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ موجود ہے، اسی طرح مؤذن جب حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہتا ہے تو اس کے جواب میں بھی آپ ﷺ چار مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتے تھے اور امت کو بھی یہی ارشاد فرمایا اور اسی طرح نماز کے بعد کے اَذکار میں بھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ موجود ہے۔ غرض کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ جہاں اللہ کے ہاں چنیدہ اور پسندیدہ ذکر ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو بھی اس ذِکر سے والہانہ محبت تھی اور اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس ذِکر سے محبت کرنے والا اور اس کو کثرت سے پڑھنے والا اللہ اور اس کے رسول کا خاص اور محبوب بندہ ہے۔

آیئے اب ہم اختصار کے پیشِ نظر چند اہم فوائد کا ذکر کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو یہ وظیفہ کثرت اور محبت سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

1 باقی رہنے والی نیکی

کوئی نیکی ایسی نہیں جس میں دنیاوی اور اخروی فوائد موجود نہ ہوں ہر نیکی میں خیر ہوتی ہے اور اس کے کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے لیکن بعض نیکیاں ایسی ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اس جملے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایسی نیکیوں کا اثر جہاں دنیا میں باقی رہتا ہے وہاں ان نیکیوں کا اثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرتے وقت، قبر میں اور روز حشر بھی باقی رہے گا اور یہ مسلمان کے لیے ذریعہ نجات ہوں گی ان نیکیوں میں سے ایک نیکی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو کثرت سے پڑھنا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِسْتَكْثِرُوا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ)) [1]

''باقی رہنے والی نیکیاں بہت زیادہ کرو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ نیکیاں کون کون سی ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے چار نیکیاں بیان کیں اور فرمایا یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور آخر پر ارشاد فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ بھی باقی رہنے والیوں میں سے ایک نیکی ہے۔ اور انہی نیکیوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا﴾ [2]

''یہ مال اور یہ اولاد محض دنیوی زندگی کی ایک زینت ہے۔ اصل میں تو باقی رہنے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور اُنہی سے اچھی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔''

اور اسی سے ملتی جلتی آیت اس سے اگلی سورت مریم میں بھی ہے رب العالمین فرماتے ہیں:

﴿وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ مَّرَدًّا﴾ [3]

''اور باقی رہنے والی نیکیاں ہی تیرے ربّ کے نزدیک جزا اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں۔''

---

[1] مسند احمد 75/3، صحیح ابن حبان رقم: 840، المستدرک للحاکم: 512/1، اس حدیث کی سند میں اگرچہ ضعف ہے لیکن اس کی تائید کئی ایک موقوف روایات سے بھی ہوتی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور اسی طرح کبار تابعی سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے بھی یہ بات منقول ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ باقیات صالحات میں سے ہے)

[2] سورۃ الکھف: 46 [3] سورۃ مریم: 76

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 گناہوں کی بخشش کا خزانہ

لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ بخشش کا خزانہ بھی ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو کثرت کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے بہت زیادہ گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ بول توحید کا اعلیٰ ترین بول ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) [1]

''جو شخص بھی زمین پر لا الہ اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا ہے اللہ سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ بھی معاف کر دیتے ہیں۔''

3 عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وظیفہ کے فوائد کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ وظیفہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس سلسلے میں متعدد روایات ہیں ان میں سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم بیان کرتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کوئی وصیت فرما دیں اور بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے پیارے دوست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا یا آپ یوں سمجھ لیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو سات وصیتیں فرمائیں اور ان وصیتوں میں سے ایک وصیت یہ بھی فرمائی کہ اے ابوذر:

((أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ)) [2]

''لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہت زیادہ پڑھا کرو کیونکہ یہ عرش کے نیچے خزانے میں سے ہے۔''

[1] جامع الترمذی: 3460، الترغیب: 1569، السراج المنیر فی صحیح الجامع الصغیر: 7347

[2] احمد: 159/5، الجامع الصحیح مقبل: 601/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول پاک ﷺ نے دوسرے اذکار کی جگہ آپ کو لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے کی وصیت فرمائی، بلکہ حکم فرمایا اور مزید ترغیب اور شوق پیدا کرنے کے لیے یہ بات بھی بیان کر دی کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو معمولی بول نہ سمجھنا یا اس کو روایتی وِرد یا وظیفہ خیال نہ کرنا بلکہ یہ تو اللہ کے عرش کے نیچے جو خزانے ہیں ان خزانوں میں سے ایک بہترین خزانہ ہے۔

آپ اس کو یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جو مسلمان لاحول ولاقوۃ الا باللہ پورے شعور کے ساتھ کثرت اور محبت سے پڑھتا ہے گویا کہ اس کا ہاتھ عرش کے نیچے موجود خزانوں پر ہے اور کسی بھی مسلمان کے لیے اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہو سکتی ہے؟

4 جنت کے دَروازوں میں سے ایک دروازہ

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ قرار دیا ہے یعنی جس طرح جنت کے دروازے کا نام بابُ الصلاۃ ہے، باب الجہاد ہے، بابُ الصدقۃ ہے، بابُ الریان ہے، اسی طرح جنت کے ایک دروازے کا نام ہے باب لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والدِ گرامی نے ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے آپ کے پاس بھیجا، قیس کہتے ہیں:

((فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ صَلَّيْتُ. فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ. وَقَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) [1]

''میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے اور میں نماز پڑھ کر فارغ ہو چکا تھا آپ نے مجھے اپنی ایڑی لگائی اور کہا کیا میں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔''

[1] مسند احمد: 422/3، جامع الترمذی 3581، سلسلہ احادیث صحیحہ: 35/4، 37، الجامع الکامل: 463/9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں جن میں سے پہلی بات یہ ہے کہ اپنے بچوں کو علما اور صلحا کی خدمت کے لیے بھیجنا چاہیے تاکہ وہ ان کی خدمت سے تربیت اور اجر حاصل کریں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ علما اور صلحا کو بھی اپنے خدمت گزاروں کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے اور ان کے ساتھ ایسا رویہ برتنا چاہیے جس سے ان کے دلوں کو خوشی محسوس ہو اور تیسری ہمارے موضوع کے متعلق سب سے اہم بات یہ معلوم ہوئی کہ جنت کے ایک دروازے کا نام لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے جو شخص یہ وظیفہ پوری بصیرت اور کثرت کے ساتھ پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو اس دروازے سے جنت کا مہمان بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی جنت کے اس دروازے سے آواز نصیب فرمائے۔ آمین

قارئین کرام: آپ اندازہ فرمائیں کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کس قدر عظیم المرتبت وظیفہ ہے کہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے سبحان اللہ۔

1 جنت کے پودوں میں سے ایک پودا

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بعض روایات میں آتا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَذکار کو جنت کی کاشت کاری قرار دیا ہے یعنی جنت کا کچھ حصہ چٹیل میدان ہے اس میں شادابی کے لیے اَذکار کی ضرورت ہے اور ان اَذکار میں سے ایک ذکر لاحول ولا قوۃ الا باللہ بھی ہے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے تو آپ کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے کہا:

((مُحَمَّدُ. مُرْ أُمَّتَكَ أَنْ يُكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ. قَالَ: وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) [1]

''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو حکم دو کہ وہ جنت میں بہت زیادہ پودے لگایا کریں آپ نے کہا جنت کے پودے کیا ہیں؟ حضرت ابراہیم نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔''

یہ روایت اور ان جیسی بعض روایات میں اگرچہ معمولی ضعف بھی ہو تو ان کی تائید دوسری ان روایات سے ہو جاتی ہے جن میں بیان ہوا ہے کہ ذکر کی وجہ سے جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں اور ذکر کی وجہ سے مسلمان اللہ کی جنت میں اعلیٰ مہمان نوازی اور وی آئی پی پروٹوکول کا حق دار ٹھہرتا ہے۔

[1] احمد: 5/418، صحیح ابن حبان رقم: 821، نتائج الافکار: 1/100، سلسلہ احادیث صحیحہ: 105، السراج المنیر، فی ترتیب احادیث صحیح الجامع الصغیر للعصام: 6333، اس حدیث کی سند کو امام منذری، ابن حجر اور امام البانی رحمہم اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6 جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ قرار دیا ہے۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے اور ہمارا معمول یہ تھا کہ جب ہم چڑھائی کی طرف چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور ذکر کرتے ہوئے صحابہ کی آوازیں بہت زیادہ بلند ہو رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اتنی اونچی آواز سے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تم بہرے یا غائب پروردگار کو نہیں پکار رہے بلکہ تمہارا رب بہت زیادہ سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں آہستہ آواز میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا:

((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ. قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) [1]

''اے عبداللہ بن قیس لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

اور اسی طرح عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے مجھے کہا کیا میں تجھے ایسے وظیفے کا حکم نہ دوں جس وظیفے کو پڑھنے کا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا.....؟ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ:

((أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) [2]

''میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہت زیادہ پڑھا کروں کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

اس حدیث کے کئی ایک مطالب شارحین نے بیان کیے ہیں ان میں سے ایک شرح یہ بھی ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ سمجھ کر کثرت سے پڑھنے والوں کو اللہ کی جنت کے قیمتی خزانے نصیب ہوں گے اور یہ کلمہ ذاتی طور پر بھی جنت کا خزانہ

[1] صحیح البخاری: 6384، الصحیح لمسلم: 2704

[2] مصنف ابن ابی شیبۃ: 36410، المعجم الکبیر: 158/4، المطالب العالیۃ: 3425، الجامع الکامل للاعظمی: 463/9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لیے ہے کہ اس میں اللہ کی توحید کی اساس اور بنیاد موجود ہے اور یہ خزانہ ہر قسم کے شرک کی نفی کرتا ہے۔ یا آپ یوں سمجھ لیں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے والے کے پاس جنت کا خزانہ ہے اور وہ دنیا کے مالداروں سے بڑا مالدار ہے کیونکہ کسی کے پاس سونے کا خزانہ ہوگا، یا چاندی کا خزانہ ہوگا یا وہ اپنے پاس کسی اور جنس کا خزانہ رکھتا ہوگا لیکن لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے والا تو اس قدر خوش نصیب ہے کہ اس کے پاس جنت کا خزانہ ہے۔ عرب میں ایک معروف خطیب نواف خیاط ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک شخص نے پلاٹ خریدا جب وہ اس کی بنیادوں کے لیے کھدائی کر رہا تھا تو اس کو نیچے سے ایک صندوق ملا جو سونے سے بھرا ہوا تھا اس نے حکومتی کاروائی کے بعد اس خزانے کو تین ملین ریال میں فروخت کر دیا اور وہ بہت زیادہ خوش تھا کہ اسے زمین سے خزانہ ملا جس کے بدلے اس کو تین ملین ریال حاصل ہو گئے شیخ محترم فرماتے ہیں کہ ایسا شخص جو لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت اور محبت سے پڑھتا ہے وہ اس شخص سے بھی زیادہ خوش نصیب ہے کیونکہ اس کے پاس جنت کا خزانہ ہے جب وہ یہ ذکر لے کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو خوش کرتے ہوئے اس کے بدلے اپنے بندے کو جنت کے خزانے عطا فرمائیں گے۔

قارئین کرام: آپ خود غور فرمائیں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ جب جنت کا خزانہ ہے تو اس خزانے کی برکت سے دنیا میں کیا کیا خزانے نصیب ہوں گے...؟

7 اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو محبت بھرا جواب دینا

کسی بھی شخص کو کوئی وزیر، مشیر یا افسر جواب دے تو وہ اس کے جواب پر بہت زیادہ خوشی محسوس کرتا ہے کہ مجھے مجھ سے بڑے عہدے دار اور افسر نے جواب دیا ہے۔ لیکن آپ اس شخص کی خوش بختی پر کیا کہیں گے جس کو اللہ تعالیٰ جواب دیں اور فرمائیں کہ میرے بندے نے میری تابعداری اختیار کر لی ہے اور اس نے اپنا آپ میرے سپرد کر دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام الذاکرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. قَالَ: أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ)) [1]

[1] مسند احمد: 520/2، الجامع الصحیح للشیخ مقبل الوادعی: 603/2، السراج المنیر فی صحیح الجامع الصغیر: 7338

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب بندہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ فرمانبردار ہوگیا اور اس نے اپنا آپ میرے سپرد کر دیا۔''

قارئین کرام: آپ تمام فوائد کو ایک طرف رکھ دیں اور اس ذکر کے ذریعے حاصل ہونے والی برکتوں کو محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات پر غور فرمائیں کہ ہمارے لیے اس سے بڑھ کر شرف کی بات اور کیا ہو سکتی ہے.....؟ کہ ہماری کسی بات کا جواب رب العالمین خود دیں....؟ جب بندہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرا بندہ میرا فرمانبردار بن چکا ہے۔

8 جہنم کی آزادی کی ضمانت

لاحول ولاقوۃ الا باللہ عظیم الشان ''کلمہ توحید'' ہے اور جنت میں جانے کے لیے عقیدہ توحید بنیادی شرط ہے اور اسی طرح جہنم سے آزادی بھی توحید وسنت کی بنیاد پر ہوگی، رسول اللہ ﷺ کی ایک طویل حدیث ہے جس کا آخری ٹکڑا کچھ یوں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَإِذَا قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. قَالَ اللّٰهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِيْ)) وَكَانَ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ)) [1]

''اور جب مسلمان لا الہ الا اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں واقعی میرے سوا کوئی الٰہ نہیں اور میرے بغیر کوئی حرکت وقوت نہیں اور وہ کہتے تھے جس نے اپنی بیماری کے ایام میں یہ بول بولا پھر وہ وفات پا گیا آگ اس کو نہیں کھائے گی۔''

آخر میں اس قرآنی آیت کے ننھے منھے ٹکڑے کا پس منظر بھی پڑھ لیں تاکہ آپ کو یہ بات بھی اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ جو کوئی شخص لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کی نعمتوں پر زوال نہیں آتا بلکہ اس کی نعمتوں اور اس کی صلاحیتوں کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں۔ اور جو شخص نعمتیں پا کر اس وظیفہ کو بھول جائے،

[1] جامع الترمذی: 3430

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے مطابق اپنا عقیدہ نہ بنائے، اس کے مطابق اس کی عملی تربیت نہ ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ بندے سے سب کچھ چھین کر اس کو مقامِ عبرت بھی بنا دیتے ہیں یہاں پر یہی واقعہ بیان ہوا ہے۔ کہ اللہ کی زمین پر دو شخص تھے ان میں سے ایک کے پاس بہت ہی بارونق، سرسبز وشاداب دو باغ تھے۔ لوکیشن کے لحاظ سے، سیٹنگ کے اعتبار سے اس قدر خوبصورت تھے کہ ان کے اردگرد کھجوروں کے درخت تھے درمیان میں کھیتی تھی اور ساتھ ساتھ نہر بھی جاری تھی باغ والا اس وظیفہ کو بھول گیا، شرک اور تکبر کی وادیوں میں غرق ہو گیا اور سمجھنے لگا کہ یہ سارا کچھ میری محنتوں کا نتیجہ ہے۔ یہ سارا میری صلاحیتوں کا صلہ ہے باغ والے کو اس کے دوسرے ساتھی نے بہت سمجھایا اور کہا ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ پڑھا کر اور اسی کے مطابق عقیدہ رکھ لے مگر باغ والے کو یہ بات اور یہ حقیقت سمجھ نہ آئی بالآخر اللہ تعالیٰ نے اس کے باغوں کو ویران کر دیا۔

قارئین کرام: سو باتوں کی ایک بات اچھی طرح پلے باندھ لیں اگر آپ دنیاوی زندگی میں اپنے حالات کو بہتر سے بہتر دیکھنا چاہتے ہیں اور اپنے مخالفوں کے تمام خطرناک حملوں سے بچنا چاہتے ہیں، اگر آپ اللہ کی پکڑ سے بچ کر اس کی خاص نوازشات اور خصوصی انعامات کا حق دار بننا چاہتے ہیں تو پھر لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو اپنا معمول بنائیں اور اس کے معانی ومطالب پر غور کرتے ہوئے اس کو اپنا ورد بنالیں یہ کلمہ ایک رسمی یا روایتی بول نہیں بلکہ اس میں تعلیم وتربیت اور عقیدہ کا ایک عظیم جہان ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس ذکر کی سچی محبت نصیب فرمائے اور دنیا سے جاتے ہوئے یہی کلمہ توحید ہماری زبان پر ہو۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

367

سُبحان اللہ وبحمدہ کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَي الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا﴾ [1]

''اور ایسی زندہ ذات پر بھروسا کریں جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور اِس کی تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کریں وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب باخبر ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ذِکر اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور ذِکر الٰہی میں ''تسبیح'' کو نمایاں مقام حاصل ہے، تسبیح کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا اور زبان سے اِس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اُس کی تمام صفات ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہیں، اللہ کی تسبیح کا ایک شان دار بول ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' ہے اور اِس جملے کا سادہ معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اپنی تعریف کے ساتھ۔

اور '' سُبحان اللہ وبحمدہ '' کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب اور نقص سے پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہر خیر اور خوبی موجود ہے کوئی عیب ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ کی صفات اور اُس کی ذات پاک نہ ہو اور کوئی ایسی خوبی اور خیر نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ میں موجود نہ ہو۔

'' سُبحان اللہ وبحمدہ '' کے ذریعے مسلمان اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار اور اعتراف کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق اپنے پاکیزہ جذبات اور عقائد کا اِظہار کرتا ہے کہ میرا اللہ نہایت پاکیزہ، ہر عیب سے پاک اور ہر خوبی سے متصف ہے۔

جب ایک مسلمان اپنی زبان سے '' سُبحان اللہ وبحمدہ '' پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مسلمان بندے کو اَن گنت فوائد عطا کرتے ہیں اور اُس کے دامن کو خیر سے بھرتے ہوئے اُس کے لیے اپنی رحمتوں کے سب دروازے کھول دیتے ہیں، سو باتوں کی ایک بات ہے کہ '' سُبحان اللہ وبحمدہ '' کو اپنی زبان کا وِرد بنالیں یہ تمام اَذکار میں سے بہت زیادہ فضیلت اور شان وشوکت والا ذِکر ہے۔

[1] سورۃ الفرقان:58

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب ادنیٰ سا طالب علم بھی قرآن شریف کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ حیران ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں مقامات پر مختلف صیغوں کے ساتھ اپنی تسبیح کا تذکرہ کیا ہے اور کئی سورتوں کا تو آغاز ہی اللہ کی تسبیح سے ہوتا ہے اور صحیح حدیث کے مطابق اُن کو ''مُسَبِّحَاتُ'' کہا جاتا ہے۔[1] کہیں اللہ تعالیٰ اپنی تسبیح کو ''سَبَّحَ'' اور ''یُسَبِّحُ'' سے بیان کرتے ہیں اور کہیں قرآن میں ''تُسَبِّحُ'' اور ''تُسَبِّحْ'' سے اللہ تعالیٰ کی پاکی کا تذکرہ ہے اور کہیں ''سبحٰن'' اور ''یُسَبِّحُوْنَ'' کے ساتھ تسبیح کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن وحدیث کے اسلوب سے ایک بات تو سو فیصد سمجھ آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی تسبیح بہت زیادہ پسند ہے اور اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتے ہیں کہ میرے بندے میری حمد کے ساتھ میری تسبیح بیان کریں۔

اسی طرح ہمارے دین میں سب سے زیادہ اہمیت اور حیثیت نماز کی ہے، تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے ہم نماز شروع کرتے ہیں اور پھر رکوع اور سجدے میں بار بار اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، ہماری نماز کے رکوع اور سجدے میں بھی تسبیح رکھ دی گئی ہے اور بندہ جیسے جیسے جھکتا چلا جاتا ہے ویسے ویسے وہ عظمت والے، بلند و بالا اللہ کی پاکی، پاکیزگی اور تسبیح بیان کرتا چلا جاتا ہے اور بلاشبہ سجدے اور رکوع میں تسبیح کے تکرار سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ذِکر کی یہ قسم اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اُس بندے کو اُس کے اسلام اور ایمان کا کوئی فائدہ نہیں جس کا ذہن اللہ کے متعلق پاک صاف نہ ہو اور جس کے دِل و دماغ پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اُس کی تعریف کی حقیقت موجزن نہ ہو۔

کائنات کی ہر چیز ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کہتی ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آیات میں اِس حقیقت کو کھول کر بیان کر دیا ہے کہ زمین و آسمان میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ اُس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو، ہر چیز اللہ کی تسبیح کے ساتھ اُس کی تعریف کرتی ہے۔

﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۚ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝﴾[2]

---

[1] جامع الترمذی میں ایک حسن درجے کی روایت ہے جس میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو سوتے وقت ''مُسَبِّحَاتُ'' پڑھ کر سویا کرتے تھے اور ''مُسَبِّحَاتُ'' وہ سات سورتیں ہیں جن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے ہوتا ہے، سورۃ بنی اسرائیل، حدید، حشر، صف، جمعہ، تغابن اور سورۃ الاعلیٰ، سنن ابی داؤد: 5057

[2] سورہ اسراء: 44

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ اِن میں ہے سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں بلکہ ہر چیز ہی اُس کی تعریف کے ساتھ اُس کی پاکیزگی بیان کرتی ہے، لیکن تم اُن کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بردبار، بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے۔''

اِس آیت سے واضح ہوا کہ کائنات کی ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کی پاکی اور حمد بیان کرتی ہے بلکہ آپ صحیح البخاری کی ایک روایت پڑھ کر حیران ہوں گے کہ کیڑے مکوڑے بھی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں، صحیح بخاری و صحیح مسلم سمیت حدیث کی دیگر کتابوں میں ایک معروف روایت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ. فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ. فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ: أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ. تُسَبِّحُ [1]

''پہلے انبیاء میں سے ایک نبی (ایک درخت کے نیچے ٹھہرے) تو اُن کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا (اُنہوں نے درخت کے نیچے سے سامان اُٹھانے کا حکم دیا اور وہ سامان اُٹھا لیا گیا) تو اُنہوں نے چیونٹیوں کی وادی کے متعلق حکم دیا اور اُن کو جلا دیا پس اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی اور فرمایا کیا اِس وجہ سے کہ آپ کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا ہے آپ نے گروہوں میں سے ایک ایسے گروہ کو ہلاک کر دیا ہے جو اللہ کی پاکی بیان کرتا تھا۔''

یعنی آپ اندازہ لگالیں کہ حشرات الارض، زمین کے کیڑے مکوڑے جن کو ہم کسی کام کا نہیں سمجھتے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح، پاکی اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں، بات صرف اتنی ہے کہ ہم کو اُس کی سمجھ نہیں آتی، آوازیں تو سنائی دیتی ہیں لیکن اُن کے گیت اور اُن کی صدائیں اور اُن کی تسبیحات کے انداز کو صرف اللہ ہی جانتا اور پہچانتا ہے۔

کڑک بھی ربّ کی تسبیح کرتی ہے

رعد اُس کڑک کو کہتے ہیں جو بجلی سے چارج ہونے والے بادلوں کی آپس کی رگڑ اور ٹکراؤ سے پیدا ہوتی ہے اور عموماً یہ کیفیت بارش کے موسم میں نظر آتی ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کا اظہار ہے، رعد اور کڑک بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح بیان کر رہی ہوتی ہے جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اِس حقیقت کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔

[1] الصحیح لمسلم: 2241، صحیح البخاری: 3319

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ﴾ [2]

''اور کڑک تسبیح بیان کرتی ہے اُس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے تسبیح بیان کرتے ہیں اُس کے ڈر سے اور وہ بجلیاں بھیجتا ہے اور جن تک چاہتا ہے اُن تک پہنچا دیتا ہے وہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں، حالانکہ وہ مضبوط قوت والا ہے۔''

غرض کہ زمین و آسمان کی اعلیٰ سے اعلیٰ اور ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق بھی ایسی نہیں ہے جو زبانِ حال اور زبانِ قال سے ''سُبحان اللہ وبحمدہٖ'' کا اظہار نہ کرتی ہو، تسبیح اور حمد کا یہ بول اللہ تعالیٰ کو حد درجہ پسند ہے۔

سب فرشتے ''سُبحان اللہ وبحمدہٖ'' کہتے ہیں

پہلے پارے سے لے کے آخری پارے تک پورا قرآن پڑھ لیں آپ کو کئی ایک مقامات پر اِس بات کا تذکرہ ملے گا کہ تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں بلکہ قرآن پاک میں تو فرشتوں کا ذِکر کرتے ہوئے یہاں تک اِرشاد فرمایا:

﴿يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ﴾ [2]

''فرشتے دِن رات اُس کی تسبیح بیان کرتے ہیں وہ تھکتے نہیں ہیں۔''

اور وہ آٹھ فرشتے جنہوں نے اللہ کا عرش تھاما ہوا ہے اُن کا ذِکر اور وظیفہ بھی ''سُبحان اللہ وبحمدہٖ'' ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود بیان فرماتے ہیں:

﴿اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ﴾ [3]

''عرش کو اُٹھانے والے فرشتے اور جو فرشتے اُس کے اِرد گرد ہیں وہ اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے معافی طلب کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! آپ ہر چیز پر علم اور رحمت کے ساتھ چھا

[1] سورہ الرعد:13 [2] سورہ الانبیاء:20 [3] سورۃ الغافر:7

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چکے ہیں اُن لوگوں کو معاف کر دیں جنہوں نے توبہ کر لی ہے اور تیری راہ پر چل نکلے ہیں اور اُن کو جہنم کے عذاب سے بچا لے۔''

اور اِس طرح کی کئی ایک آیات ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ''سُبحان اللہ وبحمدہٖ'' فرشتوں کا بھی محبوب وظیفہ ہے اور وہ اُس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں اور اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

حضرتِ موسیٰ علیہ السلام اور اللہ کی تسبیح

تمام نبی اور تمام رسول اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہے ہیں اگر ہم اُن میں سے ہر ایک کا تذکرہ کریں گے تو موضوع سوچ سے بھی زیادہ طویل ہو جائے گا ہم بڑے اختصار کے ساتھ ایک عظیم القدر جلالی پیغمبر حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کا ذِکر خیر کرتے ہیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے پانچ نعمتوں کا مطالبہ صرف اور صرف اسی لیے کیا تھا تاکہ میں اُس سبحان ذات کی پاکی بیان کرتا رہوں، سیدنا موسیٰ علیہ السلام دُعا کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ○ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ○ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ○ هٰرُوْنَ اَخِيْ ○ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ○ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ○ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ○﴾ [1]

''اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے اور میری زبان سے گرہ کھول دے کہ وہ میری بات کو سمجھیں، میرے اہل میں سے میرا ہارون بھائی وزیر بنا دیں اُس کے ساتھ میری کمر مضبوط کر دیں اور میرے کام میں اُس کو شریک کر دے تاکہ میں تیری بہت زیادہ پاکی بیان کروں۔''

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے یہ سب نعمتیں دُنیا کی شہرت اور دُنیا کے جاہ وجلال اور مفاد کے لیے نہیں مانگی تھیں، اُن کا مقصد اور اُن کی نیت صرف یہی تھی کہ مجھے زیادہ سے زیادہ فراغت ملے، میرا بوجھ ہلکا ہو اور میں دِل کی خوشی سے اپنے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا رہوں۔

حضرتِ زکریا علیہ السلام اور تسبیح

سیدنا زکریا علیہ السلام کو جب بڑھاپے میں بیٹے کی بشارت دی گئی تو اُن کو اللہ کی قدرت پر مارے خوشی کے یقین نہیں آ رہا تھا تو

[1] سورہ طٰہٰ: 33,25

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنھوں نے کہا: اے میرے اللہ! میرے لیے کوئی نشانی مقرر کر دیں تا کہ مجھے پورا سکون اور یقین ہو جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرتِ زکریا علیہ السلام کو یہی حکم فرمایا کہ صبح وشام میری تسبیح خوب بیان کرو۔

﴿قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ [1]

''کہا اے میرے پروردگار میرے لیے کوئی نشانی مقرر کر دیں اللہ نے کہا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین دِن لوگوں کے ساتھ اِشارے سے ہی بات کرے اور اپنے ربّ کا بہت زیادہ ذِکر اور صبح و شام اُس کی پاکی بیان کر۔''

اللہ تعالیٰ نے صبح وشام آپ کو تسبیح کا حکم دیا ہے تو اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ تسبیح اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے اور جو شخص ربّ کی قدرتوں اور خاص رحمتوں پر قلبی یقین حاصل کرنا چاہتا ہو وہ بھی کثرت اور محبت سے اللہ کی تسبیح بیان کرے۔

معصوموں کے امام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کا ذِکر

خاتم الانبیا حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے بار بار اور کئی بار اس بات کا حکم اِرشاد فرمایا ہے کہ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کا ذِکر کرتے رہو، اِس ذکر کی برکت سے میں جہاں آپ کو دُنیا کی عزت اور غلبہ عطا کروں گا وہاں آپ کے لیے اپنی رحمت اور جنت کے سب دروازے کھول دوں گا۔

قرآن پاک میں متعدد مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کے ذِکر کا حکم دیا گیا ہے جس سے آپ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کی اہمیت، حیثیت اور شان وشوکت کا باخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۚ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا﴾ [2]

''اور ایسی زندہ ذات پر بھروسا کریں جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور اِس کی تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کریں وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب باخبر ہے۔''

اِس آیت کے الفاظ اور انداز پر بار بار غور فرمائیں آپ حیران ہوں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ذات کے متعلق اپنے حبیب کو سہارا دیتے ہوئے کتنے ہی خوبصورت انداز میں ''سبحان اللہ وبحمدہ'' پڑھنے کا حکم دیا ہے اور اِسی طرح ایک

[1] سورۃ آل عمران: 41 [2] سورۃ الفرقان: 58

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے۔

﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ○﴾ [1]

''جو وہ کہہ رہے ہیں اُس پر صبر کریں اور اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ اُس کی پاکیزگی طلوعِ آفتاب اور غروب سے پہلے کریں اور رات کو بھی اُس کی خوب پاکیزگی بیان کریں اور سجدوں کے بعد۔''

جاہلوں کی باتوں پر صبر کیا جاتا ہے اُن کو جواب نہیں دیا جاتا، بلکہ اُن کے جواب میں اپنی زبان پر ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کا وِرد رکھا جاتا ہے اور یقین جانیں قرآن کا طالب علم جب اُس کی آیات پر غور کرتا ہے تو اِس پر یہ حقیقت آشکارہ ہوتی ہے کہ غمی اور خوشی کا ذِکر بھی ''سبحان اللہ وبحمدہ'' ہی ہے، حالات کی تنگی میں یہی ذِکر کرنا چاہیے اور خوشحالی اور فراخی میں بھی اِسی ذِکر سے اپنی زبان کو تر رکھنا چاہیے۔

غمی اور خوشی کا ذِکر ''سبحان اللہ وبحمدہ''

رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں جب حد سے زیادہ ستایا گیا تو آپ کا مبارک اور کشادہ سینہ بھی تنگی محسوس کرنے لگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرتِ محمد علیہ السلام کو یہی حکم فرمایا تھا کہ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' پڑھتے رہو۔

﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ○ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ○﴾ [1]

''اور البتہ تحقیق ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کا سینہ اُن کی باتوں سے تنگی محسوس کرتا ہے، پس اپنے ربّ کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں اور سجدے کرنے والوں میں سے ہو جاؤ اور آخری پیغام آنے تک اپنے پروردگار کی تعریف کریں۔''

معلوم ہوتا ہے کہ جب گالی کا جواب گالی سے نہ دیا جائے، تہمت کا جواب تہمت سے نہ دیا جائے بلکہ شریکوں، مخالفوں، حاسدوں اور دشمنوں کی تکلیف دہ باتوں کا سامنا ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کے ساتھ کیا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ سب شریروں کو ناکام کرتے ہوئے اپنے بندے کے مستقبل کو روشن فرما دیتے ہیں۔

[1] سورۃ ق: 40,39 [2] سورۃ الحجر: 99,97

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اپنی زندگی میں کسی بھی مسئلے میں اُلجھ جائیں اور آپ کا سینہ تنگی محسوس کرے تو آپ درباروں، مزاروں اور تعویزوں کے چکروں میں پڑنے کی بجائے اپنی زبان کو ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' سے تر کرلیں اور ذِکر کو سمجھ کر پڑھیں اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قسم کی کامیابی عطا فرمائے گا۔

اور اِسی طرح اللہ تعالیٰ جب حالات بہتر کردیں اور آپ کو چاروں طرف خوشی ہی خوشی نظر آرہی ہو تو ایسے حالات میں بھی ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' کو اپنی زبان کا وِرد بنالیں اِس ذِکر کی برکت سے آپ پر کبھی زوال نہیں آئے گا بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید خوشحال اور بہتر سے بہتر تر مستقبل کی طرف لے جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ ایک وقت تھا کہ آپ اکیلے تھے اور ستانے والوں نے آپ کو خوب ستایا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' پڑھنے کا ہی حکم دیا اور پھر جب آپ کے چاروں طرف آپ کے صحابہ کی فوجیں تھیں اور آپ پورے عرب پر چھا چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اُس وقت بھی یہی حکم ارشاد فرمایا کہ ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' پڑھو، اللہ تعالیٰ کے حکم پر غور کرو۔

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝﴾

''جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آجائے اور آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اُس کی پاکی بیان کریں اور اُس سے بخشش مانگیں، بلاشبہ وہ بہت زیادہ دُعا قبول کرنے والا ہے۔''

اللہ کی نصرت، اُس کی فتح اور اُس کی دی ہوئی عزت اور غلبہ جب نظر آرہا ہو تو دُنیادار اور کافر لوگوں کی طرح عیاشی اور آوارگی نہیں کرنی چاہیے بلکہ زیادہ سے زیادہ اللہ کی تعریف کے ساتھ اُس کی پاکی بیان کرنی چاہیے اور صبح وشام ہر وقت اپنی زبان پر ''سُبحان اللہ وبحمدہٖ'' کا ذِکر رکھنا چاہیے۔

''سُبحان اللہ وبحمدہٖ'' کے چند اہم فضائل اور فوائد

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے قرآن وحدیث کے واضح دلائل سے ہم نے اِس حقیقت کو واضح کردیا ہے کہ ''سُبحان اللہ وبحمدہٖ'' کی حیثیت اور اہمیت بہت زیادہ ہے اور اب ہم صحیح احادیث کی روشنی میں یہ بھی بتلا دینا چاہتے ہیں کہ ''سُبحان اللہ وبحمدہٖ'' کی افادیت بھی بہت زیادہ ہے، بالخصوص دِل کے سکون اور رِزق کے حصول کے لیے یہ ذِکر اپنا کوئی جوڑ نہیں رکھتا اور اِس کے علاوہ بھی اِس ذِکر کے بے شمار فضائل اور فوائد قرآن وحدیث میں آئے ہیں اُن میں سے ہم اختصار کے ساتھ چند ایک کا تذکرہ کردیتے ہیں، اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو حکم دیتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا خوب اِرشاد فرمایا ہے۔

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا﴾ [1]

''اور ایسی زندہ ذات پر بھروسا کریں جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور اِس کی تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کریں وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب باخبر ہے۔''

1 افضل ترین اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ذکر

''سُبحان اللہ وبحمدہ'' افضل ترین ذِکر ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور محبوب ذِکر ہے، حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ [2]

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی کلام زیادہ فضیلت والی ہے آپ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں اور بندوں کے لیے چُن لیا ہے سبحان اللہ وبحمدہ۔''

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ؟ قلتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الكلامِ إِلَى اللّٰه. قَالَ: إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ [3]

''کیا میں تجھے ایسی کلام کی خبر نہ دوں جو اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پیاری ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ کے سب سے زیادہ محبوب کلام کے متعلق ضرور آگاہ کریں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے ہاں بہت زیادہ پیاری کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔''

اور صحیح البخاری کی آخری روایت کو آپ ہر سال بار بار شیوخ الحدیث سے سُنتے رہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

---

[1] سورۃ الفرقان: 58 [2] الصحیح لمسلم: 2731

[3] الصحیح لمسلم: 2731

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ. خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ. ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ. سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ. سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ [1]

''دو کلمے رحمٰن کو بہت زیادہ پیارے ہیں، زبان پر ہلکے ہیں، ترازو میں بھاری ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔''

آپ ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' کو اپنا معمول بنائیے اور اسی کا وِرد زیادہ کریں البتہ ''سُبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم'' کا ذِکر کرنے سے بھی تمام فضائل اور فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔

2 اجر وثواب کے انبار

''سُبحان اللہ وبحمدہ'' پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ بے شمار نیکیاں عطا کرتے ہیں، اِس ذِکر کے ذریعے ملنے والے اجر وثواب کا اندازہ صحیح مسلم کی ایک روایت سے لگانا بہت آسان ہے، حضرتِ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فجر کی نماز کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور جب آپ چاشت کے وقت تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اے جویریہ رضی اللہ عنہا!

مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ. عَدَدَ خَلْقِهِ. وَرِضَا نَفْسِهِ. وَزِنَةَ عَرْشِهِ. وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ [2]

''اب تک اسی حالت میں بیٹھی ہوئی ہو، جس پر میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟'' اِنہوں نے عرض کی: جی ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے (ہاں سے جانے کے) بعد میں نے چار کلمے تین بار کہے ہیں، اگر ان کو ان کے ساتھ تولا جائے جو تم نے آج کے دن اب تک کہا ہے تو یہ ان سے وزن میں بڑھ جائیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ. عَدَدَ خَلْقِهِ. وَرِضَا نَفْسِهِ. وَزِنَةَ عَرْشِهِ. وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ پاک ہے اللہ، اپنی حمد کے ساتھ اپنی مخلوق کی تعداد کے

[1] صحیح البخاری: 6406 [2] الصحیح لمسلم: 2726

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برابر اور جتنی اُس کی ذات کو پسند ہے، اور جتنا اُس کے عرش کا وزن اور جتنی اُس کے کلمات کی سیاہی ہے۔

اِس حدیث کی شرح میں ہمارے شیخ الحدیث فرمایا کرتے تھے کہ اِن چار کلمات کو تین بار پڑھنے کی فضیلت اور اِن پر اجر وثواب کی کثرت اِس لیے زیادہ ہے کہ بندہ اپنے اللہ کو کہتا ہے کہ اے میرے اللہ! تیری ذات اور تیری جملہ صفات ہر قسم کے نقص اور عیب سے پاک ہیں اور آپ میں ہر قسم کی خوبی موجود ہے، میں تیری حمد کرتا ہوں، اے میرے اللہ! میرے نامہ اعمال میں ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' اِتنی مرتبہ لکھ دیں جتنی تیری مخلوق کی تعداد ہے اور اگر تو نے وزن کر کے لکھنی ہے تو میرے نامہ اعمال میں ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' اِس قدر زیادہ لکھ دے جتنا تیرے عرش کا وزن ہے اور اگر تو نے ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' ماپ کر لکھنی ہے تو اِتنی مقدار میں لکھ دے کہ جتنی مقدار میں ساری زمین کے درختوں کی قلمیں بنالی جائیں اور سمندروں کے پانی کی سیاہی بنالی جائے اُس کے ساتھ جتنی بار ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' لکھا جائے اُتنی تعداد میں ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' میرے نامہ اعمال میں لکھ دے اور اے میرے اللہ! گننا کیا ہے؟ تولنا کیا ہے؟ اور ماپنا کیا ہے؟ میرے نامہ اعمال میں ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' اتنی تعداد اور مقدار میں لکھ دے جس پر تو خوش ہو جائے۔ سُبحان اللہ

اب آپ اندازہ فرمائیں کہ اِنسان چند سکینڈ میں اپنے نامہ اعمال میں کتنی مرتبہ ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' لکھوا لیتا ہے آپ غور فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حمد وتسبیح والے یہ چار مبارک کلمات کس قدر تھوڑے ہیں اور اِن میں معنی و مفہوم کی کتنی زیادہ وسعت ہے کہ زمین وآسمان کا دامن بھی اِس وسعت کو سمیٹنا چاہے تو سمیٹ نہیں سکتا۔

2 اَن گنت گناہوں کی بخشش

ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کر دیں اور وہ گناہوں سے معافی کے لیے درجنوں نیک اعمال کرتا ہے اور اُن اعمال میں سے ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' کا ذِکر اِس قدر اہمیت والا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس ذِکر کی برکت سے اَن گنت، لاتعداد، بے شمار اور بے حد وحساب گناہ بھی معاف فرما دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ [1]

[1] صحیح البخاری:6403، الصحیح لمسلم:2691

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس نے دِن میں سومرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا اُس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

لیکن یہاں پر ایک بات یاد رکھیں کہ اِس فضیلت کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ آپ جان بوجھ کر گناہ کریں اور ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' پڑھتے رہیں ایسی سوچ اور ایسی حرکت اللہ تعالیٰ سے مذاق کرنے کے برابر ہے اور یہ ناقابلِ معافی سوچ اور گناہ ہے اور اِسی طرح اگر آپ نے کسی کا حق مارا ہے تو حق والے کو اُس کا حق واپس کر دیں اور ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' پڑھیں ورنہ لوگوں کے حق مار کر آپ ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' کی ہزاروں تسبیاں کرتے رہیں آپ کے گناہ معاف نہیں ہوں گے۔

4 ہر مخلوق کی نماز اور رِزق کا سبب

''سُبحان اللہ وبحمدہ'' سے اللہ تبارک وتعالیٰ برکت والا رِزق عطا کرتے ہیں اور رِزق کی تنگی کو دور فرما دیتے ہیں اِس سلسلہ میں ایک طویل حدیث ہے جس کو امیر المومنین فی الحدیث حضرتِ امام البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں نقل فرمایا ہے، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے اپنے بیٹے کو بہت اہم وصیتیں فرمائیں، اُن وصیتوں میں سے ایک وصیت یہ بھی تھی کہ اے میرے بیٹا!

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَيْءٍ. وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ [1]

''اور سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتے رہنا بلاشبہ وہ ہر چیز کی نماز ہے اور اُسی کی وجہ سے مخلوق کو رِزق دیا جاتا ہے۔''

اِس وظیفہ کو درجنوں لوگوں نے آزمایا ہے اللہ تعالیٰ واقعی طور پر اِس ذِکر کی برکت سے رِزق کے اسباب پیدا کرتے ہیں اور اپنے بندے کی جھولی کو رِزقِ حلال سے بھر دیتے ہیں، آپ بھی چلتے پھرتے، سفر کرتے اور دکان پر بیٹھے ''سُبحان اللہ وبحمدہ'' پڑھتے رہا کریں، چند دِنوں میں اِس مبارک ذِکر کی برکتیں آپ خود ہی محسوس فرمالیں گے۔

5 اہم نیک اعمال کی کمی کو پورا کرنے والا ذِکر

بلاشبہ قیام اللیل اور نمازِ تہجد بہت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے اور اِسی طرح سخاوت اور جہاد بھی نیک اعمال میں اُونچا مقام رکھتے ہیں اگر کوئی شخص کسی عذر کے پیشِ نظر یہ تینوں اعمال نہ کر سکے وہ شخص ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کثرت اور محبت

[1] السلسلة الصحيحة: 134

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پڑھتا رہے اِس ذِکر کی برکت کے دو فائدے ہوں گے یا تو اللہ تعالیٰ بیان کردہ تینوں نیک اعمال کرنے کی سعادت نصیب فرمادیں گے یا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اِس ذِکر کی برکت سے اُس کو جو اجر وثواب اور درجہ ملنا تھا وہ عطا کر دیں گے، حضرتِ ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ يُكَابِدَهُ أَوْ بَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ أَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ فَلْيُكْثِرْ مِنْ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ جَبَلِ ذَهَبٍ يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ [1]

''جس پر قیام اللیل، سخاوت اور جہاد مشکل ہو وہ بہت زیادہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے کیونکہ یہ اللہ کو سونے کے پہاڑ سے بھی زیادہ محبوب ہے جس کو وہ اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔''

اِس حدیث کا آخری ٹکڑا نہایت قابلِ توجہ ہے ہم میں سے شاید ہی کوئی ایک شخص ایسا ہو جس نے ایک کلو سونا اللہ کی راہ میں صدقہ کیا ہو لیکن آپ اندازہ فرمائیں ایک شخص ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' پڑھتا ہے اور دوسرا شخص ایک سونے کا پہاڑ اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہے اِن دونوں میں سے ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' پڑھنے والے سے اللہ تعالیٰ زیادہ پیار کرتے ہیں، اور ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' کا پڑھنا اللہ کے ہاں زیادہ پیارا اور محبوب ہے۔

6 قیامت کے دِن بہت آگے

''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' کثرت سے پڑھا کریں یا کم از کم دِن میں سو دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ. لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ. إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ. أَوْ زَادَ عَلَيْهِ [2]

''جس نے صبح وشام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو قیامت والے دِن کوئی شخص بھی اُس سے افضل عمل نہیں لائے گا جو وہ لے کر آیا ہے مگر جس نے یہی مبارک کلمہ اِس سے زیادہ پڑھا ہو۔''

جو شخص ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' کی وجہ سے قیامت کے روز سب سے آگے نکل سکتا ہے تو وہ دُنیا میں اللہ کی رحمت اور اُس کی خاص نصرت سے پیچھے کیسے رہ سکتا ہے؟

[1] صحیح الترغیب: 1541، السلسلۃ الصحیحۃ: 2714 [2] الصحیح لمسلم: 2692

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7 جنت میں کھجوروں کے درخت

''سبحان اللہ وبحمدہ'' یا ''سبحان اللہ العظیم وبحمدہ'' پڑھنے سے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیتے ہیں، حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ [1]

''جس نے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہا اُس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔''

جب ''سبحان اللہ العظیم وبحمدہ'' پڑھنے سے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اِس کے پڑھنے سے دُنیا میں بھی اپنے بندے کے لیے خوشیوں کے کئی درخت لگا دیتے ہیں۔

پڑھنے کا بہترین وقت

''سبحان اللہ وبحمدہ'' کو آپ کسی وقت بھی پڑھ سکتے ہیں بلکہ اکثر اوقات میں اِس مبارک اور نافع ذِکر کو پڑھتے رہنا چاہیے لیکن قرآن وحدیث کے اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ طلوعِ آفتاب سے قبل اور غروبِ آفتاب سے قبل ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کا پڑھنا زیادہ اہمیت کا حامل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اِرشاد فرماتے ہیں:

﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ﴾

''جو وہ کہتے ہیں اُس پر صبر کرو اور پاکی بیان کرو اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروب سے پہلے۔''

اِس آیت میں بڑی صراحت کے ساتھ طلوعِ آفتاب سے قبل اور غروبِ آفتاب سے قبل ''سبحان اللہ وبحمدہ'' پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا اِس وقت میں بالخصوص اِس عظیم ذِکر کا اہتمام کرنا چاہیے اور فرمایا:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ [2]

''اور پاکی بیان کر اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ شام اور صبح۔''

اِس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبر کو بالخصوص ''صبح وشام'' سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کا حکم دیا ہے اور اِسی طرح اِرشاد فرمایا:

[1] جامع الترمذی: 3464، صحیح ابن حبان: 826، 827، السلسلۃ الصحیحۃ: 64 [2] سورۃ غافر: 55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ [1]

''اور اُس کی پاکی بیان کرو صبح اور شام۔''

اِس آیت میں بھی تمام اہل اسلام کو صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم ہے اور مزید حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا﴾ [2]

''یہ کہ پاکی بیان کرو صبح اور شام۔''

اور اِسی طرح ایک اور جگہ آتا ہے۔

﴿وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ [3]

''اور اُس کی پاکی بیان کرو صبح وشام۔''

اور اللہ تعالیٰ نے حضرتِ زکریا علیہ السلام کو بھی یہی کہا تھا

﴿وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ [4]

''اور پاکی بیان کرو شام اور صبح۔''

قرآن مجید میں جہاں حضرتِ داؤد علیہ السلام کا ذِکر کرتے ہوئے پہاڑوں کا ذِکر کیا اور وہاں فرمایا:

﴿يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ﴾ [5]

''وہ پاکی بیان کرتے ہیں شام اور صبح۔''

قرآن پاک کی اِن تمام آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ بالخصوص ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' فجر کے بعد سورج نکلنے سے قبل اور سورج غروب ہونے سے پہلے زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہنا چاہیے اِس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں وقت اِس لحاظ سے بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں، اِس وقت کائنات میں ایک بہت بڑی تبدیلی واقع ہو رہی ہوتی ہے کیونکہ دِن کا رات میں اور رات کا دِن میں بدلنا ایک بہت حساس اور اہم ترین کام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو اِس عظیم ذِکر ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' سے اپنے نامہ اعمال کو بھرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

[1] سورہ غافر:55 [2] سورہ الاحزاب:42 [3] سورہ مریم:11
[4] سورہ فتح:9 [5] سورہ آل عمران:41

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عام مسلمانوں کے ساتھ کیا ظلم کیا گیا؟

پوری دُنیا میں عمومی طور پر اور بالخصوص ہمارے ملک میں جہاں جو بھی شرک ہو رہا ہے اُس کی سب سے بڑی وجہ جہالت ہے ہمارے اندر ایک ایسا مذہبی ٹولہ ہے جو لوگوں کو صرف دَم درود اور چھومنتر تک رکھتا ہے اُن کو ساری زندگی قرآن فہمی کے قریب نہیں آنے دیتا، قرآن فہمی تو دور کی بات ہے یہ ٹولہ ساری زندگی اپنے مریدوں کو ''سبحان اللہ'' کا معنی و مفہوم بھی نہیں سمجھنے دیتے، وہ ساری زندگی سبحان اللہ کا ''رٹہ'' تو لگاتے رہتے ہیں مگر شرک کے گدھے پر بھی سوار رہتے ہیں وہ سبحان اللہ بھی پڑھتے اور ساتھ اپنے بزرگوں سے سب کچھ مانگتے ہیں اور اُن کو اپنے نفع ونقصان کا مالک سمجھتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم تمام اہل اسلام کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ جس اسلام کو آپ نے قبول کیا ہے اُس کو سمجھنے اور سیکھنے کی بھی کوشش کریں اور اگر آپ کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے تو کم از کم بنیادی اَذکار کے ترجمہ کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھیں آپ کو اُسی وقت توحید کی خوشبو آنا شروع ہو جائے گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو اَذکار کی معرفت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

385

استغفار کے معانی اور فضائل

(حصہ اول)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾ [1]

''اے میرے پیغمبر! آپ بھی اچھی طرح جان لیں کہ اللہ ایک ہی برحق معبود ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس لیے اپنے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگیں۔''

اللہ کا کروڑ ہا شکر ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا اور اپنی بے شمار نعمتوں اور رحمتوں سے نوازا، لیکن ہماری ناشکری اور نعمتوں کی بے قدری کی بنا پر مسلمانوں کی حالت عالمی، ملکی اور علاقائی سطح پر دن بدن پستی کی طرف جا رہی ہے، ایک اللہ کو معبود ماننے اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے اور اتنا اچھا عقیدہ رکھنے کے باوجود ہمارے اندر کیا خرابی ہے کہ ہم اپنے گھر سے لے کر ایوان صدر اور پوری دنیا تک جہاں بھی مسلمان کو دیکھتے ہیں تو وہ محکوم، غلام اور پریشان نظر آتا ہے؟ اللہ کی توحید کے اقرار اور نبی کریم ﷺ کی احادیث کی تعلیم کے بعد ایک بہت بڑا سبق ہم بھول چکے ہیں اور جب ہم لوگ اس سے غافل ہو گئے، اللہ کی رحمتیں بھی ہم سے روٹھ گئیں وہ سبق ہے اللہ سے استغفار کرنا اور معافی مانگنا، اس کے سامنے خود کو ذلیل کر لینا، انسان تہجد گزار ہو عالم بے مثال ہو، تاجر ہو، ذکر و اذکار کرنے والا ہو اس کے باوجود جب تک وہ تنہائی میں خود کو گنہگار سمجھ کر سچے دل سے استغفار نہیں کرتا وہ اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے، استغفار مومن کی زندگی کی روح ہے اور اس کی زندگی کی بنیاد ہے، انفرادی طور پر جن کی تنہائی پاکیزہ ہے وہ اکیلے بیٹھ کر استغفار کرتے ہیں اللہ ان پر رحمت کرتا ہے، ان کے غم دور کرتا ہے لیکن افسوس در افسوس کہ آج کوئی خود کو

[1] سورۃ محمد:19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گنہگار ماننے کے لیے تیار ہی نہیں ہے باوجود کہ ہم اعلانیہ باغی، احکامات الٰہیہ سے غافل اور لاپرواہ ہیں۔

میں گناہ کے اسلامی تصور کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں اپنے اوپر استغفار کی چھتری قائم کرلو یہی ایک آخری بخشش کی امید باقی ہے جب ہم خود کو نااہل سمجھ کر استغفار کریں گے تو اللہ ہماری دنیا و آخرت بہتر بنا دے گا، انسان کتنا بھی گنہگار ہو مایوس نہ ہو بلکہ وہ خیال کرے کہ میری بے بسی کے آنسوؤں میں اللہ نے بڑی قوت رکھی ہے مثلاً: ایک آدمی وہ کسی کو معاف نہ کرے مگر گنہگار بار بار معافی مانگتا چلا جائے تو اس انداز سے بڑے سے بڑا سخت دل انسان بھی معاف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے یہ انسان کی فطرت ہے کہ انسان لاکھوں خامیوں کے باوجود اپنے اندر اپنے گنہگار کے لیے رحمت کے جذبات رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو سراپا رحمت ذات ہے جب بندہ کسی اپنے دشمن کو معاف کر دیتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ تو نے اسے معاف کیوں کیا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ اس نے اتنی معافیاں مانگیں کہ مجھے اس پر ترس آ گیا اور میں معاف کرنے پر مجبور ہو گیا۔

آیئے.....! اپنی تنہائی کو پاک کیجیے، ایک وقت آنیوالا ہے کہ اللہ کے روبرو حاضر ہوں گے، دین اسلام نے ہمیں بتلایا ہے کہ سابقہ انبیا سے لے کر نبی کریم ﷺ تک تمام نے توحید کی دعوت کے بعد سب سے زیادہ زور استغفار پر دیا ہے کہ جس اللہ کو مان لیا ہے اب اس کے سامنے اپنی عاجزی انکساری کا اظہار کرو، انبیاء کی سیرت پڑھ کر دیکھو ابراہیم علیہ السلام کو دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام توحید کی تبلیغ کرتے رہے اور تنہائیوں میں اپنے لیے اور اپنی امت کے لیے استغفار کرتے رہے یہ مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے جو سبق ہم بھلا چکے ہیں وہ سبق دوبارہ یاد کرنا ہے، ایک دن میں جس قدر استغفار کی دعائیں ہیں انہیں یاد کرو۔ موت سے قبل استغفار کرنیوالوں کی صف میں شامل ہو جاؤ۔

انبیاء و رسل علیہم السلام اور استغفار کا وعظ

اللہ کی زمین پر رب کے سب سے زیادہ محبوب انبیاء و رسل علیہم السلام ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اپنی قوموں کو یہی وعظ کرتے رہے کہ ہر قسم کی مصیبت ٹالنے کے لیے اور ہر طرح کی نعمت و رحمت حاصل کرنے کے لیے معافی کو لازم پکڑو، میں آپکے سامنے چند انبیاء علیہم السلام کے وعظ قلم بند کرتا ہوں۔ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قوموں کو استغفار کا حکم کرتے رہے پہلے نمبر پر توحید کا سبق دیا پھر کہا کہ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت صالح علیہ السلام اور قوم کو استغفار کا حکم

قرآن پاک نے صالح علیہ السلام کا وعظ نقل کیا ہے:

﴿وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ﴾ [1]

''قوم ثمود کی طرف صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا انہوں نے قوم کو دعوت دی کہ (حجر و شجر کو چھوڑ کر) صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ہے اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور زمین پر آباد کیا اپنے اللہ کی الوہیت کو مان کر اس سے گناہوں کی معافی مانگو اللہ سے معافی مانگنے کے بعد پھر رجوع بھی اپنے رب کی طرف کرو۔ میرا رب قریب اور قبول کرنے والا ہے۔''

قارئین کرام.....! کیسے دلنشین انداز میں نبی اپنی قوم کو استغفار کی تلقین فرما رہے ہیں پہلے فرمایا: تمہیں زندگی، حیاتی اور صحت دے کر دنیا میں آباد کرنے والا وہی ہے اسی کے بن کر رہو اسی سے بخشش مانگو اور وہ معافی مانگنے والوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا بلکہ وہ ایسے لوگوں کے قریب ہے اور ان کی ہر پکار کو سننے والا ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام کی صدائے عام

ایک موقع پر بڑے ہی پیارے لہجہ میں قوم کو کہتے ہیں:

﴿لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ﴾ [2]

''آپ اپنے رب سے معافیاں کیوں نہیں مانگتے؟''

انسان کو گناہ کرنے کے بڑے طریقے آتے ہیں مگر گناہ بخشوانے کے طریقے نہیں آتے، انہوں نے پوچھا کہ ہم اللہ سے معافیاں مانگیں تو ہمیں کیا ملے گا؟ صالح علیہ السلام نے فرمایا: ﴿لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ میری قوم تم خلوت اور جلوت میں اللہ سے سچے دل سے معافی مانگو اللہ تمہارے اوپر اپنی رحمت نازل فرمائیں گے۔

[1] سورۃ ھود: 61 [2] سورۃ النمل: 46

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکتہ

سیدنا صالح علیہ السلام کی اس صدا سے معلوم ہوا کہ استغفار سے اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں استغفار موجب رحمت ہے، رب تعالیٰ کی رحمت کے متلاشیو! سچا استغفار کرو، معافی کو لازم پکڑو اس کی رحمت کا سایہ نصیب ہو گا۔ اور جس کو رحمت الٰہی میں جگہ مل گئی وہ سمجھ لے اس کو دین، دنیا اور آخرت کے تمام خزانے مل گئے۔

قارئین کرام.....! استغفار کے بے شمار فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول فرما کر اپنی رحمتیں عطا فرما دیتے ہیں۔

ھود علیہ السلام اور قوم کو استغفار کی دعوت

ھود علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دعوت استغفار دی قرآن پاک اس انداز سے نقل کرتا ہے:

﴿وَ يَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ﴾ [1]

''اے میری قوم! استغفار کرو اپنے رب سے پھر اسی کی طرف رجوع کرو وہ تم پر بارش نازل کریگا اور تمہاری قوت بڑھا دیگا، مجرموں کی طرح پیٹھ پھیر کر نہ جاؤ۔''

اس وعظ میں سیدنا ہود علیہ السلام نے استغفار کے فوائد بیان کرتے ہوئے اپنی قوم کو تین باتیں ارشاد فرمائیں:

استغفار اور سچی معافی سے اللہ تعالیٰ آسمان سے رحمت نازل کرے گا، جو تمہارے رزق میں اضافے کا باعث ہوگی، ظاہر ہے جب بارش ہوگی تب ہی پھل، پھول فروٹ اور سبزیاں تیار ہوں گی، یعنی استغفار کرو اور مزے کا رزق کھاؤ۔

استغفار سے اللہ تعالیٰ تمہاری موجودہ قوت میں اور اضافہ کرے گا، رب کریم سے جب صدق دل سے معافی مانگی جائے تو دل میں نیکی کا جذبہ بڑھتا ہے، اور جب نیکی کا جذبہ بڑھتا ہے تو لوگ تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اسی طرح دن بدن افرادی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یاد رہے! استغفار کی طاقت ہی اصل طاقت ہے جب مسلمان راتوں کو رب سے معافیاں طلب کرتے تھے تو دن کو یہود و نصاریٰ ان سے معافیاں طلب کرتے

[1] سورۃ ھود:52

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے، جب سے ہم نے استغفار ترک کر دیا ہے دشمن ہم کو اپنی مرضی سے ذلیل کر رہا ہے۔ آؤ! استغفار کی طرف تا کہ انفرادی اور اجتماعی قوت حاصل ہو۔

اگر استغفار نہیں کرو گے، معافی کی طرف نہیں آؤ گے، تو تم اللہ کی زمین پر اس کے مجرم بن جاؤ گے، اور مجرموں کا انجام بالآخر برا ہی ہوتا ہے۔

قارئین کرام.....! میں سمجھتا ہوں ہم پاکستانی انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے رب کے مجرم بن چکے ہیں اور ہمارا جرم یہی ہے کہ ہم گناہوں پر معافی و استغفار کی بجائے فخر اور تکبر کرتے ہیں، یہی ہماری تباہی کی اصل وجہ ہے رب تعالیٰ ہم کو صحیح معنوں میں کثرت سے استغفار کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوح علیہ السلام اور قوم کو دعوت استغفار

اسی طرح نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو وعظ کیا اور وعظ کا حکم کرتے ہوئے استغفار کے اہم فوائد بیان کئے:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا﴾ [1]

''میں نے اپنی قوم کو استغفار کا کہا کہ اپنے رب سے استغفار کرو وہ تمہیں معاف کر دے گا اور آسمان سے تمہارے لئے بارش نازل کرے گا اور تمہاری مدد بیٹوں اور مالوں کے ساتھ کریگا اور تمہارے لئے نہریں اور باغات پیدا کر دے گا۔''

یا اللہ! ایک آدمی استغفار کرے تو کیا ملے گا؟ اللہ فرماتے ہیں میں اسے مال و دولت گھر بار، بیٹیاں اور بیٹے سب کچھ عطا کر دونگا، نوح علیہ السلام نے فرمایا: تم صرف اللہ سے معافیاں مانگتے جاؤ تمہاری ضرورتیں اللہ پوری کر دے گا، دنیا کی زندگی گزرانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم موحد بن چکے ہیں اب اللہ سے معافیاں مانگتے رہیں یہاں تک کہ زندگی ختم ہو جائے اس سے اللہ ہمارے مسائل حل کر دے گا۔

[1] سورۃ نوح: 12-10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر مشکل کا حل

آج نجومی حضرات اور جعل ساز عامل مشکلات کے حل کے لیے اور فراخی وفراوانی کے حصول کے لیے عجیب وغریب موشگافیاں کرتے ہیں جب کہ زندگی کے تمام پیچیدہ مسائل کا حل استغفار میں موجود ہے۔ کسی اللہ والے سے کسی نے کہا، عرصہ دراز سے بارش نہیں ہو رہی وہ فرمانے لگے: (اَکْثِرْ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ) ''بہت زیادہ استغفار کیا کر'' کسی نے کہا: میرے ہاں اولاد نہیں۔ فرمایا: استغفار کثرت سے کیا کر۔ تیسرا شخص آ کر کہنے لگا: غلہ کی قلت ہے اناج وغیرہ نہیں، فرمانے لگے: بہت زیادہ استغفار کیا کرو۔ اللہ والے نے مختلف مشکلات کا ایک حل بیان فرمایا تو کسی نے کہا: مختلف مشکلات کا آپ نے ایک ہی حل پیش کر دیا؟ فرمانے لگے: حل میں نے پیش نہیں کیا، بلکہ اس کی صراحت قرآن مجید میں سورۃ نوح میں ہے۔

امام المعصومین حضرت محمد ﷺ کو استغفار کا حکم

استغفار کی اہمیت اس بات سے سمجھ آ سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے تمام گناہ معاف کر دینے کے باوجود بھی استغفار کرنے کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ [1]

''میرے پیغمبر حالات کیسے بھی ہوں صبر کیجیے اللہ نے جو آپ سے وعدے کیے ہیں، اللہ حق کر کے دکھلائے گا، اپنے گناہوں کی اللہ سے معافیاں طلب کرو اور صبح وشام اللہ کی حمد وثنا بیان کرتے رہو۔''

جو بندہ صبح وشام اپنے اللہ کی تسبیحات کرتا ہے اللہ اسے دنیا سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ اللہ کی حمد وثنا کرنے والے کے سامنے دنیا حقیر بن جاتی ہے اور اس کا مطمع نظر یہ ہوتا ہے کہ میرا اللہ مجھ سے راضی ہو جائے، آج ہمارے پاس اللہ کی عطا کردہ تمام نعمتیں ہیں مگر ہمارے پاس استغفار کی نعمت نہیں ہے۔

آج ہمیں فکر ہے روزی، روٹی اور مکان کی آج ہماری کوشش یہ ہے کہ لوگوں میں ہمارا مقام بن جائے۔ ارے اللہ کے ہاں اپنی حیثیت پیدا کرو، اس سے دنیا وآخرت دونوں جہانوں میں تم عزیز بن جاؤ گے۔

[1] سورۃ مومن: 40

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استغفار پر اللہ کا خوش ہونا

اللہ کو استغفار کتنا پیارا ہے آنیوالی حدیث پر غور فرمائیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے ان کے شاگرد علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گیا جب میں گھر کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک سواری پر سوار ہونے لگے، جب سواری کی رکاب میں اپنا پاؤں رکھا تو تین مرتبہ بسم اللہ کہا پھر سواری پر بیٹھ گئے تو الحمد للہ پڑھا، (مطلب یہ کہ یا اللہ! اگرچہ میں سواری پر سوار ہو گیا ہوں مگر تیرے نام کے بغیر سوار نہیں ہوا اور تیرا شکر ہے کہ تو نے سواری پر بیٹھنے کی توفیق عطا کی ہے، ہماری حالت یہ ہے کہ ہماری گاڑیوں میں اتنے غلیظ گانے بج رہے ہوتے ہیں کہ کوئی بھی باحیا آدمی سکون سے سفر نہیں کر سکتا اسی وجہ سے دن بدن ذلت بڑھتی جا رہی ہے اور ادھر اللہ والوں نے کیا طریقہ اختیار کیا) جب سواری چلنے لگی تو یہ دعا پڑھی:

﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾

''اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ سواری کو تو نے مسخر کیا ہے ہمارے پاس تو کوئی اعمال نہیں ہیں (آج میرا سفر کسی شہر کی طرف ہے) ایک وقت آئے گا کہ میرا سفر تیری طرف ہوگا۔''

یہ دعا پڑھنے کے بعد تین مرتبہ الحمد للہ کہا، پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات پڑھے:

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

''اے اللہ! بیشک تو پاک ہے میں ہی ظالم ہوں میرے گناہ معاف فرما تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔''

''کسی کے اندر اتنی طاقت نہیں ہے'' علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ یہ تمام دعائیں پڑھنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرائے میں نے پوچھا: ((مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟)) یعنی امیر المومنین آپ کس بات پر مسکرائے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دفعہ میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا کہ اسی طرح آپ سوار ہوئے اور یہی دعا پڑھ کر مسکرائے، میں نے پوچھا: ((مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(دیکھیے اسوۂ رسول سے کس قدر لگاؤ تھا) پیارے پیغمبر ﷺ آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: اے علی! اصل میں بات یہ ہے کہ ((اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ عَنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) [1] جب کوئی بندہ اپنے اللہ سے یہ بات کہتا ہے کہ اللہ مجھ سے غلطی ہوگئی مجھے معاف فرما اللہ تیرے سوا کوئی معاف نہیں کرسکتا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بندہ عاجزی کے ساتھ معافی مانگتا ہے تو اللہ عرش پر خوش ہوتے ہیں، مسکراتے ہیں کہ میرا بندہ گناہ بھی کرتا ہے اور یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے کہ میرے سوا کوئی معاف بھی نہیں کرسکتا۔

ابلیس لعین کو اللہ کریم کا جواب

رسول رحمت ﷺ فرماتے ہیں کہ ابلیس لعین نے اللہ تعالیٰ کو کہا:

وَعِزَّتِكَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْسَادِهِمْ

''مجھے تیری عزت کی قسم! میں سدا تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا، جب تک وہ زندہ رہیں گے مسلسل میرے زہریلے داران پر چلتے رہیں گے۔''

جب اتنی بات شیطان لعین نے کہی تو رب العالمین نے اپنی بے پناہ رحمت، کمال بخشش اور بے مثال شفقت ومحبت کا اظہار کرتے ہوئے شیطان لعین کو منہ توڑ جواب دیا اور فرمایا:

وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ [2]

''مجھے بھی اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے میں ہمیشہ ان کو معاف کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی کا سوال کرتے رہیں گے۔''

استغفار کرنیوالوں پر عذاب نہیں آتا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [3]

[1] جامع الترمذی: 3436، سنن ابی داؤد: 2602، صحیح ابن حبان: 2689

[2] صحیح الترغیب: 617، سلسلہ احادیث صحیحہ: 104 [3] سورۃ الانفال: 33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جن لوگوں میں آپ جیسا مجسمہ رحمت نبی موجود ہو اللہ ان پر عذاب نازل نہیں کرتا اور جو قومیں استغفار کرتی ہیں، اللہ ان پر بھی عذاب نازل نہیں کرتا۔''

قارئین کرام.....! اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دو باتیں ارشاد فرمائی ہیں:

آپ کی عظمت وجلالت کا ذکر فرمایا، آپ کی رحمت و برکت کو بیان فرمایا کہ آپ کے ہوتے ہوئے رب ان پر عذاب نازل نہیں کرے گا۔

جب یہ استغفار کرتے رہیں اور معافی کے طالب رہیں، اللہ معافی مانگنے والوں سے بھی اپنا عذاب ٹال دیتا ہے، اسی لیے امام موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ لَنَا اَمَانَانِ ذَهَبَ اَحَدُهُمَا وَهُوَ كَوْنُ الرَّسُوْلِ فِيْنَا وَبَقِيَ الْاِسْتِغْفَارُ مَعَنَا. فَاِنْ ذَهَبَ هَلَكْنَا [1]

''دو چیزیں ہمارے لیے امن وامان اور سلامتی کا باعث ہیں ایک تو اللہ اپنے پاس لے گیا ہے، یعنی ذات رسول ﷺ کو، اب ہمارے پاس ایک باقی ہے اور وہ استغفار ہے اگر ہم نے استغفار بھی چھوڑ دیا تو ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے۔''

قارئین کرام.....! آیئے، اگر آپ خود کو، اپنی قوم کو اور اپنے وطن کو تباہی سے بچانا چاہتے ہیں، تو استغفار کو لازم پکڑیں، بفضل اللہ استغفار کی وجہ سے ہمیشہ ہم پر سلامتی کا سایہ رہے گا۔ ان شاء اللہ

گناہ کا صحیح اسلامی تصور

ہم نے گناہ یہ سمجھ رکھا ہے کہ چوری، جھوٹ، غیبت یہ تو گناہ ہیں ہی، مگر جو کام اللہ نے لازم قرار دیئے ہیں وہ کام آدمی توجہ سے نہ کرے مثلاً: ایک طبقہ گناہوں میں اعلانیہ مبتلا ہے جبکہ ہم نیکی کر رہے ہیں، لیکن اگر ہماری نیکی جذبہ اور شوق سے خالی ہوئی تو وہ نیکی قبول نہیں ہوگی بلکہ گناہ بن جائے گی۔ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے ہم نماز کے لیے آتے ہیں تو دیکھا کرو کہ ہماری توجہ واقعۃً نماز کی طرف ہے؟ نہ کہ نماز میں کھڑے ہو کر دھیان دنیا کی طرف ہو اس حالت میں نماز نیکی کی بجائے گناہ بن جائے گی۔

[1] التوبہ الی اللہ: 124

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلوں کو تڑپا دینے والی مثال

ایک آدمی چادریں بنایا کرتا تھا ایک گاہک اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک چادر بنا دو جتنے روپے چاہو لے لو مگر چادر بہترین ہونی چاہیے، اس نے بڑی محنت سے چادر تیار کی جب گاہک حسب وعدہ چادر لے کر چلا گیا تو تھوڑے عرصہ بعد چادر ہاتھ میں لیے ہوئے واپس آ گیا، چادر بنانے والے کے پاس آ کر اس کے نقص گنوانے شروع کر دیے وہ بندہ اللہ کے سامنے رونے والا جب چادر میں تین چار جگہ نقص دیکھتا ہے تو زار و قطار رونا شروع ہو گیا، آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لیتے، گاہک کہتا ہے پریشان مت ہو میں چادر واپس نہیں کرتا، وہ کہتا ہے بات چادر کی نہیں تو نے مجھے اور بات یاد کروا دی ہے گاہک نے اس بات کے متعلق پوچھا تو اس آدمی نے جواب دیا کہ میں نے تجھے اتنی محنت سے چادر بنا کر دی اور تو نے انسان ہو کر اتنے عیب نکالے ہیں، میں نے جتنی توجہ سے چادر بنائی ہے ممکن ہے کہ اتنی توجہ سے کبھی کوئی نیکی نہ کی ہو، کوئی نماز ادا نہ کی ہو کہیں میری نیکیوں اور نمازوں میں نقص نہ نکل آئے، میری نمازیں کہیں عیب دار نہ ہوں اور اللہ میری نیکیوں کو میرے منہ پر نہ مار دے۔

اگر اللہ نے نیکی کی توفیق دی ہے تو جذبے اور شوق سے نیکی کیجئے، قرآن وحدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ برے اعمال اور گناہ کرنے والے جہنم کے حقدار ہوں گے لیکن کچھ نیک اعمال کرنے والے بھی عذاب الٰہی میں گرفتار نظر آئیں گے، پوچھا جائے گا باوجود نیک اعمال کے آج تم کو عذاب کا سامنا کیوں کرنا پڑا؟ وہ جواب دیں گے: یہ بات تو ٹھیک ہے کہ ہم نیکی کرنیوالے تھے، بظاہر نیک اعمال کرتے تھے مگر ہماری نیکیوں میں حسن، جذبہ اور شوق نہیں تھا، ہم پوری توجہ اور لگن سے نیک اعمال نہ کر سکے، اسی نقص اور کمزوری کی وجہ سے آج ہم کو شرمندگی و عذاب کا سامنا ہے۔

قارئین کرام..... !نیک اعمال کرنے والوں کو بھی معافی کا طلبگار رہنا چاہیے تاکہ کمی کوتاہی کا ازالہ ہوتا رہے۔

ہائے! پچھتاوا

خلیفہ منصور عباسی اپنے آخری دور حکومت میں بڑا بے بس ہو گیا اور کہنے لگا کہ اس بات کا مجھے چند دن قبل پتہ چل جاتا کہ موت کے قریب آدمی اتنا بے بس ہو جاتا ہے تو میں اپنی حکومت کو اپنے ہاتھوں تباہ کر دیتا، میں ساری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی بادشاہی پر اکڑتا رہا کاش کہ میں ساری زندگی میں ایک نیکی صحیح طریقہ پر کر لیتا، جب موت کا فرشتہ آ جائے اس وقت استغفار کا کوئی فائدہ نہیں جب آدمی میں مکمل قوت ہو اس وقت وہ اللہ سے ڈر کر زندگی گزارے تب استغفار کا فائدہ ہے، ہم عاجز مطلق ہیں، یعنی ہر طرف سے بے بس ہیں، ایک وقت ہم نے قادر مطلق کے سامنے کھڑا ہونا ہے، دعا ہے کہ اللہ ہم کو تمام قسم کی خرافات سے محفوظ فرمائے۔ آمین

استغفار کے چند مبارک مسنون کلمات:

تحریر کے آخر میں آپ کو چند مسنون کلمات بتلانا چاہتا ہوں، اچھی طرح یاد کر لیں اور بے بسی و موت کے آنے سے پہلے پہلے ان کو روزانہ کا معمول بنا لیں، ان شاء اللہ دونوں جہانوں کی بھلائی نصیب ہوگی۔

ہمارے معاشرے میں کئی دین کا دعویٰ کرنیوالوں نے مختلف عربی کلمات استغفار بنا رکھے ہیں جو کسی صورت آپ ﷺ کے بیان کردہ کلمات استغفار کا مقابلہ نہیں کر سکتے، ہماری شروع دن سے یہی دعوت ہے کہ کائنات کے لوگو! مسنون عمل کو لازم پکڑو، صرف یہی برکت اور نجات کے لیے کافی ہے۔

1 سب سے پہلے وہ مبارک کلمات استغفار ملاحظہ فرمائیں جن کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات تمام کلمات استغفار کے سردار ہیں اور ان کی فضیلت اس قدر زیادہ ہے کہ اگر کوئی یہ کلمات صبح پڑھ لے اور شام تک فوت ہو جائے تو رب تعالیٰ ایسے خوش نصیب کو جنت عطا فرمائیں گے اور اگر کوئی ان کو رات کے وقت پڑھ لے اور وہ صبح تک فوت ہو جائے، فرمایا وہ بھی جنتی ہے یہ مبارک کلمات استغفار یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ [1]

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا غلام ہوں اور میں اپنے عہد اور وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں، میں تجھ سے برے

[1] صحیح البخاری: 6306، ان کلمات کو سید الاستغفار کہا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاموں کے وبال سے پناہ چاہتا ہوں مجھے تیرے احسانات کا جو تو نے مجھ پر کیے ہیں اور اپنی غلطیوں کا اعتراف ہے مجھے معاف فرما سو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔''

2 اسی طرح آنے والے معافی کے کلمات اس قدر عزت وعظمت اور فضیلت والے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان کو کبیرہ گناہ (جن پر حد لاگو نہیں) کے بعد سچے دل سے توبہ، جذبہ صادق لیکر پڑھ لیا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کبیرہ گناہ بھی معاف فرما دیتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی زبان سے نکلنے والے کلمات میں سے ہے کہ غُفِرَلَهُ إِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ جنگ سے بھاگنے والا، میدان جہاد سے پیچھے لوٹ آنے والا اگر سچی نیت سے یہ کلمات پڑھ لے تو وہ بھی جرم معاف کر دیا جائے گا اور وہ کلمات یہ ہیں:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [1]

''ان کا مطلب یہ ہے میں اس ذات عظیم سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی ہمیشہ زندہ، قائم رہنے والا ہے میں صرف اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

ان کلمات کی عظمت وفضیلت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر کوئی آوارہ مزاج شخص جان بوجھ کر کبیرہ گناہ کر لے اور پھر بعد میں یہ کلمات پڑھ لے، ایسا کرنا شریعت کا مذاق اڑانے کے برابر ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

3 رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ [2]

''اے اللہ! مجھے معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما، بیشک تو بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے۔''

4 سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ [3]

''اے اللہ! تو پاک ہے اور میں اپنے اوپر ظلم کر بیٹھا ہوں تو مجھے معاف فرما تیرے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔''

[1] سنن ابی داؤد: 1516 [2] سنن ابی داؤد: 1517، سلسلہ احادیث صحیحہ: 2727
[3] سنن ابی داؤد: 2602

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ [1]

''اے اللہ! مجھے معاف فرما اور میرے اوپر رحم فرما بیشک تو سب سے بڑھ کر معاف کرنے والا ہے۔''

6 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ

''اے اللہ! میرے سابقہ، لاحقہ، علانیہ، پوشیدہ گناہ معاف فرما اور جو میں نے اسراف کیا اور جو گناہ میں نہیں جانتا سب معاف فرما۔''

7 اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ. وَلَكَ الْحَمْدُ. اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَائُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ [2]

''اے اللہ! تمام تر تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ تو زمین و آسمان اور ان میں موجود اشیاء کو منور کرنے والا ہے اور تیرے لیے ہی تعریف ہے تو زمین و آسمان اور ان میں موجود ہر چیز کو سنبھالنے والا ہے اور تیرے لیے ہر قسم کی ثنا ہے اللہ تو حق ہے تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات کا ہونا برحق ہے، جنت، جہنم سب حق ہیں، قیامت کا آنا برحق ہے تمام انبیا بھی برحق ہیں، محمد ﷺ حق ہیں، اے اللہ! میں اسلام لایا تجھ پر، اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور میں نے تیری طرف ہی

[1] مسند احمد: 2/27 [2] صحیح البخاری: 6392

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے باطل کے ساتھ لڑتا ہوں اور اپنا معاملہ تیرے ہی سامنے پیش کرتا ہوں، میرے اگلے اور پچھلے، پوشیدہ وظاہر تمام گناہ معاف فرما تو ہی ہر چیز کو اس کے مقام تک مقدم ومؤخر کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

8 اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ [1]

''اے اللہ! مجھے معاف فرما۔''

9 یہ تحریر ان مبارک کلمات استغفار پر ختم کرتے ہیں کہ جن کے متعلق صحیح حدیث میں آتا ہے، کہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آپ ہر مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھتے ہیں:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ [2]

''اے اللہ! تو پاک ہے، اور حمد وثنا تیرے ہی لائق ہے میں تجھ سے بخشش اور معافی مانگتا ہوں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے: اے عائشہ! جس مجلس کے اختتام پر یہ پاکیزہ کلمات استغفار پڑھ لیے جاتے ہیں اس مجلس میں جو کمی کوتاہی یا کوئی گناہ ہوتا ہے اللہ ان کلمات کی برکت سے معاف فرما دیتے ہیں۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دوران معافی، استغفار کرتے ہوئے مسنون کلمات کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

[1] الصحیح لمسلم: 591

[2] جامع الترمذی: 3433، صحیح ابن حبان: 2366

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

401

استغفار کے معانی اور فضائل

(حصہ دوم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [1]

موجودہ حالات کے اندر، یعنی ملکی حالات اور امت مسلمہ کے اجتماعی طور پر پسپائی والے حالات میں میرا اور آپ کا کردار کیا ہونا چاہیے، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ منبر ومحراب اور لٹریچر کے ذریعے سے حالات کی سنگینی کے بارے میں لازماً رہنمائی ملنی چاہیے سب سے پہلی بات کہ ہمارا کردار کیا ہونا چاہیے، ہمیں اللہ سے معافی مانگنی چاہیے جب ہم انفرادی طور پر تنہائی میں بیٹھ کر خود کو گرا کر اللہ کی عظمت کو دل وجان سے تسلیم کر کے شرمندگی کے آنسو بہائیں گے تو اللہ کی نصرت اجتماعی اور انفرادی طور پر ہمارے شامل حال ہوگی اور اللہ! امت مسلمہ کے حالات بہتر بنا دیں گے، لیکن اگر ہم چوبیس گھنٹے گالیاں دے کر اور حکمرانوں پر تنقید کر کے یہ سمجھیں گے کہ ہم نے مسلمان ہونے کا حق ادا کر دیا ہے تو یہ ایک شیطانی چال ہے۔ حقائق کی طرف آیئے اور تنہائی میں بیٹھ کر اس بات کا اقرار کیجیے کہ جس طرح غلطیاں ہمارے حکمرانوں میں ہیں، بعینہ شاید میں بھی اسی میں مبتلا ہوں، اللہ کے دین کے لیے تن من دھن قربان کرنا تو درکنار میرا تعلق صرف نماز کی حد تک رہ گیا ہے اللہ! مجھے اور حکمرانوں کو معاف فرما۔ اللہ! امت مسلمہ کو بھی معاف فرما۔ آمین!

معافی مل گئی سب کچھ مل گیا

ایک نیک آدمی کے پاس اللہ کی تمام نعمتیں موجود تھیں ایک آدمی نے پوچھا حضرت اللہ نے آپ کو علم وعمل فضل وبرکت اور تمام نعمتوں سے نوازا ہے آپ اللہ سے کیا مانگتے ہیں؟ شان وشوکت آپ کے پاس ہے مال ودولت

[1] سورۃ النساء:100

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے پاس ہے وہ کہنے لگے میں تو ایک (کچا) گنہگار سا بندہ ہوں، جب سے میں باشعور ہوا ہوں تب سے میں یہی بات اللہ سے کہتا ہوں کہ اللہ! مجھے معاف فرما، اگر تم بھی اللہ کی رحمت پانا چاہتے ہو تنہائی میں اللہ سے معافیاں مانگا کرو، اللہ فرماتے ہیں: سچے دل سے معافی مانگنا تیرا کام ہے بخشش و رحمت کے سب دروازے کھول دینا میں رب رحمان کا کام ہے۔

صوفی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعریف سن کر استغفار کرنا

محترم محمد دین مجاہد عزیز میر محمدی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ماموں کانجن والے ان کو کہا: حضرت آپ نے بہت کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کس قدر شاندار وسیع و عریض دینی درس گاہ تیار کروائی ہے، آپ نے تو وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے، جو بڑے بڑے نہ کر سکے جب محمد دین نے یہ باتیں کیں تو حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زاروقطار رونا شروع کر دیا پھر سسکیاں بھرتے ہوئے فرمانے لگے: محمد دین میں نے سب کچھ نہیں کیا یہ سب اللہ نے کیا ہے، بس رب مجھے معاف کر دے، حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اتنا جواب دیکر پھر رونے لگے، اور استغفار میں مصروف ہو گئے، رب تعالیٰ ہمیں بھی یہی تقویٰ اور جذبہ نصیب فرمائے۔ آمین!

ایک بزرگ کی نصیحت

حافظ یحییٰ عزیز میر محمدی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے ولی اللہ تھے، وفات سے چند دن قبل ایک ساتھی نے کہا حضرت کوئی نصیحت فرما دیں جواب میں کہنے لگے کہ ذکر کرو، نماز پڑھو، حسنات کے ڈھیر لگا دو، غرض کہ اپنا سارا وقت دین اسلام کی سربلندی میں لگا دو اور آخر میں یہی کہا کہ اللہ! مجھے معاف فرما، میں تیرے دین کی خدمت کا حق ادا نہیں کر سکا۔ مت سمجھنا میں حاجی، نمازی اور قاری صاحب ہوں مجھے استغفار کی کوئی ضرورت نہیں، یہ سب شیطان کی چالیں ہیں، جن کے ذریعے وہ انسانوں کو گمراہ کرتا ہے۔

تسبیح زیادہ نفع بخش یا استغفار

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید اور بڑائی بیان کرنا بہت بڑی سعادت کی بات ہے مگر میں سمجھتا ہوں اس سے بڑھ کر ہمیں زیادہ توجہ استغفار کی طرف دینی چاہیے، حالات کی بہتری و برتری میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استغفار کا بہت زیادہ کردار ہے، جب اللہ کے فضل سے حالات بہتر ہو جائیں تو پھر اللہ کی پاکی اور بڑائی بیان کرنے میں بھی پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔

امامِ تقویٰ وطہارت ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب ''الوابل الصیّب'' [1] پر نقل فرمایا ہے۔

ایک عالم سے سوال کیا گیا'' آدمی کے لیے کون سی چیز زیادہ فائدہ منداور نفع بخش ہے تسبیح یا استغفار؟ جواب دیا: کپڑا دھلا، اُجلا ہو تو اس پر عطر اور خوشبو کا چھڑکاؤ فائدہ مند ہے اور اگر کپڑا میلا اور گندہ ہو تو صابن اور گرم پانی ہی زیادہ اور صحیح فائدہ کرے گا۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات میں نے اپنے استاذ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو سنائی تو فرمانے لگے: ابن قیم رحمہ اللہ! ہمارے نامہ اعمال میں گناہ کے دھبے کبھی بھی ختم نہیں ہوتے ہمیں تو گرم پانی اور صابن ہی کی زیادہ ضرورت ہے، استغفار صابن کا اور تسبیح وتکبیر خوشبو کا کام دیتی ہے۔

یاد رکھیں.....! حالات جتنے بھی بدتر ہو جائیں جب لوگ سچی نیت سے استغفار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حالات کو بہتر بنا دیتے ہیں اللہ نے اپنے قرآن پاک میں اس کی وضاحت فرمائی ہے:

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ...الخ﴾ [2]

اے پیغمبر.....! جو برائی کر بیٹھتا ہے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھتا ہے اپنی غلطی پر گھمنڈ اور غرور نہیں کرتا، اصرار نہیں کرتا اپنے اللہ سے معافیوں کا طلبگار رہو جاتا ہے اللہ فرماتا ہے: گناہ بڑا ہو یا چھوٹا سچے دل سے توبہ کرنا تیرا کام ہے معاف کرنا میں رب رحمان کا کام ہے۔

کعبہ میں استغفار

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ کے روشن مستقبل کے لیے کثرت سے استغفار کرتے، حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانوں سے زیادہ کامل، ہر گناہ سے پاک تھے مگر آپ کو جس قدر زیادہ قرب الٰہی حاصل تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر زیادہ استغفار کثرت سے کرتے تھے۔

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[1] ص: 162 [2] سورۃ النساء: 100

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِي الْكَعْبَةِ فَسَبَّحَ وَكَبَّرَ وَدَعَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ وَلَمْ يَرْكَعْ وَلَمْ يَسْجُدْ [1]

''آپ ﷺ کعبۃ اللہ میں کھڑے ہوئے اللہ کی پاکیزگی اور بڑائی بیان کرتے رہے پکارتے رہے حتی کہ آپ ﷺ نے یہی فرمایا: اے اللہ! مجھے معاف فرما، میں تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں، صحابی بیان کرتے ہیں آپ نے رکوع کیا نہ ہی سجدہ کیا، صرف استغفار ہی کرتے رہے۔''

آپ ﷺ اچھی طرح جانتے تھے کہ معافی کا مل جانا کامیاب اور مبارک مستقبل کی ضمانت ہے۔

ہماری خرابی کی اصل وجہ

ہمارے اندر خرابی یہ ہے کہ ہم فرائض کی ادائیگی میں بھی غافل ہیں، اعمال صالحہ بے توجہی سے ادا کرتے ہیں اور گالی بھی دیتے ہیں، شراب نوشی بھی کرتے ہیں، غیبت بھی کرتے ہیں، زبان کا غلط استعمال بھی کرتے ہیں، سود بھی کھاتے ہیں، ماں باپ کی نافرمانی بھی کرتے ہیں اور ان تمام گناہوں پر فخر بھی کرتے ہیں، ندامت و شرمندگی کی بجائے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہیں یہی بربادی ہے یہی چیز اللہ اور اس کے رسول کی لعنت کا باعث ہے جو گناہ کر کے جرأت کا مظاہرہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور نبی کی طرف سے اس پر لعنت کی جاتی ہے اور استغفار کرنے والے کے لیے بخشش ہے۔

استغفار سے حالات بہتر ہوتے ہیں

معافی کے اندر اللہ نے بڑی برکت اور رحمت رکھی ہے نبی اکرم ﷺ کے دور میں جب بھی حالات خراب ہوئے، سیرت کی کتب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر جب بھی مشکل حالات آئے کاروبار میں گھر بار میں، ملکی انتظام میں، دشمن کے تسلط سے جب بھی بے بس ہوئے تو آپ ﷺ نے یہی کہا: ''اللہ مجھے معاف فرما۔'' نبی اکرم ﷺ یہ جانتے تھے کہ جسے معافی مل گئی اسے عزت و دولت مل گئی، سعادت، نصرت اور کامیابی مل گئی۔

اہل مکہ کے حالات اور استغفار

ہمارے ہاں جب بھی حالات بگڑتے ہیں تو ہماری توجہ مادیت کی طرف ہوتی ہے، ہم دنیا کے ظاہری میک

[1] مسند احمد: 1795-1830، مجمع الزوائد: 293/3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپ کو سنوارنا شروع کر دیتے ہیں، جبکہ حقیقی بہتری اور کامیابی معاشرہ کو اسی وقت حاصل ہوتی ہے، جب وہ گناہوں کو چھوڑ کر استغفار کو لازم پکڑ لے، صحیح بخاری میں موجود ہے کہ قریش مکہ نے جب آپ ﷺ کو تکلیف پہنچانے کی انتہا کر دی، تعلیمات ربانیہ کا مذاق اڑایا تو آپ نے اہل مکہ کے لیے بددعا کر دی کہ اللہ ان پر سیدنا یوسف علیہ السلام کے دور جیسا قحط نازل فرما، تاکہ ان کو معلوم ہو کہ حق اور سچائی کو ٹھکرانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے، چنانچہ آپ ﷺ کی بددعا قبول ہوئی اور اہل مکہ کے حالات حد درجہ بدتر ہو گئے، حدیث میں آتا ہے۔

حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ

انہوں نے ہڈیاں، چمڑے اور مردار کھانا شروع کر دیا، زندگی ہر طرف سے بدمزہ ہو گئی جب اہل مکہ کو کچھ سمجھ نہ آیا تو آپ ﷺ کی طرف قاصد بھیجا تو اس نے آ کر کہا: (يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ) اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے معافی طلب فرمائیں، کہ وہ رب ہماری زیادتیاں معاف کر دے، یہ بات مشرک بھی سمجھتے تھے کہ بالآخر بہتری استغفار سے ہی آتی ہے، چنانچہ آپ رحمۃ للعالمین ﷺ نے دعائے استغفار فرمائی اور اللہ نے حالات بہتر کر دیئے۔ [1]

مدینہ طیبہ میں قیامت سا منظر

مدینہ طیبہ میں صحابہ بیان کرتے ہیں کہ دن کا وقت ہے اچانک سورج گرہن لگ جاتا ہے دن کا اجالا تاریکیوں میں تبدیل ہو جاتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں:

فَقَامَ النَّبِيُّ فَفَزِعَ يَخْشَى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ

نبی کریم ﷺ پریشان ہو گئے کہ آج کہیں قیامت کا دن تو نہیں ہے اتنے حالات سنگین اتنی پریشانی حتّٰی

اَتَى الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ [2]

مسجد میں آئے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور کمال اہتمام سے دو رکعت نفل ادا کیے، یہ بات کہی: اللہ! مجھے معاف فرما، الٰہی میں اپنے لیے اور امت کے لیے بخشش کا طالب ہوں۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ استغفار کر

[1] صحیح البخاری: 4821، الصحیح لمسلم: 2798

[2] صحیح البخاری: 4821، الصحیح لمسلم: 2798

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں اور اللہ نے دن کی روشنیاں واپس لوٹا دیں، رحمت و برکات اور سعادتیں واپس لوٹا دیں، ہم روزانہ اخبار پڑھتے ہیں، تنقید کرتے ہیں، حکمرانوں کو برا بھلا کہتے ہیں، کبھی مسجد میں آ کر صلوۃ الحاجۃ دو رکعتیں پڑھی ہیں.....؟ صلوۃ الحاجۃ کا معنی ہے۔ ''مصیبت کی نماز یا کسی اہم موقع کی نماز'' کیا کبھی ہم نے مسجد میں آ کر صلوۃ الحاجۃ ادا کر کے دعا کی کہ اللہ مجھے معاف فرما اور ہمارے ملک کے حالات بہتر بنا؟ دوستو! یہی طریقہ اپناؤ، اگر تم وطن، اپنی ذات اور دھرتی سے مخلص ہو۔ آج یہ ذلت و رسوائی آوارگی دینی بدعات کا نتیجہ ہے، نبی کریم ﷺ کی سنت کی طرف رجوع کیجیے، اللہ تعالیٰ حالات بہتر بنا دے گا۔

ذرا سوچیے! ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر مجرم، خاندانی اور کاروباری اعتبار سے بھی مجرم، کیا ہماری معیشت اسلام کے مطابق ہے خاندانی معاملات، مساجد و ادارے یہ تمام اسلام کے مطابق ہیں؟ ہر معاملہ میں صرف اسلام کا نام باقی رہ گیا ہے صحیح اسلام کہیں بھی نظر نہیں آتا آیئے! اللہ کے حضور استغفار کیجیے۔

خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں قحط اور استغفار سے رحمت کا نزول

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا صحابہ بہت پریشان ہیں بارش نہیں ہو رہی، زمینیں بنجر ہو گئیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کو ساتھ لیا کھلے میدان میں جا کر نماز پڑھ کر کہنے لگے:

''اللہ! مجھے معاف فرما اللہ! میرے ساتھیوں کو معاف فرما۔''

قارئین کرام: اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور دوستوں، بیوی بچوں کے لیے معافی مانگا کرو، تیرے گھر کا مسئلہ ہے برادری، مسجد، مدرسہ یا سکول کا مسئلہ ہے تو پریشان مت ہو در در کی خاک مت چھان بلکہ اکیلا بیٹھ کر اللہ سے معافی مانگ لیا کر اللہ اپنی رحمتوں کو وسیع کر دے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قحط کا زمانہ آ گیا میدان میں آپ استغفار کیے جا رہے ہیں، ساتھیوں نے عرض کی امیر المومنین! بارش مانگنے کے لیے نکلے ہیں اور آپ استغفار کیے جا رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استغفار جاری رکھا اللہ نے آسمان سے بارش نازل فرما دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے تم مجھے کہتے ہو کہ میں معافیاں ہی مانگے جا رہا ہوں اللہ کا قرآن پڑھ کے دیکھو:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا. يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا﴾ [1]

[1] سورۃ نوح: 1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معافی مانگ لو بیٹے لے لو، بارش، عزت، کاروبار میں برکت، ان تمام کے حصول کے لیے صرف اللہ سے معافی مانگ لو، اللہ ہر چیز عطا کر دیں گے، مسائل کا حل سچی معافی کے اندر ہے جھوٹی معافی میں نہیں، آیندہ گناہ کرنے کا ارادہ ترک کر دو، انسان جب معاشرے سے مرعوب ہو جاتا ہے تو ذلیل ہو جاتا ہے، جو عزت والا، رزاق، حی لا یموت جس کی صفت ﴿هو الرزاق ذوالقوة المتين﴾ ہے اس جیسا باعزت رزق کوئی اور نہیں عطا کر سکتا، ہمارے اعمال نامہ میں دنیا کے سارے گناہ موجود ہوں گے شاید ہی کسی گناہ سے ہمارا اعمال نامہ خالی ہوگا، لیکن اگر خالی ہوگا تو سچے استغفار سے خالی ہوگا۔

استغفار سے ہر نعمت کا حصول اور ہر زحمت دور

اللہ والوں کے پاس جب لوگ اپنی مشکلات اور محرومیاں لے کر آتے تو رب والے ہر مشکل کے حل اور ہر خیر کے حصول کے لیے استغفار کا حکم کرتے۔ آج کئی نام نہاد جاہل مولویوں نے تعویز گنڈہ اور استخارہ بازی کے دفتر کھول رکھے ہیں سادہ لوح مسلمانوں کا جہاں مال لُوٹا جاتا ہے وہاں ساتھ ایمان بھی لوٹا جاتا ہے۔ ان دھندوں سے بچ کر استغفار کو لازم پکڑو، خود استخارہ کرو خود دم کرو، خود معافیاں مانگو، دیکھنا چند لمحات میں ہی حالات بہتر ہوتے ہیں۔ آقائے دو جہاں نے گارنٹی دی ہے کہ استغفار کرنے والے کا ہر دکھ دور ہوتا ہے اور خیر عطا ہوتی ہے۔

مسند احمد میں اور سنن ابی داؤد میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ [1]

استغفار لازم پکڑ لو تو تین چیزیں اللہ عطا کریگا: !مصیبت سے کشادگی کے راستے اللہ دکھا دے گا۔ پریشانیوں کو دور کر دیا جائیگا۔ کاروبار میں الجھنیں آئیں تو اللہ رحمت و برکات کے دروازے کھول دے گا۔

اب بتائیں! کہ ہم در در کی خاک چھانتے پھرتے ہیں ہر کسی سے مشورہ کرتے پھرتے ہیں مگر اپنے اللہ سے مشورہ نہیں کرتے کوئی بھی کاروبار کرنا ہو اللہ سے معافی مانگ کر جاؤ، اللہ تمہیں ایسی جگہوں سے رزق عنایت فرمائیں گے کہ تم وہ جگہیں سوچ بھی نہیں سکتے، اللہ کی مخلوقات کتنی ہیں ان کو جس قدر رزق عطا ہوتا ہے یہ استغفار اور تسبیحات کی

[1] سنن ابی داؤد: 1518، مسند احمد: 2234 حدیث اسنادہ فیہ ضعف و متنہ ممتاز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدولت ہی عطا ہوتا ہے کبھی اللہ کی شہنشاہی پر غور کیا کر، وہ ان جگہوں پر رزق دینے پر قادر ہے جہاں کوئی ذات رزق نہیں پہنچا سکتی۔

دوسروں پر ظلم کر کے، یتیموں کا مال کھا کر سودی کاروبار کر کے، بانڈز وغیرہ کی کمائی کھا کر، دیگر حرام کے دھندے کر کے اپنے پیٹ کو پالنے والے، شاید تو نے سمجھ رکھا ہے کہ جھوٹ دغا فراڈ کے بغیر رزق نہیں ملے گا، اللہ فرماتے ہیں کہ معافی تو مانگ لے رزق اور عزت میں عطا کر دونگا، میرے بھائی! جو اللہ ہاتھی کا پیٹ بھر سکتا ہے وہ تیرا پیٹ بھی عزت کی روٹی سے بھر سکتا ہے اللہ پر اعتماد کرنا سیکھ۔

اعلیٰ گھرانہ اور منحوس گھرانہ

ایک گھرانے میں تمام لوگ غیبت، چغل خوری کا شکار ہیں، چھوٹے اور بڑے گانوں، فلمیں اور ویڈیوز کے دلدادہ ہیں، جھوٹ انکی گھٹی میں بسا ہوا ہے جبکہ دوسرے گھرانے میں بچہ بچہ استغفر اللہ کا ورد کر رہا ہے اس گھرانے کے سبھی افراد توبہ و استغفار میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں، اللہ ان لوگوں کو ایسی لذتیں عطا فرماتے ہیں جن لذتوں کا شہزادشاہ اپنے محل میں بیٹھ کر بھی نہیں پا سکتا، ہم سمجھتے ہیں کہ ہم تمام برے اعمال کا ارتکاب کر کے شاید باعزت اور چودھری بن جائیں گے، مگر جو بندہ گناہ کے بعد معافی نہیں مانگتا ایک وقت ایسا بھی آتا ہے اللہ اس کے گناہوں کا وبال اس کے اوپر ڈال دیتے ہیں، ہر کالم نویس اور تجزیہ نگار کی اپنی سوچ ہے میں سمجھتا ہوں کہ ملک کی بربادی کی وجہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ہمارے اوپر ہمارے گناہوں کا وبال پڑ چکا ہے ساٹھ سال کی مہلت بہت لمبی مہلت ہے اگر اس وبال کے چھینٹوں سمیت ہم دربار الٰہی میں پیش ہوئے تو یقیناً ہم زیارت الٰہی سے محروم کر دیئے جائیں گے، مت سمجھو کہ آخر عمر میں تمام نیک اعمال کر لوں گا، پکا نمازی بن جاؤں گا، حج کروں گا یہ سب شیطانی دلاسے ہیں، جو آدمی اللہ کے ہاں اپنے جرم کا اقرار کر لیتا ہے اللہ اسے معاف کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا مہمان بھی بنا لیتے ہیں، اس کا میزبان خود بن جاتے ہیں اس پر رحمتیں اور برکتیں نازل کرتے ہیں۔

میرا پیغام یہ ہے اگر بیٹے چاہتے ہو، کاروبار چاہتے ہو تو جادو چلانے چھوڑو، اللہ سے معافی مانگو اللہ ہر چیز عطا کریگا میرے اور آپ کی زندگی کے تمام مسائل کا حل استغفار میں ہے یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں ستر سے لیکر سو مرتبہ تک استغفار کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استغفار کی برکت سے رہائی مل گئی

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ استغفار سے مشکلات ختم ہوتی ہیں، استغفار تمام تنگیاں دور کر دیتا ہے اور استغفار سے حالات میں بہتری آتی ہے۔ ایک شخص اپنے جرم کی پاداش میں جیل چلا گیا (وَحَكَمَ عَلَيْهِ بِالسِّجْنِ أَكْثَرَ مِنْ سَنَةٍ) سال سے زیادہ قید کا فیصلہ سنایا گیا وہ شخص بیان کرتا ہے کہ مجھے اپنے کیے پر بہت شرمندگی ہوئی اور میں نے دن رات کثرت سے استغفار شروع کر دیا حتی کہ تعداد کئی ہزاروں تک پہنچ گئی اس استغفار سے بہتری یہ ہوئی کہ (بَعْدَ مُرُورِ شَهْرَيْنِ اسْتَدْعَوْنِي وَقَالُوا انْتَهَتْ مُدَّةُ الْحُكْمِ عَلَيْكَ وَجَاءَكَ الْعَفْوُ) جیل والوں نے دو ماہ کے بعد مجھے بلایا اور کہا تمہاری سزا ختم ہوگئی ہے اور تیری معافی کا پروانہ آچکا ہے چنانچہ رہائی کے بعد میرے پاس ایک سخی شخص آیا اور کہنے لگا قید کی وجہ سے تیری مالی حالت بہت زیادہ کمزور ہے یہ تیس ہزار ریال لے لے اور اپنی ضروریات کو پورا کر لے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سارا کچھ (لَقَدْ سَخَّرَهُ اللهُ لِي بِسَبَبِ مُلَازَمَتِي لِلِاسْتِغْفَارِ) مجھ کو استغفار کی برکت ہی سے حاصل ہوا۔ [1]

اس جیسے سینکڑوں واقعات روزانہ رونما ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے استغفار پر اس کے حالات کو بہتر سے بہتر تر بنا دیتے ہیں اور بظاہر ناممکن معاملات لمحہ بھر میں ممکن ہو جاتے ہیں۔

خواتین کو استغفار کا حکم

ہماری مائیں اور بہنیں زیادہ وقت فضولیات میں گزار دیتی ہیں۔ عزیز رشتہ داروں اور ملنے والوں کی غیبتیں کرنا، انکی خامیاں تلاش کرنا اور ہر چیز پر تنقید برائے تنقید کرتے رہنا، اکثر خواتین کا محبوب مشغلہ ہوتا ہے، بلکہ کئی تو اپنے خاوند کے خلاف باتیں کرنے سے بھی باز نہیں آتیں، ایسی خواتین کو اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی عادات و حرکات جہنم جانے کا سبب بن جائیں۔

نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو مخاطب ہو کر فرمایا:

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ [2]

[1] علاج الذنوب/القصة الرابعة [2] صحيح البخاري: 304 وصحيح لمسلم: 79

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: دوران معراج مجھے اللہ نے دوزخ اور جنت دونوں کی سیر کروائی ہے وہاں میں نے جہنم میں دیکھا کہ مردوں کی نسبت عورتوں کی کثرت جہنم میں ہے نبی کریم ﷺ نے جب یہ حدیث صحابیات کو سنائی تو ان کی چیخیں نکل گئیں۔

میری معزز ات! جدید فیشن سے توبہ کیجیے، مغربی لوگ تمہاری عزت کو نیلام کرنا چاہتے ہیں تمہارے سر سے دوپٹہ اتارنا چاہتے ہیں، ان ماؤں بہنوں کو شرم وحیا سے عاری کرنا چاہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جہنم میں عورتوں کی کثرت ہے صحابیات نے عرض کی کہ جہنم سے بچنے کا کوئی طریقہ بتلا دیں آپ نے فرمایا: دو کام کرلو اللہ جہنم سے محفوظ کر دے گا۔

کثرت سے صدقہ کیا کرو۔ ○ کثرت کیساتھ اللہ سے معافی مانگا کرو۔

اس لیے یہاں میں معزز خواتین سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ روزانہ صدقہ بھی کیا کرو اور استغفار بھی کیا کرو، دو کام جہنم سے بچا لیتے ہیں صدقہ کرنا اور کہنا:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اے اللہ! مجھے معاف فرما، جس استغفار سے جنت مل سکتی ہے کیا اس استغفار سے عزت کی روزی نہیں مل سکتی؟ کیا اس استغفار سے دین و دنیا کی عزت نصیب نہیں ہو سکتی؟

اے عائشہ رضی اللہ عنہا! لیلۃ القدر پالے تو معافی مانگ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے پوچھا: اے نبی رحمت! بتائیں اگر میں قدر والی رات پالوں تو اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں، کس چیز کا سوال کروں؟ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا عائشہ! تیری اولاد نہیں بیٹا مانگ لے یا تیرے پاس دنیا کا سونا چاندی نہیں، دنیا کا مال ومتاع مانگ لینا۔ بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تجھے یہ بابرکت رات نصیب ہو جائے، تو کثرت سے معافی مانگ اور استغفار کرتے ہوئے یہ کلمات بار بار پڑھ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ [1]

''اے اللہ! تو معاف کرنے والا، معافی کو پسند کرنے والا ہے مجھے معاف فرما دے۔''

[1] جامع الترمذی: 3513

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری معزز ات ماؤں بہنوں سے گزارش ہے کہ بابرکت موقعوں پر ہمیشہ معافی کو لازم پکڑو۔ معافی ہی سے حالات بہتر ہوتے ہیں، معافی ہی سے جہنم سے خلاصی نصیب ہوتی ہے اور معافی ہی جنت کا حقدار بناتی ہے۔

استغفار کی برکت سے اولاد کا ملنا

رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو بالخصوص استغفار پر پابندی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور اس کی وجہ یہی ہے کہ نیک عورت استغفار کی برکت سے گھر بیٹھے ہی ہر خیر حاصل کر سکتی ہے آج کل کئی عورتیں اولاد نہ ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں اور وہ نرینہ اولاد کے حصول کے لیے ڈاکٹروں اور درباروں کا چکر لگاتی ہیں لیکن قرآن وحدیث اس بات ہر شاہد ہیں کہ اگر یہی عورت چار دیواری میں رہ کر سچے دل سے پابندی کرتے ہوئے استغفار کو لازم پکڑ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو گھر بیٹھے نیک اولاد عطا فرما دیں اور اس طرح کے بے شمار واقعات موجود ہیں ایک صحیح واقعہ میں ایمان کی تازگی کے لیے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ ام یوسف بیان کرتی ہیں کہ میری شادی کو تقریباً پندرہ سال گزر گئے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اولاد جیسے میٹھے میوے سے محروم رکھا، میں اپنے علاج کے لیے یورپ تک گئی لیکن اولاد جیسی نعمت سے محروم رہی، ایک دن ایسا ہوا کہ ((ذَهَبْتُ إِلَى أَحَدِ الدُّرُوسِ الدِّينِيَّةِ فَسَمِعْتُ دَاعِيَةً تَتَكَلَّمُ عَنِ الإِسْتِغْفَارِ وَفَضْلِهِ)) میں ایک دینی مجلس میں گئی وہاں استغفار کی فضیلت اہمیت کے بارے میں درس سنا تو مجھے سو فیصد یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ضرورت کا حل استغفار میں رکھ دیا ہے چنانچہ میں نے بڑی دلجمعی کے ساتھ اپنے حالات کی بہتری کے لیے اور نیک اولاد کے حصول کیلیے کثرت سے استغفار کرنا شروع کر دیا۔ ((وَاوَمْتُ عَلَى الإِسْتِغْفَارِ وَلَمْ يَمْضِ سِتَّةُ أَشْهُرٍ وَهِيَ حَامِلٌ وَأَنْجَبْتُ يُوسُفَ وَهُوَ الآنَ فِي السَّادِسَةِ مِنَ الْعُمْرِ مَاشَاءَ اللّٰه)) ابھی مجھے استغفار پر ہمیشگی کرتے ہوئے چھ ماہ ہی گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے امید سے کر دیا اور بعد میں پوری سلامتی کے ساتھ بیٹا عطا فرمایا جس کا نام میں نے یوسف رکھا اب ماشاء اللہ اس کی عمر چھ سال ہے اور میں ام یوسف بن چکی ہوں۔ [1]

اس واقعہ کی روشنی میں ہر اس بہن کی خدمت میں گزارش کروں گا جو نیک اولاد کی خواہش رکھتی ہے کہ وہ نہایت عاجزی کے ساتھ استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اولاد تو کیا سب مرادیں پوری کر دے گا۔ مگر پابندی لازمی ہے۔

[1] علاج الذنوب/القصة الاولى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیوہ کے گھر میں استغفار کی برکت

زندگی میں حالات بدلتے رہتے ہیں مردوں کی بنسبت عورتوں کے لیے تنگ حالات کا مقابلہ کرنا قدرے مشکل ہوتا ہے لیکن جو عورت حالات کی تنگی میں استغفار کو لازم پکڑ لے اور سچے دل سے اپنے اللہ سے معافی کی طلب گار بن جائے تو اللہ تعالیٰ حالات کو پہلے سے بھی بہتر بنا دیتے ہیں۔ یقین کے ساتھ مانگی ہوئی معافی اور کیا ہوا استغفار مستقبل کو روشن کر دیتا ہے۔ ایک مسلمان بیوہ عورت کا بیان ہے:

مَاتَ زَوْجِیْ وَاَنَا فِی الثَّلَاثِیْنَ مِنْ عُمُرِیْ وَعِنْدِیْ مِنْهُ خَمْسَةُ اَطْفَال بَنِیْنَ وَبَنَات فَاَظْلَمَتِ الدُّنْیَا فِیْ عَیْنِیْ وَبَکَیْتُ حَتّٰی خِفْتُ عَلٰی بَصَرِیْ

کہ میرا خاوند اس حال میں فوت ہوا کہ میری عمر تیس سال تھی اور وہ پانچ کے قریب بچے بچیوں کو یتیم چھوڑ گیا۔ دنیا میرے لیے اندھیر ہوگئی پیار کے سارے دعویدار دور ہو گئے حتیٰ کہ رو رو کر میری حالت یہ ہو چکی تھی کہ قریب تھا کہ میں اپنی آنکھوں سے اندھی ہو جاتی کیونکہ میری آمدنی کا کوئی ذریعہ نہ تھا اور ننھے منھے جگر کے ٹکڑوں کا رونا مجھے ہر وقت بے چین اور بے قرار رکھتا تھا اسی دوران ایک دن میں نے اپنے ریڈیو کو آن کیا تو ایک شیخ استغفار کی فضیلت، اہمیت اور اس کے فوائد بیان کر رہے تھے جو کہ سننے کے بعد میرے دل میں گھر کر گئے۔ (فَاَثَّرَتْ بَعْدَهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ وَاُمِرْتُ اَبْنَائِیْ بِذَالِك) اور میں کثرت کے ساتھ استغفار کرنا شروع کر دیا اور اپنے بچوں کو بھی پابند کیا کہ وہ کثرت کے ساتھ استغفار کریں، چنانچہ تھوڑے عرصے کے بعد حالات نے کروٹ بدلی اور معاملات بہتری کی طرف آنا شروع ہو گئے مجھے سلائی کڑھائی کا کام مل گیا اور میرے بچے بھی اچھے سکول میں پڑھنا شروع ہو گئے اور آج تک میں نے استغفار پر پابندی کی ہے اور میں نے اپنے بچوں سمیت فراخی وفراوانی کی زندگی بسر کر رہی ہوں اور میرے بچے بھی اچھے عہدوں پر ملازمت کر رہے ہیں۔

وَامْتَلأَ بَیْتُنَا خَیْرًا وَصِرْنَا فِیْ عَیْشَةٍ هَنِیْئَةٍ وَاَصْلَحَ اللّٰهُ لِیْ کُلَّ اَبْنَائِیْ وَبَنَاتِیْ ذَهَبَ عَنِّی الْهَمُّ وَالْحُزْنُ وَالْغَمُّ [1]

[1] علاج الذنوب، القصة الثانية

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ہمارا گھر خیر و برکت سے بھرا پڑا ہے اور زندگی بھی حد درجہ مبارک ہے سارے بچے تابعدار ہیں اور بے سکونی و بے چینی کا نام و نشان بھی نہیں اور یہ سارا کچھ سچی معافی اور استغفار کا نتیجہ ہے۔

قرآن و حدیث اس بات پر گواہ ہے کہ زبان کی چالاکی سے حالات بہتر نہیں ہوتے، مکر و فریب سے فراخی و فراوانی نہیں ملتی بلکہ جب بھی خیر ملتی ہے وہ استغفار سے ہی ملتی ہے۔ اللہ مجھے اور آپ کو ہر پل اور ہر دم استغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

استغفار کی برکت سے ازدواجی تلخیاں ختم

رسول اللہ ﷺ نے بالخصوص خواتین کو جو استغفار کا حکم ارشاد فرمایا ہے اس میں بہت سی حکمتیں موجود ہیں۔ آج کل میاں بیوی میں جھگڑے اس لیے بھی طول پکڑ جاتے ہیں کہ وہ دونوں استغفار کے عادی نہیں ہوتے اور بالخصوص بیوی جب استغفار کی بجائے بدزبان ہو جائے یا خاوند کی تابعدار نہ رہے تو پھر گھر کو اجڑنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔ تاریخ اس بات پہ شاہد ہے کہ جو خاتون کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خاوند کی حق تلفی ہو جانے کے بعد اپنے اللہ کی طرف معافی کی درخواست کرے تو اللہ تعالیٰ سب کدورتیں محبتوں میں تبدیل فرما دیتے ہیں۔ ایک بیوی کا بیان ہے کہ زندگی میں جب بھی میرا اپنے خاوند کے ساتھ کسی معاملے میں جھگڑا ہوا اور ہمارا تنازع بڑھنے لگا تو میں نے کثرت کے ساتھ استغفار شروع کر دیا اور ناخوشگوار حالات میں استغفار کی برکت ہمیشہ یہ رہی کہ ہم ایک دوسرے سے راضی ہو جاتے اور ساری کدورتیں لمحہ بھر میں محبتوں میں تبدیل ہو جاتیں۔ [1]

معلوم ہوا کہ ازدواجی زندگی میں خیر و برکت اور پیار و محبت کی فضا پیدا کرنے کے لیے استغفار ایک نسخۂ کیمیا ہے اور استغفار کو لازم پکڑنے والی خاتون کبھی نامراد نہیں رہتی۔

سچا استغفار ہی قابل قبول ہے

استغفار کی برکات حاصل کرنے کے لیے اور استغفار کے ذریعے حالات میں بہتری لانے کے لیے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ آدمی سوچ سمجھ کر استغفار کرے اور پھر استغفار کے تقاضوں کو پورا کرے، معافی مانگتے وقت اپنی معافی میں سچا ہونا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ہاں تو استغفار بھی استہزا بن چکا ہے ہاتھ میں تسبیح ہے اور یہ عورت ننگے

[1] علاج الذنوب/من قصص الاستغفار، القصة الثالثة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منہ گھوم رہی ہے، ہاتھ میں استغفار کی تسبیح ہے اور چوہدری صاحب کیبل کے سامنے بیٹھے بدکار لوگوں کی ایکٹنگ سے دل بہلا رہے ہیں۔ ایسے منافق مسلمان کسی صورت بھی استغفار کی برکات کو حاصل نہیں کر سکتے۔

لمحہ فکریہ ہے کہ مسجد میں جا کر استغفار کا معمول رکھنا اور باہر جا کر علانیہ گناہ کرنا یا چھپ کر کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہونا، یہ نفس کا بہت بڑا دھوکہ ہے ایسا شخص رب سے مذاق کر رہا ہے، حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْاِسْتِغْفَارُ بِدُوْنِ اِقْلَاعٍ تَوْبَةُ الْكَذَّابِيْنَ [1]

جو آدمی استغفار پختہ عزم کے ساتھ نہیں کرتا وہ جھوٹوں والا استغفار کرتا ہے، مثلاً: ایک آدمی مسجد میں اللہ سے معافی مانگتا ہے اور باہر نکل کر تمام بری عادات کو اپناتا ہے شیطان کا پیرو بن جاتا ہے شیطان جو چاہے اس سے کروا لے اس کی سوچ میں یہ بات نہیں آتی کہ میں اللہ سے وعدہ کر کے آیا ہوں، حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو بندہ ایک طرف استغفار کرے اور دوسری طرف بری حرکتوں سے باز نہ آئے وہ بندہ اللہ کے ساتھ دغا کرتا ہے۔ ذرا سوچئے! اگر کوئی آدمی ہمارے ساتھ دھوکہ کرے ہم کہتے ہیں کہ بڑا بدزبان اور بداخلاق آدمی ہے، ہم اللہ سے کتنی مرتبہ عہد کر کے توڑتے ہیں:

اور اسی طرح ایک عارف باللہ کا حد درجہ حکیمانہ قول ہے کہ:

اِسْتِغْفَارُنَا يَحْتَاجُ اِلٰى اِسْتِغْفَارٍ كَثِيْرٍ [2]

ہمارا استغفار بہت زیادہ استغفار کا محتاج ہے یعنی ہمارا استغفار اس قدر غیر سنجیدہ اور غیر حقیقی ہے کہ ہمیں اپنے کیے ہوئے جعلی استغفار پر بھی معافی مانگنی چاہیے کہ کہیں عادتاً کیا ہوا استغفار ہمارے لیے ندامت کا باعث نہ بن جائے۔

دلوں کی پالش

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ استغفار سے حالات بہتر ہوتے ہیں، انفرادی اور اجتماعی طور پر انقلاب آتا ہے، اسی طرح استغفار اور کثرت سے معافی مانگنا اس قدر مبارک اور پاکیزہ عمل ہے کہ چہرے چمک اٹھتے ہیں اور دل کی سیاہیاں دھل جاتی ہیں، اور دل نور ایمان سے منور ہو جاتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ [3]

[1] الاذکار: 481 [2] الاذکار: 481

[3] جامع الترمذی: 3334، وسنن ابن ماجہ: 4244، صحیح الترغیب: 1620

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس سے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، اگر وہ گناہ کرتا ہے دل سیاہ ہو جاتا ہے لیکن استغفار اور معافی میں اتنی برکت اور تاثیر ہے کہ (اِنِ اسْتَغْفَرَ صُقِلَتْ) اگر ایسا شخص سچی معافی مانگ لے اور استغفار کر لے تو رب تعالیٰ اس کے دل کو پالش فرما دیتے ہیں۔

محترم قارئین! ذرا اس آیت مبارکہ پر غور کیجئے.....!

﴿وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [1]

جو بندہ غلطی خود کرتا ہے اور اپنا گناہ کسی اور پر ڈال دیتا ہے اتنا شاطر اور زبان دراز ہے کہ کسی اور معصوم کو ملوث کر دیتا ہے ایسا آدمی بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

دوستو.....! آپ اپنے ساتھیوں میں ہو اور تم دیکھتے ہو کہ بعض لوگ بڑے تیز طرار ہوتے ہیں اپنی غلطیاں دوسروں کے سر تھوپ دیتے ہیں اللہ ایسے بندے کو دنیا میں ذلیل اور آخرت میں جہنم رسید کرے گا، کسی کے خلاف غلط پروپیگنڈا کرنا کسی پر تہمت لگانے کے لیے لوگوں کی ذہن سازی کرنا آج کل کیا نہیں ہو رہا ہے جھوٹے مقدمات جھوٹی گواہیاں آج تو عہدہ داروں سے ملکر اپنا مقدمہ جیت لو گے لیکن اللہ کے ہاں تمہارے لیے عظیم جرم لکھا جا چکا ہے۔

استغفار سے آخرت کے حالات بھی بہتر ہوتے ہیں

یاد رہے.....! دنیا کی آسائش اور خیر کے لیے ہی استغفار ضروری نہیں، بلکہ قیامت کی تمام ہولناکیوں اور سختیوں میں نجات پانے کے لیے بھی گناہوں سے کنارہ کش رہ کر استغفار کی کثرت کرنا حد درجہ ضروری ہے۔

نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّهٗ صَحِيْفَتُهٗ فَلْيُكْثِرْ فِيْهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ [2]

جس نے اس بات کو پسند کیا کہ اس کا نامہ اعمال اس کو روز قیامت خوش کر دے نامہ اعمال دیکھ کر وہ خوشی سے لہلہا اٹھے، اس پر لازم ہے، کہ وہ کثرت سے استغفار کرے ہر صغیرہ وکبیرہ گناہ سے بچ کر رہے، ہر اعلیٰ نیکی کی سعادت پا کر پھر بھی معافی کا طالب رہے۔

[1] سورۃ نساء:112

[2] السلسلة الصحيحة:2299، صحيح الجامع الصغير:5955، المعجم الاوسط، شعب الايمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر افسوس.....! قیامت کے روز اکثریت ایسے لوگوں کی ہوگی کہ جن کے نامہ اعمال میں فضولیات و بکواسات کی بھرمار ہوگی اور وہ اپنی کی ہوئی آوارگی پر حد درجہ شرمندہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں جیتے جی کثرت کے ساتھ استغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہماری دنیا ہی نہیں ہماری آخرت بھی سُدھر جائے، سنور جائے اور بہتر ہو جائے۔

استغفار کی برکت سے جنتی درخت کا سایہ

استغفار اس قدر مبارک عمل ہے کہ اس کے ذریعے دنیا و آخرت کی ہر پیاری بہار نصیب ہوتی ہے۔ اور کثرت اور ہمیشگی سے استغفار کرنے والا سلامتی سے اپنے سفر کو منزل بہ منزل جاری رکھتا ہے حتی کہ جنت میں درخت طوبیٰ کے سایہ تلے جا بیٹھتا ہے۔ یہ استغفار دنیا میں ہی بلند نہیں کرتا، سچی معافی قیامت کو ہی خوش نہیں کرے گی بلکہ یہی معافی و استغفار جنت کی بہاروں اور اونچائیوں کا سبب بنتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ کی صحیح روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهِ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا [1]

جو شخص اللہ کی زمین پر اللہ سے صحت تندرستی، رحمت و برکات لے کر رزق و کاروبار کی فراوانیاں لے کر، استغفار زیادہ سے زیادہ کرتا ہے، کل قیامت کے دن جب یہ بندہ دربارِ الٰہی میں پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے طوبیٰ نامی درخت کا سایہ عطا کریں گے، طوبیٰ کے دو معنی ہیں:

1 خوشخبری 2 جنتی درخت

یعنی اللہ نے دیکھا کہ میرے بندے کا تمام نامۂ اعمال استغفار سے بھرا ہوا ہے، فرمایا حساب و کتاب کے بغیر آٹھوں دروازے کھول دو اور جنت کا سب سے بہترین درخت طوبیٰ اس کا سایہ تیرے لیے تیار ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دو جہانوں میں بہتر حالات نصیب فرمائے اور ہمیں بغیر حساب کے رحمتوں کا وارث بنا دے۔ آمین!

[1] سنن ابن ماجه: 3818، سلسله صحيحه: 2299، صحيح الترغيب: 1618، مزید ''طوبیٰ'' کے متعلق تفصیلی مضمون پڑھنے کے لیے ہماری کتاب ''بستان الخطیب'' کا مطالعہ کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

419

استغفار کے معانی اور فضائل

(حصہ سوم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ﴾ [1]

''اے لوگو! ایک اللہ کی عبادت کرو بیشک میں اس کی طرف سے تمہیں ڈرانے اور بشارتیں سنانے آیا ہوں، اپنے پروردگار سے معافیاں طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو وہ تم کو دنیا کی بہترین زندگی عطا کریگا اور ہر صاحب فضل کو فضل بھی عطا کریگا۔ یاد رکھو! اگر تم نے استغفار نہ کیا اور اپنے رب کی طرف رجوع نہ کیا، میں ڈرتا ہوں کہ اللہ تمہیں قیامت کے دن عذاب میں مبتلا نہ کردے۔''

حالات حاضرہ کے بارے میں آپکی راہ نمائی بہت ضروری ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اسلامی کتب سے مسلمانوں کو یہ شعور ملنا چاہیے کہ جب حالات پسپائی، رسوائی اور دن بدن ذلت وپستی کی طرف بڑھتے چلے جائیں، بحیثیت مسلمان ایک نوجوان اور بوڑھے کا کردار کیا ہونا چاہیے؟ اس ملک کو سنوارنے اور غلبہ اسلام کے لیے ہمیں کیا حصہ ڈالنا چاہیے؟ اور ان حالات میں میرا اور آپ کا کردار کیا ہونا چاہیے؟ اس حوالہ سے کچھ اہم گزارشات تحریر کرتے ہیں۔

قرآن مجید ایک روحانی اور انقلابی کتاب ہے اس جملہ پر غور فرمائیں! کہ قرآن صرف عرب کے لیے مخصوص نہیں یا جس دور میں یہ نازل ہوا صرف اس کی ضرورتیں پوری نہیں کرتا بلکہ قیامت تک کے لوگوں کی تمام ضرورتوں کو اللہ کا قرآن پورا کرتا ہے، یہ انقلابی اور روحانی کتاب ہے قرآن مجید کے بعد جو قومیں سنہری اصولوں کو اپنے سامنے رکھ کر عزت وعظمت، شان وشوکت اور حکومت حاصل کرسکتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے وہ تمام سنہرے اصول

[1] سورۃ ھود:3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑی تفصیل کے ساتھ قرآن مجید میں بیان کر دیئے ہیں اور جن اسباب وعوامل اور وجوہات کی بنا پر قومیں ذلیل ورسوا ہوتی ہیں۔ انفرادیت سے لے کر اجتماعیت تک ذلت کا سامنا ہوتا ہے ان خرابیوں اور خامیوں کو بھی قرآن پاک نے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

مثال کے طور پر ہمارا ملک پاکستان بنا تب سے لے کر آج تک کے حالات اگر آپ قرآن کی آیات سے تلاش کرنا چاہیں یا آپ میں سے کوئی سوچے کہ قرآن قیامت تک کے لیے اصول بیان کرتا ہے قوموں کی پستی اور عروج کی داستان بھی قرآن بیان کرتا ہے، کیا قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ جب پاکستان بنا تو حالات کیا تھے؟ یا قرآن تعمیر پاکستان کے حالات کا کس انداز میں بیان کرتا ہے؟ یا موجودہ حالات کا ذکر قرآن کس انداز سے کرتا ہے؟ مندرجہ ذیل آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے حالات آج سے کئی سو سال پہلے بیان فرمائے ہیں:

﴿وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ [1]

''جب تم تعداد میں بہت کم تھے اس وقت کو یاد کرو اور زمین میں تمہاری حیثیت بھی نہ تھی (یعنی بہت کمزور تھے) تمہیں ہر وقت ڈر لگا رہتا تھا، تو اللہ نے تمہیں زمین عطا کی (یعنی آزادی دی) اور اپنی مدد سے تمہیں مضبوط کیا (یعنی تمہیں ایٹم بم عطا کیا) اور چاروں طرف رزق کی فراوانیاں کر دیں تاکہ تم اللہ کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔''

قرآن نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے کی پوری پوری تفصیل اور تصویر کشی کی ہے اس آیت کے تناظر میں آپ پاکستان بننے سے قبل کے حالات کا مطالعہ فرمائیں کہ ہندو اور سکھ کس طرح مسلمانوں پر ظلم کرتے تھے ان کو جانی اور مالی نقصان پہنچا کر کس قدر بے دردی سے ان کی عزت وآبرو کو پامال کرتے تھے ہندو درندوں نے ہمارے آباء واجداد پر ایسے ایسے ظلم کیے کہ سابقہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے آپ حیران ہونگے کہ'' چک سادھو'' انڈیا میں ہماری ماؤں کے ساتھ ایسا وحشیانہ سلوک کیا گیا کہ ان کی گودوں سے بچوں کو چھین کر، ان کی جھولیوں سے معصوموں کو کھینچ کر ان کے سامنے کوئلوں پر بھونا گیا پھر انہی ماؤں کو ان کا گوشت کھانے پر مجبور کر دیا گیا، رب تعالیٰ

[1] سورۃ الانفال: 26

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم مسلمانوں کو وہی وقت یاد کروا رہے ہیں کہ اپنی کمزوری، بے بسی اور پستی کو یاد کرو جب تم بہت تھوڑے اور بہت کمزور تھے ہر وقت تمہیں ہندو مظالم کا خدشہ لاحق رہتا تھا، مگر میں نے تمہیں پاکستان عطا کیا آزادی و خود مختاری کی نعمت دی حتی کہ تمہیں جدید آلات حرب وضرب سے مالا مال کرتے ہوئے ایٹمی قوت بنا دیا اور تمہیں اس قدر رزق کی فروانی عطا کی، کہ تمہارا ملک اچھی صنعت و زراعت میں بلند مقام رکھتا ہے اور یہ بھی کہ تمہیں پاکستان اس لیے عطا کیا گیا تا کہ تم اللہ کے شکر گزار بن جاؤ اور آزادی کے ساتھ توحید کے پرچم کو بلند کر سکو مگر اس وقت ہمارے عیاش حکمرانوں نے جس طرح اس عظیم نعمت واحسان کی ناقدری کی ہے آپ موجودہ حالات ذرا قرآن پاک کی روشنی میں ملاحضہ فرمائیں:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾ [1]

''کیا آپ نے کبھی ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت (پاکستان) کی ناشکری کی اور ان (پاکستانیوں) کو ذلت کے دھانے پر کھڑا کر دیا ہے۔''

ان تمام حالات کو قرآن کی روشنی میں دیکھنے کے بعد ایک اہم سوال اور اس کے جواب پر غور کریں!

سوال: اگر قرآن پاک نے قیامت تک کے تمام حالات کو بیان کر دیا ہے تو آج یہ حالات کیوں پیدا ہو چکے ہیں ان کی وجہ کیا ہے کیا موجودہ خرابی کی وجہ قرآن بتلاتا ہے؟

جواب: ملک پاکستان چونکہ گناہوں کی دلدل بن چکا ہے انفرادی اور اجتماعی طور پر گناہ کیے جا رہے ہیں اور جب کوئی قوم یا بستی سرتاپا گناہوں میں ڈوب جائے، استغفار کی بجائے استکبار (تکبر) کا شکار ہو جائے، معافی کی بجائے بغاوت اور سرکشی کی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو پھر ان لوگوں کی مہلت ختم ہو جاتی ہے جیسے ہمیں اللہ تعالیٰ نے کم وبیش نصف صدی سے زیادہ مہلت عطا کی مگر ہم نہ سمجھے بالآخر ہمارے گناہوں کے اثرات ظاہر ہونے لگے، قرآن پاک میں ارشاد ہے:

﴿وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ﴾ [2]

[1] سورۃ ابراھیم:28 [2] سورۃ الانعام:120

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ظاہری اور باطنی گناہ چھوڑ دو (علی الاعلان اور تنہائی میں چھپ کر کرنے والے تمام گناہ چھوڑ دو) جو لوگ گناہ کرتے ہیں (خواہ کسی بھی طریقہ سے ہوں) عنقریب وہ اپنے گناہوں کی دلدل میں پھنس جائیں گے۔''

محترم قارئین! اپنے ملک کو گناہوں اور ان کے برے اثرات سے بچائیں، اگر آپ کراچی، اسلام آباد ،فیصل آباد و دیگر شہروں کو گناہوں سے پاک نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنے دل اور زبان کو تو گناہوں سے محفوظ رکھ سکتے ہو، اپنے گھر کی چار دیواری کو تو نیکیوں کا گہوارہ بنا سکتے ہو، اپنے گھر میں حسنات کا پہرہ لگا سکتے ہو۔ درج ذیل ارشاد ربانی پر غور کیجیے:

﴿يَآ اَيُّهَا النَّا سُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ [1]

''اے لوگو! تمہارے گناہ تمہارے لیے ہی وبال کا سبب ہیں، دنیا کی زندگی کا تھوڑا فائدہ (فاسق وفاجر بھی کو ملتا ہے) پھر ہماری طرف ہی لوٹ کر آؤ گے تو تمہیں تمہارے دنیاوی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔''

ہم پاکستان کے تمام حالات آپ کے سامنے رکھ چکے ہیں آج جو حالات پیدا ہو چکے ہیں ان کا سبب ہمارے گناہ ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ تمام قصور حکمرانوں کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا بلکہ ہمیں خود غور کرنا چاہیے، کہ ہم نماز کو کتنا محبوب رکھتے ہیں؟ قرآن سے کتنی محبت ہے؟ ہمارا اپنی زبان پر کتنا کنٹرول ہے، ہم اپنی آنکھ کی کس قدر حفاظت کرتے ہیں؟ فحاشی وعریانی، جھوٹ اور تکبر سے توبہ کیجیے، لوگو! یہ وقت ناچ گانے، بھنگڑا مستی، رقص وسرور کا نہیں بلکہ یہ استغفار کا وقت ہے ان تمام غلط کاریوں نے ہمیں اس جگہ لا کھڑا کیا ہے کہ ہم اگر توبہ نہیں کرتے تو قریب ہے کہ عذاب الٰہی کا شکار بن جائیں، اس لیے توبہ واستغفار کے ذریعے اللہ کو راضی کر لیجیے اور اپنے اللہ کا دروازہ کھٹکھٹا لو۔ اللہ تعالیٰ یہ سب باتیں قرآن پاک میں بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو قومیں اپنے گناہ کا اعتراف کر کے میرے سامنے ہاتھ اٹھا لیتی ہیں میں ان کے گناہوں کو نظر انداز کر دیتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے معافی کے لیے آنا تیرا کام ہے بخش دینا میرا کام ہے۔ [2]

[1] سورۃ یونس: 10/23 [2] سورۃ النسا: 110

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدم علیہ السلام کا استغفار اور ابلیس کا استکبار

غلطی آدم علیہ السلام نے بھی کی تھی اور غلطی ابلیس نے بھی کی مگر آدم علیہ السلام نے غلطی کے بعد استغفار کیا اور ابلیس لعین تکبر کا شکار ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر رحمتوں کے دروازے کھول دیئے، آدم علیہ السلام نے اللہ سے ان الفاظ کے ساتھ معافی طلب کی:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [1]

''اے ہمارے رب! ہم اپنے نفسوں پر ظلم کر بیٹھے اگر تو نے معاف نہ کیا اور ہمارے حال پر رحم نہ کیا تو ہم خسارا اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

آدم علیہ السلام کی دعا بر موقع تھی ہر چیز بر موقع ہی صحیح ہوتی ہے نماز، صبر اور شکر ان تمام کے مخصوص اوقات ہیں ،جس طرح بے وقت پڑھی جانے والی نماز قبول نہیں ہوتی، مصیبت پہنچنے پر واویلا اور آہ و بکا کر کے صبر قبول نہیں ہوتا ،مصیبتوں میں پھنس کر مجبوراً شکر ادا کرنے والے کا شکر قبول نہیں ہوتا بعینہ معافی کا بھی ایک خاص وقت ہوتا ہے ویسے تو ہر وقت معافی مانگتے رہنا چاہیئے مگر جب حالات حد درجہ خراب ہو جائیں پھر معافی میں تاخیر ہلاکت ہے آپ آدم علیہ السلام کی دعا کی گہرائی میں جا کر رو رو کر اللہ سے دعا مانگیں:

''اللہ ہم خود پر ظلم کر بیٹھے اور اگر اللہ تو نے معاف نہ کیا رحم نہ کیا تو ہم خسارا اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

ممکن ہے ہم ملک پاکستان جیسی عظیم نعمت سے محروم ہو جائیں، ہماری آزادی غلامی میں تبدیل ہو جائے اس دعا کو ہر جگہ پڑھو اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اور صرف اپنے گناہوں کی معافی نہ مانگو بلکہ اپنے حکمرانوں کے گناہوں کی بھی معافی طلب کرو جو گناہ ہو چکے ان کی معافی طلب کر کے آئندہ پختہ عزم کے ساتھ گناہ کو چھوڑ دو۔

ایک غلط فہمی

بعض ساتھی کہتے ہیں کہ ہم استغفار کیوں کریں ہم کون سا زنا کرتے ہیں، ہم کوئی شرابی تھوڑے ہیں، ہم جوا بھی نہیں کھیلتے، ہم کونسا بانڈز وغیرہ کی کمائی کھاتے ہیں؟ ہم تو نمازیں ادا کرتے ہیں ہمیں استغفار کی کیا ضرورت ہے ؟غور کریں! جو نیکی توجہ کے ساتھ ادا نہ کی جائے وہ ثواب کی بجائے گناہ بن جاتی ہے اپنی نیکی کا فکر کیا کرو۔

[1] سورۃ الاعراف:7/23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیر کو بیدار کر دینے والی مثال

ایک آدمی اللہ کا ولی چادریں بنانے کا کام کرتا تھا ایک گاہک نے آ کر کہا کہ مجھے ایک بہترین چادر چاہیے، قیمت طے ہوگئی، دکاندار نے چادر بڑی توجہ، محنت، یکسوئی اور لگن کے ساتھ تیار کی، حسب وعدہ گاہک چادر لے گیا لیکن چند دنوں بعد چادر لیکر واپس آ گیا اور کہنے لگا کہ اس میں ڈھیر ساری خرابیاں ہیں، حالانکہ میں نے تمہیں بہترین چادر بنانے کو کہا تھا دکاندار چادر پکڑ کر رونا شروع ہوگیا گاہک نے یہ صورحال دیکھ کر کہا کہ میں تو صرف دکھانے کے لیے آیا ہوں چادر کی واپسی یا اپنی قیمت کا کوئی مطالبہ نہیں ہے آپ پریشان نہ ہوں، وہ اللہ کا ولی جواب دیتا ہے میں چادر کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ مجھے اپنے اعمال کی یاد آ گئی کہ تو انسان ہو کر اتنا نفاست پسند ہے کہ میری بنائی ہوئی چیز میں اتنا سا عیب برداشت نہیں کر سکا جبکہ وہ رب رحمان کتنا نفیس ہے پتا نہیں میری کوئی نیکی اس کے ہاں قبول بھی ہوئی ہوگی یا نہیں۔

اس لیے مت سوچیں کہ ہم تو نمازیں پڑھتے ہیں کسی سے بغض وعناد، کینہ وحسد نہیں رکھتے، غیبت اور چغل خوری بھی نہیں کرتے اس لیے ہمیں استغفار کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اللہ کا شکر ادا کیا کرو کہ تم ان گناہوں سے محفوظ ہو جو لوگ ان برائیوں میں مبتلا ہو گئے ان پر ایسے ایسے دردناک عذاب آئے کہ ہم ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اپنے اعمال کا محاسبہ کیجیے.....! کہیں ثواب کی بجائے ہم گناہ کے حقدار تو نہیں بن رہے؟

گناہ کی ادھوری حقیقت

ہمارے معاشرے میں برے اعمال یعنی سود، زنا، جھوٹ، گالی وغیرہ کو گناہ سمجھا جاتا ہے، یہ بات درست ہے لیکن برے اعمال ہی گناہ نہیں بلکہ نیک اعمال کو اگر ان کے اصل وقت اور صحیح طریقہ سے ادا نہ کیا جائے تو یہ بھی گناہ ہے۔ آج جہاں لوگ برے اعمال کی وجہ سے گناہ گار ہیں وہاں نیک اعمال کی ادائیگی کرنے والے اس کو پوری توجہ اور حسن اہتمام سے نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہیں، انسان چاہے جس قدر خشوع، توجہ اور اطمینان قلب سے نیک اعمال کرے وہ حقیقت میں اعمال صالحہ کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے الفتاویٰ میں امام روحانیت ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں میں اس طرف خوب توجہ دلائی ہے۔ بظاہر نیک لوگوں کو اس لیے استغفار کرنا چاہیے کہ وہ ادائیگی میں غفلت، بے توجہی اور بے قاعدگی کا شکار ہو ہی جاتے ہیں اور اسلامی شریعت میں یہ بھی گناہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام بھی استغفار کرتے ہی آئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، حالانکہ وہ برائی کے خیال سے بھی پاک لوگ ہیں۔ضرب المثل ہے: حسنات الابرار سیئات المقربین ''نیکوں کی اچھائیاں مقربوں کی برائیاں (شمار) ہوتی ہیں۔ آیئے.....! معافی واستغفار کی اہمیت کو سمجھ کر اللہ کے سامنے رونے والے بن جائیں۔

پہلے تمام انبیاء ورسل علیہم السلام معافی کے طلبگار

نیک اعمال کرتے ہوئے کہیں نہ کہیں خامی رہ ہی جاتی ہے انسان اپنی محنت اور شوق کا حق ادا کر دے تب بھی وہ حق ادا نہیں ہوتا ہے کہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے پیارے اور برگزیدہ لوگ ہمہ وقت معافی مانگتے رہے وہ سمجھتے تھے کہ جہاں استغفار سے گناہ اور کمی وبیشی کو ختم کر دیا جاتا ہے وہاں استغفار سے بے شمار رحمتیں، سعادتیں، برکتیں اور بہاریں نصیب ہوتی ہیں، ہمہ وقت معافی کا طلب گار کبھی نامراد نہیں ہوتا سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کا یہ شیوہ رہا ہے، میں آپ کو چند پیارے رسولوں کی معافی کا ذکر تحریر کرنا چاہتا ہوں

سیدنا نوح علیہ السلام اور معافی

ساری زندگی توحید کے لیے ماریں کھانے والے برگزیدہ رسول، اللہ کے لیے سب کچھ حتی کہ لخت جگر چھوڑ دینے والے محبوب پیغمبر حضرت نوح علیہ السلام بھی یہی فرماتے ہیں:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [1]

''اے میرے اللہ! مجھے اور میرے والدین اور جو بھی مومن مرد اور عورتیں میرے گھر میں داخل ہو جائیں معاف فرما۔''

رب تعالیٰ کے حد درجہ مقرب ومحبوب حضرت نوح علیہ السلام بھی معافی کے طلبگار رہیں تو ہم کس باغ کی مولی ہیں؟

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور معافی

کون ہے؟ جو مسلمان بھی ہو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں سے واقف نہ ہو، دین کے لیے سب لٹا دینے والے پیارے جد الانبیاء بھی یہی کہتے نظر آتے ہیں:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ [2]

[1] سورۃ نوح:28 [2] سورۃ ابراھیم:14/41

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین اور تمام مؤمنین کو معاف فرما جس دن حساب کتاب ہوگا۔''

کبھی اپنے رب سے ایسی امیدیں وابستہ کرتے ہیں:

﴿وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ﴾ [1]

''اور اس ذات سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ روز جزا مجھے معاف فرما دے گا۔''

اہم نکتہ

مقام غور ہے سیدنا نوح اور ابراہیم علیہما السلام صرف اپنی ذات کے لیے معافی نہیں مانگتے رہے بلکہ اپنے والدین ،رشتہ دار اور پوری امت مسلمہ کے لیے بخشش مانگتے رہے ہیں آج ہمیں بھی یہی کردار اپنانا چاہیے جب اپنے لیے ہاتھ اٹھائیں ساتھ ماں باپ کے لیے بھی بخشش کی دعا کریں اور رشتہ داروں کو بھی نہ بھولیں بلکہ پوری امت کے گناہوں کی بخشش کی بھیک مانگیں میں پیدا کرنے والے کبریا کی کبریائی کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں جب ہم امت کے لیے تڑپیں گے اور معافی مانگیں گے تب وہ ہمیں کبھی مایوس نہیں کرے گا۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور معافی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جلالت وعظمت سے قرآن بھرا پڑا ہے مگر اس سب کچھ کے باوجود بھی کہتے ہیں:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴾ [2]

''اے میرے رب! میری اور میرے بھائی کی خطا معاف فرما اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما تو سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات ہے۔''

اہم نکتہ

نبی علیہ السلام کی سیرت سے پتہ چلا کہ اگر چھوٹے بھائی سے کمی بیشی ہو جائے تو اسے ذلیل کرنے کی بجائے تعلق توڑنے کی بجائے اس کے لیے بخشش کی دعا کی جائے یہ ہر بڑے بھائی کا فرض ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرمائے ،آمین! اور سیدنا موسیٰ اپنی قوم کے لیے معافی مانگتے ہوئے فرماتے ہیں:

[1] سورت الاعراف:151 [2] سورت الشعراء:82/26

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ﴾ [1]

''تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہم پر رحمت فرما اور تو سب معافی دینے والوں سے زیادہ اچھا ہے۔''

ایک دفعہ جب کوتاہی ہوئی کہ مکا مارنے سے بندہ قتل ہو گیا تو آپ ﷺ فرمانے لگے:

﴿رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ﴾ [2]

''اے میرے پروردگار! میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھے معاف فرما دے تو اللہ نے اسے بخش دیا۔''

سیدنا سلیمان علیہ السلام اور معافی

ہمارے حکمران سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس حکومت ہے ہمیں معافی کی کیا ضرورت ہے، ہمارے پاس تو سب کچھ ہے اللہ کے بندو! سب کچھ پا کر پھر معافی مانگنا اس معافی میں تو اصل لذت ہے اس معافی میں تو اصل عظمت ہے میں آپ کی ملاقات ایک ایسے حکمران سے کرواتا ہوں جو پوری دنیا کا بادشاہ ہی نہیں، نبی کا فرزند بھی ہے اور خود بھی نبی ہے، سیدنا سلیمان علیہ السلام کے جن، ہوا، چرند پرند سب تابع تھے مگر اللہ کے حضور درخواست کی:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

''اے میرے رب! مجھے معاف فرما اور ایسی حکمرانی عطا کر کہ میرے بعد کسی کو نہ ملے، بیشک تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔'' [3]

اہم نکتہ

جلیل الشان پیغمبر نے یہاں ایک اصول سمجھا دیا ہے کہ جب بھی رب سے کچھ مانگنے لگو پہلے معافی کا سوال کر لیا کرو، اللہ معاف کر دے تو خیر و برکت اور کامیابی کے سارے دروازے کھول دیتا ہے پہلے معافی مانگی پھر بے مثال حکومت و سلطنت مانگی رب تعالیٰ نے سب کچھ عطا کر دیا۔

[1] سورۃ الاعراف: 155

[2] سورۃ قصص: 16 [3] سورۃ ص: 35

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حوالہ سے میں آخر میں سید الانبیاء، امام المرسلین ﷺ کا ذکر کرتا ہوں جو ساری زندگی مانگتے ہی معافی رہے کبھی دن کے سجدوں میں معافی، کبھی رات کے قیاموں میں معافی، سفر ہو حضر ہو، صبح ہو شام ہو ایسا باکمال رسول کہ اس کی زبان ہمیشہ معافی سے تر رہی۔ نبی کریم ﷺ باوجود اس کے کہ ان کی تمام تقصیریں معاف ہو چکی تھیں ان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن پاک میں بارہا مقام پر اس بات کا حکم دیا ہے کہ آپ کثرت سے استغفار کرتے رہیں۔ (سورۃ النصر)

سرکار دو عالم ﷺ اور استغفار

مغفور و معصوم پیغمبر امام دو جہاں حضرت محمد ﷺ کی سیرت پڑھ کر دیکھیں آپ کو دن کے اجالوں اور رات کی تاریکیوں میں بھی کہتے نظر آئیں گے: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ، اللھم اغفر لی اور آپ ﷺ استغفار کو اوڑھنا بچھونا کیوں نہ بناتے خالق کائنات نے حکم ہی یہی کیا تھا:

﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [1]

''میرے پیغمبر! اپنی خطاؤں اور مومن مردوں اور مومنات عورتوں کے گناہوں کی مجھ سے معافی طلب کیا کرو۔''

دعائے مصطفیٰ ﷺ:

رسول اللہ ﷺ کا کوئی دن اور آپ کی کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں آپ نے کثرت سے استغفار نہ کیا ہو بلکہ رسول اللہ ﷺ ایک دعا کیا کرتے تھے جو ہمیں بھی یاد کرنی چاہیے تاکہ جب بتقاضہ بشریت کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس پر لذت کی بجائے مغفرت حاصل ہو جائے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ کہا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا [2]

''اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں کر دے جو جب نیکی کرتے ہیں تو انہیں خوشی ہوتی ہے اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں۔''

[1] سورت محمد: 47

[2] سنن ابن ماجہ: 3820، شعب الایمان: 6992

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندازہ فرمائیں! آپ کی دعا کس قدر اسلامی فطرت کے عین مطابق ہے آپ کائنات کی وہ ہستی ہیں جو ہمیشہ ظاہری و باطنی گناہ سے دور رہے اور ہمیشہ عبادت کی سعادت اور استغفار کی برکت سے لذت حاصل کرتے رہے اور آپ کے معمول کے استغفار کو بیان کرتے ہوئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مجلس سے اٹھتے تو ہم شمار کرتے کہ یہ جملہ آپ نے کتنی مرتبہ ادا فرمایا ہے:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ [1]

بسا اوقات آپ یہ جملہ سو سے زیادہ مرتبہ پڑھتے تھے۔

لیکن ہم جہاں بھی بیٹھتے ہیں سو سے زیادہ غیبتیں اور جھوٹ بولتے ہیں، ہماری زندگی میں نحوست اسی وجہ سے ہے خاندان، رشتہ داری، کاروبار اور گھر بار سب نعمتیں ہونے کے باوجود ہم خود کو قیدی اور کائنات کا سب سے زیادہ مظلوم سمجھتے ہیں وجہ کیا ہے؟؟ یہ سب غیبت، جھوٹ اور ظلم کا اثر ہے ہم سمجھتے ہیں جہاں مسلمانوں پر دیگر عذاب الٰہی ہیں بعینہ ایک عذاب بے جا تنقید کا بھی ہے ہر جگہ تنقید برائے تنقید جاری ہے، کسی نے صحیح کہا ہے کہ دوسرے کی طرف انگلی اٹھانا اس کے عیب تلاش کرنا آسان ہیں لیکن اپنے ضمیر کو بیدار کرنا اور اپنے عیب ڈھونڈنا بہت مشکل کام ہے اپنی طرف انگلی اٹھانا کہ میری حیثیت کیا ہے؟ جس آدمی کو کلمہ طیبہ نصیب ہو گیا مگر وہ اپنے رب سے معافی نہ مانگ سکا جی بھر کر استغفار کے مزے نہ لوٹ سکا، سمجھو وہ کلمہ طیبہ کے نور سے محروم رہ گیا اسے دین کا صحیح شعور ہی حاصل نہیں ہوا، نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار کرتے تھے آپ کا دن بھی استغفار میں گزرتا اور جب رات کی تاریکی چھا جاتی تو آپ ﷺ اللہ کے سامنے قیدی بن کر کھڑے ہو جاتے، صحیح البخاری میں ہے آپ عرض کرتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ. وَلَكَ الْحَمْدُ. اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَائُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ [2]

[1] سنن ابن ماجه 3814، سنن ابی داود: 1516 [2] صحیح البخاری/ کتاب الدعوات: 6317

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! تمام تر تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ تو زمین و آسمان اور ان میں موجود اشیاء کو منور کرنے والا ہے اور تیرے لیے ہی تعریف ہے، تو زمین و آسمان اور ان میں موجود ہر چیز کو سنبھالنے والا ہے اور تیرے لیے ہر قسم کی ثنا ہے اللہ تو حق ہے تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات کا ہونا برحق ہے، جنت، جہنم سب حق ہیں، تمام انبیا بھی برحق ہیں محمد ﷺ حق ہیں، اے اللہ! میں تیری لیے مطیع ہوا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور میں نے تیری طرف ہی رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے باطل کے ساتھ لڑتا ہوں اور اپنا معاملہ تیرے ہی سامنے پیش کرتا ہوں میرے اگلے اور پچھلے، پوشیدہ وظاہر تمام گناہ معاف فرما تو ہی ہر چیز کو اس کے مقام تک مقدم وموخر کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

دوستو.....! ہم اس پاک پیغمبر کی امت میں سے ہیں اپنے پیغمبر کی راتیں اور دن دیکھو، زندگی بہت بڑی نعمت ہے دنیاوی عیش وآرام کی خاطر یہ زندگی برباد مت کرنا، اللہ سے معافی مانگو، تنہائی میں اپنے اللہ کے سامنے رونا سیکھو اور میں تو سمجھتا ہوں کہ جس کو اللہ کے سامنے رونے کا طریقہ آ گیا اسے جینے کا سلیقہ آ گیا اور جو اپنے رب کے سامنے رونا نہ سیکھ سکا وہ اپنی زندگی برباد کر بیٹھا نبی کریم ﷺ کے استغفار پر غور فرمائیں، تہجد کے لیے کھڑے ہوتے استغفار پھر بار بار آپ کی زبان پر یہی جملہ رہتا:

اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ

''میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں'' پھر آپ تشہد میں بیٹھتے اور درود کے بعد پھر یہی کہتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ [1]

''میرے اگلے اور پچھلے، پوشیدہ وظاہر تمام گناہ معاف فرما تو ہی ہر چیز کو اس کے مقام تک مقدم وموخر کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

++++++++++++

[1] الصحیح لمسلم: 1812

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات بڑی کثرت سے پڑھتے تھے:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ [1]

''اللہ تیری ذات پاک ہے اور حمد کے لائق ہے مجھے معاف فرما اور میں تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔''

انبیا ورسل علیہم السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ استغفار سرمایہ بندگی ہے، گناہ کے قریب نہ جا کر بھی معافی مانگنا نیکی کی معراج ہے اللہ انبیاء علیہم السلام کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دو رکعات کے بعد استغفار کرنے سے گناہوں کی بخشش

زندگی بھر کے گناہوں کا بوجھ اپنے کندھوں سے اتارنے کے لیے لمبی آزمائش سے نہیں گزرنا پڑتا بلکہ ندامت کے آنسو سے سچی توبہ کا جذبہ لیکر دو رکعات نماز ادا کریں رب تعالیٰ معاف ہی نہیں کریں گے بلکہ اپنا مہمان بنالیں گے۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَلَه [2]

''جو بندہ گناہ کر بیٹھتا ہے پھر وہ وضو کر کے دو رکعت نماز (صلوٰۃ توبہ) ادا کر کے اللہ سے معافی مانگتا ہے اللہ اپنی رحمت سے معاف فرما دیتے ہیں۔''

یہ وقت ہے اللہ سے معافی طلب کرنے کا اور اپنا نام اللہ کے ہاں توبہ استغفار کرنے والوں میں لکھوانے کا، قرآن پاک کی روشنی میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب گناہوں کا اثر ظاہر ہوتا ہے تو سبھی عذاب الٰہی کا شکار ہو جاتے ہیں علماء، صوفیاء، صلحاء اور اتقیاء سبھی عذاب کی لپیٹ میں آجاتے ہیں، اس لیے اپنے گھروں میں فحش گانے وغیرہ کی بجائے زیادہ وقت استغفار میں گزارا کرو، گناہ چھوٹا ہو یا بڑا انسان ڈرامہ نہ رچائے یعنی استغفار بھی کرے اور بکواسات اور جھوٹ سے اجتناب بھی نہ کرے، کان سے لغویات بھی سنتا رہے، آنکھ سے غلط چیزیں بھی دیکھتا رہے، ظاہر کچھ ہو باطن کچھ ہو، یہ سب شیطان کے چکر ہیں حقیقت میں استغفار یہ ہے کہ انسان گناہوں کو چھوڑنے کا پختہ عزم کرے کہ اللہ میں توبہ کر چکا ہوں اب ساری زندگی گناہوں سے بچنے کی توفیق تو عطا فرما۔

[1] صحیح البخاری: 4968 [2] جامع الترمذی: 3006؛ سنن ابی داود: 1521

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو رکعات کے لیے افضل اور بہتر ٹائم

صحیح حدیث کے مطابق اللہ رات کے آخری پہر میں آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں، کس طرح تشریف لاتے ہیں اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں جس طرح اس کی شان کے لائق ہے وہ تشریف لاتے ہیں اور صدائے عام لگاتے ہیں، رزق والا، رزق لے لے، صحت والا صحت لے لے، اور معافی کا طلبگار بخشش کے خزانے لوٹ لے، کیوں نہ ہو کہ ہم اس وقت اٹھ کر دو رکعت پڑھنا معمول بنالیں اور اپنے دونوں جہان سنوار لیں، اگر آپ حقیقی بخشش کے طالب ہیں اور اگر اپنے رب کی نعمتیں وافر مقدار میں چاہتے ہیں تو دو رکعت نماز رات کو اٹھ کر ادا کیا کرو، اللہ نے اپنے بندوں کا قرآن پاک میں ذکر کیا ہے:

﴿وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ [1]

''سحری کے وقت اٹھ کر استغفار کرنے والے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [2]

''یعنی میرے وہ بندے جو تہجد کے وقت اٹھ کر مجھ سے معافیاں مانگتے ہیں۔''

جو لوگ فرض نماز میں استغفار کرتے ہیں، نفل نماز میں بھی معافیاں مانگتے ہیں دن کے اجالے اور رات کے اندھیروں میں (تہجد کے وقت) معافیاں مانگتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی تہجد کی دعائیں اگر انسان کو یاد ہو جائیں تو اللہ بندے کی دنیا کو جنت بنا دیں گے اتنی پاکیزہ اور مبارک دعائیں، نبی کریم ﷺ پہلے صفحہ ڈیڑھ صفحہ کے برابر اللہ کی حمد وثنا کرتے، میرے اللہ تو خوبصورت، رحیم، کریم، آسمان وزمین کا مالک، اول تا آخر تمام مخلوقات کا خالق، روزی دینے والا، پریشانیاں دور کرنے والا ایسی ڈھیر ساری تعریفات کے بعد پھر کہتے اللہ! مجھے معاف فرما، جس آدمی نے رات اپنے رب سے عہد کرنا ہے وہ دن کو گناہ کرنے سے قبل ہزار بار سوچے گا کہ رات میں اللہ سے کیا عہد کر کے آیا ہوں اور اب کیا کر رہا ہوں، اگر تم کو عربی نہیں آتی تو اپنی مادری زبان میں اللہ تعالیٰ سے اس طرح باتیں کیا کرو:

---

[1] سورت آل عمران: 17

[2] سورت الذاریات: 18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ مجھے خالی نہ لوٹانا، تہجد کے وقت اپنے بیٹے اور بیٹیوں کی خیر مانگا کرو، ٹھیک ہے کسی نیک آدمی سے دعا کروانا بڑی اچھی بات ہے مگر رب کعبہ کی قسم! جو رات کو اٹھ کر رب کے سامنے رو کر تم نے مانگنا ہے وہ کوئی غیر تمہارے لیے نہیں مانگ سکتا۔

خامیوں پر قابو پانے کا نبوی نسخہ

کئی دوست اپنے گھر والوں کے ساتھ بڑی سختی کے ساتھ پیش آتے ہیں کبھی گالی بھی نکل جاتی ہے ایک صحابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا سنن ابن ماجہ کی صحیح روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ لِيْ فِيْ لِسَانِيْ ذَرَبٌ عَلٰى اَهْلِيْ وَلَا يَعْدُوْهُمْ اِلٰى غَيْرِهِمْ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ؟ تَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً [1]

میں بڑی کوشش کرتا ہوں کہ گھر میں سخت رویہ اختیار نہ کروں مگر خود پر قابو نہیں رہتا پھر اللہ سے ڈر بھی آتا ہے کہ قیامت کے دن کہیں اللہ تعالیٰ یہ نہ پوچھ لیں کہ تو نے اسے میرے نام پر حاصل کیا تھا تو اسے میرے لیے معاف کیوں نہ کیا، اللہ کے نبی نہ چاہتے ہوئے بھی میری زبان پر سختی آجاتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: حذیفہ بتلا استغفار کیوں نہیں کرتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دن میں ستر مرتبہ استغفار کیا کر (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ) یا اسی طرح کے جو اور کلمات استغفار ہیں ان کا ورد کیا کر، اللہ تعالیٰ اجر و ثواب، خیر و برکت کے علاوہ ہر تیری یہ خامی دور کر دیں گے اور کمی کوتاہی معاف بھی کر دیں گے۔

خوشحال زندگی کا راز

لوگ کہتے ہیں کہ حضرت صاحب غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ اور دیگر غلط عادات نہیں چھوٹتیں۔ ہم کہتے ہیں کہ روزانہ ستر مرتبہ اس خامی کو ذہن میں رکھ کر معافی مانگو اللہ تعالیٰ خامی دور فرما دیں گے۔

یہ سر جھکانا ہے تو صرف اللہ کے سامنے، میں اللہ کی طرف سے تمہیں جہنم سے ڈرانے اور جنت کی بشارتیں سنانے آیا ہوں، استغفار کرو اللہ بہترین زندگی عطا فرمائیں گے، زندگی خوشحال ہو جائے تو اور کیا چاہیے؟ ہر کوئی اپنی

[1] کتاب الادب/الاستغفار: 3817، سنن الدارمی: 1/1790، حدیث: 2765، اسنادہ جید انظر تحقیق الھلالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی خوشحال کرنے کے لیے مختلف طریقے اپنا رہا ہے، کوئی کار خرید رہا ہے، کوئی پلاٹ لے رہا ہے، کوئی دکان بنا رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندو! چاہے کسی چھپر میں زندگی گزارو استغفار کرنا تمہارا کام ہے زندگی خوشحال کر دینا میرا کام ہے، اگر تم باغی بن جاؤ گے تو چاہے چاند پر چلے جاؤ خوشحالی نہیں ملے گی، یورپین ممالک کی باتیں کرنے والو! ان کی ترقی سے متاثر ہونے والو! وہاں پر زنا، ڈکیتی اور واردات کی شرح تو دیکھو، ان کو معلوم نہیں کہ میرا باپ کون ہے؟ بیٹی کو معلوم نہیں کہ میری ماں کون ہے؟ اگر تمہارے ملک میں کچھ سکون ہے تو صرف اس وجہ سے کہ تمہارے ملک میں کچھ موحدین متبع سنت ہیں جو آپ کے اور میرے لیے دعائیں مانگ رہے ہیں ان کو وطن اور لوگوں کو سلامتی کی دعاؤں سے فرصت نہیں ملتی اور ہمیں گھر کے جھگڑوں سے فرصت نہیں ملتی، نکتہ چینی سے کچھ وقت مل جائے یا تنقید کی بیماری سے جان چھوٹ جائے جو کینسر کی صورت میں پھیل چکی ہے اللہ ان بیماریوں سے شفا عطا فرمائے۔

بعض ساتھی کہتے ہیں کہ استغفار کرنے سے کیا ملے گا؟ اللہ فرماتے ہیں میرے بندے استغفار تو لے کر آ جا کرم و فضل کے دروازے میں کھول دونگا اگر استغفار نہ کیا تو دنیا پر بچ گئے تو قیامت کے دن عذاب الٰہی کے شکنجے میں جکڑے جاؤ گے۔ ایک پیغمبر اپنی قوم کو سمجھا رہے ہیں کہ استغفار کرو کیونکہ استغفار سے منہ موڑنا مجرمانہ کام ہے:

﴿ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴾ [1]

یعنی جو اللہ کا کھا کر ناشکری کرتا ہے استغفار سے منہ موڑتا ہے وہ اللہ کی زمین پر اس کا مجرم ہے اللہ سے تعلق مضبوط کرنے کا واحد ایک ہی ذریعہ ہے کہ استغفار کو اپنا لو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کرو۔ بغیر سچے استغفار کے تعلق باللہ نہیں ہو سکتا۔

اللہ والے اور استغفار

استغفار ہی بہار ہے اللہ والوں کی زندگی میں اسی سے بہار آئی۔ وہ استغفار اور معافی کی اہمیت و برکت سے اس قدر آگاہ تھے کہ امام ابن رجب رحمہ اللہ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''جامع العلوم والحکم'' میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَدُلُّ عَلٰى دَائِكُمْ وَ دَوَائِكُمْ فَاَمَّا دَاءُكُمْ فَالذُّنُوْبُ وَاَمَّا دَوَائُكُمْ فَالْاِسْتِغْفَارُ [2]

[1] سورۃ ھود: 52 [2] جامع العلوم والحکم، لابن رجب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی بیماری بیان کرتے ہوئے اس کی دوا اور علاج بھی بیان فرمایا ہے نا چاہتے بھی انسان، مسلمان جس بیماری کا شکار ہو جاتا ہے وہ گناہ ہے اور اس کی دوا اور علاج استغفار ہی ہے، جو شخص کثرت سے استغفار نہیں کرتا اس کی مرض بڑھتی چلی جاتی ہے اور ایسا بیمار شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔''

مسلمانوں کے عظیم جرنیل اور استغفار

اختیار اور اعلیٰ منصب مل جانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آدمی اللہ سے معافی مانگنا چھوڑ دے اور سمجھے کہ مجھے استغفار کی ضرورت نہیں میں تو بلند مرتبے پر فائز ہو چکا ہوں۔ جو شخص یہ سوچ رکھتا ہے وہ ہمیشہ ذلت اور پستی کا شکار ہو جاتا ہے اور جو لوگ اعلیٰ رتبہ پا کر بھی اپنے اللہ کے حضور آہ و بکاہ اور استغفار کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی زندگی کے گوشے گوشے میں بہار پیدا کر دیتا ہے۔ مسلمانوں کے عظیم جرنیل سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جرأت و غیرت کے پہاڑ تھے لیکن اس کے باوجود بھی کثرت سے استغفار کرتے تھے، خود استغفار کر کے سیراب نہ ہوتے تو ننھے منھے بچوں سے استغفار کروایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: میرے لیے اللہ سے معافی طلب کرو کیونکہ تمہارا گناہ کوئی نہیں، اللہ تم معصوموں کی پکار کو کبھی رد نہیں فرمائیں گے۔

مدرسہ نبوت کے پہلے شیخ الحدیث اور استغفار

اعلیٰ ظرف اور آخرت کے طلب گاروں کو اللہ تعالیٰ جس قدر زیادہ نوازتے ہیں وہ اس قدر زیادہ معافی کے طلب گار بن جاتے ہیں اور اتنی کثرت سے استغفار کرتے ہیں۔ آج کوئی شیخ الحدیث یا عالم دین یہ ہرگز نہ سمجھے کہ مجھے استغفار کی ضرورت نہیں، میں تو گناہوں سے بچ کر دین پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہوں بلکہ ہر عالم اور اللہ والے کو یہ یقین کر لینا چاہیے کہ میری نیکیاں اس شہنشاہ عالم، رب کائنات کے معیار کے مطابق نہیں یقیناً ان میں نقص ہی نقص ہیں یہ ذوالجلال والاکرام کی رحمت ہے کہ وہ میری ٹوٹی پھوٹی نیکیوں کو خود سنوار کر قبول فرما لے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیرت و کردار کے عظیم پیکر تھے علم و عمل کے بادشاہ ہونے کے باوجود جی بھر کر استغفار کرتے اور مسجد میں پڑھنے کے لیے آنے والے بچوں کے پاس جایا کرتے اور فرماتے: اے بچو!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اِسْتَغْفِرُوْا لِأَبِي هُرَيْرَةَ) [1] کہو اے اللہ! ابو ہریرہ کو معاف کر دے، اے اللہ! ابو ہریرہ کو معاف کر دے، جب بچے یہ کلمہ کہتے تو آپ ﷺ فرماتے: آمین، آمین، اے مولا! ان کلیوں اور معصوموں ہی کی سن کر مجھے معاف کر دے اور قبول فرما لے۔

اس تحریر سے یہ بات خوب اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں بغیر استغفار کے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی اللہ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔

ایک آسان مثال

کسی علاقہ میں ایک سکول کی دیوار گر گئی تو چند طلبا نے کچھ رقم اکٹھی کر کے اسکو پھر سے تعمیر کر دیا مگر وہ تھوڑے عرصہ بعد گر گئی انہوں پھر دیوار بلند کی مگر اس مرتبہ بھی دیوار زیادہ دیر قائم نہ رہی اور زمین بوس ہوگئی، ایک دن ایک استاد محترم کا وہاں سے گزر ہوا جو بڑے سمجھدار اور زیرک انسان تھے، لڑکوں نے ان سے سوال کیا کہ ہم ہر چیز کا خیال رکھتے ہیں، سیمنٹ بھی اچھا لگاتے ہیں اور مستری بھی بڑا تجربہ کار ہوتا ہے پھر بھی یہ دیوار کیوں گر جاتی ہے؟ استاد محترم فرمانے لگے تم پہلی اینٹوں کے اوپر لگی گرد و غبار کو خوب اچھی طرح صاف کرتے ہو؟ طلبہ کہنے لگے جی استاذ جی ہم صاف کرتے ہیں، استاد صاحب فرمانے لگے مجھے دکھاؤ؟ چنانچہ استاد صاحب دیکھ کر کہنے لگے تم نے پہلی پرانی اینٹوں سے گرد و غبار صاف تو کیا ہے مگر اچھی طرح صاف نہیں کیا، لوہے کا برش لے کر اچھی طرح خوب صاف کرو پھر ہلکا سا تر کرو پھر نئی اینٹ جوڑ دو کبھی نہیں گرے گی، چنانچہ جب طلبہ نے اسی طرح خوب صاف کرتے ہوئے پرانی اینٹوں کو تر کر کے نئی اینٹیں جوڑ دیں تو وہ مضبوطی سے ایسے چمٹ گئی جیسے سیسہ پلائی دیوار ہوتی ہے، استاد صاحب روحانی مزاج کے تھے فوراً طلبہ کو سمجھانے لگے کہ بیٹو! جس طرح پرانی اینٹ پر ذرا سا گرد و غبار باقی رہے تو اسکا تعلق نئی اینٹ سے نہیں جڑ سکتا اسی طرح جس دل پر گناہوں کا گرد و غبار ہو اسکا تعلق پاک و سبحان ذات سے نہیں جڑ سکتا۔ انسان سچا استغفار کرے تو تب جا کر اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط جڑتا ہے اور اگر واقعتا اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط بنانا چاہتے ہو تو اپنے دلوں پر استغفار کا مانجھا مارو۔

[1] جامع العلوم والحکم، لابن رجب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

439

سید الاستغفار کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ [1]

''اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ آپ کے ان میں ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور نہ ہی اللہ ان کو اس حال میں عذاب دینے والا ہے کہ وہ معافی مانگ رہے ہوں۔''

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ [2]

''اے میرے اللہ! آپ ہی بے شمار نعمتوں کے ساتھ میری پرورش کرنے والے ہیں۔ آپ کے سوا میرا کوئی معبود، مشکل کشا اور حقیقی حاکم نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں آپ کا بندہ ہوں، اپنی طاقت کے مطابق آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے کو نبھا رہا ہوں۔ میں اپنے برے اعمال کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ مجھے آپ کی بے شمار نعمتوں کے اقرار کے ساتھ ساتھ اپنی غفلتوں اور اپنے گناہوں کا پورا اقرار ہے۔ آپ مجھے معاف فرما دیں کیونکہ آپ کے علاوہ مجھ جیسے پاپی کو کوئی معاف کرنے والا نہیں۔''

حالات جیسے تیسے بھی ہوں، امید اور روشنی کا ایک دروازہ انسان کے لیے اس کی موت تک کھلا رہتا ہے اور اس دروازے کا نام ''باب الاستغفار'' ہے۔

یعنی انسان کو جہاں کچھ سمجھ نہ آئے مجھے کیا کرنا ہے، مشکلات سے کیسے نکلنا ہے، دنیا کے مسائل کا کیسے مقابلہ کرنا ہے؟ تو ایسے حالات میں اس کو کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔

[1] سورۃ الانفال:33 [2] صحیح البخاری:6306

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ استغفار کی کثرت اور برکت سے بہت جلد اور یکسر حالات کو تبدیل فرما دیتے ہیں۔

جو آیت میں نے تحریر کی ہے اس میں بھی ایک اہم بات کی طرف اشارہ ہے کہ استغفار کرنے والی قوم پر اللہ تعالیٰ تباہ کن عذاب نازل نہیں کرتے۔ بیداری اور بہتری لانے کے لیے جزوی طور پر آزمائشیں تو آتی ہیں لیکن کلی طور پر ایسے لوگوں کو تباہ نہیں کیا جاتا جو سچے دل سے استغفار کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ سے معافی کے طلبگار ہوں۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے پاس حصولِ امن کے لیے دو چیزیں ہیں، ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات، جہاں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں وہاں اللہ تعالیٰ اپنے عذابوں کو نازل نہیں کرتے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وفات پا چکے ہیں۔

اور دوسری چیز استغفار ہے، معافی مانگنے والی قوموں پر اللہ تعالیٰ اپنے عذاب نازل نہیں کرتے، بشرطیکہ وہ اپنے گناہوں پر نادم ہوں اور معافی مانگنے میں سچے ہوں۔

موجودہ حالات میں ہم بری طرح دشمن کے شکنجے میں ہیں، یہود، ہنود اور نصاریٰ نے ہمیں اپنی گہری سازشوں کے ذریعے بڑی بری طرح اپنے جال میں پھنسالیا ہے، ہر طرف بے راہ روی، آوارگی اور حدود اللہ کی پامالی ہے، ہمارے سیاستدان اور حکمران اسلامی تعلیمات اور حدود اللہ کا ذرہ بھر حیا نہیں کرتے۔ ایسے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے.....؟

استغفار کے متعلق ایک اعلیٰ ترین وظیفہ بیان کرنا چاہتا ہوں جس وظیفہ کو کلمات معافی میں سرداری کا رتبہ حاصل ہے۔ کم از کم اس کو صبح وشام پڑھیں اور زیادہ سے زیادہ ہر سجدے رکوع میں پڑھیں، ان شاء اللہ الرحمن جہاں دنیا میں آپ کو رحمت، قوت، طاقت اور اسلامی سلطنت ملے گی وہاں اللہ تعالیٰ آپ کو موت کے بعد بغیر حساب جنت عطا فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

بشرطیکہ آپ کا عقیدہ ٹھیک ہو اور آپ اپنی طاقت کے مطابق حدود اللہ کی پاسداری کرنے والے ہوں۔

استغفار اور ''سید الاستغفار'' کی اہمیت

استغفار کے موضوع پر تفصیلی مواد ہماری کتاب ''خوشبوئے خطابت'' میں موجود ہے۔ ہم صرف یہاں پر استغفار کے حوالے سے چند اہم نکات بیان کرتے ہوئے اصل موضوع ''سید الاستغفار'' کی اہمیت بیان کرنا چاہتے ہیں۔ استغفار کے متعلق تین باتیں ابتدائی طور پر اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستقل عبادت

استغفار دیگر عبادات کی طرح ایک مستقل عبادت ہے، جس طرح نماز، روزہ، حج، صدقہ اور قربانی عبادت ہیں اور ان پر اجر ہے، اسی طرح استغفار کرنا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے اور اس پر گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ جنت میں رُتبوں کو بلند بھی کیا جاتا ہے۔ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کو سچے دل سے یہ کہے کہ ''اے میرے مولا مجھے معاف کر دے'' یہ کلمہ اعلیٰ عبادت کا شہ پارہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ استغفار والی عبادت عام صلحاء کی بنسبت انبیاء ورسل علیہم السلام بہت زیادہ کرتے رہے ہیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت تمام انبیاء علیہم السلام آپ کو استغفار کرتے ہی نظر آئیں گے، جس انداز اور جن الفاظ میں انہوں نے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا ہے اس کے حسن کو لفظوں میں بیان کرنا میرے بس کی بات نہیں! وہ بڑے ہی نشے، مزے اور محبت سے معافیاں مانگتے رہے، حالانکہ ان میں سے کسی نبی نے بھی گناہ کرنا تو درکنار گناہ کا سوچا تک بھی نہیں تھا۔

انبیاء ورسل علیہم السلام اعلیٰ درجے کی عبادت جان کر استغفار کیا کرتے تھے۔

بے بسی کی انتہا

استغفار عاجزی وانکساری اور بے بسی کی انتہا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے جو چیز سب سے زیادہ مطلوب ہے اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف سے سب سے زیادہ پسند فرماتے ہیں وہ اس کی عاجزی، انکساری اور بے بسی ہی ہے۔ کہ بندہ اپنے اللہ کے سامنے بے بس ہو کر بچھ جائے اور دل سے جان لے کہ اس کے علاوہ مجھے بچانے والا اور بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک مجلس میں ستر ستر مرتبہ یا سو سو مرتبہ استغفار کیا کرتے تھے۔ کیوں.....؟ صرف اور صرف اللہ کے سامنے اظہارِ عجز کرتے ہوئے اور یہ استغفار والی عبادت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی لیے بہت زیادہ پسند تھی کہ اس میں عاجزی و بے بسی کی انتہا ہے۔ آج کوئی شخص اپنے تعلق باللہ اور اسکے سامنے اپنی عاجزی وانکساری کو چیک کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے اندر استغفار والی عبادت کو دیکھے، اگر تو وہ کثرت سے معافی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا متواضع اور پسندیدہ بندہ ہے وگرنہ صرف زبان کی حد تک تقویٰ رہ جاتا ہے۔

لذت کی انتہا

دین اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان دائرہ اسلام میں داخل ہو کر ایمانیات اور عبادات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اپناتا ہے تو اس کو ان کی ادائیگی سے حلاوت، لذت، چاشنی اور مٹھاس حاصل ہوتی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ سچے مومن کو جو روحانی قرار اور نشہ و مزہ تنہائی کے سجدے میں حاصل ہوتا ہے وہ کہیں حاصل نہیں ہوتا، اسی طرح دو سفید چادریں پہن کر جب بندہ ایک بلبل کی طرح کعبۃ اللہ کے اردگرد طواف کی حالت میں گنگناتا ہے تو اس کا نظارہ بیان سے باہر ہے۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود جو مٹھاس اور لذت استغفار میں ہے وہ کسی دوسری عبادت میں کم ہی نظر آتی ہے۔ جب ایک گنہگار عاصی اپنے رحیم و کریم خالق کو اپنا محسن و الٰہ مان کر اس سے معافی مانگتا ہے اور اس کے لب و لہجے میں شرمندگی و ندامت اور بے بسی کے جذبات کا ایک سیلاب ہوتا ہے تو اس وقت کی لذت پر دنیا اور دنیا کے تمام خزانے بھی قربان کیے جا سکتے ہیں۔

لیکن افسوس.....! کہ آج مسلمان اس حقیقی لذت سے دور اور محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ کے بندو! ''سید الاستغفار'' وہ عظیم ترین انقلابی وظیفہ ہے کہ جس کو پورے یقین اور علم سے پڑھنے والا بندہ اللہ سے اس کی تمام رحمتوں کو پا لیتا ہے۔ اس عظیم وظیفے کو پورے جذبے شوق اور پابندی سے پڑھیں۔ اس وظیفے میں توحید کی تمام عظمتیں سمٹ کر آ گئی ہیں، بندہ اپنے اللہ کے سامنے اعترافِ حقیقت اور اعترافِ نعمت کے ساتھ ساتھ اعترافِ جرم بھی کرتا ہے اور پھر پورے یقین سے معافی کی بھیک مانگتا ہے۔

اس مضمون اور وظیفے کو پورے شوق سے پڑھتے ہوئے زندگی کا معمول بنا لیں، شاید کہ یہ زندگی کا اہم ترین مضمون ہو۔ اللہ تجھے اور آپ کو اپنی رحمت سے معاف فرمائے۔ آمین!

گنہگار کا استقبال مغفرت و رحمت کے ساتھ

صرف اللہ کی ذات ہی ایسی ذات ہے جو بندہ اس کی بارگاہ میں معافی کے ساتھ سر جھکا دے اور اپنی آنکھوں سے اس کے خوف میں چند آنسو بہا دے تو وہ اپنے بندے کا استقبال اپنی مغفرت اور رحمت کے ساتھ کرتا ہے اور یہ اعلانِ عام رب العالمین نے ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے:

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا [1]

''جو کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ معاف کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا پائے گا۔''

[1] النساء:110

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت صالح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کے سامنے یہی صدا بلند کی تھی:

لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ [1]

''تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے؟ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

ان دونوں آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کو پانے کے لیے استغفار ضروری ہے اور ہمارے پیارے پیغمبر علیہ السلام نے ہمارے لیے استغفار کے کلمات ہی نہیں بلکہ سید الاستغفار بیان فرمایا ہے۔

سید الاستغفار میں چھپے قیمتی خزانے

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: سید الاستغفار کو پورے یقین سے صبح و شام پڑھنے والا جنتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ [2]

''اے میرے اللہ! آپ ہی بے شمار نعمتوں کے ساتھ میری پرورش کرنے والے ہیں۔ آپ کے سوا میرا کوئی معبود، مشکل کشا اور حقیقی حاکم نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں آپ کا بندہ ہوں، اپنی طاقت کے مطابق آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے کو نبھا رہا ہوں۔ میں اپنے برے اعمال کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ مجھے آپ کی بے شمار نعمتوں کے اقرار کے ساتھ ساتھ اپنی غفلتوں اور اپنے گناہوں کا پورا اقرار ہے۔ آپ مجھے معاف فرما دیں کیونکہ آپ کے علاوہ مجھ جیسے پاپی کو کوئی معاف کرنے والا نہیں۔''

سیّد کا معنی عربی زبان میں ''سردار'' ہے، جس شخص کا مقام و مرتبہ قوم میں اونچا ہو اس کو سیّد کہا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث میں حصولِ معافی کے لیے جتنے کلمات اور دعائیں ہیں یہ کلمات ان سب کے سردار ہیں۔ اور ان کی فضیلت و عظمت سب سے زیادہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ

''اے میرے اللہ! تو ہی میرا رب ہے۔'' لفظِ ''رب'' بڑا ہی جامع اور پیارا لفظ ہے۔ رب کا معنی ہے ''پرورش کرنے والا، خبر گیری کرنے والا، نگہبانی کرنے والا، ولادت سے وفات تک اپنے بندے کی ہر ضرورت

[1] سورۃ النمل: 46 [2] صحیح البخاری: 6306

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو پورا کرنے والا، عدم سے وجود بخش کر اس کو درجۂ کمال تک پہنچانے والا.....''

اللہ کا بندہ صبح کے وقت اللہ تعالیٰ سے سید الاستغفار سے بات کرتے ہوئے توحیدِ ربوبیت کا اقرار کرتا ہے کہ اے میرے اللہ! مجھ خطا کار کو تیرے علاوہ کوئی دینے اور نوازنے والا نہیں.....سبحان اللہ!

غور فرمائیں کہ توحیدِ ربوبیت کے اقرار میں کس قدر مزا اور لطف ہے اور یہاں پر میں یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کفارِ مکہ بھی توحیدِ ربوبیت کے قائل تھے۔ وہ زمین و آسمان کا خالق و مالک اور رازق اللہ تعالیٰ کو سمجھتے تھے، اس موضوع پر قرآنِ پاک کی بے شمار آیات ہیں، ان کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا بلکہ آپ کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سید الاستغفار میں پہلا خزانہ توحیدِ ربوبیت کا اقرار ہے۔ اللہ کا شکر یہ ادا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں توحیدِ ربوبیت کی بصیرت عطا کی ہے، کیونکہ جو شخص یہ کہے کہ زمین و آسمان از خود بن گئے ہیں اور اس کا نظام بھی بذاتِ خود ہی چل رہا ہے، اس کو بنانے اور چلانے والا کوئی نہیں یا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہے.....تو ایسا بندہ کیمونسٹ، دہریہ اور بدترین کافر ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

''تیرے سوا الٰہ کوئی نہیں'' سید الاستغفار کے اس دوسرے ٹکڑے میں توحیدِ الوہیت کا اقرار ہے۔ اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک اور رازق ماننے کے بعد بندہ اپنے اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار کرتا ہے کہ اے میرے اللہ! میرا حاکم، مطاع اور الٰہ صرف اور صرف تو ہے اور میری ہر طرح کی عبادت صرف اور صرف تیرے لیے ہے اور میں ہر موقع پر حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے تیری ذات کا ہی محتاج ہوں۔ یہاں ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں.....! کہ مشرکین مکہ بھی اللہ تعالیٰ کو الٰہ مانا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے اپنی مشکل گھڑیوں میں اس کو پکارا بھی کرتے تھے، لیکن ان میں خامی یہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت کے ساتھ ساتھ غیروں کو بھی اپنی عبادت میں شامل کرتے اور ان کو مشکل کے وقت پکارتے۔

فرشتوں، جنوں اور بتوں کو اللہ تعالیٰ کی خدائی کا حصے دار سمجھتے ہوئے یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں دخل رکھتے ہیں اور یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں۔ قریشِ مکہ میں اس کے ساتھ ساتھ دوسری خامی یہ تھی کہ وہ عملی طور پر قانونِ الٰہی کی پاسداری نہیں کیا کرتے تھے بلکہ اپنی من مانی اور آوارگی کی زندگی بسر کرتے تھے اور اس بات کی طرف اشارہ قرآن مجید نے یوں کیا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا [1]

''اورانہوں نے اللہ کے سوا کئی الٰہ بنا لیے تا کہ وہ ان کے لیے باعث عزت ہوں۔''

یعنی وہ مشکل وقت میں اپنے دیوتاؤں، جنوں اور بتوں کی پناہ میں آتے، ان کو اپنے لیے باعث قوت اور طاقت سمجھتے تھے، بلکہ قوم نوح علیہ السلام نے تو اللہ کے نیک بندوں کی عبادت شروع کر دی تھی۔ صحیح البخاری کے مطابق ''ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر'' قوم نوح علیہ السلام کے نیک بندوں کے نام ہی تھے۔

یہی حالت آج ہمارے ملک میں اکثر کلمہ گو مسلمانوں کی بن چکی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور الوہیت کا اقرار بھی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے اولیائے کرام کو بھی خدائی اختیار کا حصہ دار سمجھتے ہیں اور یہ ذہن رکھتے ہیں کہ اولیائے کرام پہنچی ہوئی ہستیاں ہیں اور یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہیں، ان کے ناموں کی نذر و نیاز دیتے ہوئے ان کو پکارا جاتا ہے اور مشکل اوقات میں ان سے دعا کی جاتی ہے۔ اور غوث قطب کے متعلق یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ ان کے بغیر زمین و آسمان کا نظام ہی نہیں چل سکتا۔ یہ غوث و قطب ہی اللہ کے اذن سے زمین و آسمان کے نظام کو تھامے ہوئے ہیں، جب کہ ایسے تمام عقائد واضح طور پر شرکیہ ہیں۔

الٰہ العالمین کیا خوب فرماتے ہیں:

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا [2]

''اورانہوں نے اس کے سوا کئی اور الٰہ بنا لیے، جو کوئی چیز پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں اور اپنے لیے نہ کسی نقصان کے مالک ہیں اور نہ نفع کے اور نہ کسی موت کے مالک ہیں اور نہ زندگی کے اور نہ اٹھائے جانے کے۔''

یاد رکھو.....! سیّد الاستغفار اسی کا قبول ہوگا جو غمی و خوشی اور تنگی و فراخی میں عرش و فرش والے کو ہی اپنا الٰہ مانے اور اس بات کو اللہ تعالیٰ علی الاعلان فرماتے ہیں:

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ [3]

''اور وہی ذات آسمان میں الٰہ ہے اور زمین میں الٰہ ہے اور وہی حکمت و علم والا ہے۔''

[1] سورۃ مریم: 81 [2] سورۃ الفرقان: 3 [3] سورۃ الزخرف: 84

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی زمین وآسمان میں عبادت اور استعانت کے لائق صرف اور صرف اللہ الٰہ العالمین ہے، اسکے سوا کسی کی عبادت جائز ہے نہ ہی کسی کو پکارنا درست ہے۔

اسی بات کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ان الفاظ سے بھی بیان فرمایا ہے:

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ [1]

''اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے الٰہ کو مت پکارو، الٰہ صرف اور صرف وہی ہے۔''

آیئے.....! اب سید الاستغفار کے تیسرے جملے کی وضاحت کروں، ایک مسلمان موحد صبح وشام توحید ربوبیت والوہیت کا اقرار کرنے کے بعد اپنی زبان سے کہتا ہے: اے میرے اللہ.....!

خَلَقْتَنِیْ

''تو نے مجھے پیدا کیا ہے'' یعنی اے میرے اللہ! تو ہی میرا خالق ہے اور یہ خالق اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے کئی ایک پیارے پیارے خوبصورت صفاتی نام ہیں۔ وہ رحمٰن، رحیم، کریم اور قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی صفات میں بھی یکتا وتنہا اور بے مثال ماننا فرض ہے اور اس کو توحید اسماء وصفات کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے ناموں اور اس کی صفتوں میں وحدہٗ لاشریک مانا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خالق ہونے کا تذکرہ بڑے ہی بے مثال انداز میں یوں بھی فرمایا ہے:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ [2]

''اے لوگو! اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے، کیا اللہ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا ہے جو تمہیں زمین وآسمان سے رزق دیتا ہو؟ صرف اور صرف وہی الٰہ ہے، تو تم کہاں بہکائے جاتے ہو۔''

اسی طرح قرآن مجید میں احسن الخالقین کئی بار آیا ہے۔ کہ وہ مولا وداتا سب سے زیادہ خوبصورت پیدا کرنے والا ہے۔ اس جیسا کسی نے بنایا ہے نہ ہی اس جیسا کوئی تخلیق کرسکتا ہے اور ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے صفاتی ناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا:

[1] سورۃ القصص:88 [2] سورۃ فاطر:3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى [1]

''اے میرے پیغمبر کہہ دیں.....! اللہ کو پکارو یا رحمن کو، جس کسی کو پکارو سب اچھے نام اسی کے ہیں۔''

آج کل کئی لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات کے منکر ہیں اور کئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں تاویلات کرتے ہیں جب کہ یہ سارے گمراہی کے رستے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ [2]

اور سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سو اسے ان کے ساتھ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارے میں سیدھے راستے سے ہٹتے ہیں انہیں جلد ہی اس کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔''

اس آیت نے واضح کر دیا کہ دعا میں خود ساختہ واسطوں اور وسیلوں کی جگہ اللہ تعالیٰ کو اس کے ناموں کے ساتھ پکارنا چاہیے۔ مثلاً اولاد اور رزق کا مطالبہ کرنا ہو تو انسان اپنی دعا میں کہے:

اے میرے اللہ! تو ہی خالق اور رازق اور وہاب ہے اور بغیر حساب کے دینا تیری ہی شان ہے۔ اللہ.....! مجھے فلاں فلاں نعمت عطا فرما.....!

غور فرمائیں کہ سیّد الاستغفار کی پہلی سطر میں توحید کی تینوں اقسام کا تذکرہ ہے اور جب مومن و مسلمان صبح و شام ہمیشگی اور یقین سے اس کا اقرار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتے ہیں۔

وَأَنَا عَبْدُكَ

''اور میں تیرا بندہ ہوں'' یہ کلمہ بول کر ایک مسلمان اعترافِ حقیقت کرتا ہے کہ اے میرے مولا.....! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے حکم کا بندھا ہوا ہوں۔

اللہ کا ''حقیقی عبد'' ہونا بہت بڑے شرف کی بات ہے، مقامِ عبدیت سب سے اونچا مقام ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے پیارے حبیب ﷺ کے لیے اور آپ ﷺ نے بھی اپنی ذات کے لیے لفظِ ''عبد''

[1] بنی اسرائیل:110 [2] سورۃ الاعراف:180

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی کو پسند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر اہم خوشی کے موقع پر اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ''عبد'' کے نام سے ہی پکارا ہے۔ نزولِ قرآن کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا [1]

''بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے ''عبد'' پر حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا کلام اتارا ،تاکہ وہ جہان والوں کے لیے ڈرانے والا ہو جائے۔''

اور اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبرِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم الشان معجزے معراج کا تذکرہ کیا تو وہاں بھی اسی نام سے یاد کیا:

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى [2]

''پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے ایک حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک۔''

اسی طرح بے شمار احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کو اللہ کا ''عبد'' قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نورِ مجسم یا نور من اللہ کہنا خود ساختہ عقیدہ ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی کوئی واضح دلیل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

قارئین کرام.....! مقامِ عبدیت بہت اونچا مقام ہے اور عبد کا حقیقی رتبہ صرف اسی کو نصیب ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں درجۂ کمال تک پہنچ چکا ہو۔ اللہ ہم سب کو عبدیت کے بلند رتبے پر فائز ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

''اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے ساتھ کیے ہوئے عہد اور وعدے کو نبھا رہا ہوں۔'' یہ جملہ بول کر مسلمان صبح و شام اپنے اللہ کو یہ کہتا ہے کہ اے میرے مولا! میں نے تیرے ساتھ جو ایمان و اسلام کا عہد کر رکھا ہے اور تیری اطاعت کا تیرے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے۔ اے میرے اللہ! میں اپنی طاقت، ہمت اور بساط کے مطابق اس پر پورا اتر رہا ہوں، فرائض کی پابندی کرتا ہوں اور تیری حرام کردہ چیزوں کو چھوڑتا ہوں اور تیری حدود کو بھی پامال

[1] سورۃ الفرقان:1 [2] سورۃ بنی اسرائیل:1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا۔لیکن میرے اللہ اطاعت کی راہ پر چلتے ہوئے یقیناً مجھ سے کوئی نہ کوئی کمی رہ تو جاتی ہے،لیکن میں جان بوجھ کر اس میں کسی قسم کی کوئی غفلت نہیں کرتا۔

یاد رہے! اللہ تعالیٰ سے یہ بات کرنے میں وہی شخص سچا ہوگا جو اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق اس کی اطاعت کر رہا ہے اور جو شخص جان بوجھ کر اس کی بغاوت کرے اور استطاعت کے باوجود اس کی نافرمانی کرے وہ شخص یہ بول بولنے کا روادار نہیں، بلکہ وہ جھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے کو توڑ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقدِ ایمان مضبوط کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین۔

أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ

''میں اپنے کیے ہوئے برے اعمال کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

سید الاستغفار کا یہ ٹکڑا بہت زیادہ اہم ہے،اس کو اچھی طرح سمجھیں،کوئی بھی انسان ایسا نہیں جس سے برے اعمال سرزد نہ ہوتے ہوں،چاہتے نہ چاہتے ہوئے بھی ہر شخص گناہ کر بیٹھتا ہے۔جس طرح ہر نیکی باعث رحمت ہوتی ہے اسی طرح ہر برا عمل موجب لعنت اور باعثِ نحوست ہوتا ہے،برے اعمال کا شر نہایت خطرناک ہے اکثر لوگ ساری زندگی اپنے برے اعمال کی نحوست ہی میں گرفتار رہتے ہیں۔اس لیے ہمیں برے اعمال کے شر سے ہمیشہ پناہ مانگنی چاہیے۔اللہ تعالیٰ کو کہتے رہنا چاہیے کہ اے میرے اللہ! مجھ کو برے اعمال کی شامت سے محفوظ فرما۔

اس ٹکڑے میں بھی اسی بات کا تذکرہ ہے کہ اے میرے مولا! مجھ سے جو برے اعمال اور گناہ سرزد ہو چکے ہیں ان کے شر اور ان کے برے اثر سے میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں،مجھے ساری زندگی برے اعمال کی نحوست سے محفوظ فرمانا۔اسی بات کا تذکرہ اس عظیم الشان ''خطبۂ حاجت'' میں بھی ہے کہ

وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا [1]

''اور ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔''

یہ کلمہ میرا حد درجہ مجرب ہے،دنیا میں ہر قسم کی نحوست،برائی اور شر سے بچنے کے لیے شاندار وظیفہ ہے۔اس کو بھی اپنا معمول بنائیں اور پوری بصیرت اور شعور کے ساتھ ہمیشگی کے ساتھ اس کو پڑھیں۔آپ کی روحانیت اور ربانیت میں بہت ترقی ہوگی۔

أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ

[1] سنن ابی داود:2118

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جو تیری نعمتیں مجھ پر ہیں میں تیرے سامنے ان کا اقرار کرتا ہوں۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہم سب کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو شمار کرنا چاہے تو وہ ان کو شمار نہیں کر سکتا اور یہ بات تو اللہ تعالیٰ نے بھی کہی ہے:

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ [1]

''اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اسے شمار نہیں کر سکتے۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

احسان مندی اور شکر گزاری کا سب سے پہلا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس بات کا اقرار کریں کہ مجھے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیش بہا نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور یہ نعمتیں عطا کرنے والا صرف اور صرف میرا اکیلا مولا وداتا اللہ رب العالمین ہے۔ ان نعمتوں کے عطا کرنے میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ قرآن مجید میں بھی اسی بات کا تذکرہ ان الفاظ سے کیا گیا ہے:

وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ [2]

''اور تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے، پھر جب تمہیں تنگی پہنچتی ہے، پس اسی کی طرف تم گڑگڑاتے ہو، پھر جب وہ تکلیف کو تم سے دور کر دیتا ہے، پھر اچانک تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک بنانے لگتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا اور ان کو ہمیشہ اپنے پاس دیکھنے کا صرف اور صرف ایک ہی راز ہے کہ آپ اپنے اعترافِ نعمت کے جذبے کو بڑھائیں۔ گلے شکووں کی بجائے اللہ کی کرم نوازیاں تسلیم کرتے ہوئے اس کے شکر گزار بنیں، ہر نعمت مزا بھی دے گی اور آپ کے ساتھ وفا بھی کرے گی۔

یاد رہے! اللہ کی نعمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے اس پر شکر گزاری کرنے والا کبھی پریشان نہیں دیکھا گیا۔

وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنبِي

''اور تیرے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔''

[1] سورۃ النحل:18 [2] سورۃ النحل:53-54

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کا اعتراف آدمیت ہے اور گناہوں پہ اڑے رہنا اور اپنے گناہ کا اعتراف نہ کرنا ابلیسیت ہے۔

گناہ ہو جانا اس قدر معیوب نہیں جس قدر معیوب بات یہ ہے کہ انسان کو گناہ کا احساس تک نہ ہو۔

یہاں میں آپ کے سامنے ایک علمی نکتہ بیان کرنا چاہتا ہوں جس کو سلطان العارفین امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام الاولیاء حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔

ذنب کا معنی ''گناہ'' ہے اور گناہ دو طرح کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرائض اور واجبات کی ادائیگی ہی نہ کرنا یا ان کی ادائیگی میں غفلت کرنا، مثلاً نمازِ فجر نہ پڑھنا، سورج نکلنے کے بعد پڑھنا، طاقت قوت اور وسائل ہونے کے باوجود مجبور و مقہور اور تنگ دست کی مدد نہ کرنا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کاموں کا ارتکاب کرنا، مثلاً جھوٹ، غیبت، تہمت، گندے مذاق وغیرہ۔

ہمارے ہاں عموماً دیکھا گیا ہے کہ ہم گناہ صرف چوری چکاری اور ڈکیتی ہی کو سمجھتے ہیں، ہمارے نزدیک صرف سود، ظلم، قتل و زنا وغیرہ ہی ''ذنب'' (گناہ) کے زمرے میں آتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ''ادائے مطلوب'' یعنی جن چیزوں کے کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے ان کو ادا نہ کرنا یا ان کی ادائیگی میں غفلت کرنا بھی ذنب (گناہ) ہی کے زمرے میں آتا ہے۔ بلکہ یہ گناہ کی خطرناک قسم ہے۔ ہمیں گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے واجبات اور فرائض کی ادائیگی میں بہت کوتاہیاں کی ہیں، اللہ وہ سارے گناہ معاف کردے۔ سلطان العارفین، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام الاولیاء حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلی قسم میں غفلت کرنے والا زیادہ بڑا گنہگار ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

تو سید الاستغفار میں انسان صبح و شام اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ اے میرے مولا و آقا.....! میں گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں کہ مجھ سے تیرے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی بھی ہوئی ہے اور تیرے بعض حرام کردہ کاموں کا ارتکاب بھی ہوا ہے۔ اب.....

فَاغْفِرْ لِيْ

''پس مجھے معاف کردے۔''

''فاغفرلی'' ایسا پاکیزہ اور مبارک بول ہے کہ جس کو ہر زمانے میں نیک اور پاک لوگ اپنی زبان سے بولتے رہے ہیں اور گناہگار بھی اسی بول سے نیک و کار بنے ہیں۔ آج ہمیں یہ بول بولتے ہوئے پورا احساس ہونا چاہیے کہ میں بہت بڑا گنہگار ہوں اور گناہوں کی معافی صرف اور صرف ایک ہی ہستی سے مانگی جاتی ہے اور وہ ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہستی ہے کہ.....

فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

''کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں معاف کرتا۔''

مسلمان کا یہ عقیدہ کہ میرے گناہوں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معاف نہیں کرسکتا' یہ بڑا ہی مبارک اور پاکیزہ عقیدہ ہے۔رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق جب بندہ اپنی زبان سے یہ بول بولتا ہے کہ اے میرے اللہ! میں نے گناہ کیے ہیں اور مجھے تیرے علاوہ کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے۔ یہ بول سن کر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں اور اگر یہ بول پوری ندامت اور بصیرت کے ساتھ دل کے جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے زبان سے نکلیں تو اللہ تعالیٰ زندگی بھر کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں بلکہ کبھیوں کی زبان سے یہ بول اس قدر سچائی سے نکلتا ہے کہ اللہ پاک ان کے گناہوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا [1]

''جس نے اللہ کی طرف پکار رجوع کیا اور ایمان لا کر خوب نیک عمل کیے وہی لوگ ہیں کہ اللہ جن کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے ہمیشہ رحم کرنیوالے ہیں۔''

الحمدللہ آپ نے عظیم الشان ذکر اور عظیم المرتبت وظیفے (سید الاستغفار) کی اہمیت وفضیلت اور عظمت ملاحظہ فرمالی ہے۔اس وظیفے کو اپنا معمول بنائیں، پورے ذوق وشوق اور یقین کے ساتھ کم از کم صبح وشام ضرور پڑھیں۔اور اپنی اولاد اور اہلِ خانہ کو یاد کروائیں بلکہ پورے معاشرے میں عام کریں، اسی میں اجر، اسی میں برکت اور اسی میں ہم سب کی نجات ہے اور اسی میں ہم سب کے لیے جنت کی بشارت ہے جسے معافی مل گئی اسے رحمت اور جنت مل گئی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی اس بشارت کا حقدار بن گیا کہ جس نے سید الاستغفار صبح وشام دل کے یقین کے ساتھ پڑھا اور اس کو روز کا معمول بنالیا، اللہ پاک اس کو جنت عطا فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے گناہ معاف فرمائے اور سید الاستغفار کو ہماری زندگیوں کا معمول بنائے۔آمین!

[1] سورۃ الفرقان:70

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

455

ذکرِ توحید کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1]

''جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے وہ سب اللہ کی تسبیح میں لگی ہوئی ہے، اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

''ذکرِ توحید'' یعنی توحید والا ذکر اور توحید والا وظیفہ۔ توحید تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کی بنیادی دعوت ہے اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابوں اور صحیفوں کا بنیادی مضمون ہے۔ اور یہ اس لیے کہ توحید ہماری روزمرہ کی پہلی ضرورت ہے اور اسی پر ہمارے تمام اعمالِ صالحہ کی عمارت کھڑی ہوئی ہے۔ عقیدہ توحید مضبوط اور حسین ہو تو انسان کا ذرّہ بھر نیک عمل بھی پہاڑ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور اس کا کوئی نیک عمل ردّی کی ٹوکری میں نہیں پھینکا جاتا اور اگر عقیدہ توحید مضبوط اور حسین نہ ہو، عمل تو درکنار ایسا شخص اللہ تعالیٰ کو قابل قبول نہیں ہے، یعنی باطل عقیدے میں لتھڑا ہوا اور شرک کی غلاظت میں لت پت، حقیقی رب کو چھوڑ کر غیروں کو پوجنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان ہی نہیں بلکہ وہ حیوانوں سے زیادہ بدتر ہے۔

ذکرِ توحید اور اس کے 8 فائدے پوری دلجمعی اور محبت سے پڑھیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے بدلے دین و دنیا اور آخرت کے سب خزانے عطا فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس ذکرِ توحید سے بہت زیادہ محبت تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر و حضر میں اکثر اوقات اسی نغمۂ توحید کو گنگناتے رہتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

[1] سورۃ التغابن: 1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اور ہر قسم کی حمد اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر ہمیشہ قدرت رکھنے والا ہے۔''

ذکرِ توحید سے محبتِ رسول ﷺ کی ایک جھلک

رسول اللہ ﷺ تمام اذکار میں سے اس ذکر کے ساتھ بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اس کی پہلی دلیل تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد تین دفعہ پڑھتے تھے۔

1 حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرضی نماز کے بعد فرمایا کرتے تھے:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (1)

2 حضرت امام عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر فرض نماز کے بعد مندرجہ ذیل کلمات پڑھا کرتے تھے اور ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھنا رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک تھا۔

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ . لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ . لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (2)

3 امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 33 مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے بعد

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (3)

(1) صحیح البخاری: 844، الصحیح لمسلم: 593 (2) الصحیح لمسلم: 594

(3) الصحیح لمسلم، المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفتہ: 597

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھ کر 100 کی گنتی مکمل کرتے اور اس وظیفے کی بہت زیادہ عظمت بیان کرتے۔

ان احادیثِ صحیحہ کو پڑھ لینے کے بعد یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس ذکرِ توحید سے بہت زیادہ محبت تھی۔

اسی طرح دوسری دلیل یہ ہے کہ حج وعمرے کے موقع پر رسول اللہ ﷺ صفا ومروہ پر تین تین مرتبہ یہی کلمات دہرایا کرتے تھے:

صحابیٔ رسول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے، بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد آپ ﷺ صفا پہاڑی کے قریب تشریف لائے فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور آپ ﷺ نے قبلہ رُخ ہو کر یہی ذکرِ توحید پڑھا:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1]

آپ ﷺ کوہِ صفا پر تین مرتبہ پڑھنے کے بعد مروہ پہاڑ پر بھی تین مرتبہ پڑھتے اور یہی عمل ساتویں چکر کے مکمل کرنے تک جاری رہتا۔

رسول اللہ ﷺ کا اس اہم اور مبارک موقع پر اسی ذکرِ توحید کا تکرار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کو اس کے ساتھ والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔

اور اسی طرح تیسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک یہ تھا کہ آپ ﷺ دورانِ سفر اور بالخصوص واپسی پر جب بھی کسی اونچے ٹیلے پر قدم مبارک رکھتے تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے اور اس کے بعد یہی ذکرِ توحید پڑھتے۔

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [2]

---

[1] الصحیح لمسلم: 1218، مشکوۃ المصابیح: 2555

[2] صحیح البخاری: 1797

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکرِ توحید سے محبّت کی وجہ

رسول اللہ ﷺ کو اس ذکر سے بہت زیادہ محبّت تھی اور اس محبّت کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں ان میں سے تین اہم وجوہات یہ ہیں:

1 اس ذکر میں ''اثباتِ توحید'' ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کو نہایت مختصر اور شاندار الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ توحیدِ ربوبیت، توحیدِ الوہیت اور توحید اسماء وصفات کے ساتھ ساتھ مسئلہ توحید کے تمام اہم پہلو موجود ہیں۔

2 اس ذکر میں ''ردِّ شرک'' ہے۔ اللہ تعالیٰ ذات وصفات کے اعتبار سے اکیلا ہے اور اس کی جملہ عبادات میں اس کا کوئی شریک نہیں، اس جیسی صفت کسی میں ہے نہ اس کی صفت میں کوئی شریک ہے۔

3 یہ ذکر کئی ایک مبارک کلمات کا مجموعہ ہے۔ اس میں کلمہ توحید بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی شہنشائی کا بیان بھی، اس ذکر میں کلمہ حمد بھی ہے اور کلماتِ قدرت بھی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ذکرِ توحید نہایت اہم اور مبارک حروف اور الفاظ کا مجموعہ ہے۔

اس وظیفے کی محبّت اور کثرت سے آپ دین ودنیا اور آخرت کے تمام خزانے اپنے دامن میں اکٹھے کر سکتے ہیں۔

ذکرِ توحید کی پہلی فضیلت

اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے بندے سے بہت زیادہ محبّت فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبّت کا ایک انداز تو یہ ہے کہ وہ اپنے بندے کا تذکرہ اپنے ملائکہ میں کرتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی محبّت کا دوسرا انداز یہ ہے کہ وہ اپنے بندے کے ذکر والے کلمات کا جواب دیتے ہیں اور اس کی تصدیق فرماتے ہیں۔

''ذکرِ توحید'' کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب بندہ

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اپنی زبان سے ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

صَدَقَ عَبْدِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ [1]

[1] سنن ابن ماجه: 3794، صحيح ابن حبان: 851، سلسلة احاديث صحيحه: 1390، صحيح الجامع الصغير: 713

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میرے بندے نے سچ بولا ہے، واقعۃً میرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، بادشاہت میرے لیے ہے اور ہر قسم کی حمد بھی میرے لائق ہے۔''

اندازہ فرمالیں.....! کہ ایک مسلمان کے لیے اس سے بڑھ کر اور خوشی کیا ہوسکتی ہے.....؟ یہ کس قدر شرف وسعادت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کے متعلق یہ فرمادیں کہ ''میرے بندے نے سچ بولا ہے۔''

اور آپ یہ سعادت ہر لمحہ حاصل کر سکتے ہیں، اس ذکرِ توحید کو ہمہ وقت گنگناتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت بھری گواہی اپنے حق میں لکھواتے رہیں کہ صَدَقَ عبدی میرے بندے نے سچ بولا ہے۔ آج اگر باپ بیٹے کی بات سن کر یہ کہہ دے کہ اے میرے بیٹے تو نے سچ بولا ہے تو بیٹے کی خوشی کی انتہا ہو جائے گی اور اسی طرح ماں بیٹی کو کہہ دے کہ اے میری بیٹی تو نے سچ بولا ہے تو بیٹی بھی خوشی سے پھولی نہیں سمائے گی، استاد شاگرد کو یا کوئی بڑا افسر، وزیر آپ کو کہہ دے کہ جناب! آپ نے سچ بولا ہے تو خوشی سے آپ کے پاؤں زمین پر نہیں لگیں گے۔

لیکن وہ لوگ کس قدر خوش بخت اور سعادت مند ہیں کہ جن کے بارے میں ان کا پروردگار کہتا ہے کہ اے میرے بندے! تو نے سچ بولا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

ذکرِ توحید کی دوسری فضیلت

یہ ''ذکرِ توحید'' اس قدر مقام ومرتبے کا حامل ہے کہ یہی ذکر تمام انبیاء علیہم السلام کا بہترین اور پسندیدہ وظیفہ رہا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء ورسل علیہم السلام نے جن مبارک کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی ہے یہ ''ذکرِ توحید'' ان تمام مبارک کلمات سے اعلیٰ افضل اور بہتر ہے۔

اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح حدیث ہے:

خَيْرُ الدُّعَاءِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [1]

[1] جامع الترمذی: 3585، سلسلہ احادیث صحیحہ: 1503، التعلیق الرغیب: 2/242۔ بعض روایات میں خیر کی جگہ افضل کا لفظ ہے۔ اور اس معنی ومفہوم کی تمام روایات حسن درجے کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بہترین دعا عرفہ والے دن میں ہے اور سب سے بہتر ''بول'' جو میں نے کہا ہے اور جو مجھ سے پہلے انبیاء نے کہا ہے وہ یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے اور تعریف کے لائق بھی وہی ہے اور وہی ہر چیز پر ہمیشہ قدرت رکھنے والا ہے۔''

اس حدیث نے دو باتیں واضح کر دیں:

1 تمام دعاؤں میں سے سب سے بہترین دعا عرفہ والے دن کی دعا ہے۔ یعنی جو لوگ 9 ذوالحجہ کو میدانِ عرفات میں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے دعائیں کرتے ہیں وہ دعائیں بہت رُتبے والی اور جلد قبول ہونے والی ہیں۔ ہر موقعے پر کی جانے والی دعا بلاشبہ مقام و مرتبہ رکھتی ہے، دعا حرم میں مانگی جائے، دعا مسجدِ نبوی میں مانگی جائے، دعا بیت المقدس میں مانگی جائے یا دعا کسی عام مسجد میں مانگی جائے غرض کہ دعا جب بھی جہاں بھی اللہ سے مانگی جائے وہ شان اور مقام سے خالی نہیں ہے۔ لیکن سال بھر کی تمام دعاؤں میں سے سب سے بہترین اور جلد قبول ہونے والی دعا وہ میدانِ عرفات میں مانگی جانے والی دعا ہے۔ سبحان اللہ! اللہ مجھے اور آپ کو بھی بار بار یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین!

2 حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بلکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت تمام انبیاء علیہم السلام نے جن کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی ہے ان کلمات میں سے سب سے اعلیٰ، افضل اور بہتر کلمات یہی ہیں جن کو ہم نے ''ذکرِ توحید'' کا نام دیا ہے اور آپ کے سامنے جس ذکر کی فضیلت بیان کر رہے ہیں۔

قارئین کرام!

آپ غور تو فرمائیں کہ وہ انبیاء و رسل علیہم السلام جن کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے مزین ہے انہوں نے کس قدر بلند و بالا الفاظ میں اپنے اللہ کی عبادت اور اس کی تعریف کی ہوگی.....؟ ان کے الفاظ میں حسن و جمال کا کیا عجب رنگ ہوگا.....؟ لیکن..... ان کی زندگی بھر کے تمام کلمات میں سے جن الفاظ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہترین اور افضل ترین قرار دیا ہے وہ کلمات یہی ''ذکرِ توحید'' ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی انبیاء و رسل علیہم السلام کے پسندیدہ اور بہترین ذکر کو معمول زندگی بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکرِ توحید کی تیسری فضیلت

اس ''ذکرِ توحید'' کی کثرت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے نامۂ اعمال میں اجر وثواب کے انبار لگا دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں میں آپ ﷺ کے 3 صحیح احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

3 رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اس ''ذکرِ توحید'' کو ایک دفعہ اور دوسری روایت کے مطابق دس دفعہ صبح کے وقت پڑھ لے كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ سبحان اللہ

4 امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دن میں 100 مرتبہ اس ''ذکرِ توحید'' کو پڑھا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ اس کے لیے 100 نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ [1]

5 ایک مشہور حدیث ہے کہ جس کی صحت کے بارے میں علمائے محدثین کا اختلاف ہے، ہماری تحقیق کے مطابق صحیح بات یہی ہے کہ یہ روایت کثرتِ طرق کی بنا پر اور بالخصوص جس سند کو امیر المومنین فی الحدیث امام البانی رحمہ اللہ نے بنیاد بنایا ہے اس کے مطابق یہ حدیث درجۂ حسن سے کم نہیں ہے۔ اس حدیث کو بہت زیادہ بیان کرنا چاہیے اور بازار جانے والے احباب اس کو اپنا معمول بنا کر اپنی زندگی بسر کریں۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

پڑھ لیتا ہے، بعض روایات میں يُحْيِي وَيُمِيتُ اور بعض میں بِيَدِهِ الْخَيْرُ کا اضافہ بھی موجود ہے لیکن جس سند کو ہم نے بنیاد بنایا ہے اس میں مندرجہ بالا اضافہ نہیں ہے۔ بہر صورت آنجناب ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص بازار میں داخل ہوتے مندرجہ بالا ''ذکرِ توحید'' کو پڑھ لے كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ [2] اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ سبحان اللہ!

[1] صحیح البخاری: 6403 [2] کتاب الدعا، امام طبرانی: حدیث: 793 ص 1167۔

امام شوکانی رحمہ اللہ اس حدیث پر تحقیق پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں: والحدیث اقل احواله ان یکون حسنا..... یہ حدیث اپنے احوال کے مطابق کم از کم حسن ضرور ہے۔ اور اسی طرح امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام البانی رحمہ اللہ نے سلسلہ احادیث صحیحہ میں 10 صفحات پر سیر حاصل تحقیق پیش کرتے ہوئے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے اور اس طرح دورِ حاضر کے متعدد مشائخ حدیث بھی اس کی تحسین کے قائل ہیں۔ اور یہی ہماری رائے ہے۔ والحمد للہ تبارک وتعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئی لوگ اس بات پر تعجب کرتے ہیں کہ اس قدر چھوٹا ذکر اور اس پر دس لاکھ نیکیاں یہ کیسے ہوسکتا ہے.....؟ یہ حدیث صحیح نہیں ہوسکتی۔ اللہ اکبر!

ہم سمجھتے ہیں کہ ایسی باتیں نادانی کی نشانی ہیں کیونکہ نہ تو یہ وظیفہ چھوٹا ہے بلکہ دین اسلام میں بہت ہی بلند وبالا مقام رکھنے والا عظیم الشان ہے۔ توحید کے ہر پہلو کو اپنے اندر لیے ہوئے یہ ذکر معرفتِ باری تعالیٰ کا عظیم خزانہ ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ مسجدوں میں بیٹھ کر ذکر کرنا آسان ہے لیکن بازاروں میں جا کر عرش والے کی توحید کا ذکر کرنا اور اس کی لاج رکھنا بلاشبہ مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اجر وثواب کے انبار کیوں نہ عطا کرے جس نے فحاشی اور جعلسازی کے مرکز میں پہنچ کر بھی اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا، اپنا الٰہ، مالک اور قادر جانتے ہوئے اپنے پاکیزہ عقیدے کا اظہار کیا۔ آپ دس لاکھ نیکیوں کی بات کرتے ہیں، ربِّ محمد کی قسم! میرے اور آپ کے رب کے خزانے اس قدر وسیع وعریض ہیں کہ ایسے شخص کو دس کروڑ نیکیاں بھی مل سکتی ہیں اگر وہ اس ذکر کو پوری محبت سے پڑھتے ہوئے اس کے تمام تقاضوں کو پورا کرے۔ شاید ہی کوئی ذکر ہو جو اس ''ذکرِ توحید'' کی عظمت کو پہنچ سکے۔

بہرصورت یہ ''ذکرِ توحید'' اس قدر قیمتی ہے کہ اگر اس پر ہمیشگی کی جائے تو انسان اجر وثواب کے بیش بہا خزانوں کا مالک بن جاتا ہے اور یہ خزانے اس دن انسان کو دکھائے جائیں گے جب وہ ذرّہ اجر اور نیکی کے حصول کے لیے حیران و پریشان نظر آئے گا۔

''ذکرِ توحید'' کی چوتھی فضیلت

اس ''ذکرِ توحید'' سے حاصل ہونے والی چوتھی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اپنے بندے کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اور ایک مسلمان کے لیے اس سے بڑھ کر اور فائدہ کیا ہوسکتا ہے کہ اس کے کیے ہوئے کرتوتوں پر معافی کا قلم پھیر دیا جائے۔ اس سلسلے میں چار صحیح احادیث آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

1 رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اس ''ذکرِ توحید'' کو ایک دفعہ اور ایک روایت کے مطابق دس دفعہ پڑھ لیتا ہے حُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ اس سے اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ اللہ اکبر

2 حضرت امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں محبوبِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دن میں اس ''ذکرِ توحید'' کو 100 دفعہ پڑھ لیتا ہے: مُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ اس سے اس کے 100 گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ [1]

[1] صحیح البخاری:6403

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 جو شخص اس ''ذکرِ توحید'' کو بازار میں داخل ہوتے ہوئے پڑھ لے، حسن حدیث کے مطابق وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ اور ایسے شخص سے دس لاکھ گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔ [1] اللہ اکبر!

3 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرض نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھے 33 مرتبہ الحمدللہ پڑھے اور 33 مرتبہ اللہ اکبر کہے اور آخر میں ''ذکرِ توحید'' پڑھ کر 100 کی گنتی کو پورا کر دے غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اس کی غلطیاں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ [2]

اپنی زبان کو اس عظیم الشان ''ذکرِ توحید'' سے تر رکھیں، اس کے بدلے بیش بہا خزانے عطا کیے جائیں گے اور ان خزانوں میں سے ایک سب سے بڑا خزانہ مغفرتِ الٰہی ہے۔ اللہ مجھے اور آپ کو نصیب کر دے۔

''ذکرِ توحید'' کی پانچویں فضیلت

اس ''ذکرِ توحید'' کی پانچویں فضیلت یہ ہے کہ یہ ذکر صدقہ وسخاوت کے برابر ہے۔ ایک مالدار شخص اللہ کی راہ میں صدقہ وسخاوت کرے اور اسی طرح ایک دوسرا شخص اس ''ذکرِ توحید'' کو کثرت سے پڑھے، مقام ومرتبے میں دونوں احباب اللہ کے ہاں برابر ہیں۔ یہ ''ذکرِ توحید'' پڑھنے والا اللہ کی جنت میں مالدار سخی سے اگر آگے نہیں ہوگا تو یاد رکھنا! اللہ کی رحمت سے وہ پیچھے بھی نہیں ہوگا۔

اس سلسلے میں متعدد صحیح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں جن میں وقت اور تعداد کا الگ الگ تذکرہ ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اور امام البانی رحمہ اللہ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب سلسلہ میں ان روایات کو نقل کیا ہے لیکن ہم ان تمام احادیث میں سے تین احادیث آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

1 حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے صبح کے وقت اس ''ذکرِ توحید'' کو پڑھا كَانَ لَهُ عِدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ اس کے لیے اولادِ اسماعیل میں سے ایک غلام کے آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

---

[1] اس حدیث کی مکمل تخریج پہلے گزر چکی ہے، اس حدیث کو ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ضعیف ثابت کرنے والے احباب کی خدمت میں بصد گزارش ہے کہ آپ پریشان نہ ہوں اس امت کے گنہگاروں کو اس طرح کے وظائف سے دور نہ کریں کیونکہ دس لاکھ گناہوں کو معاف کرنے والا رب العالمین ہے جو بندے کو معاف کر کے خوش ہوتا ہے اور اپنے بندے کو معاف کرنے کے لیے بخشش کے اسباب بھی پیدا کرتا ہے۔

[2] الصحیح لمسلم، المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ: 597

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں تعداد کا ذکر نہیں اور نیز برابری سے مراد اجر وثواب اور مقام ومرتبہ میں برابری ہے، یعنی جس طرح اولادِ اسماعیل میں سے غلام آزاد کرنے والے کو اجر وثواب ملے گا اسی طرح ایسے شخص کو بھی نوازا جائے گا جو پوری بصیرت اور محبّت کے ساتھ اس ''ذکرِ توحید'' کو اپنی زبان سے ادا کرے گا۔

2 حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ جن کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میزبان اور بدری صحابی بھی تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے سن 50ھ میں روم کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہادت پائی تھی۔ آپ کی کنیت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [1]

''جس نے ''ذکرِ توحید'' دس مرتبہ کہا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کیے ہیں۔''

3 حضرت امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں 100 مرتبہ اس ذکرِ توحید کو پڑھ لیتا ہے۔

كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ [2]

اس کا یہ پڑھنا دس گردنوں کے آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

مندرجہ بالا تمام احادیث نے اس بات کو واضح کر دیا کہ ''ذکرِ توحید'' سخاوت کے برابر ہے۔ اگر کوئی غریب شخص اس کو کثرت سے پڑھتا رہے گا وہ قیامت کے روز مقام ومرتبے میں کسی سخی تاجر سے پیچھے نہیں رہے گا۔

اور اسی مفہوم سے ملتی جلتی ایک اور معروف حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مالدار صحابہ تو ہم سے آگے بڑھ گئے، وہ سخاوت کی وجہ سے جنت میں بلند رُتبے پا جائیں گے اور ہم سخاوت نہ کرنے کی وجہ سے پیچھے رہ جائیں گے۔

[1] سنن ابی داؤد: 5077

[2] صحیح البخاری: 6403

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمدللہ اور 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ کر ''ذکرِ توحید'' سے 100 کی گنتی مکمل کر لیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں مالداروں کی سخاوت کے برابر اجر و ثواب اور مقام و مرتبہ عطا فرمائیں گے۔ [1]

ذکرِ توحید کی چھٹی فضیلت

اس عظیم الشان ''ذکرِ توحید'' کی چھٹی فضیلت کو پڑھنے سے پہلے آپ اپنی لٹکی اور اٹکی ہوئی دُعائیں ذہن میں لائیں اور یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ اس ذکر کی بدولت نیک دعاؤں کو بہت جلد شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جس شخص نے رات کو کروٹ بدلی اور وہ نیند سے بیدار ہوا اور اس نے بیداری کے وقت مندرجہ ذیل کلمات پڑھے:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ [2]

اس کے بعد اس نے بخشش کی دعا یا جو بھی دعا کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمالیں گے۔ اور اگر اس نے وضو کر کے نماز پڑھ لی تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو قبول فرمالیں گے۔

ان مبارک کلمات کے بعد قبولیت کی یقین دہانی، کوئی عام شخص نہیں بلکہ امام الانبیاء ﷺ کروا رہے ہیں، کہ جن سے سچی سُچی اور اونچی شخصیت اس جہان میں کوئی نہیں ہے۔ ہماری کمزوری یہی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں غفلت کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں دعائیں قبول نہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے گلے شکوے کرتے رہتے ہیں۔ اگر آپ واقعۃً اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لیے سنجیدہ ہیں تو ان کلمات کو معمول بنائیں اور ہر دعا سے پہلے پڑھتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی مایوس نہیں فرمائیں گے۔

[1] الصحیح لمسلم، المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفتہ: 595

[2] مسند احمد: 22673

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکرِ توحید کی ساتویں فضیلت

اس ذکر کی ساتویں فضیلت اس قدر اہم ہے کہ کوئی بھی سنجیدہ مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا اور وہ یہ ہے کہ اس ''ذکرِ توحید'' کو پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو شیطان کے تمام وسوسات سے محفوظ فرما لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں متعدد روایات کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

1 أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ

2 وَكَانَ فِي حِرزٍ مِّنَ الشَّيْطٰنِ

3 كَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ

4 وَكُنَّ لَهُ حِجَابًا مِّنَ الشَّيْطَانِ

5 وَكُنَّ لَهُ مَسْلَحَةً مِّنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلٰى آخِرِهِ [1]

مندرجہ بالا تمام الفاظ کا مفہوم یہی ہے کہ ''ذکرِ توحید'' میں اس قدر قوت و طاقت اور تاثیر ہے کہ شیطان کی تمام چالیں انسان کے بارے میں ناکام ہو جاتی ہیں اور ''ذکرِ توحید'' کی برکت سے اللہ تعالیٰ مسلمان کو اپنی پناہ میں لے لیتے ہیں۔ یہ ''ذکرِ توحید'' ازلی اور ابدی دشمن شیطان کے خلاف بچاؤ کا سامان ہے اور اس کے مقابلے میں مسلمان کے پاس بہت بڑا ہتھیار ہے۔

آیئے! اگر آپ شیطان کو اس کے مکروہ عزائم میں ناکام کرنا چاہتے ہیں اور خود کو شیطانی اثرات سے بچانا چاہتے ہیں تو اس وظیفے کو پوری بصیرت، محبت اور کثرت سے پڑھیں اور اپنی اولاد کو بھی اس وظیفے کی تلقین کریں۔ جو شخص اپنی اولاد سمیت اس ''ذکرِ توحید'' کو کم از کم صبح و شام 100 مرتبہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نسل کو شیطانی اثرات سے محفوظ فرماتے ہیں۔

ذکرِ توحید کی آٹھویں فضیلت

''ذکرِ توحید'' کی آٹھویں فضیلت اس قدر عظیم ہے کہ ایک مسلمان اور مومن اس کو کثرت کے ساتھ پڑھ کر روزانہ اس قدر اجر و ثواب اور اونچا مرتبہ پا جاتا ہے کہ کوئی بھی دوسرا نیکوکار شخص اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور بعض شارحین کے مطابق قیامت کے روز اہلِ اسلام بہت سے نیک اعمال لے کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اور اللہ

[1] مسند احمد: 23568، السلسلة الصحيحة: 114

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ ان کو بلند و بالا درجے عطا فرمائے گا۔ لیکن جو شخص ''ذکرِ توحید'' کو روزانہ پابندی کے ساتھ پڑھتا رہا ہوگا کوئی دوسرا مسلمان نیکیوں میں اس سے آگے بڑھے گا نہ ہی اس سے اونچا درجہ پائے گا۔ اللہ اکبر!

اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے نکلنے والے چند کلمات:

1 وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ

2 وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ

3 وَلَمْ يَعْمَلْ يَوْمَئِذٍ عَمَلًا يَقْهَرُهُنَّ

4 وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلاً إِلَّا رَجُلٌ يَفْضُلُهُ يَقُوْلُ أَفْضَلَ مِمَّا قَالَ [1]

ان تمام نصوص کا معنی و مفہوم یہی ہے کہ ''ذکرِ توحید'' بہت بڑا نیک عمل ہے۔ یہ ذکر کرنے والا شخص دنیا و آخرت میں تمام نیکوکار لوگوں سے آگے ہوگا اور اس ذکر کی بدولت بلند و بالا درجات سے نوازا جائے گا۔

دنیا و آخرت کے سب خزانے اسی میں ہیں:

اس ''ذکرِ توحید'' کے معنی و مفاہیم کو بیان کرتے ہوئے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور امام الاولیاء حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے جو روحانی نکات بیان کیے ہیں ان کو جمع کرنے سے مستقل کتاب بن سکتی ہیں، اللہ تعالیٰ دونوں بزرگوں کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ماضی قریب میں امام عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ گزرے ہیں جو میرے مشفق استاد تھے، میں نے اپنی زندگی میں تقویٰ و طہارت، زہد و ورع اور اخلاص و اخلاق میں آپ کے ہم پلہ کسی عالم کو نہیں پایا۔ نہایت درویش صفت، مفادات سے بالاتر اور جوڑ توڑ کی سیاست سے پاک مثالی زندگی کے مالک تھے۔ آپ کی معروف کتاب ''احکام و مسائل'' کا مطالعہ فرمائیں، اس میں آپ کو جگہ جگہ یہ بات ملے گی کہ جس سائل نے بھی آپ رحمہ اللہ سے خیر و برکت اور کامیابی کے لیے وظیفے کا مطالبہ کیا، شیطانی اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے کوئی ذکر پوچھا یا دین و دنیا کی کسی بھلائی کے متعلق رہنمائی مانگی تو آپ رحمہ اللہ نے یہی فرمایا کہ صبح و شام 100 مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھا کرو۔ اللہ تعالیٰ جہاں سب منزلیں آسان کر دے گا، وہاں اونچے درجوں پر فائز کر دے گا۔ اس بات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وقت کے سب سے بڑے شیخ الحدیث امام نورپوری رحمہ اللہ اس ذکرِ توحید کی اہمیت و افادیت سے کس قدر آگاہ تھے۔

[1] صحیح البخاری: 6403، سنن ابی داؤد: 5077، وغیرھا من الجوامع والمسانید فعلی الطالب ان یرجع الیھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ذکرِ توحید'' کا معنی و مفہوم

موضوع کے آخر میں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ''ذکرِ توحید'' کے مفہوم کو واضح کر دیا جائے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ چند کلمات پر مشتمل ''ذکرِ توحید'' شان و مقام میں اس قدر اونچا ہے کہ آسمانوں کی بلندی بھی اس کو نہیں چھو سکتی، ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک مسلمان ''ذکرِ توحید'' کا رٹا بھی لگاتا رہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک بھی کرتا رہے اور وہ اس ذکر کی فیوض و برکات کو بھی پا لے!

حقیقت میں یہ ذکر ''توحیدِ الٰہی'' کا بہت بڑا خزانہ ہے۔ اس میں چار الفاظ بالخصوص نہایت قابلِ توجہ ہیں۔

1 **الٰہ:** یعنی اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ اکیلا ہے، الٰہ کا ترجمہ اُردو زبان کے ایک لفظ میں بیان نہیں ہو سکتا، لفظ ''الٰہ'' میں جو صفات و خصوصیات پائی جاتی ہیں اردو زبان کا کوئی لفظ ان خصوصیات کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ قرآن و حدیث میں لفظ ''الٰہ'' جن معانی و مفاہیم میں وارد ہوا ہے ان کو مدِ نظر رکھا جائے تو لفظِ ''الٰہ'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ اکیلی ہستی جس کی عبادت کی جائے، جس کو شہنشاہ اور حاکم مانا جائے، جس کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھا جائے، جس سے فریاد کی جائے، جس سے مدد طلب کی جائے، جو ذات کے اعتبار سے لاثانی اور لازوال ہو، بے نظیر اور بے مثال ہو، یکتا اور اکیلا ہو، جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو، جو ہر جگہ سے ہر ذی روح کی پکار کو سنتا ہو، جو اس قدر گہرائی تک عالم الغیب ہو کہ دلوں پر خراش کرنے والے خیال کو بھی جانتا ہو اور جو اس قدر، قادر ہو کہ کوئی اُسے عاجز کر سکے نہ ہی مجبور۔ [1]

سادہ لفظوں میں آپ یوں سمجھ لیں کہ لفظِ الٰہ میں توحید کے تمام شعبے اور پہلو اس قدر عمدگی سے سمو دیئے گئے ہیں کہ توحیدِ باری کے سلسلے میں لا الہ الا اللہ وحدہٗ کہنے کے بعد مزید کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اگر کوئی شخص لفظِ ''الٰہ'' کو اچھی طرح سمجھ لے تو وہ زندگی بھر ادنیٰ سا شرک بھی نہیں کر سکتا۔ آج ہمارے ہاں لا الہ الا اللہ وحدہٗ پڑھنے کے باوجود ہر قسم کا شرک صرف اور صرف اس لیے کیا جاتا ہے کہ وارثانِ منبر و محراب نے لفظِ ''الٰہ'' کی گہرائی اور وسعت کو سامعین کے سامنے بیان نہیں کیا۔

2 **لا شریک لہ:** یعنی اس الٰہ کا کوئی شریک نہیں، اس جیسی صفات کسی میں ہیں نہ ہی اس کی صفات میں کوئی اس کا شریک ہے۔ مثال کے طور پر رزق دینا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ ہم سب اللہ کا دیا کھاتے ہیں، اللہ کے سوا کوئی روزی نہیں دیتا۔ وہی داتا اور گنج بخش ہے۔ اب کوئی مسلمان ''ذکرِ توحید'' بھی پڑھے اور ساتھ یہ بھی کہے تیرا کھاواں، میں تیرے گیت گاواں یا رسول اللہ..... یہ جملہ شرک کی آمیزش سے خالی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفت ''رازق'' میں رسول اللہ ﷺ کو شریک ٹھہرانے کے برابر ہے۔ ''رازق'' صرف اور صرف وہی ذات ہے کہ جس کا دیا ہوا رسول اللہ ﷺ کھایا کرتے تھے اور جس سے ہر پل رزق کا سوال کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے

[1] لفظ ''الٰہ'' کے 7 معانی اس کتاب میں آیۃ الکرسی کے عنوان میں ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے کر آج تک کسی مؤحد مسلمان نے یہ بات نہیں کہی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کا دیا کھاتے ہیں۔ اللہ آج کے مسلمانوں کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

اسی طرح کھوئی قسمت کو ہرا کرنا اور ڈوبی ہوئی تارنا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ان صفات میں کسی غیر کو شریک کرنا سراسر شرک ہے۔ جیسا کہ عموماً کہا جاتا ہے ''غوث پاک دے تارے کدی ڈبدے نئیں'' یا ''لے یار ہویں والے داناں ڈوبی ہوئی تر جائیں گی، مشرکینِ عرب بھی اللہ تعالیٰ کو اختیارِ کل کا مالک اور بادشاہ سمجھتے تھے اور اللہ کے مقابلے میں اپنے شریکوں کو عاجز و مجبور سمجھتے تھے لیکن اس اقرار کے باوجود وہ اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو اللہ تک پہنچنے کا واسطہ اور وسیلہ قرار دیتے، اور ان کے نام کی نذر و نیاز دیا کرتے تھے یہی ان کا شرک تھا۔ آج کل یہی حرکات کلمہ گو مسلمان بھی کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

3 لہُ الملك: میں توحید فی الملک کا تذکرہ ہے، یعنی کائنات کا بادشاہ اور شہنشاہ صرف اور صرف اکیلا اللہ ہے۔ اس بات پر سورۂ فاتحہ کی آیت مالک یوم الدین سے لے کر سورۃ النّاس کی آیت ملک الناس تک پورا قرآن شاہد ہے کہ دونوں جہانوں کا حقیقی بادشاہ صرف اور صرف اللہ ہے، اس کی بادشاہت ازل سے ابد تک ہے اس کی بادشاہت لامحدود اور غیر مشروط ہے، وہ ایسا بادشاہ ہے کہ اس کے سامنے سب مجبور ہیں، کسی کو کوئی اختیار نہیں، تمام اختیارات کا وہ واحد مالک ہے، اس کی بادشاہت میں کوئی اس کا شریک نہیں، سب چیزیں اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں، تمام خزانے اس کے ہاتھ میں ہیں، دوسروں کے پاس تو کھجور کی گٹھلی کے برابر بھی کوئی چیز نہیں جس کے پاس جو کچھ ہے وہ اسی بادشاہ کا دیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ایک مقام پر کائنات کی تمام مخلوقات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے:

ذَالِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ [1]

''یہی اللہ تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے مالک بھی نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار سن نہیں سکتے۔ اور اگر سن بھی لیں تو اس کا تمہیں جواب نہیں دے سکتے اور وہ قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور حقیقت حال کی صحیح خبر تمہیں خدائے خبردار کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔''

[1] سورۃ الفاطر: 13-14

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ ''اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں'' [1]

اور بخاری مسلم کی روایت کے مطابق اللہ کے ہاں یہ بات سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے کہ اس کے علاوہ کسی غیر کو مَلِک الاملاک، یعنی بادشاہوں کا بادشاہ کہا جائے۔ [2]

ہمارے مسلمان حکمران بالخصوص اگر واقعۃً اللہ تعالیٰ ہی کو حقیقی بادشاہ تسلیم کرتے ہیں تو وہ عملی طور پر اپنے ملکوں میں اللہ تعالیٰ کے قانون کو نافذ کریں، اسی میں ہماری خیر اور بھلائی ہے وگرنہ فاسق وفاجر عارضی حکمران روزِ قیامت جب اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے تو ان کے نصیب میں سوائے ذلت کے کوئی چیز نہیں ہوگی۔

4 وله الحمد وهو على كل شيء قدير: اس ٹکڑے میں توحید فی الحمد کا تذکرہ ہے، یعنی تمام تعریفات اور حمد وستائش کا حقیقی حقدار صرف اور صرف اکیلا اللہ ہے۔ اور آخر میں توحید فی القدرۃ کا تذکرہ (۳) یعنی ہر چیز پر قدرت اور غلبہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اللہ قادر ہے باقی سب فانی ہیں۔ اللہ کے سوا ہر ایک میں احتیاج اور مصائب وآلام جیسی کمزوریاں پائی جاتی ہیں لیکن تمام کمزوریوں سے پاک اور بالاتر ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفتِ حمد اور صفتِ قدرت لامحدود اور غیر مشروط ہے۔ سبحان اللہ!

جب آپ بیان کردہ ''ذکرِ توحید'' کو پڑھیں تو ذکر کے تمام تقاضوں کو بھی ملحوظِ خاطر رکھیں، محض رٹے کی وجہ سے آپ کو کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جب تک آپ اس کے عملی تقاضے پورے نہیں کریں گے۔

ضروری وضاحت

بعض نماز کی کتابوں میں بڑی ترتیب سے چھ کلمے لکھے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کو یاد کروانا ضروری بھی سمجھے جاتے ہیں۔ جبکہ ان شش کلمہ جات کا شرعی طور پر کوئی تصور نہیں، اگرچہ یہ کلمات نہایت پاکیزہ، مبارک اور بعض ثابت شدہ دعاؤں میں موجود ہیں لیکن ان کو قبول اسلام کے لیے یا نکاح کے لیے ایجاب وقبول کے لیے ضروری قرار دینا سراسر شریعت سازی ہے۔ قبول اسلام کے لیے صرف اور صرف کلمہ طیبہ ہی کافی ہے اور جو ہم نے ''ذکرِ توحید'' بیان کیا ہے اس کو کلمۂ چہارم کے طور پر لکھا جاتا ہے جبکہ کہ اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو بیان کردہ ''ذکرِ توحید'' کثرت سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور کم از کم صبح وشام 100، 100 مرتبہ ہم ضرور از ضرور اس کو پڑھیں اور دونوں جہانوں کی بلندی حاصل کریں۔ آمین

[1] الصحیح لمسلم: 2743، (کتاب الآدب) [2] صحیح البخاری: 6205

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

473

شفا والے اذکار
معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا [1]

''اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں اور ظالموں کا اس سے اور نقصان ہی بڑھتا ہے۔''

زیر نظر مضمون نہایت مبارک اور اہم ہے، پوری توجہ سے پڑھ کر اس پیغام کو آگے پہنچائیں، موجودہ حالات میں اس جیسی اہم باتیں بیان کرنا اور پھیلانا بہت ضروری ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد اسے بے شمار نعمتوں کے ساتھ نوازا ہے اور ہمارے پاس اسلام اور ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت صحت ہے۔ ہمیں اپنی صحت کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہوئے اس نعمت کی قدر کرنی چاہیے اور قدر یہی ہے کہ ہم جی بھر کر پورے اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ عبادت سے انسان صحت مند رہتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی بجائے اس کی بغاوت کرے گویا کہ اس نے صحت والی نعمت کی قدر نہیں کی۔ گناہ کا عادی شخص روحانی و جسمانی دونوں بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، انسان کے جسمانی طور پر بیمار ہونے کی وجہ صرف غذا میں ہی بد پرہیزی نہیں بلکہ گناہ بھی ہیں۔

امام الاولیاء حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر بڑی تفصیل سے لکھتے ہوئے اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ گناہوں کا ارتکاب کرنے والا جسمانی طور پر صحت مند نہیں رہ سکتا، اگر کوئی شخص صحت کی بقا اور صحت کے حصول میں مخلص ہے تو اس کے کرنے کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ گناہ اور بغاوت والی زندگی چھوڑ کر فرمانبرداری اور اطاعت والی زندگی اختیار کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا اہم فریضہ یہ ہے کہ صحت و سلامتی کے حوالے سے قرآن و حدیث کی بیان کردہ دعاؤں کو اپنے روز مرّہ کا معمول بنالیں۔ جو شخص صبح و شام اور اکثر اوقات صحت و شفا والے

[1] سورۃ بنی اسرائیل: 82

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذکار میں مشغول رہتا ہے اللہ پاک اس کو جہاں روحانی تسکین عطا فرماتے ہیں وہاں وہ جسمانی طور پر بھی تندرست ،توانا اور طاقتور ہی رہتا ہے۔لیکن اگر ذکر واذکار کے باوجود بھی اگر کوئی مرض آجائے تو پھر اس کو بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت پر ہی محمول کرنا چاہیے کیونکہ وہ کبھی کبھار اپنے نیک بندوں کو کسی مرض میں مبتلا کرتے ہوئے اپنی بے پناہ رحمتوں کا حقدار بنا دیتا ہے۔

قرآن وحدیث کے مطابق علاج کے دو طریقے ہیں۔

1 دوا

یعنی انسان اپنے علاج کے لیے کسی اچھے معالج ،طبیب اور ڈاکٹر کا انتخاب کرے اور پھر اس سے مرض کے مطابق دوائی لے کر اس کا علاج کروائے یہ طریقہ بھی رسول اللہ ﷺ کی سنّت میں موجود ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مختلف ادویات کے ذریعے شفا عطا فرماتے ہیں۔

2 دعا

یعنی انسان صحت وسلامتی کے حوالے سے بیان کیے گئے اذکار کو روزمرّہ کا معمول بنا کر ان کے ذریعے اللہ سے شفا کا طلب گار بن جائے اور یہ طریقہ علاج نہایت آسان اور سستا ہونے کے ساتھ ساتھ حد درجہ مؤثر بھی ہے اور بالخصوص اس طریقہ علاج کی تاثیر اس وقت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے جب مریض کا اللہ تعالیٰ پر توکّل، اعتماد اور یقین حد درجہ مضبوط ہو۔

مسلمان ہونے کے ناتے سے ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ جڑی بوٹی اور انگریز کی بنائی ہوئی گولی میں بھی شفا رکھنے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ہے۔جو مولیٰ ان ادویات کے ذریعے شفا دیتا ہے تو اس کی اپنی کلام اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی کلام سراسر شفا ہی شفا ہے۔لیکن نہایت افسوس سے یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ آج امّتِ مسلمہ نے اس مؤثر طریقہ علاج کی قدر نہیں کی اور اس کی سب سے بڑی دلیل یہی ہے کہ ہم ہر چھوٹی بڑی مرض میں ہسپتالوں کا رُخ تو کرتے ہیں، قیمتی سے قیمتی ادویات کا استعمال تو باقاعدگی سے کیا جاتا ہے لیکن قرآن وحدیث کے بیان کردہ مسنون اذکار کو روزانہ کا معمول نہیں بنایا جاتا۔

آپ کسی مریض سے پوچھ لیں وہ آپ کو اپنے علاج کے حوالے سے اچھے ہسپتال اور اچھی ادویات کا تو ضرور بتائے گا بلکہ پورے یقین، اعتماد اور فخر سے اظہار کرے گا کہ میں فلاں ہسپتال یا فلاں ڈاکٹر سے میڈیسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھا رہا ہوں لیکن وہ آپ کو یہ نہیں بتائے گا کہ میں اپنی صحت کے لیے اللہ تعالیٰ کے قرآن کی فلاں آیت کا وِرد کر رہا ہوں یا رسول اللہ ﷺ کی علاج کے متعلق بیان کردہ فلاں فلاں دعا کو پوری پابندی سے پڑھ رہا ہوں۔

اللہ کے بندو.....!

میں اس مضمون میں یہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ''شفا والے اذکار پر پابندی کریں'' اگر آپ واقعۃً امراض سے چھٹکارا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو دوائی سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی پڑھائی پڑھنا ہوگی، یعنی پڑھائی پہلے اور دوائی بعد میں۔ ہم کسی ڈاکٹر یا کسی میڈیسن کے خلاف نہیں ہیں، ہم تو بحیثیتِ مسلمان آپ کو یہ شعور دینا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی کلام میں بہت شفا رکھی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص پورے یقین، پوری محبت، پوری یکسوئی اور پوری پابندی سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی کلام بھی پڑھے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے صحت وسلامتی کے دروازے نہ کھول دے.....!

قرآن وحدیث کے بے شمار واقعات اس وقت میرے سامنے قطار بنائے کھڑے ہیں کہ جن سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پاک کلام کی برکت سے ایسے ایسے لاعلاج بیماروں کو شفا عطا کر دی کہ جن کو دنیا کے ہر ڈاکٹر، طبیب اور سنیاسی باوے کی طرف سے جواب مل چکا تھا۔

لیکن یہاں میں اختصار سے اسی موضوع پر چند دلائل اور واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ الٰہ العالمین نے قرآن مبین میں اسی بات کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ [1]

''اے لوگو! تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ چکی ہے اور شفا بھی ان بیماریوں کے لیے جو سینے میں ہوتی ہیں اور ایمان والوں کے حق میں ہدایت اور رحمت بھی ہے۔''

اس مقدس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کو خطاب کرتے ہوئے ایک عظیم الشان خوشخبری سنائی ہے کہ اے لوگو! تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر خواہی اور نصیحت آ چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے ذریعے تمہاری بیماریوں کی شفا بھی نازل کر دی ہے جہاں قرآن پاک کی صدق دل سے تلاوت کی جائے وہاں سے

[1] سورۃ یونس: 57

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روحانی وجسمانی بیماریاں ہمیشہ کے لیے رخصت ہوجاتی ہیں۔اوراسی بات کواللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل مبارک کلمات کے ساتھ ارشادفرمایاہے:

آج ہمیں ڈاکٹراورسرجن کی زبان پر بہت یقین ہے جب وہ کہے کہ فلاں ٹیکہ یافلاں گولی استعمال کرلوتو ہم اس کے کھانے میں ذرّہ بھرغفلت نہیں کرتے،لیکن وہ مولیٰ کہ جس نے سرجن تک کوعقل دی ہےاورجس کی دی ہوئی شفاسے ہی سرجن آپ کوصحت مندنظرآرہاہے وہ رب الارباب آپ کو پکار پکارکرکہہ رہاہے: لوگو.....! میری کلام میں صرف ہدایت ہی نہیں بلکہ شفابھی ہے، میری نازل کردہ فاتحہ بھی تمہارے لیے شفاہے، آیۃ الکرسی بھی شفاہے، سورۂ بقرہ کی آخری دوآیات بھی تمہاری ہر بیماری سے حفاظت کرتی ہیں،معوذتین کامعمول توصحت وسلامتی کی معراج تک پہنچادیتاہے۔

آؤلوگو.....!

میرے قرآن کی طرف.....!تمہیں صحت ملے گی.....!تمہیں شفاملے گی.....!

کون ہے ہم میں سے جواللہ کی پکار پرلبیک کہتے ہوئے اس کے قرآن کی طرف لوٹے اورصحت وشفاکے سب خزانے پالے اورمیں آپ کو یہاں ایک نئی فکردیتاہوں کہ قرآن پاک کوصرف عبادت اورثواب کے لیے ہی نہ پڑھاکروبلکہ قرآن پاک کوشفاکے لیے بھی پڑھاکرو.....!

پوچھو.....! ان بیماروں سے کہ جن کی بیماریاں اٹک اورلٹک گئی ہیں کہ آپ صرف شفاکی نیت سے روزانہ کتناقرآن پڑھتے ہیں.....؟

سورت فاتحہ شفاہی شفاہے

کون نہیں جانتا کہ سورۂ فاتحہ کی برکت سے سینکڑوں لوگوں نے شفاپائی ہے صحیح البخاری کامشہورواقعہ آپ خطبائے کرام سے سنتے رہتے ہیں کہ جب ایک گاؤں کے سردارکوکسی موذی چیز نے ڈس لیاتھاتواس کوکسی ڈاکٹر کی دوائی سے سکون نہیں مل رہاتھا،پورے گاؤں کے لوگوں نے سرتوڑکوشش کی

؎ لیکن مرض بڑھتاگیاجوں جوں دواکی

بخاری شریف کے الفاظ ہیں:

فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''انہوں نے آخر حد تک ہر کوشش کی لیکن چودھری صاحب کو ذرّہ بھر افاقہ نہ ہوا'' بالآخر وہ قرآنی دارالشفا سے صحت یاب ہونے والے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آ کر کہا کہ ہمارے سردار کو کسی خطرناک چیز نے ڈس لیا ہے، وہ تڑپ رہے ہیں اور ہم نے ان کے لیے ہر حیلہ کر لیا ہے لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ...؟ ''کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے.....؟ جس سے ہمارے سردار کو شفا مل جائے.....؟

ایک صحابی نے کہا: میں اس شرط پر دم کرتا ہوں اگر تم حسبِ ضرورت ہماری مہمان نوازی کا ذمہ لو گے، چنانچہ انہوں نے چند بکریاں دینے کی حامی بھر لی۔ وہ صحابی رسول رضی اللہ عنہ گئے، انہوں نے جا کر سورت فاتحہ پڑھنا شروع کر دی، حدیث شریف کے الفاظ ہیں:

فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَءُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ [1]

''انہوں نے الحمدللہ رب العالمین سے سورت فاتحہ کا آغاز کیا اور وہ سورت فاتحہ پڑھتے ساتھ ساتھ لعاب بھی لگاتے رہے۔''

دیکھتے ہی دیکھتے سردار صاحب اس انداز سے ہوش میں آنا شروع ہو گئے گویا کہ ان کو رسیوں سے کھولا جا رہا ہے۔ اللہ اکبر!

المختصر! اللہ تعالیٰ نے بغیر دوائی کے، صرف اور صرف پڑھائی کے ساتھ ایمرجنسی سخت تکلیف میں مبتلا ایسے مریض کو فوراً شفا عطا فرما دی کہ جس کو ہر طرف سے جواب مل چکا تھا۔

یہاں ایک نکتہ نہایت قابل توجہ ہے کہ فاتحہ کافر پر پڑھی گئی تو وہ بھی صحت مند ہو گیا لیکن آج ہمارے مسلمان فاتحہ کے دم سے صحت یاب کیوں نہیں ہوتے.....؟ اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ دم کرنے والے اخلاص اور یقین سے دم نہیں کرتے بلکہ ان کی نظر مفاد اور ریا پر ہوتی ہے۔ اگر آج بھی پورے اخلاص اور یقین سے فاتحہ پڑھ کر دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے سب دروازے کھول دیتے ہیں۔

اسی سے ملتا جلتا ایک اور واقعہ کُتبِ احادیث میں موجود ہے کہ حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ کے چچا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری دے کر واپس جا رہے تھے کہ راستے میں ایک عرب قبیلے کے پاس پڑاؤ کیا، کچھ

[1] صحیح البخاری:2276

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیر کے بعد اس قبیلے کے چند لوگ آئے اور کہنے لگے: کیا تمہارے پاس کوئی دوائی یا پڑھائی ہے.....؟ ہمیں پتہ چلا ہے کہ تم لوگ اپنے پیغمبر ﷺ کے پاس سے آئے ہو۔ ہمارے ہاں ایک شخص مجنون ہے جس نے ہمیں بہت پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے اور ہم نے اس کو زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے، حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ کے چچا بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ان کو کہا: جی ہاں! ہمارے پاس پڑھائی ہے آپ اپنے مریض کو لے کر آئیں۔ چنانچہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ایک پاگل شخص کو ان کے پاس لے آئے، مریض کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کے صحابی نے دم کرنا شروع کر دیا۔ آج کے بعض جعل ساز عاملوں کے برعکس بغیر کسی مکاری اور چالاکی کے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کرنا شروع کر دیا اور وہ بیان کرتے ہیں:

فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَّ عَشِيَّةً [1]

''میں نے اس پر تین دن صبح و شام سورۃ فاتحہ کی قراءت کی۔''

جب میں سورۃ مکمل کرتا تو اپنا لعاب جمع کرتا اور اس پر پھونک دیتا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس مجنون کو اس شخص کی طرح افاقہ اور سکون شروع ہو گیا جس پر بندھی ہوئی رسیوں کی گرہ کو ایک ایک کر کھولا جائے تو وہ سکون محسوس کرتا ہے حتی کہ وہ مکمل صحت یاب ہو گیا۔ اللہ اکبر!

ہم تو ساری زندگی حد درجہ معمولی معمولی امراض کا رونا روتے رہتے ہیں لیکن یہاں سورۃ فاتحہ نے ایسا اثر دکھایا کہ اس شخص کا دیوانہ پن بھی ختم ہو گیا اور اس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ قرآن پاک صرف کتابِ ہدایت ہی نہیں بلکہ کتابِ صحت بھی ہے، اس کی تلاوت، قرأت سے اللہ تعالیٰ لاعلاج اور مہلک امراض سے نجات عطا فرما دیتے ہیں۔

اسی طرح امام الاولیاء حضرت ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حج عمرے کی سعادت کے لیے مکہ مکرمہ میں تھا کہ مجھے اچانک خطرناک بیماریوں نے گھیر لیا اور کہیں سے کوئی معقول معالج بھی میسر نہ آیا تو میں نے کثرت کے ساتھ سورت فاتحہ پڑھنا شروع کر دی اور سورت فاتحہ کی پڑھائی کو اپنا معمول بنا لیا دیکھتے ہی دیکھتے چند دنوں میں اللہ تعالیٰ نے مجھے مکمل صحت یاب فرما دیا۔ سبحان اللہ!

[1] سنن ابی داؤد: 3901 علمی ذوق رکھنے والے احباب یہاں ایک نکتہ ذہن میں رکھیں کہ قبیلے والوں نے رسول اللہ ﷺ کی غیر موجودگی میں آپ کے بارے میں ہذا الرجل کہہ کر آپ کا ذکر کیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ھذا اسم اشارہ کے لیے شخص کا پاس ہونا ضروری نہیں، جیسا کہ بعض لوگ قبر والے سوال ما تقول فی ھذا الرجل سے ثابت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر عاشق کی قبر میں تشریف لے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت فاتحہ کے حوالے سے مذکورہ بالا تمام واقعات کا صرف اور صرف مقصد یہی ہے کہ سورت فاتحہ امّت پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ صحیح مسلم کی روایت کے مطابق سورت فاتحہ ''نور'' ہے، اس نور کی روشنی جہاں جہاں بھی پہنچتی ہے امراض کے اندھیرے وہاں سے چھٹ جاتے ہیں اور آپ ﷺ نے یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ ''سورت فاتحہ ایک ایسا خزانہ ہے کہ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا، اس کا ایک ایک حرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول کیا جاتا ہے لیکن یہ ساری عظمتیں، فضیلتیں اور فوائد اسی صورت میں حاصل ہوتے ہیں جب انسان سورت فاتحہ کو پورے اخلاص، پوری بصیرت، پوری محبّت اور پوری پابندی کے ساتھ کثرت سے پڑھتا رہے۔

آج ہمارے معاشرے میں ہسپتالوں، نجومیوں اور جعل ساز عاملوں کے ہاں دھکے کھانے کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم نے سورۃ فاتحہ کی قدر نہیں کی.....!

خدارا.....! اس سورت کی عظمت کو سمجھو، اس کو صرف اپنی نماز کے لیے ہی خاص نہ رکھو بلکہ سفر و حضر میں کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔

آیۃ الکرسی شفا ہی شفا ہے

اللہ نہ کرے رات کی تاریکی یا کسی نازک موڑ پر کسی مرض یا بیماری کا حملہ ہو جائے تو سب سے پہلے کرنے والا کام یہ ہے کہ آپ پورے یقین اور بصیرت سے آیۃ الکرسی کا ورد شروع کر دیں.....! اللہ تعالیٰ اس وِرد کی برکت سے آپ کو ایسی ایسی کرامات نصیب فرمائے گا کہ آپ اس کی جنّت کی خوشبو کا ذائقہ دنیا میں ہی چکھ لیں گے..... بس مصیبت یہی ہے کہ ہم پڑھتے نہیں، ہم کچھ کرتے نہیں۔ ہم نے دین و دنیا کی تمام چیزیں علمائے کرام اور ڈاکٹر حضرات کو ٹھیکے پر دے رکھی ہیں خود کچھ کرنے کے لیے تیار ہی نہیں.....!

آپ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کا مطالعہ فرمائیں! وہ ہر جسمانی اور روحانی مرض کا علاج آیۃ الکرسی سے کیا کرتے تھے۔ اللہ اکبر!

اس کی وجہ یہ ہے کہ آیۃ الکرسی پورے قرآن میں سب سے زیادہ عزت اور عظمت والی اور قبولیت والی آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس عظیم الشان آیت کی سچی محبت نصیب فرمائے! آمین!!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات شفا ہی شفا ہیں

قرآن پاک کو جہاں سے بھی پڑھا جائے وہ شفا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے بعض آیات کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی بعض سورتوں اور آیتوں کے خصوصی فضائل بیان فرمائے ہیں، ان آیات میں سے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کو ایک امتیازی شان حاصل ہے۔ ان مقدس آیات کو اکثر اوقات گنگنانے والا شخص کسی بھی مہلک مرض میں مبتلا نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالیٰ ان آیات کی برکت سے اپنے بندے پر سہولتوں، برکتوں اور رحمتوں کے دروازے ہمیشہ کے لیے کھولے رکھتے ہیں۔

ان آیات کو رسول اللہ ﷺ نے ''نور'' قرار دیا ہے یعنی ان آیات میں میری امت کے لیے روشنی ہے اور ان آیات کا ایک ایک حرف اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول شدہ ہے اور بالخصوص اگر روزانہ رات کو سوتے وقت انہیں پڑھا جائے تو انسان ہر آفت مصیبت اور بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔ اس موضوع پر صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتبِ احادیث کی روایات حد درجہ معروف اور واضح ہیں اِن کی برکات مفاہیم کو اسی کتاب میں مستقل طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ ہم یہاں پر صرف اور صرف ان آیات کے حوالے سے یہی شعور دینا چاہتے ہیں کہ ان آیات کو یاد کر لیں، اس کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ لیں اور پھر ان آیات کو اپنا ورد بنا لیں.....! زندگی بھر کسی ڈاکٹر کی دہلیز یا کسی نجومی اور جعل ساز عامل کی چوکھٹ پر جانے کا وقت نہیں آئے گا بلکہ اللہ تعالیٰ گھر بیٹھے ہی تمام معاملات اپنی ان آیات کی برکت اور اپنی رحمت سے حل کر دے گا۔

آخری تینوں قل شریف شفا ہی شفا ہیں

قل شریف جس کام کے لیے نازل ہوئے ہیں وہ کام تو ہم ان سے لیتے نہیں البتہ ختم شریف کے لیے قل شریف کا اہتمام بڑی عقیدت سے کیا جاتا ہے۔

او.....اللہ کے بندو.....! کچھ ہوش کرو.....! دین کو تماشہ اور صرف کھانے پینے کا ذریعہ نہ بناؤ.....! اس قرآن کے ذریعے ہدایت کے ساتھ روحانی اور جسمانی شفا پانے کی کوشش کرو۔ سورۃ اخلاص اور آخری معوذتین کو قرآنی سورتوں میں جو مقام و مرتبہ حاصل ہے وہ کسی مسلمان سے ڈھکا چھپا نہیں، ہر ایک جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کئی ایک فضائل بیان کیے ہیں اور آپ ﷺ کو ان آخری تین سورتوں کے ساتھ بہت زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگاؤ اور بہت زیادہ محبت تھی، معوذتین کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے کئی ایک اذکار کو چھوڑ کر انہیں کو اپنا معمول بنالیا تھا، ہر نماز کے بعد اور ہر رات کو سونے سے قبل آپ ﷺ ان بابرکت سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور بالخصوص بخار اور دیگر امراض میں رسول اللہ ﷺ ان سورتوں کو پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

بعض روایات میں اس بات کا ذکر بھی موجود ہے کہ بیماری کی شدت میں جب آپ ﷺ میں یہ سورتیں پڑھنے کی سکت نہ رہی تو صدیقۂ کائنات، عفیفۂ دو جہان، امّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ آیات پڑھ کر آپ ﷺ کو دم کیا کرتی تھیں۔ لیکن افسوس! کہ آج امت کو ان سورتوں کے ساتھ کوئی لگاؤ نہیں، نہ پڑھنا آتی ہیں اور نہ ہی ان کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر کہیں کچھ لوگ آخری تینوں قل پڑھتے ہیں تو ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس صرف رٹے رٹائے الفاظ ہیں سمجھ، بصیرت اور محبت نام کی کوئی چیز ہی نہیں.....! صرف رٹا یا عادت!

بھلے مسلمانو.....!

لوٹ آؤ ان خزانوں کی طرف.....! افسوس.....! کہ بیماری کے دنوں میں بھی آپ کو ان مبارک آیات اور سورتوں کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی.....!

انگریز کی میڈیسن نے تم کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر توڑ دیا کہ تمہیں کبھی خیال ہی نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ نے میری صحت اور میری شفا کے تمام خزانے ان سورتوں میں رکھ دیئے ہیں۔

مہلک امراض سے بچاؤ کے لیے

شوگر، کینسر اور دیگر دائمی بیماریوں سے بچنے کے لیے یا ان سے چھٹکارا پانے کے لیے مندرجہ ذیل دعاؤں کو اپنا معمول بنائیں۔

1 بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

''اللہ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

☆ مندرجہ بالا دعا نہایت ایمان افروز ہے، اس پڑھائی کے ترجمے پر غور کرنے والا شخص عجب لذّت اور عجب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روحانیت محسوس کرتا ہے کہ میں اپنے دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی اس عظیم ہستی کے نام سے کر رہا ہوں کہ جس کا نام لے لینا ہی کافی ہے، سچے دل سے اس کا نام لیا جائے تو زمین و آسمان کی کوئی چیز ایمان والے بندے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ میرے دل کے جذبات کو جاننے والا اور میرے منہ سے اس پاکیزہ بول کو خوب سننے والا ہے۔

اس کو صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق جو شخص اس دعا کو صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھتا ہے لَمْ تُصِبْهُ فَجَاْةُ بَلَاءٍ ''اسے اچانک کوئی مصیبت اور بیماری نہیں آئے گی۔'' [1] یہاں ایک بات نہایت قابل توجہ ہے کہ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے جب اس حدیث کو بیان کیا تو ان کو فالج ہو چکا تھا، سننے والا کہنے لگا: حضرت! پھر آپ کو فالج کیوں ہوا.....؟ اگر واقعۃً یہ پڑھائی اس قدر پُرتاثیر ہے کہ کوئی آفت مصیبت انسان کے قریب نہیں آتی تو پھر آپ اس حالت میں کیوں ہیں.....؟ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کے رسول ﷺ کی بات بالکل برحق ہے لیکن جس روز مجھ پر فالج کا حملہ ہوا تھا غَضِبْتُ فَنَسِيْتُ أَنْ أَقُوْلَهَا ''اس روز غصے کی وجہ سے مجھے یہ پڑھائی پڑھنا بھول گئی'' اور اسی روز مجھ پر فالج کا حملہ ہو گیا۔ [2]

2 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَ مِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ [3]

''اے اللہ! میں جلد کے بگڑ جانے سے، جسم کے حصے گل سڑ کر الگ ہو جانے سے، دماغی صلاحیتوں کے ختم ہونے سے اور خطرناک بیماریوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں''

☆ برص، جذام اور جنون تینوں ایسی دائمی اور خطرناک بیماریاں ہیں کہ جن سے صرف بیمار شخص ہی بیزار نہیں ہوتا بلکہ تیمارداری کرنے والے بھی اس کی ملاقات کو گراں محسوس کرتے ہیں، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے بالخصوص ان تین امراض کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی ہے اور ہر مہلک بیماری سے اللہ کی پناہ حاصل کی ہے اور بحیثیتِ مسلمان ہمارا ایمان ہے کہ مندرجہ بالا دعا کو کثرت سے پڑھنے والا شخص بلاشبہ ان بیماریوں سے اللہ کی پناہ میں چلا جاتا ہے اور ساری زندگی کمر توڑ امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

3 لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

''اللہ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو پاک ہے میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔''

[1] سنن ابی داؤد: 5088 [2] ایضاً [3] سنن ابی داؤد: 1554

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ بیماری اور مصیبت کے دنوں میں اس دعا کو اپنا خاص ورد بنانا چاہیے، یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی مسلمان اس کو پوری بصیرت اور عقیدت سے پڑھے لیکن اسے خیر اور شفا حاصل نہ ہو، اس دعا کو سن کر اگر مچھلی کے پیٹ سے رہائی نصیب ہو سکتی ہے تو اہل ایمان کی سب تنگیاں بھی کافور ہو سکتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دعا کو بڑی خاص شان کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

دعا سے قبل جو شخص حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کو پڑھ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعاؤں کو اس دعا کی برکت اور اپنی رحمت سے قبول فرما لیتے ہیں۔ اس آیت کریمہ کو اسم اعظم بھی کہا جاتا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہایت فصیحانہ الفاظ میں اس بات کی گارنٹی دی ہے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی مسلمان یہ دعا پڑھ کر اللہ سے کچھ مانگے تو رب العالمین اس کو عطا نہ کریں۔

لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ [1]

یہاں پر ''فی شیء'' بڑے کام کا جملہ ہے یعنی جو بندہ جس کسی بیماری میں بھی ہو، چاہے وہ دائمی اور لاعلاج ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس آیتِ کریمہ کی برکت سے منہ سے نکلنے والی ہر پکار کو پورا فرما دیتے ہیں۔

ایک موقع پر نہایت بلیغانہ انداز اختیار کرتے ہوئے آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہا: آج میں تمہیں ایک ایسی پڑھائی نہ دوں کہ جس کو کسی بڑی سے بڑی مصیبت اور بیماری میں بھی پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ کرم و فضل کے سب دروازے کھول دے گا۔

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا نَزَلَ بِرَجُلٍ مِنْكُمْ كَرْبٌ أَوْ بَلَاءٌ مِنْ بَلَايَا الدُّنْيَا دَعَا بِهِ يُفَرَّجُ عَنْهُ [2]

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں، ضرور بیان فرمائیں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے، اس دعا کو اپنے بندے سے سن کر اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ جاتی ہے۔''

کس قدر صدمے اور تکلیف کی بات ہے کہ امتِ مسلمہ عظیم الشان انبیاء و رسل علیہم السلام کی قبول شدہ دعاؤں کو چھوڑ کر تعویذات کے چکروں میں زندگی برباد کر رہی ہے، کچھ تعویزات لٹکائے جاتے ہیں، کچھ پلائے جاتے ہیں

[1] صحیح الجامع الصغیر: 5695 [2] مستدرک حاکم: 1/505، سلسلہ احادیث صحیحہ: 1744

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کچھ سے مریض نہلائے جاتے ہیں اور کچھ گھر کے کونے میں چھپائے جاتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اور یہاں پر ایک نہایت عجیب بات سننے کو بھی ملتی ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ بہت زیادہ گرم ہے، اس کی گرمی تو مچھلی سے برداشت نہیں ہوئی تو اس نے بھی حضرت یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ سے باہر نکال دیا، لہٰذا ہم بھی اس کا زیادہ وِرد برداشت نہیں کر سکتے..... اندازہ فرمائیں کہ شیطان لعین نے اس عظیم الشان قبول شدہ پڑھائی سے مسلمانوں کو دور کرنے کے لیے کیسے کیسے ڈھونگ رچا رکھے ہیں۔

4 رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

''اے میرے رب! مجھ کو تکلیف نے چھولیا ہے اور رحم کرنے والوں میں سے تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

☆ ذکر و فکر والے لوگ تو اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ انبیاء و رسل علیہم السلام کی دعاؤں میں ایک عجیب شان ہوتی ہے آپ اندازہ فرمائیں کہ 35، 40 چالیس صدیاں قبل حضرت ایوب علیہ السلام بیمار ہوئے اور بیماری کے عالم میں انہوں نے مندرجہ بالا پڑھائی پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے تمام امراض سے صرف صحت یاب ہی نہیں کیا بلکہ چھینی ہوئی ہر نعمت دُگنی کر کے واپس کر دی۔ سُبحان اللہ!

لیکن ہم ایسے مسلمان ہیں کہ ان دعاؤں کی پرواہ نہیں کرتے، ہمارے نزدیک یہ کچھ بھی نہیں.....! جس بیمار یا ضرورت مند کو اس جیسی دعائیں بتائی جاتی ہیں وہ سمجھتا ہے کہ حضرت صاحب نے مجھے ٹرخا دیا ہے جب تک ڈیڑھ فٹ لمبا تعویذ نہ دیا جائے تسلی ہی نہیں ہوتی.....! اُفِ لکم.....!

امام الاولیاء، میری نہایت محبوب اور پسندیدہ شخصیت حضرت امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے بڑے بڑے لاعلاج اور دائمی امراض میں مبتلا لوگوں پر اس دعا کا تجربہ کیا ہے جس کو بھی پڑھنے کے لیے بتائی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت عطا فرما دی ہے۔ اس کی خاص تعداد قرآن و حدیث میں بیان نہیں ہوئی، کثرت اور محبّت سے اس کو پڑھتے رہنا چاہیے البتہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے سات مرتبہ کا تذکرہ فرمایا ہے اگر اس کو اوّل آخر درود کے ساتھ سات مرتبہ صبح یا صبح و شام پڑھ لیا جائے تو حیرت انگیز اثرات مرتّب ہوتے ہیں۔

کانوں اور آنکھوں کی سلامتی کے لیے

سننا اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں بلکہ میں تو کہوں گا سننا اور دیکھنا ہی زندگی کا دوسرا نام ہے جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے یہ دونوں قوتیں کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں تو دنیا کی زندگی اجیرن ہوتی چلی جاتی ہے۔ اپنی قوتِ سماعت اور قوت بصارت کو موت تک بحال رکھنے کے لیے ''نبوی پڑھائی'' کو اپنا معمول بنائیں اللہ تعالیٰ ساری زندگی کانوں اور آنکھوں کے امراض سے محفوظ فرمائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِيْ [1]

''اے اللہ! مجھ کو میرے کان اور میری آنکھوں سے فائدہ پہنچا اور انہیں موت تک صحیح سلامت میرے پاس رکھ اور میری مدد فرما اس پر جو مجھ پر ظلم کرے اور اس سے میرا بدلہ لے''

☆ مندرجہ بالا دعا سماعت و بصارت دونوں کے لیے جہاں حد درجہ مفید ہے وہاں اس کے پڑھنے کا بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مسلمان ساری زندگی ظالموں کے ظلم اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کوئی شخص اس دعا کو بھی پڑھتا رہے اور ظالم اور حاسد لوگ اس کے خلاف کامیاب ہوجائیں۔

تاریخ عالم کے کئی ایک واقعات اور میری زندگی کے کئی ایک تجربات اس بات پر شاہد ہیں کہ جو شخص یہ دعا پڑھ کر ظالموں اور حاسدوں کو اللہ کے کھاتے میں ڈال دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر ان سے نمٹنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ اس دعا کو اپنی زندگی میں خصوصی اہمیت دیں۔ تجربہ خیر اکثیرا، باذن اللہ تبارک وتعالیٰ۔

پھوڑے پھنسی اور زخم کے لیے

ہم کسی شخص کو زخموں پر مرہم اور ٹیوب لگانے سے منع نہیں کرتے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بتانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ پھوڑے پھنسی اور زخموں سے جلد نجات پانے کے لیے مدینے والے میٹھے امام ﷺ کی ایمان افروز اور توحید بھری پڑھائی کا بھی اہتمام کرتے رہیں۔ امام الاطبا اور سرتاج الحکما تاج دارِ مکہ و مدینہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: شہادت کی انگلی کو تھوک لگا کر زمین پر رکھیں، مندرجہ ذیل دعا پڑھیں اور انگلی کو زخم والی جگہ پر لگائیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا [2]

[1] جامع الترمذی: 3604 [2] صحیح البخاری: 5746

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے نام سے یہ ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہماری زمین کی مٹی ہے ہمارے رب کے حکم سے ہمارا مریض شفایاب ہوگا۔''

☆ زخموں کو جلد مندمل کرنے کے لیے اور پھوڑے پھنسیوں سے نجات پانے کے لیے بطورِ تجربہ اس پڑھائی کو اختیار کریں، آپ اس کی تاثیر سے حیران ہو جائیں گے۔ یاد رہے! زمین جیسی بھی ہو ہلکا سا لعاب لگا کر انگلی زمین پر رکھ لیں اور پھر پوری بصیرت سے ان مبارک کلمات کو پڑھ کر زخم یا پٹی پر پھیر دیں۔

ہر قسم کے درد کے لیے

درد سر میں ہو یا پیٹ میں درد، درد ہی ہوتا ہے یہ انسان کو کسی کام کا نہیں چھوڑتا، رسول اللہ ﷺ نے اسی لیے ہر قسم کے درد کے لیے موثر ترین پڑھائی بیان فرمائی ہے۔ آپ کے وجود کے جس حصے میں بھی جو درد ہو، مثال کے طور پر گردے کی درد، معدے کی درد، پیٹ درد، سر درد یا ٹانگوں میں درد۔ غرضیکہ جہاں درد وہاں ہاتھ رکھ کر مندرجہ ذیل پڑھائی پڑھتے رہیں اللہ کے فضل وکرم سے چند دنوں میں ''درد شرد'' کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ پڑھائی پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ ''بسم اللہ'' پڑھیں اور سات مرتبہ یہ دعائیں پڑھیں:

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔''

☆ اس دعا کو پوری بصیرت، پورے شوق اور پوری محبّت سے پڑھنے والوں نے بیان کیا ہے کہ اس پڑھائی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہم کو پرانی دردوں سے بھی نجات عطا فرما دی اور ہم ایسے صحت مند اور توانا ہو گئے گویا کہ کبھی درد تھا ہی نہیں!

ہر قسم کی تھکاوٹ کے لیے

انسان میں ایک کمزوری یہ ہے کہ وہ مسلسل محنت کی وجہ سے تھک جاتا ہے، چکنا چور ہو جاتا ہے، اعضائے انسانی کچھ کرنے سے جواب دے دیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ایسی طاقت اور تاثیر رکھی ہے اور وہ انسان کو روحانی وجسمانی طور پر ایسی توانائی مہیا کرتا ہے کہ تھکن نام کی کوئی چیز ہی نہیں رہتی۔ اس سلسلے میں مَیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں وہ پڑھائی بیان کرنا چاہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی پیاری اور سردار بیٹی سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بطور تحفہ دی تھی اور کہا تھا اے میری بیٹی! یہ پڑھائی نوکروں چاکروں اور خدمت گزاروں سے ہزار درجے بہتر ہے۔

آپ اندازہ تو فرمائیں کہ بیٹی گھر سے یہ آس لے کر نکلی ہے کہ میں اپنے بابا سے کوئی نوکرانی لے کر آتی ہوں جو گھر کا کام کاج کر دیا کرے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری لختِ جگر تو میری خاص اور پیاری بیٹی ہے، تجھے خاص اور پیاری پڑھائی دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ

''رات کو سوتے وقت 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمدللہ، 34 مرتبہ اللہ اکبر'' پڑھیں! [1]

اللہ کی رحمت اور اس پڑھائی کی برکت سے دن بھر کی تھکن دور ہو جائے گی اور بڑے آرام کی نیند آئے گی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ساری زندگی اس پڑھائی کو رات کو سوتے وقت پڑھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بدولت مجھے عجب جسمانی و روحانی توانائی سے نوازا ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ظاہر ہے کہ جس پیغمبر علیہ السلام نے کبھی امّت کو معمولی تحفہ نہیں دیا وہ اپنی شہزادی اور پیاری بیٹی کو حقیر تحفہ کیسے دے سکتے ہیں۔ آپ ﷺ کا بیان کردہ یہ وظیفہ اس قدر عالی شان ہے کہ اس سے جسمانی راحت ہی نہیں بلکہ اللہ کی رحمت بھی نصیب ہوتی ہے۔

خوبصورت بچے کو نظر بد سے بچانے کے لیے

ننھے منھے بچوں کی ادائیں بڑی دل رُبا ہوتی ہیں اور کبھی کبھی ان کو پیار سے بھی نظر لگ جاتی ہے، نظرِ بد کی حقیقت اپنی جگہ ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اس کی وجہ سے بچے طرح طرح کی الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں، ضد کے ساتھ ساتھ ان کی بے چینی اور بے قراری بڑھ جاتی ہے۔ اگر آپ اپنے شہزادوں کو بُری نظر سے بچانا چاہتے ہیں تو اس کا حل یہ نہیں کہ بچے کو اٹھا کر دربار پر لے جائیں یا کسی عامل کی چوکھٹ پر جا پہنچیں یا کسی گھوڑے کے نیچے سے گزاریں بلکہ آسان ترین نبوی حل یہ ہے کہ آپ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر بچوں پر پھونکتے رہیں۔

أُعِيذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَآمَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَّةٍ [2]

[1] صحیح البخاری: 3113 [2] جامع الترمذی: 2060

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات کاملہ کے ساتھ ہر شیطان اور زہریلے کیڑے مکوڑے اور ہر نظر بد سے''

دعا کے شروع میں أُعِيذُكَ (یعنی کاف پر زبر کے ساتھ) کا لفظ ایک بیٹے کے لیے ہے اس کے علاوہ

☆.....بیٹی کے لیے (أُعِيذُكِ) (کاف کے زیر کے ساتھ)

دو بچوں یا بچیوں کے لیے (أُعِيذُكُمَا)

زیادہ بچوں کے لیے (أُعِيذُكُمْ)...

اور زیادہ بچیوں کے لیے (أُعِيذُكُنَّ)...

کے ساتھ شروع کریں باقی ساری دعا وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی ہے۔ اس طرح پڑھ لینا زیادہ بہتر ہے اور یہ ایسی مؤثر اور مبارک دعا ہے کہ یہی دعا پڑھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل اور اسحٰق علیہما السلام کو دَم کیا کرتے تھے اور یہی کلمات پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردارانِ جنّت اپنے پیارے نواسے اور شہزادے حضرت حسن و حسین علیہما السلام کو دم کرتے تھے۔ سبحان اللہ!

کیسی خوش نصیبی ہے اگر یہی پاکیزہ اور مبارک کلمات ہماری زبان پر آ جائیں اور ہم ان کے ذریعے اپنی اولادوں کو اللہ کی حفاظت میں دے دیں۔

مریض کی عیادت کو جانے کے لیے

آخر میں بیمار اور بیماری کے متعلق ہماری نصیحت یہ ہے کہ مریض پر آپ کی گفتگو کا نفسیاتی طور پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے، مثبت اور حوصلہ افزا باتیں کیا کریں جس سے مریض کو مزید تسلی اور اطمینان ہو اور اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مریض کے پاس مسنون دعائیں پڑھتے ہوئے اس کے سامنے اس کا مفہوم بھی بیان کر دیں۔

اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت جامع دعائیں بیان فرمائی ہیں ان میں سے مختصر اور آسان تین دعاؤں کو بیان کیا جاتا ہے ان کو یاد فرما لیں!

1 لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ [1]

''کوئی مسئلہ نہیں اللہ نے چاہا تو یہ بیماری آپ کو گناہوں سے پاک کر دے گی۔''

[1] صحیح البخاری: 3616

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ آپ مندرجہ بالا دعائیہ کلمات کے اختصار اور ان کی جامعیت پر غور فرمائیں کہ ان میں مریض کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ توحید کا پہلو کس قدر نمایاں ہے۔ (کہ بھائی! تجھے تو کچھ بھی نہیں ہوا، ابھی اللہ نے چاہا تو تُو صحت یاب ہو جائے گا)

2 اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ وَ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا [1]

''اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! بیماری دور فرما دے اور شفا عطا کرتو ہی شفا عطا کرنے والا ہے تیری عطا کی ہوئی شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ایسی مکمل شفا کہ بیماری کا کوئی اثر باقی نہ چھوڑے۔''

☆ اس دعا میں جہاں مریض کے لیے سامانِ شفا ہے وہاں اس عقیدے کی بھی حد درجہ صراحت کر دی گئی ہے کہ شفا کے سب خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور اللہ ہی اپنے بندوں کو شفا دیتا ہے لہٰذا شفا کے لیے شرک کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہیے۔

3 اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ [2]

''میں عظمت والے اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عرش عظیم کا رب ہے یہ کہ وہ تجھے شفا دے۔''

☆ رسول اللہ ﷺ نے اس دعا کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ جس مریض کے پاس اس پڑھائی کو سات مرتبہ پڑھا جائے اگر اس مریض کی موت کا وقت سر پر نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا فرما دے گا۔

اس مضمون کا ایک جملے میں خلاصہ یہ ہے کہ

''پہلے پڑھائی، فیر دوائی''

مسلمان ہونے کی وجہ سے ہم کو سب سے پہلے قرآن وسنّت سے ثابت شدہ مسنون پڑھائی کی طرف توجہ کرنی چاہیے، اس میں اللہ تعالیٰ نے صحت وسلامتی اور شفا کے سب خزانے چھپا رکھے ہیں۔

محترم قارئین آپ سروے کر لیں، آپ کو پورے فیصل آباد بلکہ پاکستان میں کوئی ایک ایسا شخص نہیں ملے گا جو بیان کردہ پڑھائی کو پوری پابندی اور پوری بصیرت سے پڑھتا ہو اور اس کے باوجود کمر توڑ بیماریوں میں مبتلا ہو.....!

[1] صحیح البخاری: 5743 [2] سنن ابی داود: 3106

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے اپنا دین جہاں علمائے کرام کو ٹھیکے پر دے رکھا ہے وہاں بیماری کے سارے معاملے ڈاکٹروں کے سپرد کیے ہوئے وہ جیسے چاہیں اور جو چاہیں آپ کے ساتھ کرتے پھریں.....!

یاد رکھو.....! بیماریوں کو بڑھانے اور پالنے میں سب سے زیادہ قصور ہمارا ہے کہ ہم مسنون اور مقبول دعاؤں کا ورد نہیں کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

493

جنت میں لے جانے والے اذکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿1﴾

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذِکر کرنے والے مرد اور ذِکر کرنے والی عورتیں اللہ نے اُن کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔''

اَذکار کی اہمیت، اَذکار کے فوائد اور دُعاؤں کی قوت و طاقت اور تاثیر پر ہم نے درجنوں مضامین آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں، اُن کو بار بار پڑھنے کی کوشش کریں، کیونکہ ہم نے ایک چیز دیکھی ہے اور ہمارے مطالعے کا نچوڑ ہے کہ اَذکار کرنے والا، اَذکار پڑھنے والا اور دُعائیں مانگنے والا شخص کبھی نامراد نہیں رہ سکتا، دین و دنیا اور آخرت کے سب خزانے اللہ تعالیٰ نے اَذکار اور وظائف میں رکھ دیئے ہیں، لیکن کوشش کر کے اَذکار سے دو چیزیں حاصل کریں باقی فائدے اَز خود حاصل ہو جائیں گے۔

دو کام نہیں ہوئے تو کچھ نہیں ہوا

اَذکار کو اگر صرف الفاظ اور رٹّے کی حد تک رکھا جائے تو اُس سے آپ کو اجر و ثواب بھی مل سکتا ہے اور آپ کا ظاہری کام بھی ہو سکتا ہے لیکن شرعی اَذکار سے اصل مطلوب و مقصود دو چیزیں ہیں اور یہ دو چیزیں بنیاد ہیں، اگر آپ کو یہ دو بنیادی چیزیں اَذکار سے حاصل نہیں ہوئیں تو پھر آپ بہت ساری خیر سے محروم رہے ہیں۔

﴿1﴾ سورۃ الاحزاب:35

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1 عقیدے کی اصلاح

قرآن وحدیث میں جتنے اَذکار ہیں، اُن کے مفہوم پر غور وفکر کر کے سب سے پہلے اپنا عقیدہ درست کرنا چاہیے، اگر آپ نے اَذکار کو اچھی طرح سمجھ کر اپنا عقیدہ اُن کے مطابق بنالیا ہے تو سمجھ لیں آپ نے دُنیا اور آخرت کی سب سے بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے اور اگر آپ اَذکار کرنے کے باوجود اُن کے مطابق اپنا عقیدہ درست نہیں کر سکے، آپ کے عقیدے میں شرک ہے، آپ کے عقیدے میں گمراہی ہے، آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حق غیروں کو دیتے ہوئے، غیروں کی عبادت کرتے ہیں تو پھر سمجھ لیں آپ نے اپنا سب سے بڑا نقصان کر لیا ہے اور اِس وقت معاشرے میں بڑے بڑے دیندار اور مذہبی لوگ بڑی بڑی تسبیاں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہیں اور بڑے بڑے چلّے کاٹ رہے ہیں، لیکن اُن کے عقیدے میں پرلے درجے کا شرک ہے، اللہ تعالیٰ اس ناکامی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

2 عمل کی اصلاح

اَذکار سے حاصل کرنے والی دوسری سب سے اہم چیز وہ عمل کی اصلاح ہے کہ آپ اَذکار کی روشنی میں اپنے کردار، اخلاق اور عمل کو بہتر بنالیں اور اِس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے جو لوگ تعصب کی عینک اتار کر اور سوچ سمجھ کر پوری محبت اور یقین کے ساتھ اَذکار کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کو اُن کی برکت سے ایک فرشتہ صفت انسان بنا دیتے ہیں، بس آپ کسی طرح کوشش کر کے رٹّے سے باہر نکلے اور اَذکار کو محبت کے ساتھ سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں اور پھر اُس کی روشنی میں اپنے عقیدے اور عمل کی درستی کریں، پھر نتیجہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو جنت عطا کرے گا۔

نو اَذکار اور جنت

ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے زیرِ نظر مضمون میں جنت میں لے جانے والے نو اَذکار تحریر کرنے ہیں، جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے روشن الفاظ میں بشارت دی ہے کہ اِن اَذکار کو سمجھ کر پڑھنے والا اور اِن کے مطابق عقیدہ وعمل بنانے والا شخص اِس قدر زیادہ خوش نصیب ہے کہ یہ اَذکار اِس کو اللہ کی جنت میں لے جائیں گے اور کسی بھی انسان کا اللہ کی جنت میں جانا یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کے لیے کوشش اور اُس کی اہمیت

کلمہ پڑھنے کے بعد انسان کی نظر اللہ کی جنت پر ہونی چاہیے، جن لوگوں کی نظروں سے جنت اوجھل ہو جاتی ہے، وہ لوگ بھٹک جاتے ہیں، الجھ جاتے ہیں اور طرح طرح کی خطرناک پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، ہمیشہ جنت کی فکر کریں، جنت جانے کا شوق پیدا کریں اور بالخصوص اُن اَذکار پر ہمیشگی کریں جو آپ کو جنت میں لے جانے والے ہیں، امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا. وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا [1]

''میں نے آگ جیسی چیز نہیں دیکھی کہ جس سے بھاگنے والا سو گیا ہو اور نہ ہی جنت جیسی چیز دیکھی ہے کہ اُس کو پانے والا سو گیا ہے۔''

لیکن ہمارے ہاں تو معاملہ سونے سے بھی اوپر جا چکا ہے، لوگ تو ایسی میٹھی، گہری اور لمبی نیند سو چکے ہیں کہ اُن کے کردار سے پتہ ہی نہیں چلتا کہ اِن لوگوں کی آگے منزل جنت یا جہنم ہے۔

مسلمانوں کی اکثریت میں جنت کو پانے کا شوق نہ ہونے کے برابر ہے اور اِسی طرح جہنم سے بچنے کی تڑپ بھی بالکل ختم ہو چکی ہے، بلکہ وہ سرِ عام کھل کر ایسے بُرے اعمال اور گناہ کرتے ہیں کہ جن سے جنت کھوٹی ہو جاتی ہے، انسان جہنم کی گہرائیوں میں جا گرتا ہے، اِس وقت مسلمان دنیا کے پیچھے اندھا ہو گیا ہے اور ایسا سو گیا ہے کہ اُس کو جنت اور جہنم کا کوئی ہوش نہیں ہے جبکہ

امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [2]

''جنت میں کوڑے کے برابر جگہ دُنیا اور دُنیا کے خزانوں سے بہت زیادہ بہتر ہے۔''

یعنی دُنیا اور جو کچھ دُنیا میں ہے یہ سب چیزیں مل کر بھی جنت کے ایک ذرے کا مقابلہ نہیں کر سکتیں، لیکن افسوس! کہ آج کا مسلمان پھول کی ایک پتّی کی طلب میں پورے گلشن کو ویران کر رہا ہے۔

[1] جامع الترمذی: 2601 [2] صحیح البخاری: 3250

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کتنی قریب ہے

ہمارے ہاں عمومی طور پر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ جنت بہت زیادہ دور ہے، نہ جانیں کب مریں گے اور کب جنت و جہنم ہوگی، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری یہ سب غفلتیں دور فرما دی ہیں، امام عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ. وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ [1]

''جنت تم میں سے ہر ایک کی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور آگ بھی اسی طرح۔''

یعنی جنت ہر اِنسان کے فٹ یا دو فٹ کے فاصلے پر ہے، موت کے بعد آخرت کے سلسلے شروع ہو جاتے ہیں اور اسی طرح ایک معمولی سا عمل اِنسان کے لیے جنت جانے کا باعث ہو سکتا ہے۔

اِس لیے حصولِ جنت کے لیے، طلبِ جنت کے لیے اور جنت کا مہمان بننے کے لیے ایک سچے مسلمان کو کسی غفلت کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

جنت میں لے جانے والے نو اَذکار

آپ اللہ کی توفیق سے یہ نو اَذکار پہلے بھی پڑھتے ہوں گے اور بعض کا تذکرہ پہلے گزر بھی چکا ہے، لیکن اِن کو ایک ترتیب کے ساتھ پورے مضمون کی شکل میں ہم اِس لیے بیان کر رہے ہیں کہ آپ کو آسانی رہے اور آپ اِن کی جنت لے جانے والی بشارت کو سامنے رکھ کر پورے شوق اور پوری توجہ سے اِن کو پڑھتے رہیں اور آپ پہلے سے زیادہ شوق سے اِن اَذکار کو اپنی زندگی میں لانے کی کوشش کریں اور یہ ایسے اَذکار ہیں کہ جن کے متعلق نبی کریم ﷺ نے بڑے واضح اور دوٹوک الفاظ میں جنت کی بشارت سنائی ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو شرکیہ اور من گھڑت اَذکار چھوڑ کر اِن مسنون اور جنت میں لے جانے والے اَذکار کو سمجھ کر پوری محبت اور پابندی سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

[1] صحیح البخاری: 6488

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھو! اصل چیز شوق ہے، جس شخص میں جس قدر زیادہ تڑپ ہوگی اور وہ جنت جانے کے لیے پورے ذوق وشوق کے ساتھ اِن اَذکار کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اُس کی صدقِ طلب دیکھ کر ضرور اَز ضرور ایسے سچے شخص کو جنت عطا فرمائیں گے۔

آیت الکرسی اور جنت

آپ نے آیت الکرسی کے بہت زیادہ فضائل پڑھ رکھے ہیں اور اِسی کتاب میں مستقل مضمون آیت الکرسی کے فضائل وفوائد اور معانی ومفاہیم پر موجود ہے، اُن کو یہاں پر دہرانے کی ہرگز ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے، ہم صرف آپ کو یہاں پر یہ ترغیب دلائیں گے کہ آیت الکرسی کا ترجمہ اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں اور پھر اِس کے مطابق اپنا عقیدہ توحید بنائیں اور اِس کے مطابق اپنے کردار اور عمل کی اصلاح کرتے ہوئے اِس کو ہر فرض نماز کے بعد پورے شوق اور پوری پابندی سے پڑھیں، یہ آیت الکرسی آپ کو اللہ تعالیٰ کی جنت میں لے جائے گی۔

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ. لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ. إِلَّا الْمَوْتُ [1]

''جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اُسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے علاوہ کوئی چیز نہیں روکتی۔''

لیکن بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ درجنوں نہیں بلکہ ہزاروں نمازی ایسے ہیں کہ جن کو نمازیں پڑھ پڑھ کر بڑھاپا آ گیا ہے، لیکن اُن کو آیت الکرسی کا ترجمہ نہیں آیا اور نہ ہی وہ آیت الکرسی کے مطابق اپنا عقیدہ بنا سکے ہیں۔

سورت الملک اور جنت

جنت میں لے جانے والا دوسرا وظیفہ سورت الملک ہے، جو انتیسویں پارے کے شروع میں ہے اور یہ سورت تیس آیات پر مشتمل ہے جو شخص اِس سورت سے خصوصی محبت رکھتا ہے، یعنی اِس کو حفظ کرتا ہے اِس کے معنی و مفہوم پر غور کرتا ہے اور اِس کو پڑھتا رہتا ہے، یہ سورت ایسے شخص کو اللہ کی جنت میں لے جائے گی۔

++++++++++++

[1] السنن الکبری للنسائی: 9928، إسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر احادیث کے ذخیرے کا مطالعہ کیا جائے تو ایک درجن سے زائد روایات اِس سورت کے فضائل پر مشتمل ہیں، جن میں سے کم از کم سات روایات کو ماہرین فن نے صحیح یا حسن قرار دیا ہے اور اُن روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت سورت الملک پڑھ کر سو جائے اللہ تعالیٰ اُس کو عذابِ قبر سے بچائیں گے اور یہ سورت اپنے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کی جنت میں لے جائے گی، اُن صحیح اور حسن روایات میں سے صرف ہم یہاں ایک روایت کے ذِکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا:

سُورَةٌ مِنَ القُرْآنِ مَاهِيَ إِلَّا ثَلَاثُونَ آيَةً خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتَّى أَدْخَلَتْهُ الجَنَّةَ. وَهِيَ تَبَارَكَ [1]

''قرآن پاک کی ایک ایسی سورت ہے اُس کی صرف تیس آیات ہیں وہ اُس کے پڑھنے والے کے متعلق جھگڑا کرے گی یہاں تک کے وہ اُس کو جنت میں داخل کروا دے گی اور وہ سورت ''تبارک'' ہے۔''

اِس میں شک نہیں کہ قرآن شریف کی ہر آیت انسان کو جنت کا راستہ دکھلاتی ہے اور جنت میں لے جانے والی ہے، لیکن سورت الملک کو خصوصی طور پر یہ شان حاصل ہے کہ اِس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت سنائی ہے کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کو جنت میں لے جائے گی۔ ہمارا اور ہمارے بچوں کا اِس سورت سے کیا رشتہ ہے...؟ کیا ہم اِس کو اپنی نفل نماز میں بار بار پڑھتے رہتے ہیں اور کیا ہم رات کو سوتے وقت بھی اِس کی تلاوت کرتے ہیں...؟ اگر ایسا ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں اِس کی وجہ سے جہاں آپ کو دنیا میں ہزاروں برکتیں ملیں گی وہاں یہ سورت آپ کو اللہ کی جنت میں لے جائے گی۔

3 اسمائے حسنیٰ اور جنت

کائنات کا سب سے بڑا جاہل اور اَن پڑھ وہ شخص ہے جس کو اپنے اللہ کی پہچان نہیں ہے حتی کہ وہ اللہ

[1] المعجم الأوسط: 3654، صحیح الجامع: 3644، حسن، صحیح الجامع کی حدیث نمبر 2092 کے الفاظ کے مطابق جو شخص اس سورت سے محبت رکھتا ہے تو یہ سورت اُس کی سفارش کرے گی، فاخرجته من النار وأدخلته الجنة اور اُس کو جہنم سے نکلوا کر جنت میں داخل کروا دے گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے اہم ترین ناموں سے بھی واقف نہیں ہے اور اِس وقت ایسے جاہلوں سے زمین بھری ہوئی ہے، آیئے! اِس جہالت سے باہر نکلیں اور اپنے پیارے اللہ کی معرفت اور پہچان حاصل کریں اور اللہ کی پہچان اُس کے ناموں سے اور اُس کی صفات سے ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے پیارے بہت زیادہ نام ہیں، کچھ نام تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلائے اور بتلائے ہیں اور کچھ نام ایسے ہیں کہ جو ہمارے علم میں ہی نہیں ہیں، اُن کو صرف وہ شان وشوکت والا ربّ ہی جانتا ہے، لیکن اللہ کے پیارے اور خوبصورت ناموں میں سے جو شخص ننانوے نام اچھی طرح یاد کر لیتا ہے اور اُن کو سمجھ کر اُن کے مطابق اپنا عقیدہ اور اپنا عمل صحیح کر لیتا ہے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو بھی جنت عطا فرمائیں گے، ننانوے ناموں کا یاد کرنا یہ اپنے آپ کو جنت کی طرف لے جانے والا وظیفہ ہے۔ امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا. مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا. مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ [1]

''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، سو سے ایک کم جس نے اُن کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

قرآن پاک کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے جو نام لکھے ہوئے ہیں اُن میں سے کچھ نام ایسے ہیں جو بطورِ ''عَلَم'' یعنی اِسم قرآن حدیث میں کہیں نہیں آئے اور اِسی طرح جامع الترمذی کی ایک طویل حدیث میں اللہ تعالیٰ کے جو ننانوے نام وارد ہوئے ہیں وہ روایت بھی بالاتفاق ضعیف ہے، ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے 81 نام قرآن پاک سے اور 18 نام صحیح احادیث سے لے کر مکمل نام کارڈ کی شکل میں شائع بھی کیے ہیں اور اُن کو اپنی کتاب ''کتاب الاذکار'' میں درج بھی کیا ہے، وہاں سے یاد کر لیں اپنی غفلت کو دور کریں، اللہ کے پیارے ننانوے ناموں کو یاد کریں، اِن کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں، ربّ تعالیٰ آپ کی دعائیں بھی قبول کرے گا اور یہ پیارے نام آپ کو اللہ تعالیٰ کی جنت میں بھی لے جائیں گے۔

[1] صحیح البخاری: 2736

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1 سید الاستغفار اور جنت

جنت میں لے جانے والا چوتھا وظیفہ وہ ''سید الاستغفار'' ہے، سید الاستغفار کا معنی یہ ہے کہ وہ کلمات کہ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جاتی ہے، یہ کلمات اُن تمام کلمات کے سردار ہیں، اِن کلمات کو ''سید الاستغفار'' کا لقب رسول اللہ ﷺ نے خود دیا ہے اور پھر اِس کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ جو شخص صبح و شام ''سید الاستغفار'' پڑھے گا، وہ شخص جنت والوں میں سے ہوگا، امام شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''سید الاستغفار'' یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ [1]

اے میرے اللہ! آپ ہی بے شمار نعمتوں کے ساتھ میری پرورش کرنے والے ہیں۔ آپ کے سوا میرا کوئی معبود، مشکل کشا اور حقیقی حاکم نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں آپ کا بندہ ہوں، اپنی طاقت کے مطابق آپ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے کو نبھا رہا ہوں۔ میں اپنے برے اعمال کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ مجھے آپ کی بے شمار نعمتوں کے اقرار کے ساتھ ساتھ اپنی غفلتوں اور اپنے گناہوں کا پورا اقرار ہے۔ آپ مجھے معاف فرما دیں کیونکہ آپ کے علاوہ مجھ جیسے پاپی کو کوئی معاف کرنے والا نہیں۔''

صحیح البخاری کے مطابق رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا. فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا. فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ. فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ [2]

''جس نے اِن کلمات کو پورے یقین کے ساتھ دِن میں پڑھا اور وہ اُس دِن شام کرنے سے

[1] صحیح البخاری:6306 [2] صحیح البخاری:6306

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے فوت ہو گیا تو ایسا شخص اہلِ جنت میں سے ہے اور جس نے یہ کلمات پورے یقین کے ساتھ رات کو کہے اور وہ صبح کرنے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنت والوں میں سے ہے۔''

اور نسائی شریف کے الفاظ کے مطابق

فَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي مُوقِنًا بِهَا، دَخَلَ الْجَنَّةَ [1]

''جس نے یقین کے ساتھ اِن کلمات کو صبح پڑھا اور وہ فوت ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اِن کلمات کو یقین کے ساتھ شام کے وقت پڑھا وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔''

احادیث میں ''یقین'' کی شرط لگائی گئی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وظیفہ اُس شخص کو جنت میں لے کر جائے گا، جس نے گناہ چھوڑ کر پورے یقین کے ساتھ اللہ سے سچی معافی مانگی اور دِل کی سچائی سے اپنے گناہوں کا اور اللہ کی نعمتوں کا اعتراف کیا، ورنہ جو شخص صرف صبح و شام اِن کلمات کا رٹہ لگاتا ہے، گناہ چھوڑتا ہے نہ ہی ناشکری سے باز آتا ہے تو ایسا شخص صبح و شام ''سید الاستغفار'' ہزار بار بھی پڑھتا رہے تو وہ اللہ کی رحمتوں کا حق دار نہیں ہو سکتا۔

5 رضیت باللہ ربا اور جنت

ہمارے پاس سب سے زیادہ قیمتی خزانے تین ہیں، اللہ، اسلام اور حضرت محمد ﷺ جو شخص دِل سے اللہ تعالیٰ کو اپنا ربّ مان کر خوش ہو جائے، یعنی کہ اُس کے فیصلوں پر راضی ہو جائے اور اِسلام کو اپنی زندگی کا دستور اور دین مان کر خوش ہو جائے اور اِسی طرح حضرت محمد ﷺ کو اپنا نبی اور رسول مان کر خوش ہو جائے اور اپنی زبان سے کہہ اٹھے ''رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا'' تو یہ وظیفہ بھی ایسے سچے مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی جنت میں لے جاتا ہے، اِس وظیفے کے فضائل میں بہت ساری صحیح احادیث منقول ہیں، لیکن ہم صرف وہ ایک حدیث ذِکر کریں گے جس میں جنت کی بشارت سنائی گئی ہے۔

امام ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [2]

[1] سنن النسائی: 5522 [2] سنن أبی داؤد: 1529

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس نے کہا میں اللہ کو داتا مان کر راضی ہوں اور اِسلام کو دین مان کر راضی ہوں اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہوں، اُس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

بعض صحیح روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس وظیفہ کو کم از کم صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھنا چاہیے، باقی اگر آپ اِس وظیفہ کو دِل کی گہرائی اور سچائی سے مان کر اِس کو اپنی زبان کا وِرد بنالیں تو یہ آپ کے چلتے پھرتے جنتی ہونے کی بہت بڑی نشانی ہے۔ ان شاء اللہ

اللھم اجرنی من النار اور جنت

جہنم سے بچ کر اللہ کی جنت میں جانے کے لیے جہاں پر گناہ چھوڑ کر نیک اعمال کا کرنا بہت ضروری ہے وہاں پر ایسے اَذکار، ایسی دُعائیں اور ایسے وظائف پڑھنا بھی اَز حد ضروری ہے، جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جہنم سے بچا کر، اپنی جنت کا مہمان بنا دیتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جو مسلمان فجر اور مغرب کی نماز کے فوراً بعد سات مرتبہ

اللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ [1]

''اے اللہ! مجھ کو آگ سے بچا لے۔''

پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو جہنم سے بچا لیں گے اور ظاہر ہے جو شخص جہنم سے بچا لیا گیا، اُس کو اللہ کی جنت کا مہمان بنا دیا جائے گا۔

7 سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور جنت

اللہ تعالیٰ کی پاکی اور ''تسبیح'' کے موضوع پر آپ ہماری تفصیلی گفتگو سنتے اور پڑھتے رہتے ہیں، اس زیر مطالعہ کتاب میں بھی تسبیح کے متعلق مستقل مضامین موجود ہیں، لیکن ہم نے ساتویں نمبر پر '' تسبیح '' کے وہ کلمات پیش کرنے ہیں کہ جن کو سمجھ کر پڑھنے والا ایک سچا مومن اِس قدر خوش نصیب ہے کہ یہ کلمات اُس کو قیامت والے دِن اللہ کی جنت میں لے جائیں گے اور یہ کلمات پڑھنے کی وجہ سے اُس کے لیے اللہ کی جنت میں باغ و بہار کا کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہوگا۔

[1] سنن أبی داؤد: 5079، اس روایت کو حافظ ابن حجر، حافظ زبیر علی زئی سمیت کئی ایک فن کے ماہرین نے حسن قرار دیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ. غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ [1]

''جس نے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہا اُس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔''

اِن کلمات کا مطلب یہ ہے کہ میرا اللہ ہر قسم کے ظاہری اور باطنی عیب سے پاک ہے، ہر قسم کی عظمتوں کا مالک ہے اور سب تعریفیں صرف اور صرف اُسی کی ہیں۔

آپ غور فرمائیں! جو مسلمان اللہ تعالیٰ کے بارے میں اِس قدر پیارے جذبات رکھے اور اپنے اللہ کے ساتھ اِس قدر زیادہ محبت اور عقیدت والی باتیں کرے کیا وہ شخص شرک کرنے والا ہو سکتا ہے...؟ اِس وقت اَذکار کے باوجود جو شرک وخرافات اور بدعملی آپ معاشرے میں دیکھ رہے ہیں اُس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم نے صرف اپنے مشکل کام سیدھے کرنے کے لیے کچھ اَذکار رٹے ہوئے ہیں اِس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

8 لاحول ولاقوۃ الا باللہ اور جنت

جنت میں لے جانے والا آٹھواں وظیفہ ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' یہ اللہ کی توحید کا بہت اونچا بول ہے اِس کے ذریعے ایک سچا مسلمان اللہ کے سامنے اپنی حد درجہ عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے اور یہ وظیفہ ایک سچے مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی جنت میں لے جاتا ہے اِس سلسلے میں اِسی کتاب میں حوقلہ کے فضائل ومفہوم پر مستقل مضمون موجود ہے، لیکن یہاں صرف تین روایات بیان کر دیتے ہیں کہ جن میں اِس بات کی طرف مکمل اِشارہ موجود ہے کہ یہ وظیفہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی جنت میں جائے گا۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والدِ گرامی نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لیے آپ کے پاس بھیجا، قیس کہتے ہیں:

فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ وَقَدْ صَلَّيْتُ. فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ. وَقَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) [2]

[1] جامع الترمذی: 3465، 3464

[2] جامع الترمذی 3581، السلسلة صحیحة: 4/35، 37، الجامع الکامل: 9/463

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے اور میں نماز پڑھ کر فارغ ہو چکا تھا آپ نے مجھے اپنی ایڑی لگائی اور کہا کیا میں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔''

اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص یہ وظیفہ بہت زیادہ پڑھتا رہا ہوگا اُس کو پورے پروٹوکول کے ساتھ اِسی دروازے سے اللہ تعالیٰ کی جنت کا مہمان بنایا جائے گا۔

اِسی طرح ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب معراج پر تشریف لے گئے تو آپ کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے کہا:

((مُحَمَّدُ. مُرْ أُمَّتَكَ أَنْ يُكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِ الجَنَّةِ. قَالَ: وَمَا غِرَاسُ الجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)) [1]

''اے محمد ﷺ اپنی اُمت کو حکم دو کہ وہ جنت میں بہت زیادہ پودے لگایا کریں آپ نے کہا جنت کے پودے کیا ہیں...؟ حضرت ابراہیم نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔''

یہ روایت بھی اِسی بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ یہ وظیفہ پڑھنے والے کو اللہ کی جنت میں باغوں کا حق دار بنائے گا۔

اور اِسی طرح ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے اور ہمارا معمول یہ تھا کہ جب ہم چڑھائی کی طرف چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور ذکر کرتے ہوئے صحابہ کی آوازیں بہت زیادہ بلند ہو رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اتنی اونچی آواز سے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تم بہرے یا غائب پروردگار کو نہیں پکار رہے بلکہ تمہارا رب بہت زیادہ سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں آہستہ آواز میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا:

[1] صحیح ابن حبان رقم: 821، السلسلة صحيحة: 105: السراج المنير، للعصام: 6333، اس حدیث کی سند کو امام منذری ابن حجر امام البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ. قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) [1]

''اے عبداللہ بن قیس لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

جس شخص کی زبان پر یہ وظیفہ ہے گویا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی جنت کے خزانوں کا مالک ہے اور ایک روایت میں آتا ہے ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پڑھنے والا شخص اور اِسی پر موت پانے والے شخص کو آگ نہیں چھوئے گی اور ایسے شخص کے لیے بخشش ہی بخشش ہے اور اللہ اُس کو حسبِ وعدہ اجرِ عظیم عطا کریں گے۔

9 لا الہ الا اللہ اور جنت

اِس مضمون کا نواں اور آخری جنت میں لے جانے والا وظیفہ نہایت ہی مشہور اور آسان ہے اور وہ ہے

''لا الہ الا اللہ''

اِس وظیفہ کو سمجھنے کی کوشش کریں، آپ مر سکتے ہیں لیکن شرک نہیں کر سکتے، اِس وظیفہ کا رٹا لگانے کی بجائے اِس کے تقاضوں کو پورا کریں آپ کبھی ربّ کے علاوہ کسی غیر کو سجدہ نہیں کریں گے اور نہ ہی مشکل کے وقت اللہ کو چھوڑ کر نیک لوگوں کو آوازیں ماریں گے اور نہ ہی آپ اللہ کے حق وحقوق اور القابات غیروں کو دیں گے پھر اِس وظیفے کا فہم اور اِس کا وِرد آپ کو اللہ کی جنت میں لے جائے گا۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَسْنَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى صَدْرِي. فَقَالَ: ''مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ'' [2]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگوائی تو آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی خوشنودی کے لیے ''لا الہ الا اللہ'' اور اِسی کلمہ پر اُسی کا خاتمہ ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[1] صحیح البخاری: 6384، الصحیح للمسلم: 2704

[2] مسند احمد: 23324، صحیح لغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس حدیث سے چار باتیں سمجھ آتی ہیں:

1 رسول اللہ ﷺ کس قدر عاجزی وانکساری اور سادگی کے پیکر تھے کہ ہر وقت ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے، عام بادشاہوں یا وڈیروں کی طرح لوگوں سے کٹ کر یا ہٹ کر نہیں رہتے تھے، آپ ﷺ کا ایک عام صحابی کے سینے کے ساتھ ٹیک لگانا آپ کی تواضع کی بہت بڑی دلیل ہے۔

2 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس قدر خوش نصیب تھے کہ دِن رات رسول اللہ ﷺ کا دیدار بھی کرتے اور اپنے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو ٹیک بھی لگواتے، کیا خیال ہے جس ایمان والے وجود کے ساتھ معصوم جسم چھو گیا ہو کیا اُس کو جہنم کی آگ چھو سکتی ہے...؟ اللہ سب اصحاب کی قبروں کو نور سے بھر دے۔ آمین

3 جس نے ''لا الہ الا اللہ'' اللہ کی خوشنودی کے لیے پڑھا ہو، یعنی وہ شخص جو صرف کسی سزا سے بچنے کے لیے صرف زبان سے کلمہ پڑھے یا کسی اور مقصد کے لیے کلمہ پڑھے تو یہ کلمہ کوئی کام نہیں آئے گا۔

4 ''لا الہ الا اللہ'' پر خاتمہ ہونا بھی ضروری ہے اگر کوئی شخص موت سے پہلے بھی اِس کلمے سے پہلے پھر جائے یا اِس کا انکار کر دے تو یہ کلمہ اُس کو جنت میں نہیں لے کر جائے گا۔

اور اِسی طرح معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ [1]

''جس کی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگی وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور خاص توفیق سے کہ ہم نے جنت میں لے جانے والے نو اَذکار آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں آپ اِن اَذکار کو پوری توجہ، محبت اور پابندی سے پڑھیں یہ وظائف آپ کو اللہ کی جنت میں لے کر جائیں گے۔ ان شاء اللہ

[1] سنن أبی داؤد: 3116

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

509

دُرود وسلام کے معانی اور فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [1]

''بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

اَذکار کے حوالے سے درود شریف کو ایک منفرد حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہ ذِکر بھی ہے، دُعا بھی ہے اور درود بھی ہے آنے والے صفحات میں ہم نہایت ہی جامعیت کے ساتھ درود شریف کے معانی اور اُس کے فضائل بیان کریں گے اور اِس سے قبل چند ابتدائی اور ضروری نکات پر غور فرمالیں۔

1 بحیثیت انسان اور مسلمان ہمارے ذمہ تین طرح کے حقوق ہیں۔ حقوق اللہ، حقوق النبی ﷺ اور حقوق العباد۔ کامیاب مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتا ہے، نبی کریم ﷺ کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتا ہے۔ جو مسلمان ان حقوق کا خیال نہ رکھے اُس کا ایمان اور اسلام ہمہ وقت خطرے میں رہتا ہے۔ قرآن وحدیث میں رسول اللہ ﷺ کے جن اہم حقوق کا تذکرہ کیا گیا ہے اُن میں سے ایک بنیادی حق یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ہر سچا امتی آپ ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھے، یہ ہمارے ذمہ آپ ﷺ کا حق ہے۔

[1] سورۃ الاحزاب: 56

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پھر دوسری بات یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور آپ ﷺ کی عقیدت کا دم بھرتا ہے۔ تو قرآن وحدیث نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والوں کی علامات کو بیان کیا ہے، اُن علامات اور نشانیوں میں سے ایک سب سے بنیادی اور اہم نشانی یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے والہانہ محبت اور سچی عقیدت رکھنے والا شخص آپ ﷺ کی ذاتِ پاک پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیجتا رہتا ہے۔

آپ حیران ہوں گے کہ ایک وقت تھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے تھے اور آپ کو تکلیف اور اذیت دینے والے ہر وقت آپ کے دائیں بائیں رہتے تھے، جسمانی تکالیف کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کو روحانی طور پر بھی بہت زیادہ ستایا جاتا تھا۔ کفارِ مکہ علی الاعلان طعنہ دیا کرتے تھے کہ چند دنوں کی بات ہے عبداللہ کے بیٹے کا نام مٹ جائے گا اور اس کی نسل ختم ہو جائے گی۔ لیکن قربان جائیں رب العالمین پر کہ اُس نے آپ ﷺ کے ساتھ ورفعنا لک ذکرک کا جو وعدہ کیا وہ سو فیصد پورا کر دکھایا۔ اس وقت کائنات میں، جہاں جہاں ذکرِ الٰہ ہے وہاں وہاں ذکرِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں ایک منٹ بھی ایسا نہیں جس میں آپ پر دنیا کے کسی نہ کسی خطے میں درود وسلام کی بارش نہ ہو رہی ہو۔ اور آپ پر درود وسلام بھیجنے والوں کی تعداد بھی ہزاروں یا لاکھوں کروڑوں میں نہیں بلکہ بلا مبالغہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے والوں کی تعداد اربوں میں ہے۔ اور پھر اس سے بڑھ کر آپ پر رحمت کے فرشتے بھی درود پڑھتے ہیں۔

درود وسلام کیا ہے...؟

بنیادی طور پر درود وسلام محبت بھرے جذبات اور اعلیٰ عقیدت کا نام ہے، جس کا اظہار ہم دعا کی شکل میں کرتے ہیں۔ دُرود کی دال پر پیش (ُ) ہے اور یہ فارسی زبان کا لفظ ہے، اور اس کا لغوی معنی دعا وغیرہ کا ہے اور سلام عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا معنی سلامتی ہے۔ درود وسلام کے ذریعے ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے رحمت وسلامتی کی دعا کرتے ہیں اور ہمارے جذبات یہ ہوتے ہیں کہ اے اللہ! ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہم تک تیرا دین پہنچانے کے لئے بہت قربانیاں پیش کیں اور تیرے دین کی راہ میں اُن کو بہت زیادہ ستایا گیا، ہم نہ تو آپ کا دیدار کر سکے اور نہ ہی آپ کی خدمت کر سکے۔ اے اللہ ہم آپ ﷺ کی خدمات کو سراہتے ہیں، آپ کے کارناموں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں اور آپ کی ایک ایک ادا کو پروٹوکول پیش کرتے ہوئے عرض گزار ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ اور آپ کی آل اولاد اور سب ازواج کے درجات کو بلند فرما دے۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چار مقامات جہاں پر درود پڑھنا فرض ہے

سب سے پہلے اُن چار مواقع کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جہاں پر درودِ پاک پڑھنا فرض ہے، اگر کوئی مسلمان ان مقامات پر درود نہیں پڑھے گا تو وہ فرض کا تارک، خطا کار، گناہگار اور قصوروار ہوگا۔

1 جب آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سنے

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نامِ نامی اسم گرامی ''محمد ﷺ'' سنے تو آپ ﷺ پر درود پڑھے، جو شخص بلا عذر نام سن کر بھی آپ ﷺ پر درود نہیں پڑھتا وہ آپ کے بنیادی حق کا غاصب ہے اور فرض کا تارک گناہگار ہے۔ اس پر متعدد دلائل قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔

2 نماز کے آخری تشہد میں

ہر نماز کے آخری تشہد میں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا فرض ہے، نماز کے پہلے تشہد میں آپ پر سلام پیش کیا جاتا ہے اگر کوئی پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنا چاہے تو وہ پڑھ سکتا ہے البتہ ضروری نہیں۔ امام البانی رحمۃ اللہ علیہ سمیت کچھ محدثین وجوب کے بھی قائل ہیں، لیکن ہماری تحقیق کے مطابق یہ مستحب ہے، البتہ نماز کے آخری تشہد میں سلام کے ساتھ ساتھ درود شریف پڑھنا فرض ہے۔ بصورتِ دیگر نماز غیر مکمل، ناقص اور خلافِ سنت ہوگی۔ اس سلسلہ میں کئی ایک دلائل احادیث میں موجود ہیں۔ جن کی روشنی میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: کہ جس شخص نے آخری تشہد میں درود نہیں پڑھا وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے۔ اور یہی موقف امام ابو اسحاق مروزی، امام ابوبکر محمد آجری اور امام ابن کثیر سمیت سلف صالحین کا ہے۔

3 نمازِ جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد

رسول اللہ ﷺ سے جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد درودِ پاک پڑھنا ثابت ہے۔ جو شخص نمازِ جنازہ کی دوسری تکبیر میں درود شریف نہیں پڑھتا وہ بھی فرض کا تارک ہے اور اس کی نماز رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4 کانفرنس، پروگرام یا طویل مجلس میں

مسند احمد، مستدرک حاکم سمیت دیگر کتبِ احادیث میں واضح روایات کے پیشِ نظر یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ لمبی محافل، مجالس، دروس اور کانفرنسز میں بھی رسول اللہ ﷺ پر درودِ پاک پڑھنا فرض ہے، وگرنہ ایسی مجلس اور محفل قیامت والے دن شرکاء کے لئے باعثِ حسرت وندامت ہوگی۔

یہ وہ چار مواقع تھے جن کے متعلق احادیث کی روشنی میں سلف صالحین کا موقف ہے کہ ان مواقع پر درود و سلام پڑھنا فرض ہے، بصورتِ دیگر اُمتی گناہگار ہوگا۔

لیکن میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ فرض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہر مسلمان کو بحیثیتِ اُمتی اپنا زیادہ وقت درودِ پاک میں گزارنا چاہیے۔

5 رنگ کا کالا مگر جواب روشن دے گیا

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ چند سال قبل میں عمرہ کی سعادت کے لئے مکہ شریف گیا اور وہاں نمازِ عصر کے بعد کعبۃ اللہ کے سامنے بیٹھا تھا کہ میری بائیں جانب ایک کالے رنگ کا حبشی بیٹھا ہوا قرآن پڑھ رہا تھا، پہلے اُنہوں نے قرآن پڑھا، پھر درود شریف کافی دیر تک پڑھتا رہا اور بالآخر اس نے ایسی رقت آمیز دُعا کی کہ میں نے عزم راسخ کر لیا کہ اس کے اٹھنے سے قبل اس کا مختصر انٹرویو اور اس کے حال احوال کے بارے میں ضرور پوچھوں گا۔ جب وہ فارغ ہوا تو میں نے اُس سے حال احوال کے بعد سب سے پہلا سوال کیا، کیا آپ یہاں پہلی دفعہ آئے ہیں.....؟ بڑی لگن اور شوق سے عبادت کر رہے ہیں۔ وہ کہنے لگا نہیں۔ میں اس سے قبل چھبیس مرتبہ رمضان کے سارے روزے بیت اللہ کے اندر افطار کر چکا ہوں اور عید الفطر پڑھ کر گیا ہوں، پھر میں نے پوچھا کیا تو نے کوئی حج کیا ہے.....؟ وہ کہنے لگا سِتَّةً وَ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً ہاں میں نے چھتیس مرتبہ حج کیا ہے۔ اللہ اکبر

محترم قارئین! کیسے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی حلال کمائی میں سے بار بار اللہ کے گھر کا دیدار کرتے ہیں اور جی بھر کر وہاں زم زم نوش کرتے ہیں۔ لیکن جو بات موضوع کے مطابق میں یہاں ذِکر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے اُس سے آخر میں پوچھا کہ سناؤ زندگی کیسی گزر رہی ہے.....؟ حال احوال آپ کے کیسے ہیں.....؟ وہ کہنے لگا اے نوجوان میں نے اللہ تعالیٰ سے اور کیا لینا ہے..... اُس نے مجھے درود پڑھنے کے لئے مدینے والا امام دے دیا ہے، بس میرے لئے یہی سعادت کافی ہے۔ درود پڑھتا رہتا ہوں، بلائیں ٹلتی رہتی ہیں، رحمتیں اُترتی رہتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 خدارا کسی جماعت پر جھوٹا الزام نہ لگاؤ

اِس مضمون میں ضمناً میں آپ کے سامنے ایک بہت بڑے بہتان اور جھوٹ کا جواب بھی دینا چاہتا ہوں کہ سادہ لوگوں کو قرآن وحدیث کی حامل سچی جماعت سے بدگمان کرنے کے لئے کئی مولوی حضرات یہ شوشہ چھوڑ دیتے ہیں، کہ ''وہابی تے ہوندے ای درود دے منکر نے، اے درود نئیں پڑھدے'' اناللہ وانا الیہ راجعون

حالانکہ حلفاً اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اپنی پوری زندگی میں کوئی ایک اہلحدیث عالم یا اہلحدیث شخص نہیں دیکھا جو درود کا منکر ہو یا رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھتا ہو۔

اور پھر آپ حیران ہوں گے کہ ظلم کی بات یہ ہے کہ جو لوگ خود کئی مسنون مواقع پر درود نہیں پڑھتے بلکہ درود پڑھنے سے انکار کرتے ہیں، وہ منکرِ درود ہونے کا فتویٰ ہم پر جڑتے ہیں، میرا قلم اور یہ مبارک کتاب اجازت نہیں دیتی کہ اِن حضرات کے بہتان، الزامات اور ظلمات کا تفصیل سے ذِکر کروں، لیکن پھر بھی آپ کو حقیقی آئینہ دکھانے کے لئے بریلوی مکتبہ فکر کے عظیم مفتی علامہ اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب کا ایک فتویٰ تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں انہوں نے اپنی کتاب تفسیر نعیمی میں ظلم کی انتہا کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ نماز والا درودِ ابراہیمی نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے۔ [1]

اگر یہ فتویٰ کسی اور عالم کا ہوتا تو نا جانے وہ کب کا گستاخِ رسول ثابت کر دیا جاتا اور اسکی کتاب پر سخت پابندی ہوتی۔

اور اسی طرح ہمارے ہاں احادیث کی روشنی میں مسئلہ اور فتویٰ یہ ہے کہ اگر کوئی نمازی نماز کے پہلے تشہد میں درودِ ابراہیمی پڑھتا ہے تو اس کے لئے درودِ ابراہیمی پڑھنا سو فیصد جائز اور باعث اجر ہے، بلکہ مستحب ہے لیکن فقہ حنفی کی متعدد کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کسی نمازی نے بھول کر بھی پہلے تشہد میں درود شریف پڑھ لیا تو اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا۔ یعنی گویا کہ اُس نے کوئی خطا یا ناجائز کام کر لیا ہے جس کی وجہ سے اُس پر سجدہ سہو کو لازم کر دیا گیا ہے اور پھر ہمارے ہاں نمازِ جنازہ میں بھی درودِ ابراہیمی پڑھا جاتا ہے اور پھر ظلم پر ظلم یہ ہے کہ درود کی تنقیص خود کرتے ہیں اور منکر درود ہونے کے فتوے ہم پر ٹھونسے جاتے ہیں..... یہ دنیا کی کس عدالت کا انصاف ہے.....؟ اللہ کے بندو آخر ایک دن مرنا ہے اور اللہ کی عدالت میں پیش ہونا ہے، کیا آپ کو اس حقیقت کا علم نہیں کہ روزِ قیامت بہتان بازی کرنے والے کے نیک اعمال بھی برباد کر دیئے جائیں گے.....؟

[1] تفسیر نعیمی، جلد 16 صفحہ 110

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5 آخر مغالطہ کہاں سے لگا...؟

جبکہ درود وسلام ہماری جند جان ہے، ہمارا ایمان ہے، ہمارے مسلک کا ماٹو اور ہمارے ماتھے کا جھومر ہے تو پھر اغیار کو مغالطہ کہاں سے لگا.....؟ میری تحقیق اور معلومات کی حد تک مغالطے کی وجہ یہ ہے چونکہ ہم اذان سے قبل درود نہیں پڑھتے لہٰذا بغیر سوچے سمجھے اور ہم سے صفائی لئے بغیر ہمارے خلاف جھوٹی سازش کی گئی کہ ''وہابی دُرود نئی پڑھدے۔'' جبکہ ہم دُرود پڑھتے ہیں مگر آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اذان کے بعد پڑھتے ہیں اور الفاظ بھی مسنون پڑھتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اپنی من مرضی کرتے ہوئے بلکہ حکم رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے دُرود پڑھا بھی پہلے گیا اور الفاظ بھی وہ کہے گئے جو حجروں میں بیٹھ کر گھڑے گئے تھے۔ جبکہ ہم نے دُرود پڑھا بھی حکم رسول ﷺ کے مطابق اور الفاظ بھی وہ پڑھے جو معصوموں کے امام حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبیوں کے امام حضرت محمد ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل فرمائے اور یہاں ایک بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ ہم عقیدت مصطفیٰ ﷺ میں مخالفتِ مصطفیٰ ﷺ نہیں کرتے۔ جی تو چاہتا ہے کہ ہم اذان سے قبل درود پڑھیں، اذان کے اندر دُرود پڑھیں، بلکہ اذان کے ہر جملے سے پہلے اور بعد درود پڑھیں، لیکن ہم ایسا کیوں نہیں کرتے.....؟ اللہ کی عزت کی قسم اس کی صرف اور صرف یہی وجہ ہے کہ ہم نے اپنی محبت کو رسول اللہ ﷺ کی سنت پر قربان کر دیا ہے۔

میری ایک مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی، تو میں نے اُن کو کہا آپ ہمیں درود کا منکر کیوں کہتے ہیں؟ وہ فرمانے لگے: اس لئے کہ آپ لوگ اذان سے قبل دُرود نہیں پڑھتے ہو، میں نے کہا: پھر تو آپ بھی دُرود کے منکر ہیں، فرمانے لگے جی وہ کیسے.....؟ میں نے کہا: آپ اذان کے ہر جملے کے درمیان درود نہیں پڑھتے، مولانا میری بات سن کر فرمانے لگے، کہ حضرت صاحب اذان کے ہر جملے کے بعد درود پڑھنا ثابت نہیں، میں نے کہا: مولانا اگر اذان کے ہر جملے کے بعد پڑھنا ثابت نہیں تو پھر اذان کے شروع میں بھی ثابت نہیں، پھر ہم پر جھوٹے بہتان کیوں لگاتے ہو...؟ اگر یہاں ثابت نہیں تو وہاں بھی ثابت نہیں۔

اس لیے معزز قارئین! سارے شکوک وشبہات اور مغالطے دور کرتے ہوئے ایک دوسرے کو اپنے قریب کریں اور دل وجان سے کثرت اور محبت کے ساتھ امام الانبیاء ﷺ پر درود وسلام کی بارش کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر درود بھیجیں ((فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ)) پس ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں.....؟ یہاں ایک نکتہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ درود شریف کا قرآنی حکم سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عربی زبان جاننے کے باوجود درود کے کلمات حجروں میں بیٹھ کر نہیں گھڑے بلکہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باضابطہ آپ ﷺ سے سوال کیا اور پوچھا تو آپ ﷺ نے جواب میں حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے صحابہ تم درودِ ابراہیمی پڑھو۔ درودِ ابراہیمی کے متعدد الفاظ صحیح احادیث میں موجود ہیں، شائقین وہ الفاظ حدیث کی مندرجہ ذیل کتابوں میں وہ الفاظ دیکھ کر یاد کر سکتے ہیں۔(۱)

6 ایک مؤدبانہ گذارش

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ درود اعلیٰ درجے کا نیک عمل ہے اور یہ اللہ کا حکم ہے، اور پھر اللہ کے حکم پر عمل کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے متعدد الفاظ بھی بیان کر دیئے، تو پھر ہم سب کا یہ حق ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے الفاظ پر ہی اکتفا کر لیں، کیونکہ جو برکت، شفا، خیر اور نور آپ ﷺ کی زبانِ پاک سے نکلنے والے الفاظ میں ہے وہ کسی اور کی زبان میں نہیں ہو سکتے، آج کل مارکیٹ میں کئی ایسے کتابچے موجود ہیں، جن میں تکلف کی بھرمار ہے اور پھر درود وسلام میں الفاظ بھی ایسے ہیں جو عقیدہ توحید و رسالت کے منافی ہیں۔ اس لیے درودِ تاج، درودِ ماہی، درودِ تنجینا، درودِ غوثیہ اور درودِ ہزارہ کی بجائے درودِ محمدی پڑھا کریں۔ اگر درودِ ابراہیمی پورا نہیں پڑھ سکتے تو اللھم صل علی محمد وعلی آلِ محمدٍ یا اکیلا اللھم صل علی محمدٍ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

اسی طرح سلام کے الفاظ میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور صَلَّی اللہ علیہ وسلم یا صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اللھم صل وسلم وبارک علی محمدٍ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ سلف صالحین کی ایک جماعت کے مطابق درود وسلام میں وہ تمام الفاظ جائز ہیں جن میں شرک کی آمیزش نہ ہو اور نہ ہی اُس کے پیچھے خود ساختہ شرکیہ عقیدہ ہو۔

1 صحیح البخاری 3370، الصحیح لمسلم 407، سنن النسائی 1292، سنن دار قطنی جلد 1 ص 154

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کے فضائل ہی فضائل ہیں اور اس میں غفلت کے نقصان ہی نقصان ہیں۔ زیر نظر صفحات میں آپ کے سامنے درود شریف کے پانچ فضائل اور نہ پڑھنے کے پانچ نقصان تحریر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

درود شریف کے فائدے ہی فائدے

اللہ کے محبوب حضرت محمد ﷺ پر درود پڑھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ بہت سی برکتیں اور بہت سی رحمتیں اور بہت سی عظمتیں عطا فرماتے ہیں، میں آپ کے سامنے من گھڑت واقعات اور غیر ثابت روایات سے مکمل کنارہ کرتے ہوئے احادیث صحیحہ کی روشنی میں چند فوائد بیان کرتا ہوں۔

1 ایک مرتبہ درود پڑھنے کے اللہ کی طرف سے چار انعامات ہیں

جو توحید پرست اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر چلنے والا آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ بذاتِ خود اس کو چار انعامات عطا کرتے ہیں۔

1 اُس شخص کو دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔

2 اُس شخص کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

3 اُس شخص پر اللہ دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔

4 اُس شخص کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

اس سلسلے میں چند روایات زیر نظر ہیں، امام المحدثین اور سید الفقہاء حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ)) [1]

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔''

[1] مسند احمد: 262/2، صحیح ابن حبان 905

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)) [1]

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔''

خادمِ رسول حضرت امام انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ)) [2]

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں، اُس کی دس برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اُس کے دس درجے بلند کر دیتے ہیں۔''

اور ایک روایت کے الفاظ کے مطابق سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيْئَاتٍ)) [3]

''جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں اور اُس کے دس گناہ معاف کر دیتے ہیں۔''

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمک دمک رہا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے محبت سے پوچھ ہی لیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج آپ کے چہرے پر خوب خوشی ہے، اس کی کیا وجہ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ میرے پاس ابھی ایک فرشتہ آیا تھا اور اُس نے آ کر کہا تھا:

((يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ: أَمَا يُرْضِيْكَ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا)) [4]

[1] الصحیح لمسلم: 408
[2] عمل الیوم واللیلہ امام نسائی: 62
[3] مستدرک حاکم: 248/2، حدیث: 2062
[4] سنن النسائی 1284

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے محمد ﷺ آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ آپ ﷺ کی اُمت میں سے جو کوئی بھی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو میں اُس پر دس رحمتیں نازل فرماؤں گا اور کوئی بھی آپ ﷺ پر سلام بھیجے گا تو میں اُس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا۔''

آپ درود شریف کے فضائل میں تحریر ہونے والی تمام احادیث کو ایک طرف رکھ دیں، درود کے فضائل میں سنائے جانے والے سب واقعات چھوڑ دیں بس! ان چار انعامات پر غور فرمائیں جو کہ صرف ایک بار درود شریف پڑھنے سے عطا کیے جاتے ہیں، اور یہ انعامات عطا کرنے والا کوئی دنیا کا وزیر، مشیر اور عہدیدار نہیں بلکہ پروردگار خود آپ ہے۔ سبحان اللہ

یاد رکھیں! دنیا میں کوئی بھی خیر حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو شوق سے درود شریف پڑھیں، ہمارے دین میں یہی تو ایک راز کی بات ہے، اس راز کو پالیں اور تمام خوشیوں سے اپنے دامن کو مالا مال کر لیں۔

2 درود کی برکت سے دعا کی قبولیت

دُرودِ پاک اگر بندے کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بہت بڑا تحفہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کے پڑھنے والے کے متعلق بہت زیادہ بشارتیں سنائی ہیں، ان بشارتوں میں سے ایک بہت بڑی بشارت یہ بھی ہے کہ جو کوئی مسلمان اپنی کسی خاص دعا میں درود شریف کو درمیان میں رکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ درود کی برکت اور اپنی رحمت سے اپنے بندے کی دُعا کو قبول فرما لیتے ہیں۔

اس کے متعلق کئی ایک احادیث اور روایات کتبِ احادیث میں موجود ہیں، اُن میں سے چند ایک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دُعا کرتے ہوئے سنا اُس نے اللہ کی حمد وثنا کی اور نہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے اس نمازی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: کہ اے نمازی تو نے تو بہت جلدی کی ہے اور پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگنے کا طریقہ سکھلایا کہ درود شریف وغیرہ پڑھ کر دعا کیا کرو اور اسی طرح آپ ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور اُس نے دورانِ نماز اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمد وثناء بیان کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا، تو آپ ﷺ نے اُس شخص کو فرمایا: اب تو دُعا کر تیری دعا کو قبول کیا جائے گا، اب تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔ [1]

احبابِ گرامی قدر! آپ اس دوسرے فائدے پر خوب غور فرمائیں اور اپنی دُعا میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے سے پہلے خوب درود شریف پڑھیں، درود شریف کا اس سے بڑھ کر اور فائدہ آپ کو کیا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اپنے بندے کی دُعا کو شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہیں۔

3 درود کی کثرت سے غموں اور گناہوں کا مٹ جانا

ہر مسلمان کی کئی نیک خواہشات ہوتی ہیں، لیکن دو خواہشیں تو ہر شخص کی ہر وقت ہوتی ہیں، پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی طرح مجھے پریشانیوں سے نجات عطا کر دے، کسی نہ کسی طریقے سے میرے غم دور ہو جائیں، کسی نہ کسی صورت میں میرے دکھوں کا علاج ہو جائے، اور اسی طرح دوسری خواہش بھی ہر شخص رکھتا ہے کہ مجھے ہر صورت گناہوں سے معافی مل جائے، اللہ تعالیٰ کسی طرح میرے پاپ معاف کر دے۔ تو ان دونوں نیک خواہشوں کی تکمیل کے لئے آپ دیگر اعمال کے ساتھ ساتھ ایک عمل درود شریف والا بھی اپنی زندگی میں کثرت سے لے آئیں، یہاں یہ بات یاد رہے کہ کثرت ضروری ہے۔ یعنی درود شریف کو آپ کثرت اور محبت سے پڑھتے رہیں۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے سارے غم بھی دور کرتا ہے اور اُس کے گناہ بھی معاف کر دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت لائے ہیں، جس کو یہاں نقل کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ رات کے تیسرے پہر بیدار ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! خوب اللہ کا ذکر کرو، موت اور قیامت یہ دونوں سر پر کھڑی ہیں، موت آ کر رہے گی، اور روزِ قیامت اللہ کی بارگاہ میں پیشی بھی ضرور ہوگی۔

حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اسی بیان کے درمیان میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا، کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ پر بہت زیادہ درود پڑھتا ہوں، تو آپ مجھے یہ بیان فرما دیں کہ میں آپ پر درود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مقرر کروں یا آپ ﷺ پر کتنا درود پڑھوں..... یا اپنی دعا میں آپ پر کتنا درود پڑھوں؟

[1] سنن النسائي: 1285

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جتنا تم چاہو، اُبی کہتے ہیں میں نے کہا: چوتھا حصہ.....؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو، اگر تم زیادہ پڑھو گے تو وہ تیرے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔ اُبی کہتے ہیں میں نے کہا: پھر آدھا.....؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو، اگر تم زیادہ درود پڑھو گے تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوگا۔ اُبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دو تہائی حصہ درود پڑھوں.....؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو، اگر تم زیادہ درود پڑھو گے تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔ تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر میں اپنا سارا وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کے لئے وقف کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو ایسا کر لے تو پھر

((إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ)) [1]

اس وقت تیرے غموں کو دور کرنے کے لئے یہ عمل کافی ہوگا۔ اور تیرے لئے تیرے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

غموں کے ازالے کے لئے اور گناہوں کو دھونے کے لئے درود شریف سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں، لیکن یہ دونوں فوائد لینے کے لئے درود کی کثرت بہت ضروری ہے اور کثرت کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ درود آپ کی توجہ کا مرکز بن جائے۔ جہاں آپ صبح وشام ایک خاص تعداد میں درود شریف کو اپنی نیک عادت بنائیں وہاں چلتے پھرتے، بیٹھتے اُٹھتے، سفر وحضر میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں۔

4 درود کی کثرت سے روزِ قیامت رفاقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کثرت کے ساتھ درود پڑھنے کا چوتھا اور نہایت روح پرور فائدہ یہ بھی ہے کہ جو توحید وسنت کا پیروکار، سچا اور مخلص مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر کثرت سے درود پڑھتا ہے اُسے قیامت کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب عطا کر دیا جائے گا، اس سلسلے کی ایک حسن روایت جامع ترمذی میں ہے، حضرت امام عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)) [2]

[1] جامع الترمذی: 2457

[2] جامع الترمذی: 484

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب قیامت والے دن اُن میں سے مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔''

آپ ذرا غور فرمائیں! اور اس حدیث کی لذت وحلاوت محسوس کریں، اس حدیث کو تصور کی دنیا میں جا کر دیکھیں کہ اس میں کثرت کے ساتھ درود پڑھنے والے کو کس قدر عظیم الشان خوشخبری سنائی گئی ہے.....؟ آج اگر کسی وزیر مشیر یا افسر کا قرب مل جائے تو وہ خوشی کے مارے جھوم جاتا ہے۔ لیکن وہ شخص قیامت کے دن کتنا خوش نصیب ہو گا، کس قدر فرحاں ہوگا کہ جس کو امام الانبیاء کا قرب نصیب ہو جائے۔ اور یہ میرے اور آپ سمیت ہر شخص کو نصیب ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم سنت کے مطابق کثرت اور محبت سے آنجناب پر دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے رہیں۔

5 درود کی برکت سے شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی شفاعت بہت بڑی سعادت ہے، بلکہ آپ ﷺ کی شفاعت دخول جنت کی بشارت ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ. فَقُوْلُوا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ. ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ. فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا. ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ. فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ. لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ. وَأَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ. فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ)) [1]

''جب تم اذان دینے والے کو سنو تو وہی کلمات کہو جو وہ کہہ رہا ہے، پھر مجھ پر دُرود بھیجو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اُس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے ''الوسیلہ'' کی دعا کرو، یہ الوسیلہ جنت میں ایک خاص منزلت ہے جو اللہ کے تمام بندوں میں سے صرف ایک بندے کو نصیب ہوگی اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں گا جو شخص میرے لئے مقام وسیلہ کی دعا مانگے گا اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔''

[1] الصحیح لمسلم: 384

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ أَوْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَقَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [1]

''جس نے مجھ پر درود بھیجا یا میرے لیے مقام وسیلہ کا سوال کیا اُس پر قیامت کے روز میری شفاعت برحق ہوگی۔''

اس حدیثِ رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ دُرود شریف اور دعائے وسیلہ سے روزِ قیامت رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی عطا فرمائے۔

درود شریف کی اصل روح اور ایک اہم نکتہ

ہم نے دیکھا ہے کہ ایک طرف تو زبان پر درود ہوتا ہے دوسری طرف ایک ایسا عمل کر رہا ہوتا ہے جس کی وجہ سے انسان پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لعنت اور پھٹکار پڑتی ہے، مثال کے طور پر ایک شخص صبح سے شام تک سودی معاملات میں رہتا ہے اور پڑھتا درود ہے۔ یا یوں سمجھ لیں ایک شخص درود بھی پڑھتا ہے لیکن اعمال ایسے خطرناک کرتا ہے کہ جن کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی اُمت سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ دھوکا کرنا، جادو کرنا، سنت کی مخالفت کرنا وغیرہ۔

تو یہاں اصل نافہمی اور جہالت یہ ہے کہ ایسے شخص نے درود وسلام کی غرض وغایت کو ہی نہیں سمجھا، کیونکہ درود وسلام تو عقیدت، محبت اور عقیدت کی بلندی ہے، کوئی انسان اس بلندی پر فائز ہو کر کھلے عام ایسے اعمال کس طرح کر سکتا ہے جن کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔ اگر وہ اپنے درود پڑھنے میں سچا ہے، صرف الفاظ کا رٹہ نہیں ہے تو پھر اس کو اپنی زندگی کے سب معاملات سنت کے موافق کرنے چاہئیں۔ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

درود شریف نہ پڑھنے کے نقصان

آخر میں اُس بدنصیب کا ذکر بھی کر دینا چاہتا ہوں جس کو امام الانبیاء جیسا امام اور رسول ملا لیکن وہ جی بھر کر اُن پر درود وسلام نہ پڑھ سکا، اختصار کے پیش نظر درود نہ پڑھنے کے پانچ نقصانات تحریر کر دیتا ہوں لیکن شروع میں

[1] فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، امام البانی 50

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ لوگوں نے بڑے بڑے بدنصیب دیکھے ہوں گے، لیکن سب سے بڑا بدنصیب وہ ہے جو درود جیسی نیکی سے محروم ہے۔

1 دعا قبول نہ ہونے کا خدشہ

کسی بھی مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر محرومی کیا ہے کہ اُس کی دعائیں شرفِ قبولیت نہ پا سکیں اور وہ محروم کا محروم رہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

((كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ)) [1]

''میں نماز پڑھ رہا تھا، نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے، جب میں تشہد میں بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ کی حمد وثنا کی پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا پھر اپنے لئے دعا کی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔''

اس حدیث کا مفہوم مخالف یہی ہے کہ اگر درود نہ پڑھا جائے تو پھر دعا کو قبول بھی نہیں کیا جاتا اور اس کی صراحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان سے بھی ہوتی ہے، جس کے متعلق محدثین نے کہا ہے کہ یہ روایت مرفوع کا درجہ رکھتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

((إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) [2]

''یقیناً دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھ لو۔''

[1] جامع الترمذی 593 سلسلہ احادیث صحیحہ 3204

[2] جامع الترمذی 386 صحیح الترغیب والترھیب 1676

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور میں یہ سمجھتا ہوں دُعا میں فلاں کے طفیل، فلاں کے صدقے یا فلاں کے واسطے وسیلے کہنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد رسول اللہ ﷺ پر جی بھر کر پوری محبت سے درود پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول فرما لیتے ہیں۔

2 کائنات کا بخیل ترین انسان

بخل بہت خطرناک مرض ہے، عمومی طور پر آپ اُس شخص کو بخیل کہتے ہیں جو خرچ کرنے والی جگہ پر بھی خرچ نہ کرے۔ جو ہمت اور توفیق کے باوجود بھی بنیادی ضروریات پر بھی ہاتھ کھینچ کر رکھے اُس کو بخیل کہا جاتا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے نام لے کر کس شخص کو بخیل کہا ہے، اس سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت پر غور فرمالیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) [1]

''بخیل تو وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا، اُس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا۔''

اور اس حدیث کی مؤید حدیثِ ابوذر بھی ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

((اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَبْخَلِ النَّاسِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَذٰلِكَ أَبْخَلُ النَّاسِ)) [2]

''کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بہت بڑے بخیل کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پس اُس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بخیل ہے۔''

یاد رہے! بخیل شخص اللہ کی رحمت اور اللہ کی جنت سے دور رہے گا اور بدترین بخیل وہ ہے جو آپ ﷺ کا نام سن کر درود بھی نہ پڑھ سکا، وہ بخیل بھی ہے اور گناہگار بھی ہے۔

[1] جامع الترمذی 3546 صحیح الترغیب والترھیب 1683

[2] صحیح الترغیب والترھیب 1684

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 کائنات کا ذلیل وخوار انسان

نامِ مصطفیٰ ﷺ کا سب سے بڑا تقاضا یہی ہے کہ اُسے جب بھی سنا جائے فوراً آپ پر درود بھیجا جائے، جو پوری محبت اور عقیدت سے نامِ پاک سُن کر درود بھیجتا رہے گا، اُسے دونوں جہانوں کی عزت وعظمت اور بلندی نصیب ہوگی اور اس کے برعکس جو بدنصیب نامِ نامی اسم گرامی سن کر درود نہ پڑھ سکا، غافل رہا، بے ادب رہا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بھی ذلیل وخوار کر دیتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) [1]

''ایسے شخص کا ناک خاک آلود ہو گیا کہ جس کے پاس میرا نام لیا گیا اور اُس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔''

کتنا بدنصیب ہے وہ شخص کہ جس کے متعلق رسول پاک ﷺ نے فرما دیا ہو کہ ایسا شخص ذلیل وخوار ہوا جس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

4 رحمتِ خداوندی سے دھتکارا ہوا انسان

سب سے بڑی محرومی رحمتِ خداوندی سے محرومی ہے، حقیقی محروم وہی ہے جو اللہ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا۔ المعجم الاوسط اور مسند ابی یعلیٰ میں ایک روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے جب آپ ﷺ نے پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھا تو فرمایا: آمین، پھر دوسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین، پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے، تو پھر کہا: آمین، بعض روایات میں آتا ہے صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا آپ پہلے تو ایسے نہیں کیا کرتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے آ کر کہا: جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور وہ بغیر بخشش کے مر گیا اُس کی بخشش نہ ہو سکے، تو اللہ تعالیٰ اُس کو اپنی رحمت سے دور کر دے، میں نے کہا اے اللہ قبول کر لے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جس نے اپنے والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور وہ مر گیا لیکن اُس کی بخشش نہ ہو سکی تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت سے دور کر دے، تو میں نے کہا: آمین۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا:

[1] جامع الترمذی 3545 صحیح الجامع الصغیر 3510

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ. قُلْتُ: آمِيْنَ)) [1]

''جس کے پاس آپ کے نام کا ذکر کیا گیا پس اُس نے آپ ﷺ پر درود نہ بھیجا اُسے بھی اللہ اپنی رحمت سے دور کر دے، اس پر بھی میں نے کہا: آمین۔''

کائنات کا پاکیزہ ترین نام محمد ﷺ سن کر درود نہ پڑھنے والے محروم شخص کی محرومی کا اندازہ کر لیں کہ بددعا کرنے والے جبرائیل علیہ السلام ہیں اور آمین کہنے والے رسولِ ربِ جلیل ﷺ ہیں۔ خدارا....! پیارا پاکیزہ نام سن کر درود شریف پڑھنے میں کسی صورت بھی غفلت نہ کیا کریں۔ ورنہ انجام رحمتِ الٰہی سے محرومی ہے اور یہ محرومی بڑی خطرناک محرومی ہے۔

6 قیامت کے روز حسرت زدہ انسان

جب بھی کسی مجلس میں تشریف رکھیں تو درودِ پاک پڑھتے رہا کریں، اِس کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کو بہت زیادہ عزت اور سکون سے نوازیں گے اور اِسی طرح اگر آپ کسی خاص مشاورتی مجلس میں تشریف فرما ہیں یا کسی ایسی مجلس میں ہیں جہاں آپ کو خطاب کرنا ہے تو اپنی رائے دینے سے پہلے یا اپنے بیان سے پہلے خاموشی سے درود شریف پڑھتے رہیں اِس کی وجہ سے اللہ تبارک تعالیٰ جہاں آپ کا سینہ کھول دے گا وہاں آپ کی بات آپ کے سامعین اور مخاطبین کے دِل میں بھی اتر جائے گی، غرض کہ جس جگہ اور جس مجلس میں درود ہو وہاں کے ذرے ذرے کو برکتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہیں اور جو لوگ درود شریف کو اہمیت نہیں دیتے اور نہ ہی درود شریف کو پڑھتے ہیں، ہمیں تو ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کسی مجلس میں طویل وقت تک بیٹھیں اور رسول پاک ﷺ پر ایک مرتبہ بھی درود پاک نہ پڑھ سکیں، ایسی مجلس روزِ قیامت حسرت و ندامت کا باعث بن جائے، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَاقَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوا فِيْهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ)) [2]

اِس حدیث اور سخت وعید سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ درود شریف میں غفلت کس قدر زیادہ موجبِ حسرت ہے اور یہ حسرت قیامت کے دِن ہوگی اور یہاں یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لیں کہ حسرت قیامت کے دِن ہوگی اور نحوست دنیا میں اُس وقت ہی شروع ہو جائے گی جب سے آپ نے درود شریف میں غفلت کی تھی اللہ تعالیٰ ہم سب کو درود کے فوائد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور درود شریف میں غفلت کرنے سے جو خطرناک نقصانات ہوتے ہیں اُن سے محفوظ رکھے آمین۔

[1] صحیح ابن حبان: 407، 409 [2] مسند احمد 9965 صحیح ابن حبان 590: سلسلہ احادیث صحیحہ 76

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

529

وہ اذکار اور دُعائیں جو کبھی نہیں چھوڑیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ﴾ (۱)

''اور اُس کا ذِکر کرو جس طرح اُس نے تمہاری رہنمائی کی اگرچہ تم اِس سے پہلے سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے لوگوں میں سے تھے۔''

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم ذِکر اَذکار اور دُعاؤں کے موضوعات اکثر بیان کرتے رہتے ہیں اور ہم اِس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اِس فانی دُنیا میں ہر سعادت خوشی اپنے دامن میں سمیٹنے کے لیے اور جنت میں درجات کی بلندی کے لیے اَذکار اور دُعاؤں کی پابندی نہایت ضروری ہے، جو شخص اپنی توجہ ذِکر کی طرف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو آفتوں، فتنوں اور نقصانات سے بچا کر نور، سرور اور ہر طرح کی خوشی عطا فرماتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ جس دُعا اور ذِکر کی ہمارے دین میں اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ اُس کو اعلیٰ ترین عبادت قرار دیا گیا ہے اور وہی ہمارے روشن مستقبل کا پیش خیمہ ہے تو پھر ہمیں ذِکر کس انداز سے کرنا چاہیے، کب کرنا چاہیے، کتنا کرنا چاہیے اور کیسے کرنا چاہیے یہ سارے سوالات اپنی اپنی جگہ پر بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ اِن سوالات کے جوابات جانے بغیر ہم مزید پریشان اور گمراہ تو ہو سکتے ہیں مگر ذِکر کی برکات حاصل نہیں کر سکتے۔

ذی وقار قارئین کرام! اِن تمام سوالات کا جواب قرآن پاک کی سورہ بقرہ آیت نمبر 198 کے ننھے سے ٹکڑے میں موجود ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ﴿وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ﴾ اُس کو اُسی طرح یاد کرو جس طرح اُس نے تمہاری رہنمائی کی ہے، اپنے اللہ کا اُسی الفاظ اور اُسی انداز میں ذِکر کرو جو طور طریقہ اور انداز اُس نے تمہیں سکھلایا ہے، اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذِکر کا کیا طریقہ سکھلایا ہے اِس کے لیے ہم سب کے لیے حضرت محمد ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے، جس انداز اور جن الفاظ میں آپ نے اللہ تعالیٰ کا ذِکر کیا ہے اگر ہم اِنہیں کے پابند ہو جائیں گے تو پھر ہمیں اَذکار کے فوائد ہماری سوچ سے بھی زیادہ ملیں گے اور اگر ہم نے ذِکر اَذکار

(1) سورۃ البقرۃ:198

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے اللہ کی رہنمائی اور رسول اللہ ﷺ کا طریقہ چھوڑ دیا تو پھر ہم کسی صورت بھی منزل پر نہیں پہنچ سکیں گے۔

ذِکر اَذکار کے نت نئے طریقے:

ہمارے مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا ہے جو ذِکر اَذکار تو کرتا ہے لیکن نہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کے بتلائے ہوئے ہیں اور نہ ہی انداز رسول اللہ ﷺ کا اِختیار کیا ہوا ہے مثال کے طور پر

1 اللہ ہو، اللہ ہو کا ذِکر..... اب اِن الفاظ کو بار بار با آواز بلند مل کر دُہراتے رہنا یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے آپ ﷺ نے ساری زندگی اللہ ہو، اللہ ہو کا وِرد کیا ہے نہ ذِکر کیا ہے، مجھے ایک صاحب کہنے لگے اللہ ہو کا ذِکر تو قرآن پاک کی آیت سے ثابت ہے، میں نے کہا وہ کیسے؟ وہ فرمانے لگے: اللہ تو خود کہتے ہیں (وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا) صبح وشام اللہ کے نام کا ذِکر کرو۔ اللہ ہو، اللہ ہو کر کے ہم اللہ کے نام کا ہی ذِکر کرتے ہیں، لہٰذا یہ تو ذِکر قرآن کی آیت سے ثابت ہے، میں نے اِس کا سادہ جواب یہ عرض کیا کہ حضرت صاحب مجھے یہ بتلاؤ کہ یہ قرآن پاک کی یہ آیت آپ پر نازل ہوئی ہے یا رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی؟ وہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی، میں نے پوچھا اِس کا معنی آپ کو زیادہ سمجھ آیا یا رسول اللہ ﷺ کو زیادہ سمجھ آیا؟ تو وہ فرمانے لگے: اِس آیت کا معنی بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ سمجھ آیا، تو میں نے کہا: جب یہ آیت آپ پر نازل ہوئی ہے اور اِس کا معنی بھی آپ ہی کو زیادہ سمجھ آیا ہے تو آپ ﷺ نے تو کسی صبح وشام بھی اللہ ہو، اللہ ہو کا وِرد نہیں کیا یا آپ سے صبح وشام یا کسی وقت بھی اِن الفاظ کا وِرد ثابت نہیں آپ تو سبحان اللہ، والحمدللہ، ولا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا ذِکر کیا کرتے تھے اکیلے لفظ اللہ کا تو آپ نے کبھی بھی ذِکر نہیں کیا، ہماری یہ بات اُن کو سمجھ آ گئی تو اُنہوں نے مزید غور وفکر کا وعدہ فرمایا

2 حق ہو، حق ہو کا ذِکر..... یہ الفاظ بھی رسول اللہ ﷺ کے سکھلائے ہوئے نہیں ہیں نہ آپ ﷺ نے ساری زندگی اِن الفاظ کا ذِکر کیا ہے۔

اور اِسی طرح کے کئی الفاظ اور کئی جملے جن کو بطورِ ذِکر کیا جاتا ہے لیکن وہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے مطابق نہیں ہیں اور نہ ہی ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سکھلائے ہیں۔

ذی وقار قارئین کرام! الفاظ کے ساتھ ساتھ انداز بھی اللہ کی رہنمائی کے مطابق نہیں ہے، ذِکر کرتے ہوئے جسم کی حالت عجیب وغریب بنا لیتے ہیں جو کہ کسی طرح بھی انسان کے شایانِ شان نہیں ہے۔

1 گردن کو جھٹکے دینا... کئی لوگ ذِکر کرتے ہوئے اپنی گردن کو نیچے کی طرف رکھ کر زور زور سے دائیں بائیں جھٹکا دیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہتے ہیں جو کہ انتہائی نامناسب حرکت ہے، اللہ تعالیٰ نے اِس طرح کی ہماری کوئی رہنمائی نہیں فرمائی۔

2 وجد کا طاری ہونا... کئی لوگ ذِکر کرتے کرتے دھمال ڈالنا شروع کر دیتے ہیں اور عجیب وغریب ڈانس شروع کر دیئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذِکر کرتے کرتے ہم پر وجد طاری ہو گیا جبکہ یہ انداز بھی انتہائی غیر مہذب ہے اور شریعت کے ساتھ اِس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

3 کرنٹ کی طرح بے قابو ہو کر گرنا... بعض لوگ ذِکر کرتے کرتے اور موسیقی کے انداز میں ذِکر سنتے سنتے اچانک دور جا کر ایسے گرتے ہیں جیسے اُن کو کسی نے کرنٹ لگا دیا ہو اور پھر گدھے کی طرح اُلٹ پلٹ ہونا شروع کر دیتے ہیں، اِنا للہ وانا الیہ راجعون کیا یہ انسانوں کا طریقہ ہے کیا استغفر اللہ، العیاذ باللہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو ذِکر کا یہی انداز سکھلایا تھا...؟

اللہ کی قسم! یہ سب ذِکر کے نام پر گمراہیاں ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی سُنت سے ہزار درجہ دوری ہے اگر آج مسلمان بدعات سے بچنا چاہتے ہیں اور اتفاق واتحاد کی فضا بنانا چاہتے ہیں تو اُس کا ایک آسان ترین حل یہ ہے کہ مندرجہ ذیل آیت کو سمجھ کر اپنی عبادت اور ذِکر اُسی طرح کر لیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر ہمیں اللہ کی رہنمائی پر چل کر دکھلایا ہے آنے والی آیت کو بار بار پڑھیں، سُنیں اور اُس کے معنی ومفہوم پر غور کریں، فرقہ واریت کے خاتمہ کے لیے قرآن کی آیت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا روشنی کا مینار ہے، اللہ تعالیٰ ذِکر کی بات کرتے ہوئے کیا حکم فرماتے ہیں:

﴿وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ﴾ [1]

''اور اُس کا ذِکر کرو جس طرح اُس نے تمہاری رہنمائی کی اگرچہ تم اِس سے پہلے سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے لوگوں میں سے تھے۔''

اب اللہ اور اُس کے رسول کی رہنمائی یہ ہے کہ ہم صبح وشام اور رات کو سوتے وقت مسنون اَذکار اور دُعاؤں کا اہتمام کریں اور جن جن جگہوں پر رسول اللہ ﷺ نے جو جو اَذکار اور دُعائیں پڑھی ہیں اُن کی پابندی کریں اور بالخصوص وہ اَذکار کبھی نہ چھوڑیں جو رسول اللہ ﷺ کثرت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور اُن کو کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

[1] سورۃ البقرۃ:198

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس بات میں تو کوئی شبہ نہیں کہ جس ذِکر اور دُعا سے پہلے یہ الفاظ آجائیں کہ رسول اللہ ﷺ اُس کو بہت زیادہ کیا کرتے تھے تو اِس کا مطلب یہی کہ آپ عام اَذکار اور دُعاؤں کی جگہ اُس ذِکر کو زیادہ اہمیت دیتے تھے اور اُس کو کبھی نہ چھوڑتے تھے آج ہمیں بھی اِس خطبہ میں یہ عزم اور اِرادہ کرنا ہے کہ جو اَذکار اور دُعائیں رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑیں اور آپ اُن کو بہت زیادہ کیا کرتے تھے ہم بھی اُن اَذکار کے پڑھنے اور دُعاؤں کے کرنے میں کبھی ناغہ نہیں کریں گے۔

اللہ کی توفیق سے ہم نے تقریباً آٹھ کے قریب ایسے اَذکار اور ایسی دُعائیں جمع کی ہیں، جن کو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کثرت سے پڑھتے تھے اور اُن کو کبھی بھی نہیں چھوڑتے تھے۔

آیئے! اُن اَذکار کو پڑھیں اور یاد کر کے اُن کو بلاناغہ کثرت کے ساتھ پڑھا کریں۔ الٰہ العالمین کیا خوب فرماتے ہیں:

﴿وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ﴾ [1]

''اور اُس کا ذِکر کرو جس طرح اُس نے تمہاری رہنمائی کی اگرچہ تم اِس سے پہلے سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے لوگوں میں سے تھے۔''

کوزے میں دریا بند، کمال دُعا

اگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ اُن میں باضابطہ یہ شوق تھا کہ اُس ذِکر اور دُعا کو سیکھا جائے جو رسول اللہ ﷺ کثرت کے ساتھ کیا کرتے تھے، ایک دفعہ امام قتادہ رحمہ اللہ جو کہ آنکھوں سے تو نابینا تھے مگر بہت بڑے امام، محدث، مفسر اور مفتی تھے۔

اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پکے اور سچے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا:

أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ؟

کون سی دُعا نبی کریم ﷺ بہت زیادہ مانگا کرتے تھے۔

کیا ہم نے بھی کبھی اپنے کسی عالم یا اُستاذ سے ایسا سوال کیا ہے۔۔۔؟ ہم تو بس اپنے علما کو اُلجھانے اور پھنسانے کے چکروں میں ہوتے ہیں، سوال بھی پوچھتے ہیں اور پھر چار بندوں میں بیٹھ کر عالم پر چڑھائی کرنا اور خوامخواہ بحث کر کے اُس کو زیر کرنا اپنی خوبی سمجھتے ہیں، بہرصورت جب امام قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو ظاہر ہے اُن کی بھی اِس کی طرف

[1] سورۃ البقرۃ:198

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خصوصی توجہ تھی اور اُنہیں پتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کون سی دُعا اور ذِکر بہت زیادہ پڑھتے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ فوراً فرمانے لگے نبی کریم ﷺ جو دُعا سب سے زیادہ پڑھتے تھے وہ یہ تھی:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً. وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [1]

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا اور آخرت میں ''حسنہ'' عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔''

اب یہ دُعا سُننے، پڑھنے اور لکھنے میں ایک سطر معلوم ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں اِس سے زیادہ جامع دُعا کوئی ہو نہیں سکتی، آپ نے ایک سطر میں اللہ تعالیٰ سے دونوں جہانوں کے سب خزانے مانگ لیے ہیں، جب آپ نے کہا: اے میرے پروردگار! مجھے دُنیا میں ''حسنہ'' عطا فرما تو ''حسنہ'' میں ہر بھلائی شامل ہے، ہر خیر موجود ہے اور بالخصوص ''حسنہ'' مانگ کر آپ نے اللہ تعالیٰ کو یہ کہا ہے کہ میرے اللہ مجھے صحت والی، رِزق حلال والی، نیک اولاد اور نیک اعمال والی زندگی عطا فرما دے، اِس ''حسنہ'' میں یہ چاروں خزانے موجود ہیں اور اِسی طرح جب آپ نے ساتھ کہہ دیا اے میرے پروردگار آخرت میں بھی ''حسنہ'' عطا فرما دے تو آخرت میں ''حسنہ'' یہ اللہ کی جنت ہے گویا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے ایک لائن میں دُنیا کے سب خزانے بھی مانگ لیے، جنت بھی مانگ لی اور ساتھ ساتھ جہنم کی آگ سے بچاؤ کا سوال بھی کر لیا اور یہی تمام دُعاؤں کا خلاصہ ہے۔

بلکہ ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ دُعا کر رہے تھے تو کہہ رہے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں اور اُس نے کہا مجھے اِس سے زیادہ اچھی دُعا نہیں آتی تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہماری دُعائیں بھی گھوم کر یہیں پہ ختم ہوتی ہیں اور اُن کا خلاصہ بھی یہی ہوتا ہے، اے اللہ! جہنم سے بچا کر جنت عطا فرما [2]

اور اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے مریض صحابی رضی اللہ عنہ کی عیادت کی جو بیماری کی وجہ سے چوزے کی طرح ہو گئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دُعا وغیرہ تو نہیں کی؟ اُس نے کہا میں نے یہ دُعا کی تھی اے اللہ! اگر تو مجھے آخرت میں سزا دینے والا ہے تو دُنیا میں ہی دے دے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تو دُنیا میں اللہ کی سزا کی طاقت نہیں رکھتا، مندرجہ ذیل دُعا پڑھا کر

[1] الصحیح لمسلم: 2690

[2] سنن ابی داؤد: 792، صحیح ابن حبان: 868

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً. وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ [1]

پھر رسول اللہ ﷺ نے اُس کے لیے دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی

بہر صورت یہ دُعا بہت شاندار ہے، بہت جامع ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ ہر مسلمان کو یاد ہے لیکن محرومی یہ ہے کہ سب کچھ ہونے کے باوجود ہم یہ دُعا دن رات میں سو بار بھی نہیں پڑھتے، اِس دُعا کو نماز میں غیرِ نماز میں کثرت کے ساتھ پڑھا کریں۔

اور یہ دُعا اِس قدر جامع اور رسول اللہ ﷺ کو پسند تھی اور آپ اِس کو اتنی کثرت سے پڑھتے تھے کہ حضرتِ عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً. وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو (طواف کی حالت میں) حجرِ اسود اور رُکنِ یمانی کے درمیان یہ دُعا پڑھتے ہوئے سُنا

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً. وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ [2]

قبولیت کی اِس بہترین حالت اور قبولیت کے اِس اعلیٰ مقام پر بھی اِس دُعا کا نہ چھوڑنا اور طواف کے ہر چکر میں بار بار اِس کو پڑھنا اِس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ﷺ کو اِس دُعا سے خاص محبت تھی اور آپ ﷺ اِس کو کبھی بھی اور کسی موقع پر بھی نہیں چھوڑتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ یہ دُعا بہت زیادہ پڑھتے ہیں تو اُن کا اپنا عمل کیا تھا، امام قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

وَكَانَ أَنَسٌ. إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ. دَعَا بِهَا. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّدْعُوَ بِدُعَاءٍ. دَعَا بِهَا فِيْهِ [3]

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ جب کوئی ایک دعا مانگنا چاہتے تو یہی دعا مانگتے اور جب بڑی دعا مانگنا چاہتے تو اس میں یہ دعا بھی شامل کر لیتے۔''

یعنی حضرتِ انس رضی اللہ عنہ نے بھی کسی صورت اِس عظیم دُعا کو نہیں چھوڑا یا تو یہی دُعا مانگتے یا اگر کوئی اور دوسری دُعا مانگنا ہوتی تو اُس میں بھی اِس دعا کو شامل کر لیتے تھے۔

[1] صحیح البخاری: 6389، الصحیح لمسلم: 2688 [2] صحیح أبی داؤد: 1892

[3] الصحیح لمسلم: 2690

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اِس دُعا کو سچے اہل ایمان کی دُعا قرار دیا ہے جو اللہ سے صرف دُنیا نہیں مانگتے بلکہ آخرت بھی مانگتے ہیں۔ جیسا کہ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝﴾ [1]

''اور ان میں سے کوئی وہ ہے جو کہتا ہے: اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا، یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے اس میں سے ایک حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اِس عظیم دُعا کے ساتھ یہی محبت اور عقیدت عطا کریں، آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ہمیں بھی یہ دُعا کثرت سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین اور اللہ تعالیٰ بھی یہی اِرشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ﴾ [2]

''اور اُس کا ذِکر کرو جس طرح اُس نے تمہاری رہنمائی کی اگرچہ تم اِس سے پہلے سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے لوگوں میں سے تھے۔''

دِلوں کی طہارت اور استقامت کے لیے دُعا

اِس بات میں تو کوئی شبہ نہیں کہ جو دُعائیں اور جو اَذکار رسول اللہ ﷺ پابندی سے پڑھتے تھے اور اُن کو کبھی چھوڑتے نہیں تھے، اُن میں کوئی نہ کوئی خاص بات تو ضرور ہے، اُن میں بلاشبہ کچھ خاص خزانے ہے کہ جن کو رسول اللہ ﷺ کثرت کے ساتھ طلب کیا کرتے تھے۔

مشہور تابعی اور امام شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اپنے وقت کے عظیم محدث اور عالم تھے۔

اُنہوں نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جب رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس ہوتے تھے تو کون سی دُعا آپ کے پاس بہت زیادہ پڑھتے تھے، رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سب سے زیادہ یہ دُعا پڑھتے تھے:

[1] سورۃ البقرہ: 201، 202 [2] سورۃ البقرۃ: 198

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ [1]

''اے دِلوں کو پھیرنے والے میرے دِل کو اپنے دین پر ٹکا دے۔''

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دِن پوچھ ہی لیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ مندرجہ بالا دُعا بہت زیادہ پڑھتے ہیں آخر اِس کی وجہ کیا ہے...؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا! ہر شخص کا دِل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے اللہ پاک اُس کو جس طرح چاہتے ہیں سیدھا کر دیتے ہیں اور جس طرح چاہتے ہیں ٹیڑھا کر دیتے ہیں، اِس لیے میں یہ دُعا بہت زیادہ پڑھتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے دِلوں کو اپنے دین پر ہمیشہ کے لیے سیدھا کر دیں۔

اِس روایت کے ایک راوی معاذ بن معاذ ہے اُنہوں نے جب یہ حدیث بیان کی تو ساتھ قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیت بھی پڑھی:

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ [2]

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دِلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرمانا بلاشبہ آپ ہی بہت زیادہ عطا کرنے والے ہیں

اور صحیح مسلم کی روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ. كَقَلْبٍ وَاحِدٍ. يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ [3]

''بلاشبہ تمام بنوآدم کے دِل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، ایک دِل کی طرح، اللہ اُن کو پھیرتا ہے جیسے چاہتا ہے۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُمَّ! مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ [4]

[1] جامع الترمذی: 3522 [2] سورہ آل عمران: 8
[3] الصحیح لمسلم: 2654 [4] الصحیح لمسلم: 2654

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! دِلوں کو پھیرنے والے ہمارے دِلوں کو اپنی فرمانبرداری پر پھیر دے۔''

سامعین کرام! دِل کی طہارت اور استقامت کے لیے اِس سے زیادہ شاندار دُعا پوری شریعت میں نہیں ہے اِس دُعا کو بہت کثرت سے پڑھا کرو، ایک تو اِس لیے کہ اِس کو کثرت کے ساتھ پڑھنا اور کبھی نہ چھوڑنا رسول اللہ ﷺ کی سُنت ہے اور دوسرا اِس لیے کہ اِس وقت بڑے بڑے خطرناک فتنے ہیں، کسی وقت بھی اِنسان کا دِل بہک سکتا ہے، بھٹک سکتا ہے اور گمراہ ہوسکتا ہے۔ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی اِس سُنت پر عمل کرتے ہوئے اِس دُعا کو بہت زیادہ پڑھتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کے دِلوں کو بڑے بڑے فتنوں سے محفوظ فرما لیتے ہیں بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک قبول درجہ کی روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب بھی آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو آپ نے یہی کہا:

يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ [1]

اے دِلوں کو پھیرنے والے میرے دِل کو اپنی فرمانبرداری پر ثابت کر دے۔''

نہایت افسوس کی بات ہے کہ اِس دُعا کو ہم نے جس قدر زیادہ پڑھنا تھا اُسی قدر اِس کے پڑھنے میں ہم غفلت کا شکار ہیں، جبکہ اِس دُعا کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اِس کو بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت محسوس کرتے تھے۔

اللہ کے لیے، دُعائیں اور اَذکار بنانا چھوڑ دیں اور رسول اللہ ﷺ کے محبوب اور مسنون اَذکار پر پابندی کریں اور یہی بات اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اِرشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ﴾ [2]

''اور اُس کا ذِکر کرو جس طرح اُس نے تمہاری رہنمائی کی اگرچہ تم اِس سے پہلے سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے لوگوں میں سے تھے۔''

تسبیح اور اِستغفار کی کثرت

اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفاتِ پاک سے قبل مندرجہ ذیل دُعا بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ [3]

''اے اللہ! آپ اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہیں میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

[1] مسند احمد: 9420، صحیح لغیرہ وھذا إسناد ضعیف
[2] سورۃ البقرۃ: 198
[3] المعجم الأوسط: 1223، الجامع الکامل: 452/9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أَرَاكَ تُكْثِرُ أَنْ تَقُوْلَ

''میں نے کہا اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ آپ یہ دُعا بہت زیادہ پڑھتے ہیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے:

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔''

تو اللہ کی تسبیح کرو اور اِستغفار کرو، میں اللہ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے یہ ذِکر اور دُعا بہت زیادہ پڑھتا ہوں۔

آٹھ خطرناک چیزوں سے پناہ کی دُعا

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے لیے کوئی خدمت گزار بچہ تلاش کرو جو خیبر کے سفر میں میری خدمت کرے، چنانچہ میں آپ کی خدمت پر مامور ہو گیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا کہ آپ مندرجہ ذیل دُعا بہت زیادہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ [1]

''اے میرے اللہ! میں مصیبت، غم، بے بسی، سستی، بخیلی، بزدلی، سخت قرض اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ

''میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دُعا پڑھتے ہوئے بہت زیادہ سُنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دُعا بہت زیادہ پڑھتے تھے۔

[1] صحیح البخاری: 6369

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بُرے اعمال کی نحوست سے بچنے کے لیے دُعا

جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اِس بات کا بہت زیادہ شوق تھا کہ وہ اُن اَذکار کو بڑے اہتمام کے ساتھ کریں، جو اَذکار رسول اللہ ﷺ پابندی اور شوق سے کیا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرتِ فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ مجھے کوئی ایسی دُعا بتلائیں، جو دُعا رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے میں بھی وہ دُعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اُس کا مجھے بھی فائدہ عطا کریں گے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ مندرجہ ذیل دُعا بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ أَعْمَلْ [1]

''اے اللہ! جو کام میں نے کیے ہیں اور جو کام میں نے نہیں کیے دونوں کے بُرے اثر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

یہ دُعا بہت زیادہ خیر و برکت والی ہے اور حقیقت میں یہ دُعا اُمت کو سکھلائی جا رہی ہے اور دبے پاؤں یہ سوچ دی جا رہی ہے کہ اِس دُعا کو بہت زیادہ پڑھا کرو، کیونکہ عمومی طور پر لوگ اپنے کیے ہوئے اعمال کی نحوست میں پھنسے رہتے ہیں، زبان کے بول اور ظلم و ستم کی نحوست اِنسان کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہے کہ جس کی وجہ سے اُس کو کہیں بھی سکون اور چین نظر نہیں آتا۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ربّ تعالیٰ آپ کو بُرے اعمال کے شر سے محفوظ کر لے تو اِس دُعا کو آج پلے باندھ کر لے جائیں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے اِس کو کبھی نہ چھوڑیں، بلکہ کثرت کے ساتھ پڑھیں۔

ہر طرف سے حفاظت کے لیے ایک جامع دُعا

دُنیا کی زندگی میں طرح طرح کے فتنے اِنسان کو گھیر لیتے ہیں بلکہ ہر طرف سے فتنے اُمڈ آتے ہیں اور اُن کا سامنا کرنا یا اُن کا مقابلہ کرنا اِنسان کے بس میں نہیں ہوتا، ہر طرف سے اور ہر طرح کے نقصانات اور فتنوں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل دُعا بہت زیادہ پڑھا کریں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِي وَحِيْنَ يُصْبِحُ

[1] الصحیح لمسلم: 2716

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب بھی صبح اور شام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مندرجہ ذیل دُعا کا پڑھنا کبھی نہیں چھوڑتے تھے، یعنی پوری پابندی اور شوق کے ساتھ یہ دُعا پڑھتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ . اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ [1]

''اے اللہ! میں دنیا و آخرت میں آپ سے درگزری اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین و دنیا اور گھر بار میں آپ سے درگزری و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب پر پردہ ڈال دے اور ہر قسم کی گھبراہٹ سے امن عطا کر۔ اے میرے اللہ! میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر ہر جانب سے حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

سوال یہ ہے کہ! کیا ہمیں یہ دُعا یاد ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے بلا ناغہ اِس دُعا کو صبح و شام پڑھتے ہیں...؟ ہماری ناکامی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بعض سنتوں پر بڑی شدت سے عمل کرتے ہیں اور کئی اہم ترین سنتوں کو ہمیشہ کے لیے دیس نکالا دے دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اِرشاد فرماتے ہیں:

وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ [2]

''اور اُس کا ذِکر کرو جس طرح اُس نے تمہاری رہنمائی کی اگرچہ تم اِس سے پہلے سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے لوگوں میں سے تھے۔''

میں نے یہ ذِکر کبھی نہیں چھوڑا

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا:

[1] السنن لأبي داؤد: 5074 [2] سورۃ البقرۃ: 198

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا [1]

''اللہ بہت بڑا ہے، اُس کی بڑائی ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے اور اللہ کی بہت زیادہ تعریف ہے اور اللہ کی پاکی ہے صبح وشام۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمہ کس نے کہا ہے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہنے لگے اللہ کے رسول ﷺ یہ کلمہ میں نے کہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے تین باتیں ارشاد فرمائیں:

1 مجھے یہ کلمہ بہت پسند آیا ہے، بہت ہی عمدہ الفاظ اور انداز میں تو نے اللہ تعالیٰ کی شان بیان کی ہے۔

2 اِس کلمے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آسمان کے دروازوں کو کھول دیا ہے، یعنی اِن مبارک کلمات کے لیے بالخصوص پورے اہتمام کے ساتھ پروٹوکول دیتے ہوئے آسمان کے دروازوں کو کھولا گیا ہے۔

3 سنن نسائی میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا ہے کہ تیرے اِن کلمات کو اُٹھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے رحمت کے (12) فرشتوں کو نازل کر دیا۔

جس مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ مبارک جملہ پڑھا تھا اُس مجلس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے جب انہوں نے یہ کلمہ سُنا اور اِس پر رسول اللہ ﷺ کی خوشی اور اِس کلمے کی عظمت کو جانا تو پھر اُنہوں نے یہ ذِکر ساری زندگی نہیں چھوڑا، اِس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے جذبات اُنہی کی زبان سے ملاحظہ فرمائیں۔

فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ [2]

''ان کلمات کو جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا اُس کے بعد سے اُن کو پڑھنا کبھی نہیں چھوڑا۔''

کیا ہم بھی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی محبت اور عقیدت کی طرح اِس جملے کو پورے شوق اور محبت سے پڑھتے ہیں...؟ کیا ہم نے بھی اِن مبارک کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا...؟

اللہ کے بندو! ہمیں نیا دین اور نئے اَذکار بنانے کی ضرورت نہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ہمارا بھی فرض ہے

[1] الصحیح لمسلم: 601 [2] الصحیح لمسلم: 601

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم مسنون اذکار سے محبت کریں اور اللہ اور اُس کے رسول کی رہنمائی کے مطابق اللہ کا ذِکر کریں اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم:

﴿وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ﴾ [1]

''اور اُس کا ذِکر کرو جس طرح اُس نے تمہاری رہنمائی کی اگرچہ تم اِس سے پہلے سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے لوگوں میں سے تھے۔''

میں نے یہ دُعا کبھی نہیں چھوڑی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مسنون دعائیں یاد رکھنے کا بہت زیادہ شوق تھا، اُن کو جس قدر زیادہ شوق تھا اگر سچی بات کی جائے تو ہمیں اُس قدر زیادہ کم شوق ہے، بلکہ ہمارا شوق نہ ہونے کے برابر ہے، ہمارے اکثر مسلمان بوڑھوں کو بس وہ نماز کی چند دعائیں یاد ہیں جو اُنہوں نے بچپن میں یاد کی تھیں اُس کے بعد ساری زندگی کبھی اِس طرف توجہ ہی نہیں کی۔

بہرصورت ایک حسن درجہ کی روایت میں آتا ہے اور اِس روایت کو میرے امام استاذ محدث زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی حسن قرار دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کو سب سے زیادہ روایت کرنے والے بہت بڑے عالم، فقیہ اور محدث صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دُعا کو یاد کیا ہے اور اِس دعا کو میں کبھی نہیں چھوڑتا اور وہ یہ دُعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نُصْحَكَ. وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ [2]

''اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ میں آپ کا بہت بڑھ چڑھ کر شکر ادا کیا کروں اور آپ کا بہت زیادہ ذِکر کیا کروں اور آپ کی خیر و بھلائی والی باتوں پر عمل کیا کروں اور آپ کی وصیتوں کا بہت زیادہ خیال رکھا کروں۔''

اگر غور کیا جائے تو اِس دعا میں سب خزانے موجود ہیں اور بالخصوص ایک عالم دین اور حدیث کے طالب علم کو یہ دُعا ضرور یاد کرنی چاہیے، اِس دُعا کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے توفیق کے بہت زیادہ دروازے کھولیں گے۔

جنگ کی راتیں بھی پڑھتا رہا ہوں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجر و ثواب اور درجات کی بلندی کے ساتھ ساتھ ایسے اذکار بھی بیان کیے ہیں، جن کی پابندی

[1] سورۃ البقرۃ: 198 [2] جامع الترمذی: 3604، إسنادہ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے اور جن کو کثرت سے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ جسمانی طور پر بھی اپنے بندے کی مکمل حفاظت فرماتے ہیں عموماً لوگوں کو تھکاوٹ، درد اور دیگر جسمانی امراض لاحق ہو جاتی ہیں، جن کے ازالے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے بتلائے ہوئے ایک ذِکر پر اگر پوری پابندی کے ساتھ عمل کر لیا جائے تو مسلمان جسمانی محتاجی اور معذوری سے بچ سکتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جب شادی کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مالی اور گھریلو معاملات بہت زیادہ خستہ تھے، حالت یہ تھی کہ چکی میں آٹا پیس پیس کر سیدہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں پر چھالے پڑ چکے تھے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حالت یہ تھی کہ وہ کنویں سے پانی نکال نکال کر اِس قدر زیادہ تکلیف میں مبتلا تھے کہ اُن کے سینے میں درد شروع ہو چکا تھا ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مالِ غنیمت میں غلام اور لونڈیاں آئیں تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہا کہ آپ نبی کریم ﷺ سے کوئی خدمت گزار غلام یا لونڈی لے آئیں جو ہمارے گھریلو کام کاج کر دیا کرے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے بابا کی خدمت میں حاضر ہوئیں لیکن شرم کی وجہ سے بات نہ کر سکیں اور واپس لوٹ آئیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پھر اپنے ساتھ لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دونوں حاضر ہوئے اور حاضر ہو کر اپنی تکلیف سے آپ ﷺ کو آگاہ کیا، آپ ﷺ نے تکلیف سننے کے بعد یہی اِرشاد فرمایا کہ میں تمہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ نہیں دے سکتا، اِس وقت جو مال بھی میرے پاس ہے اُس سے بمشکل اصحابِ الصفہ کی ضروریات پوری ہوں گی، چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں خالی لوٹ آئے۔

لیکن ظاہر ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے ہاتھوں پر چھالے دیکھے ہوں گے تو آپ پر بے چینی کی کیفیت طاری ہوئی ہو گی آپ ﷺ تھوڑے دِنوں کے بعد ہی اپنی بیٹی کے گھر گئے اور حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کی غربت کا عالم یہ تھا کہ دونوں میاں بیوی ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے اور وہ چادر بھی اِس قدر چھوٹی تھی کہ اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا اور اگر سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کیا تمہیں خدمت گزار، غلام اور لونڈی سے بہتر چیز نہ عطا کروں....؟ اور یہ وہ کلمات ہیں جو مجھے جبرائیل علیہ السلام نے سکھلائے ہیں ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ ''سبحان اللہ'' ''الحمدللہ'' ''اللہ اکبر'' پڑھ لیا کرو اور رات کو بستر پر سونے سے قبل (33) مرتبہ ''سبحان اللہ'' (33) مرتبہ ''الحمدللہ'' اور (34) مرتبہ ''اللہ اکبر'' پڑھا کرو۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ کلمات رسول اللہ ﷺ سے سُنے ہیں ساری زندگی میں نے اِن کو کبھی نہیں چھوڑا، شاگرد نے پوچھا حضرت کیا آپ نے جنگ کی رات میں بھی نہیں چھوڑے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے یہ کلمات جنگ کی رات بھی نہیں چھوڑے۔ اللہ اکبر [1]

[1] مسند احمد: 104/1، إسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت کا تقاضا

ہمارے مسلمان اپنے اکابر، اولیا اور انبیا سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے ہیں اور کئی لوگوں نے محبت اور عقیدت کے اظہار کے لیے من گھڑت طریقے اختیار کر رکھے ہیں اور کئی طریقے تو ایسے ہیں، جو ایک اچھے بھلے مسلمان کو شرک کی طرف لے جاتے ہیں، مثال کے طور پر اُن کی قبروں کو پختہ بنا کر وہاں چڑھاوے چاڑھنا، نذرانے لے کر جانا اور وہاں سجدے کرنا یا اسی طرح مشکل کے وقت اُن کو پکارنا یہ سارے انداز غیر شرعی، من گھڑت اور شرکیہ ہیں۔

محبت اور عقیدت کا اصل تقاضا یہ ہے کہ اُن کی عملی پیروی کرتے ہوئے وہی اَذکار، دُعائیں، وظائف اور وِرد پڑھے جائیں جو وہ پاک باز لوگ پڑھا کرتے تھے، مثال کے طور پر اگر ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پیار ہے تو جو وظیفہ اُنہوں نے جنگ کی رات بھی نہیں چھوڑا وہ وظیفہ ہم کو بھی نرم گرم بستروں پر نہیں چھوڑنا چاہیے اور اسی طرح اگر ہم کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پیار ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت ہے تو اُن کے محبوب اَذکار بھی ہمارے محبوب ہونے چاہیے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقیدت کا یہ اصل تقاضا پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

547

آل رسول اور اہل بیت کے خاص اَذکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [1]

''اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اہل بیت! اور تمہیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔''

دُنیا میں کہیں بھی شرک ہو، بدعت ہو یا خرافات ہوں، اُن خطرناک گناہوں کو دیکھ کر ایک سچے مسلمان کا دِل بہت زیادہ تکلیف محسوس کرتا ہے لیکن اُس وقت ایک سچے مسلمان کی تکلیف اور پریشانی دو چند ہو جاتی ہے جب یہ سارے گناہ نیک پاک لوگوں کا نام لے کر کیے جاتے ہیں۔

ہم نے جب پوری دیانتداری کے ساتھ غور کیا تو ایک نہایت تکلیف دہ حقیقت ہمارے سامنے آئی کہ اِس وقت بالخصوص برصغیر پاک و ہند میں جس قدر شرک و بدعت ہے اور طرح طرح کی خرافات ہیں یہ سارے دھندے نیک پاک لوگوں کے نام لے کر کیے جا رہے ہیں، بعض لوگ اپنی زبان سے پاک باز ہستیوں کا نام بڑے فخر سے لیتے ہیں لیکن اُن کی عملی زندگی میں سوائے شرک، بدعت، خرافات اور بے صبری کے کچھ نظر نہیں آتا۔

مثال کے طور پر آپ اپنے ملک پاکستان میں غور فرمالیں کہ جس قدر درباروں پر سجدے کرنے والے لوگ ہیں اور چھلّے، کڑے اور دھاگے پہننے والی پارٹی ہے یہ سارے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لے کر سب کچھ کرتے ہیں، حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی کسی قبر پر سجدہ کیا اور نہ ہی اپنی کلائی پہ کبھی کوئی دھاگہ پہنا۔

آج کل پریشانیوں کے حل کے لیے جس نادِ علی کی بات کی جاتی ہے وہ نادِ علی بھی شاید کہ پانچویں یا چھٹی صدی ہجری میں جا کر بنایا گیا تھا، نادِ علی حسن و حسین پڑھتے تھے نہ اُن کے بیٹے زین العابدین پڑھتے تھے اور نہ ہی آگے اُن

[1] سورۃ الأحزاب:33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بیٹوں میں سے کسی نے مشکلات کے حل کے لیے اسے پڑھا، بلکہ وہ تو سارے کے سارے اعلیٰ درجہ کے توحید پرست تھے جبکہ اس وقت حالت یہ ہے کہ لوگوں کو قرآنی اور نبوی اذکار سے دور رکھ کر ناد علی کی محبتوں کا گرویدہ بنایا جاتا ہے۔

اسی طرح شہادتِ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا نام لے کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر ہر شان والے صحابی کے ایمان میں شک کیا جاتا ہے، یعنی صحابہ سے براءت کا نعرہ بھی حضرتِ حسین رضی اللہ عنہ کی محبت کی آڑ میں لگایا جاتا ہے، جبکہ سچی بات یہ ہے اور سو فیصد سچی بات یہ ہے کہ تمام آلِ رسول اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے تھے اور اعلیٰ درجہ کے توحید پرست تھے۔

آلِ رسول مصائب میں کیا کرتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور آپ کی پاکیزہ آل کی سیرت کو اگر پورے عدل وانصاف کے ساتھ پڑھا جائے تو آپ کو کہیں بھی یہ تذکرہ نہیں ملے گا کہ وہ مشکل کے وقت قبروں سے تبرک لیا کرتے تھے یا وہ مصائب کے حل کے لیے اولیا اور انبیا کو پکارا کرتے تھے یا وہ کسی پریشانی کے حل کے لیے چھلّے، کڑے اور دھاگے پہنا کرتے تھے بلکہ آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے لے کر آگے حضرتِ حسین رضی اللہ عنہ کے تمام بیٹوں کی سیرت پڑھ لیں وہ آپ کو اعلیٰ درجہ کے توحید پرست، سنت کے پیروکار اور اہل ذِکر وفکر ہی ملیں گے۔

ایک ضروری اصلاح

ہمارے ہاں صرف ''پنجتن پاک'' کو ہی اہل بیت کہا جاتا ہے، حالانکہ قرآن مجید کے بائیسویں پارے سے پہلے کی آیات اور اس کی ابتدائی آیات کو تعصب کی عینک اُتار کر پڑھا جائے یہ بات واضح ملے گی کہ اللہ تعالیٰ نے صریح الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کو اہل بیت قرار دیا ہے اور اسی طرح آپ کے جتنے مسلمان تایا جان تھے اور آگے سب کے بیٹے بھی آل رسول اور اہل بیت میں شامل ہیں اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے اور آپ کی چار بیٹیاں، آگے اُن کے سب بچے آل رسول اور اہل بیت میں شامل ہیں۔

اور پھر یاد رہے صرف ''پنجتن پاک'' نہیں ہیں بلکہ سب تن پاک ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پاک ہیں اور سب تن پاک کے نام سے دلائل سے بھرپور مضمون کے لیے ہماری کتاب ''بستان الخطیب اور میزان الخطیب'' کا مطالعہ فرمائیں۔ یہ سارے کے سارے ہر غمی اور ہر خوشی میں اللہ تعالیٰ کو ہی پکارتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے اپنی مشکلات کو حل کیا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خوب سے خوب تر اسلوب میں اِس سچائی کو واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے تمام اہل بیت کو ہر طرح کی گندگی سے بچا کر رکھا ہے اور انہیں ہر قسم کی غلاظت سے پاک کیا ہوا ہے۔

آپ خود غور فرمائیں! شرک سے بڑھ کر گندگی کیا ہو سکتی...؟ بدعت سے بڑھ کر غلاظت کیا ہو سکتی ہے...؟ اور پھر بے صبری اور سینہ پیٹنے سے بڑھ کر بے دینی اور کیا ہو سکتی ہے...؟

اللہ کی قسم! تمام اہل بیت، تمام آل رسول ہر قسم کے شرک سے پاک تھے وہ اعلیٰ درجہ کے توحید پرست تھے اور صرف اور صرف ایک در کے سوالی تھے۔

اے عباس رضی اللہ عنہ! اللہ سے عافیت مانگا کرو

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے تایا جان حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آ کر کہا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ

''اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیں، جس کا میں اللہ سے سوال کیا کروں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو، حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چند دِنوں کے بعد پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس رضی اللہ عنہ! اے رسول اللہ ﷺ کے تایا۔

سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [1]

''اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو دُنیا میں اور آخرت میں۔''

پیارے مسلمان بھائیو! سیدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے تایا جان ہیں اور آلِ رسول میں آپ کی بنیادی حیثیت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ دُعا سیکھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ آپ کو علم تھا کہ مسنون دُعا اور مسنون ذِکر سے بڑھ کر کوئی پڑھائی نہیں ہو سکتی اِس لیے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمانے لگے: آپ مجھے کچھ سکھلائیں، مجھے کوئی خزانہ بتائیں جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگ لیا کروں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے تایا جان کو یہ نہیں کہا آپ کو کچھ مانگنے اور سیکھنے کی کیا ضرورت ہے آپ کا میرے ساتھ خونی تعلق ہے اور آپ

[1] مسند احمد: 1783، جامع الترمذی: 3514

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشتے میں میرے تایا جان ہیں آپ کو میری یہ نسبت ہی کافی ہے، اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے یہ نہیں کہا بلکہ آپ نے فرمایا: اے تایا جان! اللہ سے مانگا کرو اور عافیت مانگا کرو اور جب کئی دِنوں کے بعد پھر تشریف لائے تو پھر بھی آپ نے یہی اِرشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو، عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے جس شخص کو ایمان کے بعد عافیت نصیب ہوگئی گویا کہ اُس کو اِس دُنیا کا سب سے قیمتی خزانہ مل گیا عافیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مال، جان اور اولاد میں ہر قسم کی آفت اور پریشانی سے بچا کر رکھے۔

اِس صحیح حدیث سے واضح ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ کے تایا جان نے آپ ﷺ سے مسنون دُعا سیکھی اور آپ ﷺ نے بھی اپنے تایا جان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑا۔

اے غلام! جب بھی مانگو اللہ سے مانگو

رسول اللہ ﷺ کی آل میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نام سرِ فہرست ہے آپ رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ایسے بیٹے ہیں جنہوں نے اپنی نوعمری کا اکثر حصہ رسول اللہ ﷺ کی محبت اور رفاقت میں بسر کیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ سے مشکلات کے حل کے لیے کئی ایک انمول دُعائیں نقل کی ہیں لیکن یہاں ہم اُس واقعہ کی طرف اِشارہ کرنا چاہتے ہیں جس میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے آپ سواری پر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے بڑے ہی محبت بھرے انداز میں اور الفاظ میں اُن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے لڑکے! میں تجھے چند ایسے کلمات سکھلا دیتا ہوں جن سے تجھے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ فائدہ عطا کریں گے۔ آپ ﷺ نے کئی ایک عقیدے کے پہلو بیان کرنے کے بعد اِرشاد فرمایا:

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ [1]

''جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ سے مدد طلب کر۔''

پیارے مسلمان بھائیو! آلِ رسول کے عظیم شہزادے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے ساتھ جوڑا اور یہی کہا صرف اللہ سے مانگو اور اللہ ہی سے مدد طلب کرو آپ ﷺ نے اُن کو کسی کی قبر پر جانے کی تلقین کی ہے نہ اُن کے بازو پہ کوئی تعویذ یا کوئی دھاگہ باندھا ہے۔

[1] مسند احمد: 2969، جامع الترمذی: 2516) اس حدیث کو امام البانی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے، لیکن اس حدیث کی صحت اور فوائد و شرح پر مولانا محدث ارشاد الحق اثری صاحب کی مستقل کتاب ہے اور ہمارے مطابق اس کا صحیح ہونا راجح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے محتاج کو مسنون دُعا سکھلائی

آج کل ہمارے معاشرے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا نام لینے والے بہت زیادہ ہیں لیکن آپ رضی اللہ عنہ کے عقیدے اور آپ رضی اللہ عنہ کی توحید کو ماننے والے بہت تھوڑے ہیں جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے مشن کو لے کر آگے بڑھنے والوں کی تعداد بالکل نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ اُمت کو قبروں کی پوجا سے بچانا آپ رضی اللہ عنہ کا مشن تھا، اِسی لیے آپ رضی اللہ عنہ نے ابوالہیاج اسدی رحمہ اللہ کو یہ حکم دے کر بھیجا تھا کہ تجھے جہاں بھی جو قبر زمین سے زیادہ اُونچی نظر آئے اُس کو تو زمین کے برابر کر دے۔ [1]

اور اِسی طرح آپ کے پاس ایک محتاج شخص آیا اور اُس نے کہا میں بہت بے بس ہوں اور میرے ذمے جو ادائیگی ہے وہ میں نہیں کر سکتا ''فَأَعِنِّي'' آپ میری مدد کریں، یعنی ایک سخت محتاج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اُن سے کچھ تعاون کا سوال کیا، جیسا کہ ہمارے پاس بھی کئی لوگ آ کر اسباب کے تحت مال و دولت کا سوال کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں کچھ مال دے کر ہمارے ساتھ تعاون کرو اور ممکن ہو تو مالی تعاون بھی کر دینا چاہیے کیونکہ شریعت ایک دوسرے کے ساتھ اخلاقی یا مالی تعاون کرنے سے منع نہیں کرتی بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب اُس نے مالی تعاون کا سوال کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے سے ایک ایسا شاندار جملہ کہا کہ جس کو اگر سونے کے پانی سے لکھ دیا جائے تو تب بھی اُس کی عظمت کا حق ادا نہیں ہو سکتا، کیونکہ جو شخص حق کو سمجھنا چاہتا ہے اُس شخص کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ جملہ رشد و ہدایت کا روشن مینار ہے اور اِس جملے میں ہماری ساری دعوت کا خلاصہ موجود ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟

''کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھلا دوں، جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھلائے تھے اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر قرض بھی ہوگا وہ اللہ تجھ سے اُتار دیں گے۔''

اور ایک روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلَ جَبَلِ صِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ اگر تجھ پر ''صِیر'' پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ تجھ سے ادا کر دیں گے۔

[1] الصحیح لمسلم: الجنائز: 9691

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے مسلمان بھائیو! یہاں رُک کر چند بنیادی باتیں اچھی طرح سمجھ لیں۔

1 اگر کوئی ضرورت مند آپ کے پاس آئے اور وہ جس قدر غریب، ناواقف اور بے بس کیوں نہ ہو آپ اُس کی بات اور اُس کا دُکھ توجہ سے سُنیں جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آنے والے محتاج شخص کی ضرورت کو پوری توجہ سے سُنا۔

2 سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ضرورت مند کو چھلّہ، کڑا، دھاگہ یا تعویز لکھ کر نہیں دیا اور نہ ہی اُس کو کسی پیارے کی قبر پر جانے کا حکم صادر فرمایا۔

3 سیدنا علی رضی اللہ عنہ کوئی اپنی بنائی ہوئی دُعا، وظیفہ یا پڑھائی بھی بتلا سکتے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے ایسا بھی نہیں کیا۔

4 بلکہ اُسے کہا کیا میں تجھے ایسی دُعا نہ سکھلاؤں جو دُعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سکھلائی تھی، یعنی اُس کو مسنون دُعا سیکھنے کی ترغیب دی کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اِس حقیقت کو اچھی طرح سمجھتے تھے کہ کوئی دُعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتلائی ہوئی دُعا کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

5 اور پانچویں سب سے اہم بات جو سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتلائی ہوئی دُعا پر بہت زیادہ یقین تھا، اِسی لیے تو کہا کہ اگر تجھ پر بڑے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ وہ بھی اُتار دیں گے۔ اللہ اکبر

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو پڑھا کر

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ. وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ [1]

''اے اللہ! اپنے حرام سے بچا کر اپنے حلال سے مجھے کافی ہو جائیں اور اپنے فضل سے اپنے علاوہ ہر کسی سے مجھے بے نیاز کر دیں۔''

پیارے مسلمان بھائیو! اِس دُعا پر غور فرمالیں کس قدر توحید بھری دُعا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک محتاج اور بے بس شخص کو کیسے اللہ کے ساتھ اور مسنون دُعا کے ساتھ جوڑا۔

آج بھی اگر کوئی شخص بالخصوص مالی معاملات میں اللہ تعالیٰ سے خصوصی مدد لینا چاہتا ہے تو وہ اِس مسنون ذِکر کو کثرت کے ساتھ، پورے شوق اور یقین کے ساتھ پڑھے اللہ تعالیٰ بہت جلد اُسے مالی اعتبار سے خوش حال بنا دیں گے، لیکن اِس کے لیے یقین کی ضرورت ہے اور شوق کے ساتھ کثرت سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سکھلائی ہوئی ایک خاص دُعا

ہر شخص اپنی بیٹی سے محبت کرتا ہے اور اپنی طاقت اور ہمت سے بڑھ کر کرتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کو بھی اللہ کے

[1] جامع الترمذی: 3563

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ جوڑا آپ ﷺ نے ایک مرتبہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: جو میں تجھے نصیحت کرنے لگا ہوں اُس کو توجہ سے سُنو اور صبح وشام کہا کرو۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ [1]

''اے زندہ! اے تھامنے والے! میں آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں، میرے سارے معاملات درست فرمادیں اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کرنا۔''

پیارے مسلمان بھائیو! اِس دُعا میں بھی اول تا آخر توحید ہی توحید ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا ذِکر ہے اور اُس سے اُس کی رحمت کا سوال ہے اور اپنی ذات کی طرف سے اعلیٰ درجہ کی بے بسی ہے اور اللہ کی خدمت میں عرض ہے کہ یا اللہ مجھے کبھی بھی میرے نفس کے حوالے نہ کرنا۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کو کوئی چھلّہ، کڑا یا دھاگہ پڑھ کر نہیں دیا اور نہ ہی اپنی بیٹی کو کسی قبر سے تبرک حاصل کرنے کی وصیت کی بلکہ اللہ کا ذِکر اور شاندار دُعا سکھلائی ہے اور اپنی بیٹی کو توحید کا خزانہ دیا، کیا ہم نے بھی کبھی اپنی بیٹیوں کو اِسی طرح پیار سے مخاطب کرتے ہوئے مسنون دُعائیں یاد کروائی ہیں...؟

یہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ آل تھی اور آپ ﷺ کی شہزادی لختِ جگر تھی، جس کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے ساتھ جوڑا اور قرآن بھی اہل بیت کے بارے میں یہی بات کہتا ہے کہ ربّ تعالیٰ نے اِن کو اعلیٰ درجہ کی توحید عطا کی تھی اور شرک وبدعت کی گندگی سے دور رکھا تھا۔

اگر کوئی مسلمان عورت کسی بھی مسئلہ میں پریشان ہو تو وہ اِس مسنون دُعا کو کثرت اور محبت کے ساتھ پڑھے ربّ تعالیٰ اُس کے سارے معاملات بہتر فرمادیں گے۔

مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک دُعا سکھلائی

رسول اللہ ﷺ نے اپنی آل کو ہمیشہ اللہ سے جوڑا ہے اُن کو دُعائیں یاد کروائی ہیں، اُنہیں اَذکار دیے ہیں، کسی بھی مشکل یا کسی بھی خوشی میں اُن کو کسی قبر پہ جانے کا نہیں کہا۔

[1] المستدرک للحاکم: 1/545، سلسلہ احادیث صحیحہ: 227

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے نواسے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند ایسے کلمات سکھلائے اور اُن کے متعلق اِرشاد فرمایا کہ اِن مبارک کلمات کو وتر کی نماز میں پڑھا کرو اور وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّمَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ [1]

''یا اللہ! ہدایت دے مجھے ان میں (داخل کر کے) جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھے ان میں (شامل کر کے) جن کو تو نے عافیت دی اور میری سرپرستی فرما ان لوگوں میں جن کی تو نے سرپرستی فرمائی اور میرے لیے برکت فرما ان چیزوں میں جو تو نے عطا کیں اور مجھے بچا ان فیصلوں کے شر سے جو تو نے کیے، اس لیے کہ تو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے (فیصلے کے) خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا اور یقیناً وہ ذلیل نہیں ہوسکتا جس کا تو دوست بن جائے اور وہ معزز نہیں ہوسکتا جس سے تو دشمنی کرے، تو بہت بابرکت ہے، اے ہمارے رب! اور نہایت ہی بلند۔''

اِس دُعا میں سب خزانے اللہ سے مانگے گئے ہیں، ہدایت کا سوال اللہ سے کیا گیا ہے، عافیت کا سوال اللہ سے کیا، دوستی کا سوال اللہ سے کیا، برکت کا سوال اللہ سے کیا، آفات سے بچاؤ کا سوال اللہ سے کیا اور پھر آخر میں یہ کہا کہ تیری ذات بڑی ہی بابرکت ہے اور بلند و بالا ہے۔

خود غور کر لیں! اِس دُعا میں نہ کسی کا واسطہ وسیلہ ہے اور نہ ہی اللہ کو چھوڑ کر کسی نبی ولی سے کسی نعمت کا سوال کیا گیا یہی اہل بیت کی طہارت ہے۔

تم دونوں کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ دونوں شہزادے بہت زیادہ خوبصورت تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی حفاظت کے لیے اور اُن کو نظر بد سے بچانے کے لیے اُن کی کلائی پر کسی قسم کا کوئی دھاگہ نہیں باندھا کرتے تھے بلکہ آپ اُن کو مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر دَم کیا کرتے تھے۔

[1] سنن ابی داؤد: 1425

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ [1]

''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات کاملہ کے ساتھ ہر شیطان اور زہریلے کیڑے مکوڑے اور ہر نظر بد سے۔''

اور ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ یہی دُعا پڑھ کر توحید کے بادشاہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کو دَم کیا کرتے تھے۔

ہم یہ بات پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ اگر ذِکر کے علاوہ اور دُعا کے علاوہ کسی اور چیز میں قوت اور طاقت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور بالضرور اُس کا رخ کرتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ اپنی آل کو ذِکر اللہ کے ساتھ ہی جوڑا ہے اور اُن کو ہر قسم کے شرک سے لاکھوں میل دور ہی رکھا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سکھلائی گئی دُعا

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اہل بیت میں شامل نہیں کرتا وہ قرآن پاک کی واضح آیات کا انکار کرتا ہے آپ رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ اہل بیت میں بہت اُونچا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت زیادہ محبت کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصوصی طور پر ایک دُعا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سکھلائی تھی اور اِس دُعا کے کلمات جامعیت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میری عائشہ رضی اللہ عنہا! پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ. مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ. مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ. وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ. وَاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ تَقْضِيْهِ لِيْ خَيْرًا. [2]

[1] صحیح البخاری: 3377، جامع الترمذی: 2060 [2] مسند احمد: 25019 ''إسنادہ صحیح''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں آپ سے جلدی ملنے والی اور بعد میں ملنے والی ہر بھلائی کا سوال کرتی ہوں جس کا مجھے علم ہے اور جسے میں نہیں جانتی اور میں جلدی ملنے والی اور لیٹ ملنے والی ہر بُرائی سے آپ کی پناہ میں آتی ہوں جس کا مجھے علم ہے اور جو میں نہیں جانتی اے میرے اللہ! میں آپ سے ہر وہ بھلائی مانگتی ہوں جس کا آپ سے آپ کے بندے اور نبی محمد ﷺ نے سوال کیا ہے اور ہر اُس بُرائی سے آپ کی پناہ میں آتی ہوں جس سے آپ کے بندے اور نبی نے پناہ مانگی ہے، اے میرے اللہ! میں آپ سے جنت کا اور ہر اس بات اور کام جو جنت کے قریب کر دے اُس کا سوال کرتی ہوں اور میں آگ سے اور جو بات اور کام اُس کے قریب کر دے اُس سے تیری پناہ میں آتی ہوں اور میں آپ کی پناہ میں آتی ہوں اور میرے حق میں اپنے ہر فیصلے کو بہتر کر دے۔''

اِس پوری دُعا میں بھی صرف اللہ سے سوال ہے اور نعمت کا سوال ہے اور یہ دُعا شروع سے لے کر آخر تک توحید ہی توحید ہے۔

اللہ کے لیے ایسا تو نہ کریں

اِس تحریر میں ہم صرف یہی فکر دینا چاہتے ہیں کہ جن آل اطہار، آل رسول اور اہل بیت کا نام لے کر ہر قسم کا شرک کیا جاتا ہے وہ اعلیٰ درجے کے اہل توحید تھے، اُن کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا وہ اہل ذِکر تھے اور غیروں کی پوجا سے ہٹ کر صرف ایک اللہ سے دُعائیں، صدائیں اور التجائیں کرنے والے تھے۔

اِنہوں نے دربار بنائے، نہ مزار سجائے اور نہ ہی چھلّے، کڑے اور دھاگے پہنے اور نہ ہی اُنہوں نے اپنے مستقبل کو ستارے کے ساتھ معلق کیا، اُن میں سے نہ کوئی نادِعلی پڑھتا تھا اور نہ ہی کوئی امام ضامن باندھتا تھا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُنہیں کا عقیدہ اور منہج نصیب فرمائے اور اِن پاک باز ہستیوں کا نام لے کر جو شرک ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُس شرک سے بچا کر توحید پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

559

شیطان اور جادو سے بچاؤ کے اَذکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ [1]

''شیطان کا اُن لوگوں پر کوئی غلبہ نہیں ہوتا جو ایمان لا کر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں صرف اُس کا غلبہ اُن لوگوں پر ہوتا ہے جو اُسے اپنا دوست بناتے ہیں اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔''

ہر قسم کے جادو اور بالخصوص شیطان کی شرارتوں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل پانچ اَذکار کثرت کے ساتھ کریں، کثرت کے ساتھ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اِن اَذکار کو اپنی زبان کا وِرد بنالیں اور اِن کو سمجھ کر زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہیں اور اگر بالفرض شیطانی کسر یا جناتی اثر زیادہ زور پکڑ چکا ہے تو پھر اچھے باعمل عامل سے باقاعدہ دَم کروائیں۔

1 تعوذ

مندرجہ ذیل تعوذ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) بہت شاندار دُعا ہے اور شیطان کے مقابلے میں بہت بڑا کارآمد ہتھیار بھی ہے اگر کسی شخص کو شیطانی وسوسات زیادہ آتے ہو تو وہ تعوذ نماز، قرآن کے علاوہ بھی ذِکر اور دُعا کے طور پر پڑھتا رہے، اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ [2]

''اور اگر شیطان آپ کو کسی طرح اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو بلاشبہ وہ ہمیشہ سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

[1] سورۃ النحل: 99-100 [2] سورۃ الاعراف: 200

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسی بات کو قرآن شریف میں دوسرے مقام پر بھی بیان کیا گیا ہے۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ [1]

''اور اگر آپ شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ محسوس کریں تو اللہ کی پناہ مانگیں وہ بلاشبہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

2 سورت بقرہ کی تلاوت

جس گھر میں شیطانی اثرات محسوس ہوں وہاں پر باقاعدگی سے اہل خانہ سورت بقرہ کی تلاوت کریں یہ سورت دیکھنے میں کئی پاروں پر مشتمل نظر آتی ہے لیکن اگر دِل جمعی سے اس کو پڑھا جائے تو با آسانی گھنٹے سوا گھنٹے میں اس کی تلاوت کو مکمل کیا جا سکتا ہے اور ساری زندگی شیطان کے اثرات سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ''بلاشبہ شیطان اُس گھر سے بھاگ جاتا ہے، جس میں سورت بقرہ پڑھی جائے۔'' [2]

جعلی عاملوں کے ہتھے چڑھنے کی بجائے سورت بقرہ کو پابندی سے اور دِل جمعی سے پڑھتے رہیں اور اگر آپ قرآن پاک کو خود وقت نہیں دے سکتے تو کسی قاری صاحب کی تلاوت کو بھی لگایا جا سکتا ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ آپ خود تلاوت کریں۔''

3 آیت الکرسی

اِسی طرح جس گھر میں، یا دوکان میں یا کسی شخص پر شیطانی اثرات ہوں تو وہ کثرت کے ساتھ آیت الکرسی پڑھ کر خود کو بھی دَم کرے اور مکان دوکان پر بھی آیت الکرسی پڑھ کر پھونکتا رہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاءَ

[1] سورۃ فصلت:36 [2] الصحیح لمسلم:780

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ [1]

یہاں پر ایک راز کی بات ذہن میں رکھیے کہ جب آپ آیت الکرسی کی تلاوت کریں گے تو شیطانی قوتوں کی طرف سے ہوسکتا ہے آپ کو دباؤ کا سامنا کرنا پڑے لیکن آپ پوری جرأت کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے پورے یقین سے کثرت کے ساتھ آیت الکرسی کا وِرد کرتے رہیں اور دَم کرتے رہیں سب شیطانی اثرات جڑ سے ختم ہو جائیں گے۔ان شاء اللہ

4 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات

شیطانی اثرات سے بچاؤ کے لیے اور شیطانی اثرات کے خاتمے کے لیے سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات بالخصوص رات کو سوتے وقت لازمی پڑھا کریں اور اِسی طرح اپنے نوافل میں بھی اِن دو آیات کو اپنا معمول بنالیں اللہ کی رحمت اور نصرت حاصل ہوگی۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

کوشش کریں اِن آیات کو سمجھ کر پورے یقین کے ساتھ پڑھیں۔

5 آخری تینوں قُل

مندرجہ ذیل تینوں قُل بھی شیطانی اثرات سے بچنے کے لیے اور شیطانی اثرات کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، نمازوں کے بعد اور اِس کے علاوہ معوذتین کو اپنا معمول بنالیں۔

++++++++++++

[1] سورۃ البقرۃ:255

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

6 ذِکرِ توحید

مندرجہ ذیل ذِکرِ توحید کم از کم دِن میں سو دفعہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے خود کو ہر قسم کے شیطانی اثر سے محفوظ کر لیا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

مزید آپ اِس کی تعداد کو بڑھائیں، یہ ذِکر اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہے اور اِس کی برکت سے مسلمان خطرناک شیطانی اثرات سے بچا رہتا ہے۔

نوٹ: اِن تمام اَذکار کے معانی اور فضائل اِس کتاب میں تفصیل سے موجود ہیں۔

7 چند اہم اذکار

اور اِسی طرح اگر کسی شخص کو شیطانی وسوسات اور خیالات کا غلبہ محسوس ہوتا ہو یا اُسے جادو کی شکایت ہو تو مندرجہ ذیل اَذکار بلاناغہ کثرت کے ساتھ پڑھتا رہے تمام شیطانی طاقتیں ناکام ہو جائیں گی۔

﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ﴾ [1]

''میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے غصے سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں سے شر سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں۔''

2 ﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ﴾ [2]

''میں اللہ تعالیٰ کی اس کے پورے کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں، جن سے نہ کوئی نیک اور نہ کوئی بدتجاوز کر سکتا ہے، ہر اس چیز کے شر جس کو اس نے پیدا کیا ہے اور اسے پھیلایا، اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور آسمان پر چڑھتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین پر پھیلائی ہے یا اس سے نکلتی ہے اور تمام لیل و نہار کے فتنوں کی برائی سے اور ہر رات کو آنے والے کی برائی سے مگر وہ رات کو آنے والا جو رات کو بھلائی سے آئے، اے رحم کرنے والے۔''

اسی طرح کعب احبار کہتے ہیں اگر میں مندرجہ ذیل کلمات نہ پڑھتا تو یہودی مجھے جادو کر کے گدھا بنا دیتے:

3 أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ. الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ. وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ. الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ. وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنَى كُلِّهَا. مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. وَبَرَأَ. وَذَرَأَ [3]

[1] جامع ترمذی:3528

[2] مسند احمد:15460 [3] موطا:2740

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں عظمت والے اللہ کے چہرے کی پناہ میں آتا ہوں جس سے زیادہ عظمت والی کوئی چیز نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کی پناہ میں آتا ہوں جن کو نیک اور بد کراس نہیں کر سکتے اور میں اللہ تعالیٰ کے اُن تمام پیارے ناموں کی پناہ میں آتا ہوں جو میرے علم میں ہیں اور جو میرے علم میں نہیں ہیں، ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی اور پھیلائی۔''

ایک ضروری نصیحت

شیطانی اثرات اور جادو کے اثر سے بچنے کے لیے اِن تمام اَذکار کو پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں اور اللہ نہ کرے جب کوئی ایسا ویسا اثر ظاہر ہونا شروع ہو جائے تو اِن اَذکار کی تعداد کو اور زیادہ بڑھا دیں، ہمارے ہاں ایک بہت بڑی خرابی یہ ہے کہ جب شیطانی اثرات اور جادو والا شخص اَذکار شروع کرتا ہے تو شیطانی طاقتیں اُس کو ڈراتی، دھمکاتی اور بے چین کرتی ہیں اور مریض اُن کے ڈراوے میں آ کر سب کچھ چھوڑ دیتا ہے یا اُس کی تعداد کو کم کر دیتا ہے حالانکہ یہی وہ موقعہ ہوتا ہے کہ جب پورے کامل یقین کے ساتھ پڑھائی اور اَذکار کی تعداد کو بڑھانا چاہیے لیکن ہم اِس راز کی بات کو بھول جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دُعا ہے کہ وہ ہر مسلمان کو ہر قسم کے بُرے اثر سے محفوظ کریں اور دخولِ جنت تک ہم سب کو اپنی رحمت میں خاص جگہ عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

567

اَذکار بے اثر کیوں...؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾ [1]

''تم اس کتاب کو پڑھو جو تم پر وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کرو، بلاشبہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔''

آپ احباب نے ذکرِ الٰہی کے بے شمار فوائد سن رکھے ہیں۔ اس موضوع پر کئی ایک کتب اور بے شمار تقاریر ہمارے پاس موجود ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ ذکرِ الٰہی سب سے بڑی عبادت ہے۔ بلکہ وہی سب کچھ ہے، تمام عبادات کا مغز ذکر ہے، شاید ہی کوئی اہم عبادت ہو جس میں ذکر نہ ہو لیکن اس سب کچھ کے باوجود آج ہم ذکر کے نتائج، اس کے فوائد اور اس کی برکات سے عملی طور پر محروم کیوں ہیں.....؟

جب کہ یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے ہاں ایک طبقہ ہمہ وقت ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتا ہے، یعنی وہ نماز، تلاوتِ قرآن اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے غافل نہیں ہوتا، لیکن اس کے باوجود ذکرِ الٰہی سے

- ☆ عقیدہ درست ہوتا ہے۔
- ☆ نہ ہی ساری زندگی شرک سے جان چھوٹتی ہے۔
- ☆ ذکر بھی ہے اور ساتھ شرک بھی ہے، آخر ایسا کیوں ہے.....؟

ہمارے معاشرے میں لوگ ذکر بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی اخلاقی زندگی پر ذکر کا ذرّہ بھر اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ ذکر اذکار کی پابندی کرنے والے

[1] سورۃ العنکبوت: 45

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ دل کے بہت سخت ہوتے ہیں۔

☆ کسی کو معاف کرنے یا کسی سے معافی مانگنے کا نام تک نہیں لیتے۔

☆ گندے مذاق اور اس کے ساتھ ساتھ گالیاں بھی جاری رہتی ہیں۔

آخر ایسا کیوں ہے.....؟

کیا ذکرِ الٰہی کا اخلاقیات پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا.....؟

جب کہ قرآن وحدیث سے ہماری یہی رہنمائی ہوتی ہے کہ اللہ کا ذکر سب سے پہلے انسان کے عقیدے کو صحیح اسلامی اور توحیدی بناتا ہے اور اس کے بعد انسان کو اخلاقی طور پر ایک تربیت یافتہ مسلمان بنا دیتا ہے۔

ہم ''ذکر'' تو کرتے ہیں مگر..... ہمارا عقیدہ صحیح ہوتا ہے اور نہ ہی اخلاق بہتر ہوتے ہیں۔قرآن وحدیث کے مطالعہ سے ایک تیسری بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ ذکرِ الٰہی میں بہت لذت اور مٹھاس ہے جو دنیا کے تمام غموں کو ختم کر دیتی ہے۔

لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہم میں سے اکثر ذکر کرنے والے ذکر کی چاشنی سے محروم ہیں، ذکر کے وقت جو اعلیٰ درجے کی ایمانی کیفیات طاری ہونی چاہئیں آج وہ نظر نہیں آتیں۔آخر اس کی کیا وجہ ہے.....؟ کبھی ہم نے اس پر غور کیا.....؟

اور اس سے ایک قدم اور آگے..... ذکرِ الٰہی سے جسمانی اور روحانی شفا حاصل ہوتی ہے۔لیکن آج ہم ذکر سے شفا پانے میں بھی ناکام ہیں۔

پیارے مسلمان بھائیو.....! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ذکرِ الٰہی سے اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے، جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں۔لیکن یہ یاد رکھیں کہ جس شخص پر ذکرِ الٰہی نے دنیا میں کچھ اثر نہیں کیا وہ شخص قیامت کے روز بھی ذکر کے اثرات و برکات سے محروم رہے گا۔

اگر آج ہمیں ذکرِ الٰہی سے اطمینان، مٹھاس اور شفا حاصل نہیں ہوتی تو ہمیں اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔اور ذکر کے معاملے میں جو ہماری غفلتیں ہیں ان کو ختم کرنا چاہیے۔

دنیا میں ذکرِ الٰہی کی برکات سے محروم رہنے کے آٹھ اسباب ہیں اگر ہم ان پر غور کر کے ان سے چھٹکارا پالیں تو آج بھی انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی طرح ذکرِ الٰہی کی تمام برکات حاصل کر سکتے ہیں۔

اب ہم آپ کے سامنے آسان ترتیب سے وہ آٹھ اسباب کا تذکرہ کرتے ہیں ان کو اچھی طرح سمجھ کر اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے ذکر کی اصلاح فرمائیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ پورے آداب اور پوری بصیرت سے ذکر کرنے والا شخص مایوس ہوتا ہے نہ ہی اس کو زندگی بھر کسی نجومی یا عامل کے پاس جانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ اللہ کے ذکر میں ہی ہماری زندگی کے تمام حل موجود ہیں، اسی سے سب کچھ نصیب ہوتا ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تلاوتِ کلام پاک کا حکم دیا ہے اور تلاوتِ کلام پاک کے بے شمار فوائد ہیں۔ تلاوتِ قرآنِ پاک جہاں اعلیٰ درجے کا ذکرِ الٰہی ہے وہاں مسلمان کی زندگی کا روحانی نور بھی ہے، اس لیے روزانہ کثرت سے تلاوتِ قرآن پاک اپنا معمول بنائیں، بہت کچھ نصیب ہوگا۔

نماز قائم کرنی چاہیے اور نماز جماعت سے ہی قائم ہوتی ہے۔ اور نماز کی قبولیت کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ مسلمان کے دل میں فحاشی اور برائی کی نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور نماز بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے۔

قابل توجہ بات تو یہ ہے کہ تلاوت بھی ذکر اور نماز بھی ذکر لیکن اللہ تعالیٰ نے آیت کا اختتام ایک نہایت عظیم الشان بول پر کیا ہے۔ جس سے کچھ سیکھنا ہے اور وہ بول (وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ) ہے۔

اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے..... اللہ بھی اکبر ہے اور اس کا ذکر بھی اکبر ہے۔ آج ہمارے اندر سب سے بڑی غفلت یہی ہے کہ ہم ذکر کرتے وقت ذکر کی بڑائی کا خیال نہیں رکھتے، ہمیں ذکر کی بڑائی اور اہمیت و عظمت کا احساس نہیں ہوتا جب ہمیں ذکر کرتے وقت اس کی بڑائی کا احساس ہوگا تب ہمیں ذکر کی سب برکات نصیب ہوں گی۔

یاد رکھیں.....! جس شخص کے ذِکر میں یا جو شخص ذِکر کرتے ہوئے آنے والے آٹھ اسباب اور خامیوں میں سے کسی ایک میں بھی مبتلا ہے تو وہ ساری زندگی ذکر کی بڑائی اور اس کی برکات سے محروم رہتا ہے۔

1 عدمِ محبّت: ''محبّت کا نہ ہونا''

انسان کے اندر سب سے زیادہ طاقتور جذبہ محبت کا جذبہ ہے اور محبت دراصل دلی تعلق کا نام ہے۔ گہرے دلی تعلق کے ساتھ جب آپ کسی کو چاہنے لگیں تو اسی کو محبت کہا جاتا ہے۔ جب آپ کا دل ذکر کی طرف پورا مائل ہو جائے اور ذکر کی طرف جھک جائے تو سمجھ لیں کہ آپ کا ذکر محبت والا ذکر ہے۔

آج ذکرِ الٰہی بے اثر ہونے کی پہلی وجہ یہی ہے کہ ہمارا ذکر کے ساتھ وہ لگاؤ نہیں ہے جو ایک سچے مومن کو ہونا چاہیے، ذکرِ الٰہی میں پیار، جذبہ، شوق اور لگن نظر نہیں آتی اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم ذکر کی برکات اور اس کے ثمرات سے محروم رہتے ہیں۔ ذکرِ الٰہی میں محبت یہ ہے کہ جب آپ اللہ کا ذکر کریں تو پورے اہتمام کے ساتھ کریں۔ اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوشش کے مطابق طہارت سمیت دیگر آدابِ ذکر بھی ملحوظِ خاطر رکھیں۔ ذکر کرتے وقت آپ کے دل و دماغ پر یہ تصور چھا جانا چاہیے کہ آپ اس وقت دنیا کا سب سے عظیم الشان کام کر رہے ہیں۔ جب آپ اللہ کا ذکر کریں تو اللہ تعالیٰ کے تخلیقی کمالات کو اپنے سامنے رکھیں اور اللہ تعالیٰ ہی کو اپنی محبتوں کا مرکز سمجھیں اور اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ [1]

''اور جو ایمان والے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت رکھنے والے ہیں۔''

محبت ذکرِ الٰہی کی بنیاد ہے، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ جس طرح سر کے بغیر باقی دھڑ کسی کام کا نہیں، اسی طرح محبت کے بغیر محض ذکر کا لفظی تکرار انسان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ ذکرِ الٰہی کے معاملے میں اپنی بددلی، بدذوقی اور بے توجہی کو ختم کریں، پورے ذوق، شوق، جذبے اور ولولے سے اللہ کا ذکر کریں۔ اللہ کے ہاں الفاظ کی قدر کم اور جذبات کی قدر زیادہ ہوتی ہے۔

ذکرِ الٰہی کے ساتھ سچی محبت کی اعلیٰ کیفیت یہ ہے کہ آپ اپنے غموں کو بھی ذکرِ الٰہی میں ڈھال لیں اور جب بھی اپنے دکھ درد اور پریشانی کا اظہار کریں تو قرآن و حدیث سے پیاری پیاری دعاؤں کا انتخاب کریں جس طرح کہ حضرت یعقوب اور ایوب علیہما السلام کے ساتھ ساتھ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی دعائیں قرآن پاک میں موجود ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں صحیح احادیث میں بہت زیادہ موجود ہیں۔

اور یاد رکھیں! اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔ اور اس کے ذریعے بہت ساری برکات صرف اسی صورت میں حاصل ہوں گی کہ آپ اس کو بڑی محبت اور خشیت سے کیا کریں۔

2 عدمِ فہم: ''سمجھ کا نہ ہونا''

ذکر کے بے اثر ہونے کی دوسری اہم وجہ (عدمِ فہم) ہے، یعنی ہمیں ذکر کی سمجھ نہیں، ہمارے علم میں نہیں کہ ہم اپنی زبان سے کیا کہہ رہے ہیں، زبان سے نکلنے والے ذکرِ الٰہی کے کلمات کو ذہن سمجھ رہا ہے اور نہ ہی ان کا دل پر اثر ہو رہا ہے۔ ایسے ذکر سے کچھ حد تک اجر و ثواب تو مل سکتا ہے لیکن محض رٹے رٹائے ذکرِ الٰہی کے کلمات سے تربیت

[1] سورۃ البقرۃ:165

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے نہ ہی تمام برکات حاصل ہوتی ہیں اور یہ بھی بات بالکل واضح ہے کہ جب آپ کو ذکر کی سمجھ نہیں ہوگی تو اس میں برکت کہاں سے ہوگی.....؟

آپ کوشش کر کے روزانہ ذکرِ الٰہی کے کلمات کو سیکھیں اور ان کو پوری بصیرت سے ادا کریں جب آپ کا ذکر عارفانہ کیفیت سے ہوگا اور آپ کا ذکر ایک تفکیری عمل بن جائے گا تو اس سے آپ کو ذکرِ الٰہی کی تمام رونقیں اور برکتیں نصیب ہوں گی اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عقل والوں کی علامات بیان کرتے ہوئے یوں بیان فرمائی ہے:

﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ [1]

''جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور وفکر کرتے ہیں، وہ کہہ اٹھتے ہیں: اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بے مقصد نہیں بنایا تو پاک ہے پس ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔''

اس آیت نے واضح کر دیا کہ ذکر پوری فکر سے ہونا چاہیے جس ذکر میں فکر نہیں ہے وہ حقیقی ذکر نہیں ہے۔ حقیقی ذکر وہی ہے جو شعوری ذکر ہو۔ ملک میں اس حوالے سے بدذوقی کا عالم یہ ہے کہ پچاس، پچاس سال کے نمازی قرآن تو درکنار حتی کہ نماز کا ترجمہ تو ایک طرف وہ ذکر کے ابتدائی کلمات کے معانی سے بھی اچھی طرح واقف نہیں ہوتے۔ اس علمی بدذوقی اور انحطاط کے ذمہ دار وہ خطبائے کرام بھی ہیں کہ جنہوں نے اپنے خطابات کو غیر ثابت روایات اور واقعات سے تو چمکا لیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا حقیقی ذکر سمجھانے کے لیے اپنے خطابات میں محنت نہیں کی۔

اس موضوع پر اللہ تعالیٰ کا پورا قرآن بھرا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار اس بات کی ترغیب دیتے ہیں بلکہ حکم فرماتے ہیں کہ میرے ذکر پر غور کرو، میرے ذکر کو سمجھو، میری آیات اور میری حمد وثناء کے کلمات کو پورے شعور سے ادا کرو۔

لیکن افسوس.....! کہ اس معاملے میں انتہا درجے کی غفلت ہے اور ہم بظاہر ذکرِ الٰہی کرنے کے باوجود ذکر کے اثرات اور ذکر کی برکات سے محروم ہیں۔ جب کہ اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

++++++++++++

[1] سورۃ آل عمران: 191

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدمِ احسان: ''ٹھہراؤ کا نہ ہونا''

ذکرِ الٰہی کے بے اثر ہونے کی تیسری وجہ جلد بازی ہے۔ کہ ہم ذکر کرتے وقت اس قدر تیزی کے ساتھ الفاظ ادا کرتے ہیں کہ ذکر کی روح تک مسخ ہو جاتی ہے۔ اکثر لوگ انگلیوں اور تسبیحوں پر ذکر کرتے ہوئے اتنی تیزی سے کلمات کی ادائیگی کرتے ہیں کہ الفاظ صحیح طور پر ادا ہی نہیں ہوتے اور جب الفاظ ہی صحیح طور پر ادا نہ ہوں تو پھر اس سے صحیح نتائج کیسے برآمد ہو سکتے ہیں۔

زیادہ گنتی پوری کرنے کے چکر میں الفاظ کو ایسا کُتر مُتر دیا جاتا ہے کہ آدمی اجر و ثواب کی جگہ لاشعوری میں اللہ تعالیٰ کی توہین کر بیٹھتا ہے۔ اگر آپ واقعی ذکرِ الٰہی سے نتائج، فوائد اور برکات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ذکرِ الٰہی کے کلمات کو چھلنی اور زخمی کرنے کی بجائے نہایت حُسن اور خوبصورتی سے ادا کریں۔ آپ کے پڑھنے میں ٹھہراؤ ہو، آپ پوری محبت، بصیرت اور سکون سے رُک رُک کر پڑھیں، اس طرح پڑھنے سے ذکرِ الٰہی آپ کے لیے پُرلذت عبادت ثابت ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ آپ ﷺ رُک رُک کر بڑے سکون اور اطمینان سے اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ جامع ترمذی [1] کی حسن روایت کے مطابق ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جب آپ کی قراءت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ایک ایک لفظ کو کھول کھول کر پڑھتے تھے۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ حروف اور الفاظ کو لمبا کر کے پڑھتے تھے۔ [2]

بعض روایات میں سورۃ الفاتحہ کے متعلق آتا ہے کہ آپ ﷺ جب مبارک زبان سے ''الحمدللہ رب العالمین'' پڑھتے تو تھوڑی دیر کے لیے رُک جاتے۔ اور جب آپ ﷺ ''الرحمن الرحیم'' پڑھتے تو (ثُمَّ يَقِفُ) [3] پھر وہ وقف کرتے۔

یعنی تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی میں یہی آپ ﷺ کا معمول مبارک تھا۔ آج ہمیں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں ایک نہایت تکلیف دہ بات یہ ہے کہ عموماً ایسے لوگ جو لاشعوری میں تیزی سے ذکر کی گنتی پوری کرنے کے چکر میں رہتے ہیں وہ نہایت سنگدل اور بداخلاق پائے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو شخص ذکرِ الٰہی

---

[1] سنن ابی داود: 1466، جامع الترمذی: 2923، صحیح ابن خزیمة: 1158

[2] صحیح البخاری: 5045 [3] جامع الترمذی: 2927

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاکیزہ کلمات کا حیاء نہیں کرتا، ان مبارک کلمات کو ادب و احترام سے ادا نہیں کرتا وہ میرا اور آپ کا احترام کیسے کرے گا.....؟

اللہ کے بندو.....! ذکرِ الٰہی بہت بڑی چیز ہے اس کو بڑے اہتمام، بڑے اطمینان اور پُرسکون لب و لہجے سے کرنا چاہیے۔

4 عدمِ کثرت: ''زیادہ نہ ہونا۔''

ذکرِ الٰہی کے بے اثر ہونے کی چوتھی وجہ عدمِ کثرت ہے، یعنی ہم دنیا اور گناہ کی باتیں زیادہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتے ہیں اور وہ تھوڑا ذکر بھی بے توجہی، بددلی اور اس قدر تیزی سے ہوتا ہے کہ ایسا ذکر کیا نہ کیا برابر ہے۔ اگر آپ صحیح معنوں میں ذکرِ الٰہی کی برکات حاصل کرنا چاہتے ہیں، نماز اور قرآن سے شفا پانا چاہتے ہیں تو پھر ان پاکیزہ عبادات کو کثرت سے کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر کثرت سے ذکر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے:

1 ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ [1]

''اے ایمان والو! اللہ کا بہت زیادہ ذکر کیا کرو اور اس کی صبح و شام پاکی بیان کرو۔''

2 ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [2]

''اے ایمان والو! جب تم کسی گروہ کا سامنا کرو تو ڈٹ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

اور یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہتے اس سلسلے میں ایک حدیث کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى فِي كُلِّ أَحْيَانِهِ [3]

''نبی کریم ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔''

[1] سورۃ الاحزاب: 41-42 [2] سورۃ الانفال: 45
[3] سنن ابی داود: 18، سنن ابن ماجہ: 302، جامع الترمذی: 3383

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جب آپ کی سیرت کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ بیت الخلاء جاتے بھی دعا پڑھتے تھے اور نکلتے وقت آپ ﷺ غُفْرَانَكَ کہ اے میرے مولا! یہ جو وقت تیرے ذکر کے بغیر گزرا ہے۔ ''اللہ اس پر میں تجھ سے معافی کا سوال کرتا ہوں۔'' کہتے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ امام ابن صلاح رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ حضرت! ذکر کی وہ مقدار بیان کریں کہ جس کے پورا کرنے سے آدمی ''ذاکرین اللہ کثیرا'' (اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والوں) کی صف میں شامل ہو جائے۔

امام صاحب رحمہ اللہ قرآن وحدیث اور فقہ کے بہت بڑے متبحر عالم تھے۔ آپ نے فرمایا: صبح سے لے کر شام تک رسول اللہ ﷺ نے جن جن مواقع پر جو جو دعائیں پڑھی ہیں جو شخص ان مسنون دعاؤں کو اپنی روزمرّہ زندگی کا معمول بنائے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو وَالذَّاكرين اللّٰه كثيرًا والذّاكرات میں اٹھائے گا۔ [1]

ہمیں چاہیے کہ ہم مسنون دعاؤں کو پوری بصیرت سے یاد کریں اور کثرت کے ساتھ ان کا اہتمام کریں۔ امام الذاکرین اور سید الشاکرین، کونین کے تاجدار، محبوبِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی امت کو باتیں کم اور ذکرِ الٰہی زیادہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص زیادہ وقت باتوں اور گپوں میں ضائع کر دے، اس کے لیے آنے والے الفاظ میں سخت وعید ہے۔

لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ؛ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ! وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي [2]

''ذکرِ الٰہی کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کرو، کیونکہ ذکرِ الٰہی کے علاوہ زیادہ باتیں کرنا دل کی سختی کا باعث ہے اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل شخص ہے۔''

ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ ذکرِ الٰہی کو مؤثر بنانے کے لیے کثرت بہت ضروری ہے۔ جو لوگ زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں وہی لوگ اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ برکتیں حاصل کرتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

[1] فقہ السنۃ، امام سید سابق، ج 1 ص 512

[2] جامع الترمذی: 2411 والحدیث حسن بأذن اللّٰه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5 عدمِ دوام: ''ہمیشگی کا نہ ہونا''

پانچویں اہم وجہ عدمِ دوام ہے، یعنی ہمیشگی کا نہ ہونا، کبھی ذکر کرلیا اور کبھی چھوڑ دیا، کبھی نماز پڑھ لی اور کبھی نہ پڑھی۔ جی میں آیا تو قرآن کے کئی پاروں کی تلاوت کرلی، مَن نہ مانا تو کئی کئی ہفتے قرآنِ پاک کھول کر نا دیکھا۔ یاد رہے.....! ایسے بے توجہی اور بے قاعدگی سے ذکر کے ثمرات حاصل نہیں ہوتے۔ بلکہ ذکر کی حقیقی برکات کو حاصل کرنے کے لیے دَوام، ہمیشگی اور پابندی حد درجہ ضروری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمیشگی والے عمل اور ذکر کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اسے سب سے بہتر، اعلیٰ اور افضل قرار دیا ہے اور آپ ﷺ کی پوری زندگی اس بات پر شاہد ہے کہ آپ ﷺ اپنے یومیہ اذکار میں ذرّہ بھر غفلت نہیں کیا کرتے تھے۔ صبح وشام کے اذکار، رات کی عبادت، تلاوت اور ہر نماز کے بعد ذکر کی پابندی آپ ﷺ کا معمول تھا۔ [1]

ذکر کی برکات حاصل کرنے کے لیے ذکر پر ہمیشگی اس لیے بھی بہت ضروری ہے کیونکہ انسان جب بھی اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے اور اس کی باقاعدگی میں فرق آتا ہے تو فوراً شیطان کی مداخلت شروع ہوجاتی ہے جو کہ انسان کے لیے روحانی اعتبار سے حد درجہ نقصان دہ ہے۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ وَ اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ [2]

''اور جو شخص رحمان کے ذکر سے غفلت کرتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں، پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور وہ اس کو راہِ حق سے روکتے رہتے ہیں اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ قرونِ اولیٰ سے لے کر آج تک نیکوکار لوگ اپنے ذکر وفکر کے معمولات میں ذرّہ بھر کوتاہی نہیں کرتے۔

[1] صحیح البخاری: 6464

[2] سورۃ الزخرف: 37-36

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرمی ہو یا سردی، سفر ہو یا حضر ہر حال میں وہ اپنے معمول کے اذکار کی پابندی کرتے ہیں بلکہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ان کے شاگرد امام الاولیاء حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ يَجْلِسُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَتَعَالَى النَّهَارُ جِدًّا يَقُولُ هٰذِهِ غُدْوَتِي لَوْ لَمْ أَتَغَدَّ هٰذِهِ الْغُدْوَةَ سَقَطَتْ قُوَايَ [1]

''نمازِ فجر کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہتے یہاں تک کہ دن خوب اچھی طرح چڑھ آتا کوئی پوچھتا تو فرماتے یہ میرا ناشتہ ہے اگر میں یہ ناشتہ نہ کروں تو میری قوت جواب دے جائے۔'' اللہ اکبر!

اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ درجے کے ولی الرحمن اور عارف باللہ تھے اور آپ کا ہر رات کو معمول یہ تھا۔

وَكَانَ فِي لَيْلِهِ مُنْفَرِدًا عَنِ النَّاسِ كُلِّهِمْ خَالِيًا بِرَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ضَارِعًا إِلَيْهِ مُوَاظِبًا عَلَى تِلَاوَتِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ مُكَرِّرًا لِأَنْوَاعِ التَّعَبُّدَاتِ اللَّيْلِيَّةِ وَالنَّهَارِيَّةِ [2]

''رات کو وہ تمام لوگوں سے علیحدہ رہتے تھے اور تنہا اپنے اللہ کی طرف گریہ زاری کرتے، قرآن عظیم کی تلاوت پر ہمیشگی کرتے، دن رات طرح طرح کی عبادات میں مشغول رہتے۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری کو پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو زندگی میں ہی ذکرِ الٰہی کی تمام برکات حاصل تھیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ پر اس قدر اعتماد اور بھروسہ تھا کہ اہل بدعت اور اہل ظلم کے متعلق آپ فرمایا کرتے تھے:

مَا يَصْنَعُ أَعْدَائِي بِي إِنَّ جَنَّتِي وَبُسْتَانِي فِي صَدْرِي إِنْ رُحْتُ فَهِيَ مَعِي لَا تُفَارِقُنِي [3]

''میرے دشمن میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں، میری جنت اور میرا باغ میرے سینے میں ہے جہاں جاؤں گا وہ میرے ساتھ ہیں۔'' اللہ اکبر!

اللہ کا ذکر بلاشبہ بہت بڑی چیز ہے، وہ دنیا اور دنیاداروں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ عجب لذت، مٹھاس اور سکینت عطا کرتا ہے۔ بظاہر انسان آزمائشوں کی چکّی میں ہوتا ہے لیکن روحانی سکون کا عالم یہ ہوتا ہے کہ بادشاہ بھی اپنے محلات میں اتنے مطمئن نہیں ہوتے۔

[1] الرد الوافر: 36 [2] الکواکب الدریۃ: 156 [3] الرد الوافر: 74

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ سب کچھ ان کو نصیب نہیں ہوتا جو صبح آٹھ بجے اپنے بستر سے الگ ہوں بلکہ یہ مہمان نوازیاں ان کے لیے ہیں جو اللہ کے ذکر کو محبت اور ہمیشگی کے ساتھ کرتے ہیں، اللہ کا ذکر بلاشبہ بہت بڑی چیز ہے

6 غیر مسنون اذکار

ذکرِ الٰہی کے بے اثر ہونے کی چھٹی اور اہم وجہ یہ ہے کہ ہم میں سے کئی لوگ قرآن وسنت کے بیان کردہ اذکار کو کم اہمیت دیتے ہیں اور اپنی طرف سے وضع کردہ الفاظ کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور بعض وظائف تو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو انسان کو شرک اور بدعت تک لے جاتے ہیں ہمارے معاشرے میں رنگ برنگے صفحوں والے کئی ایسے کارڈ اور چھوٹے کتابچے موجود ہیں کہ جن میں لکھے ہوئے اذکار غیر مسنون ہوتے ہیں۔

پیارے مسلمان بھائیو.....! دنیا میں کوئی امام اور پیر ایسا نہیں جو مدینے والے امام اور پیرومرشد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جیسے مبارک کلمات ادا کر سکے۔ جب آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء پر مشتمل بے شمار وظائف بیان فرمائے ہیں تو ہمیں ان کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہوئے انہی کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔

اسی طرح ضروریاتِ دنیا اور فلاحِ آخرت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ اذکار اس قدر جامع ہیں کہ کوئی دوسری دعا ان اذکار کے عشرِ عشیر کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اس سلسلے میں ہم آپ کو اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ وہ مسنون اذکار پر مشتمل کتابچوں کو اپنے پاس رکھیں اُن میں سے بعض اذکار کو روزمرّہ کا معمول بنائیں اور دوسرے کئی اذکار کو ضرورت کے پیشِ نظر پڑھتے رہیں۔ اس سے جہاں آپ کو اذکار کی برکات حاصل ہوں گی وہاں اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی بھر کے گناہ معاف کرتے ہوئے آپ کو اپنا محبوب بنالے گا۔

آج کل محافلِ ذکر میں عجیب قسم کے اذکار سننے میں آتے ہیں، کوئی ''ہُو ہُو'' کر رہا ہے اور کوئی ''حق حق'' کرتے ہوئے اپنی گردن کو گھما رہا ہے۔ جب کہ یہ سارے انداز غیر شرعی اور بدعی ہیں ایسے خود ساختہ طریقوں سے انسان اللہ کی رحمت سے دور کر دیا جاتا ہے۔

اللہ کے بندو.....! بات بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ذکر کرو اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ذکر کر کے دکھایا ہے، بڑی تفصیل سے اذکار بتلائے ہیں، ہر موقع کی شاندار دعائیں بیان فرمائی ہیں۔ وظائف کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالے سے آپ ﷺ کے بیان کردہ اذکار امت کے لیے بہت بڑا خزانہ ہیں، اس سرمائے کی قدر کریں یہی وہ ذکر ہے جو بہت بڑی چیز ہے۔

7 بے یقینی

اذکار، وظائف اور دعاؤں میں یقین کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ آج ہمارے جملہ اذکار کے بے اثر ہونے کی اصل وجہ عدمِ یقین ہے، ہم تردّد کا شکار ہیں، دم کرتے ہوئے ہماری زبان پر یہی بول ہوتا ہے کہ دم تو کر دیا ہے پتہ نہیں فائدہ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ جو یقین، اعتماد اور بھروسہ ہم کو پاکیزہ کلمات پر ہونا چاہیے وہ نہیں رہا، ہم فوراً دوسرے اسباب کی طرف دوڑتے ہیں، ذکرِ الٰہی اور عظیم الشان مسنون دعاؤں کو حرفِ اوّل اور حرفِ اخیر نہیں سمجھتے۔ جبکہ سارے کے سارے دین کی بنیاد ہی یقین پر ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ [1]

''یہ لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو یقین کرتے ہیں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ دین اور اسلامی اذکار سے رحمتیں اور برکتیں صرف اور صرف انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہیں جن کے یقین کامل ہوتے ہیں۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے یہاں تک ارشاد فرمایا کہ جو لوگ ہماری آیات پر مکمل یقین رکھتے ہیں ہم ایسے لوگوں کو منصبِ امامت پر فائز کر دیتے ہیں۔

﴿وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ﴾ [2]

''اور ہم نے ان میں امام بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے جب انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔''

بے یقین شخص کو اس دین سے کچھ نہیں ملتا وہ ہمہ وقت متزلزل، متذبذب اور متردّد ہی ہوتا ہے گویا کہ ساری زندگی ڈانواں ڈول ہی رہتا ہے۔ صحیح احادیث کے مطابق اذکار سے لذت، سعادت اور قبولیت انہی کو نصیب ہوتی ہے جو صاحبِ یقین ہوتے ہیں، اسی لیے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے:

[1] سورۃ الجاثیۃ:20 [2] سورۃ السجدۃ:24

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ لِعَبْدٍ دَعَاهُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ غَافِلٍ [1]

''اے لوگو! اللہ سے اس انداز سے سوال کرو تمہیں قبولیت کا پورا یقین ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ غافل اور بے پروا دل سے نکلنے والی دعا کو قبول نہیں کرتا۔''

یاد رہے یقین سے لفظِ ''اللہ'' بھی ادا کیا جائے تو دشمن کے ہاتھ سے تلوار گر جاتی ہے اور پورے یقین سے کسی غیر مسلم پر فاتحہ پڑھ کر دم کیا جائے تو وہ بھی صحت یاب ہو جاتا ہے۔ یہی بات تو قرآن کہتا ہے کہ ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

8 عدمِ پرہیز: ''پرہیز کا نہ ہونا''

ذکرِ الٰہی کو بے اثر کرنے والی آٹھویں اور سب سے زیادہ خطرناک وجہ عدمِ پرہیز ہے، یعنی پرہیز کا نہ ہونا، ہم ذکرِ الٰہی تو کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ لغویات، ہفوات، منکرات اور محرّمات کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ ذکر بالکل بے اثر ہو کر رہ جاتا ہے۔ بے شک آپ تھوڑا ہی ذکر کریں لیکن سب سے اہم سمجھنے والی بات یہ ہے کہ آپ زبان کے چلانے اور نگاہ کے اٹھانے میں مکمل احتیاط کریں۔

بے قابو زبان اور آوارہ نگاہ والا شخص ساری زندگی ذکر کی برکات اور اس کے ثمرات سے محروم رہتا ہے۔ پرہیز کے معاملے میں آپ جس قدر زیادہ حساس ہوں گے آپ کے ذکر کا روحانی طور پر اسی قدر زیادہ اثر ہوگا۔ اس بات کو آپ آسان مثال سے یوں سمجھیں کہ ایک شخص اعلیٰ درجے کی غذائیں کھانے کے بعد اوپر سے زہر کھالے تو وہ زہر تمام غذاؤں کے اثر کو ختم کر دے گا، اسی طرح اپنی زبان سے پاکیزہ اور مبارک اذکار کرنے والے جب اپنی زبان اور نگاہ سے بے حیائی کی باتیں اور فحاشی کا ارتکاب کرتے ہیں تو کیے ہوئے تمام اذکار کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور ناپاک اثرات غالب آجاتے ہیں۔ بلکہ میں نے ایک عارف باللہ شخص سے سنا ہے، وہ فرماتے تھے کہ جس طرح ایک لقمہ حرام سے چالیس دن کی عبادت رد کر دی جاتی ہے اسی طرح جو شخص اپنی نگاہ کا غلط استعمال کرتا ہے اس کی ایک بدنظری سے چالیس دن کی عبادت کی لذت اٹھالی جاتی ہے۔ اللہ اکبر!

دنیا کا عام اصول ہے کہ بغیر پرہیز کے اعلیٰ سے اعلیٰ چیز بھی نفع نہیں دیتی، اسی طرح دین کا معاملہ ہے

[1] جامع الترمذی: 3479، سلسلہ احادیث صحیحہ: 594

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ہمارے مطالعے اور تجربے کے مطابق دین کے معاملے میں پرہیز کی بہت زیادہ ضرورت ہے، اسی لیے تو ایمان والوں کی علامات بیان کرتے ہوئے اللہ سبحانہ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ [1]

''وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے جو لغویات اور فضولیات سے پرہیز کرتے ہیں۔''

اور عباد الرحمن کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ان کے ایک نمایاں وصف کو ان الفاظ سے بیان کیا گیا ہے:

﴿وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا﴾ [2]

''اور جب کسی فضول چیز سے ان کا گزر ہوتا ہے تو نہایت سنجیدگی اور باعزت طریقے کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دہرا اجر پانے والے خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی ایک اہم نشانی کا یوں تذکرہ کیا ہے:

﴿وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوْا عَنْهُ﴾ [3]

''اور جب وہ کوئی فضول بات سنتے ہیں تو اس سے بچتے ہیں۔''

ان تمام دلائل نے واضح کر دیا کہ ذکرِ الٰہی کی برکات کو سمیٹنے کے لیے، اسلامی تعلیمات سے ثمرات حاصل کرنے کے لیے پرہیز از حد ضروری ہے۔

اہل عرب میں یہ مقولہ مشہور ہے:

اَلْوِقَايَةُ أَهَمُّ شَيْءٍ ''پرہیز سب سے اہم چیز ہے۔''

آخر میں نکتے کی ایک بات یاد رکھیں کہ ذکرِ الٰہی کا سب سے پہلا اثر انسان کے دل پر ہوتا ہے، ذکر کرنے والے کا دل پھول سے زیادہ نرم اور خوشبودار ہوتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ کا ذکر اللہ کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بھی پائے اور آپ کے دل کی حالت پتھر سے زیادہ سخت اور سیاہی سے زیادہ میلی ہو۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم کو محبت، بصیرت، ٹھہراؤ، کثرت، دوام اور پورے یقین کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

[1] سورۃ المومنون:3 [2] سورۃ الفرقان:72 [3] سورۃ القصص:55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

583

اَذکار میں غفلت کے نقصانات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ [1]

''اور ذِکر کر اپنے رب کا اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے دھیمی آواز کے ساتھ صبح وشام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

یہ زیرِ نظر مضمون حد درجہ اہم ہے پہلے کی طرح اس پر بھی آپ کی توجہ از حد ضروری ہے یہ بات تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے یعنی کہ دو چیزوں سے بنایا گیا ہے ایک جسم اور دوسری چیز روح۔

جسم کو قائم رکھنے کے لیے غذا کی ضرورت ہوتی ہے غذا ملتی رہے تو جسم قائم رہتا ہے غذا نہ ملے تو جسم بالکل لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ختم ہو جاتا ہے اور اگر کوئی شخص اپنے جسم کو صحت مند، مضبوط اور طاقت ور بنانا چاہتا ہو تو وہ اُس کے لیے اعلیٰ، عمدہ، نفیس اور قیمتی غذاؤں کا اہتمام کرتا ہے جو شخص جس قدر زیادہ خالص دیسی گھی دودھ، نفیس خشک میوہ جات اور تازہ گوشت سمیت پاکیزہ غذائیں کھائے گا اُس کا جسم اور وجود اُسی قدر زیادہ مضبوط اور طاقت ور ہوگا۔ اور جو شخص روزمرہ کی غذا بھی چھوڑ دے اور طاقت ور خالص غذائیں بھی ترک کر دے اور اِن کی جگہ خراب، بوسیدہ اور نقصان دہ چیزیں کھانی شروع کر دے تو وہ بہت جلد کسی نہ کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے گا اُس کے جسم کو، شوگر ہوگی، کینسر ہوگا، فالج ہوگا، یا اس کے علاوہ کسی بھی مہلک بیماری میں مبتلا ہو جائے گا۔

عین اسی طرح روح کو زندہ اور تر و تازہ رکھنے کے لیے روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ معمول کی روحانی غذا میں نماز اور قرآن کی تلاوت شامل ہے جو شخص اپنی روح کو روزانہ کی ضروری روحانی غذا نہ دے تو اس کی روح بھی لاغر اور کمزور

[1] سورۃ الاعراف: 205

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوجاتی ہے۔ بلکہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ روحانی طور پر بالکل مرنے کے قریب پہنچ جاتا ہے۔

اور اگر کوئی شخص اپنی روح کو مضبوط، صحت مند، تروتازہ اور طاقت ور بنانا چاہتا ہے تو وہ اُس کو اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی غذائیں دینا شروع کر دے، نوافل کی کثرت، تلاوت کی کثرت، مسنون دعاؤں کی کثرت اور چلتے پھرتے اَذکار سے اپنی زبان کو تر رکھنا۔ جو شخص اپنی روح کو اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی غذا پہنچاتا رہتا ہے اُس شخص کو ایمان کی حلاوت اور روحانی طور پر اس قدر قوت اور طاقت نصیب ہوتی ہے کہ اُس کو نیکیوں سے خوشبو آنا شروع ہوجاتی ہے اور گناہوں سے بدبو آنا شروع ہوجاتی ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص اپنی روح کو روزانہ کی ضروری غذا بھی نہ دے، نماز تک چھوڑ دے اور طاقت ور غذا یعنی اَذکار اور تلاوت کی کثرت بھی نہ کرے بلکہ اِن کی جگہ گالیاں دینا شروع ہوجائے، جھوٹ سے کام لے، اپنی زبان کو غیبت اور چغلی کا عادی بنالے اور اسی طرح زبان کا غلط اور گندہ استعمال کرے تو وہ آہستہ آہستہ اپنی روح سخت بیمار کر بیٹھتا ہے بلکہ اُس کو روحانی کینسر ہوجاتا ہے اور اُس کی روح بالکل مرچکی ہوتی ہے۔

اور یاد رکھو.....! اللہ کی قسم اس وقت مسلم معاشرے میں بھی ہر دوسرے تیسرے شخص کو روحانی کینسر ہو چکا ہے جس کی وجہ سے اُس کے دل میں نرمی ہے، نہ آنکھوں میں حیا ہے نہ زبان پہ سچائی ہے اور نہ ہی اللہ کی طرف توجہ ہے بلکہ آپ کئی ذِکر سے غفلت کرنے والے ایسے لوگوں کو بھی دیکھتے ہیں کہ آپ اُن کو نماز کا کہیں تو وہ جواب دیتے ہیں ہمارے کپڑے خراب ہیں..... انا للہ وانا الیہ راجعون

غرض کہ آپ اُن کو کوئی نیکی کا کام کہہ کر دیکھ لیں یا تو وہ کھلم کھلا مذاق کر دیں گے یا آپ کے سامنے کوئی نہ کوئی بہانہ رکھ دیں گے اور اِس سب کچھ کی وجہ صرف اور صرف یہی ہوتی ہے کہ وہ ذِکر الٰہی میں غفلت کی وجہ سے روحانی طور پر ہلاک ہو چکے ہوتے ہیں اور جیسا کہ زیر نظر مضمون اسی کے متعلق ہے کہ ذِکر الٰہی میں غفلت ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

زندگی میں کسی صورت بھی ذِکر الٰہی میں غفلت نہ کریں اور بالخصوص ایسے لوگوں کے ساتھ بالکل بے تکلفی نہ رکھیں جو اللہ کے ذِکر سے غافل ہیں کسی بھی موقع پر ایسے لوگوں سے مشاورت کریں اور نہ ہی ایسے لوگوں کا کہا مانیں جو نماز، قرآن اور اَذکار سے دور ہیں، آپ نے پڑھا، سنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾ [1]

''اور اپنے آپ کو اُن لوگوں کے ساتھ روکے رکھیں جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے اور اُس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اپنی نگاہیں ان سے نہ پھیریں، کیا آپ دنیاوی زندگی کی زینت کے خواہش مند ہیں؟ اور آپ اُس شخص کا کہا نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذِکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اُس کا معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے۔''

لیکن افسوس کہ ہم ملکی سطح پر، اجتماعی اور انفرادی سطح پر ایسے لوگوں کی باتیں ہی مانتے ہیں جو اللہ کے ذِکر سے غافل پرلے درجے کے بے نماز اور بے دین ہوتے ہیں جب کہ قرآن پاک نے ہمیں سختی سے ایسے لوگوں کے ساتھ مشاورت کرنے سے اور اُن کی اطاعت کرنے سے منع کیا ہے اور آپ حیران ہوں گے کہ شیطان کا اصل ٹارگٹ، اصل ہدف اور اُس کی اصل منزل یہی ہوتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح انسان کو اللہ کے ذِکر سے غافل کر دے کیونکہ اِس لعین کو بخوبی علم ہے کہ ذِکر الٰہی سے غفلت ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ جب شیطان بے عمل لوگوں پر غالب آتا ہے تو ''فانساھم ذِکر اللہ'' [2] تو اُن کو اللہ کا ذِکر بھلا دیتا ہے ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شیطان کی خواہش یہی ہے کہ ''ویصدکم عن ذِکر اللّٰہ وعن الصلاۃ'' [3] وہ تم کو اللہ کے ذِکر اور نماز سے روک دے کیا تم اُس کے روکنے سے رُک جاؤ گے....؟

اِس وقت اُمتِ مسلمہ کی ہلاکت کی سب سے بڑی اور سب سے بنیادی وجہ صرف اور صرف ایک ہے اور وہ ہے ذِکر الٰہی میں غفلت۔

[1] سورۃ الکھف:28 [2] سورۃ المجادلہ:19 [3] سورۃ المائدۃ:91

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذِکر الٰہی میں غفلت کا مطلب کیا ہے....؟

ذِکر الٰہی میں غفلت کے مطلب میں دو چیزیں شامل ہیں۔

1 سرے سے ذِکر الٰہی نہ کرنا، نماز، قرآن، مسنون دعاؤں اور اَذکار سے ساری زندگی منہ موڑے رکھنا اور یاد رکھنا نماز سب سے بڑا ذِکر ہے، قرآن سب سے بڑا ذِکر ہے باقی جتنے اَذکار ہیں اُن کا درجہ اِن دونوں کے بعد ہے۔

2 ذِکر الٰہی کو صرف الفاظ کی حد تک پڑھنا، اُس کی سمجھ اور اُس کی معرفت اور اُس کی بصیرت کے بغیر رٹّے رٹائے الفاظ دہراتے رہنا۔ جیسا کہ کسی طوطے کو چند الفاظ یاد کروا دیئے گئے ہیں۔

جب تلک ہم مسلمان ذِکر الٰہی کے پابند نہیں ہوتے اور دل و دماغ سے ذِکر الٰہی کو سمجھ کر پوری بصیرت کے ساتھ اِس کو ادا نہیں کرتے دُنیا کی کوئی طاقت ہمیں ہلاکت در ہلاکت سے نہیں بچا سکتی۔

آیئے! اس مضمون میں آپ کے سامنے ذِکر الٰہی میں غفلت اور اَذکار کی ادائیگی میں سُستی کرنے سے جن خطرناک نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اُن میں سے صرف پانچ خطرناک نقصانات کا ذِکر کرنا چاہتا ہوں پوری توجہ کے ساتھ ذِکر الٰہی میں غفلت کے پانچ خطرناک نقصانات کا مطالعہ فرمالیں اور آج اللہ سے وعدہ کرلیں کہ آئندہ زندگی کسی صورت بھی اللہ کی یاد سے، اللہ کے ذِکر سے غفلت نہیں ہوگی۔

آیئے! اب ہم ذِکر میں غفلت کرنے کی وجہ سے جن شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اُن کا ذِکر کرتے ہیں۔

1 شیطان مسلّط کر دیا جاتا ہے

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے سب سے پہلا اور سب سے بڑا ذِکر الٰہی سے غفلت کا جو نقصان سامنے آتا ہے اور جس کو عملی زندگی میں لوگوں کے اندر دیکھا بھی گیا ہے وہ یہ ہے کہ ذِکر الٰہی سے غفلت کرنے والے شخص پر شیطان اپنے چیلوں سمیت حملہ آور اور مسلط ہو جاتا ہے بلکہ امام ابن قیم رحمہ اللہ تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ:

((وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ الْعَدُوُّ إِلَّا مِنْ بَابِ الْغَفْلَةِ. فَهُوَ يَرْصُدُهُ. فَإِذَا غَفَلَ وَثَبَ عَلَيْهِ وَافْتَرَسَهُ. وَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى انْخَنَسَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَتَصَاغَرَ وَانْقَمَعَ. حَتّٰى يَكُوْنَ كَالْوَصْعِ وَكَالذُّبَابِ)) [1]

[1] الوابل الصیب:83

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''دشمن شیطان غفلت کے دروازے کے علاوہ انسان پر داخل ہی نہیں ہوسکتا، بس اسی انتظار میں ہوتا ہے، جونہی انسان ذِکر سے غافل ہوتا ہے تو شیطان اُس پر کُود پڑتا ہے اور اُس کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتا ہے تو یہ اللہ کا دشمن کھِسک جاتا ہے، ذلیل ہوجاتا ہے اور غائب ہوجاتا ہے یہاں تک کہ وہ چھوٹی چڑیوں اور مکھی کی طرح ہوجاتا ہے۔''

اور امام صاحب کی یہ بات صحیح احادیث میں بھی موجود ہے کہ شیطان اذان اور اقامت سُنتے ہی ذلیل وخوار ہوکر بھاگ جاتا ہے۔

بہرصورت جو شخص اَذکار میں غفلت کرتا ہے تو اُس پر شیطان کیسے خیرخواہ بن کر مسلّط ہوتا ہے قرآن کی روشنی میں اُس کے تسلّط اور مکاری کا ذِکر ملاحظہ فرمائیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝﴾ [1]

''اور جو بھی رحمٰن کے ذِکر سے آنکھیں بند کرتا ہے ہم اُس پر ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں تو وہی اُس کا ساتھی ہوجاتا ہے اور وہ ''شیاطین'' انہیں سیدھی راہ سے روکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔''

یعنی جو شیطان مسلّط ہوتا ہے وہ انسان کو ساتھ ساتھ تسلی بھی دیتا ہے کہ تیرے جیسا ہدایت یافتہ اور تیرے جیسا ترقی یافتہ شخص علاقے بھر میں ہے ہی کوئی نہیں۔

شیطان اپنے ساتھی کی یہ ذہن سازی کر دیتا ہے کہ مساجد میں بار بار آنے جانے والے اور رب رسول کی باتیں کرنے والے یہ ادنی درجے کے لوگ ہیں تیرا معیار ان سے کئی گنا بڑھ کر ہے۔

شیطان کے اس تسلّط کا ذِکر کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

[1] سورۃ الزخرف:36

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وَإِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ. قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ. قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ)) [1]

''آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے اور کھانا کھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتا ہے تو شیطان ''اپنے چیلوں'' کو کہتا ہے نہ تمہارے لیے رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا اور جب آدمی بغیر اللہ کے ذِکر کے گھر میں داخل ہو تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات گزارنے کی جگہ کو پا لیا ہے اور آدمی کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذِکر نہیں کرتا تو وہ کہتا ہے تم نے رات گزارنے کی جگہ اور کھانا دونوں چیزوں کو پا لیا ہے۔''

اللہ کے بندو! گھروں میں سانپوں کا آجانا اتنا خطرناک نہیں جتنا شیطان کا اپنے چیلوں سمیت گھروں میں آنا خطرناک ہے جب یہ خطرناک دُشمن اپنے چیلوں سمیت گھروں میں اپنی آمدورفت پکی بنا لیتا ہے تو پھر آپس میں محبت رہتی ہے نہ غیرت۔

اسی طرح امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((اَلشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ. فَإِذَا سَهَا وَغَفَلَ وَسْوَسَ. فَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالَى خَنَسَ)) [2]

''شیطان انسان کے دل پر حاوی رہتا ہے جب انسان کوئی سُستی یا کوئی غفلت کرے تو وہ وسوسہ ڈال دیتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرے تو کھِسک جاتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو شیطان کے تسلّط سے اور شیطان کے گندے ساتھ سے محفوظ فرمائے۔

[1] الصحیح لمسلم: 5262

[2] مصنف ابن ابی شیبۃ: 369/13

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 اللہ تعالیٰ بھی بھلا دیتے ہیں

ذِکر الٰہی میں غفلت کا دوسرا خطرناک نقصان یہ ہے کہ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ بھی بھلا دیتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو اُس کے نفس کے سُپرد کر دیتے ہیں وہ شخص حیوانوں کی طرح اپنے وقت کو ضائع کرتا رہتا ہے۔ اُس کو ساری زندگی یہ خبر تک نہیں ہوتی کہ میں کر کیا رہا ہوں....؟ اور مجھے جانا کس طرف ہے، میرا انجام کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

﴿نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ﴾ [1]

''اُنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے اُنہیں بھلا دیا ہے۔''

اور اسی نقصان کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۚ أُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ﴾ [2]

''اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں ان کی اپنی جانیں بھلوا دیں یہی لوگ نافرمان ہیں۔''

آپ غور فرمائیں کہ وہ انسان کتنا بدنصیب ہے کہ جس پر شیطان مسلّط ہو اور جس کو اللہ بھلا کر اُسے اُس کے نفس کے حوالے کر دے.....؟

آپ نے ایسی روایات پڑھی سنی ہوں گی جن میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان فراخی اور خوشحالی کے دنوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے، اَذکار پڑھتا رہتا ہے، اپنے پیارے اللہ کو یاد رکھتا ہے تو جب ایسے شخص پر تنگی آتی ہے تو پھر وہ تنگی کے عالَم میں جب اپنے اللہ کو پکارتا ہے، اُس کا ذِکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی دُعا کو قبول فرما لیتے ہیں کیونکہ اُس کی آواز جانی پہچانی ہوتی ہے۔ [3]

3 ساری زندگی خسارہ ہی خسارہ

ذِکر الٰہی میں غفلت کا تیسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ ایسا شخص کسی صورت بھی مالی جانی نقصانات اور خسارے سے محفوظ نہیں رہ سکتا، وہ نا سمجھ نماز، قرآن اور اَذکار تو اس لیے چھوڑتا تھا کہ میرے پاس زیادہ سے زیادہ فائدہ اور نفع

[1] سورۃ توبہ: 67 [2] سورۃ الحشر: 19

[3] جامع الترمذی: 3382، نحوہ سلسلہ صحیحہ: 593

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمع ہو جائے لیکن ہوا اس کے اُلٹ، ذِکر میں غفلت کی وجہ سے وہ ہاتھ ملتا رہ گیا بالآخر اُسے سوائے خسارے کے کچھ حاصل نہ ہوا۔ اور کچھ حاصل ہو بھی کیسے سکتا تھا قرآن کا اٹل فیصلہ ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝﴾ [1]

''اے ایمان والو تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کے ذِکر سے غافل نہ کر دیں جنہوں نے ایسا کیا وہی خسارہ پانے والے ہیں۔''

عمومی طور پر انسان مال، دکان اور اولاد کی وجہ سے بے نماز بنتا ہے انہیں دونوں کی وجہ سے اَذکار میں غفلت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں باتوں کا قرآن کی آیت میں ذِکر کرتے ہوئے واضح کر دیا کہ جو شخص اِن کے پیچھے لگ کر اَذکار میں غفلت کرے گا وہی اصل میں دونوں جہانوں کا نقصان اور خسارہ اُٹھائے گا اور قرآن پاک کی دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ ایسا شخص دن بہ دن مشکلات اور نقصانات میں آگے ہی بڑھتا چلا جائے گا۔

﴿وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝﴾ [2]

''اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذِکر سے منہ پھیرے گا وہ اُسے سخت عذاب میں مُبتلا کرے گا۔''

آج ہمارے معاشرے میں قدم قدم پر نقصانات کی اصل وجہ ہی یہی ہے کہ ہم دُنیا کی تلاش میں اور مفادات کی دوڑ میں اپنے محسن حقیقی کی یاد سے ہی غافل ہو جاتے ہیں۔

اللہ کی قسم.....! ہماری آنکھوں نے کئی بار ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جنہوں نے مساجد کو بے آباد کرتے ہوئے اپنے کاروبار آباد کیے، کوٹھی، کار اور بنگلے لے کر ذِکرِ الٰہی سے غافل ہو گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بالآخر ان کو عبرت کا نشان بنا دیا۔ یاد رکھو ذِکرِ الٰہی میں غفلت سراسر ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

4 ایسا شخص تو مردار ہے

ذِکرِ الٰہی میں غفلت کا چوتھا بڑا نقصان یہ ہے کہ ایسے شخص کو رسول اللہ ﷺ نے مردہ قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذِکر نہیں کرتا، جو شخص نماز نہ پڑھے، تلاوت کا اہتمام نہ کرے اور اَذکار پر پابندی نہ کرے وہ بظاہر کتنا ہی موٹا

[1] سورۃ المنافقون:9 [2] سورۃ الجن:17

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تازہ اور طاقت ور نظر کیوں نہ آئے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں وہ زندہ لاش ہے صحیح البخاری میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)) [1]

''ایسے شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذِکر کرتا ہے اور ایسے شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذِکر نہیں کرتا، زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔''

آپ غور فرمائیں....! اس مثال کے بعد بھی کسی قسم کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے کہ انسان مسلمان ہو کر بھی ذِکر الٰہی میں غفلت کرے.....؟ پابندی سے اَذکار نہ پڑھے....؟

ایسا انسان کس قدر بدنصیب ہے کہ جس کو رسول اللہ ﷺ جیتے جی مردہ لاش کہہ رہے ہیں.... استغفر اللہ

انفرادی اَذکار کے ساتھ ساتھ اپنے گھروں میں بھی نوافل اور تلاوت کا اہتمام کرتے رہنا چاہیے کیوں کہ ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ:

((مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ وَالْبَيْتُ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)) [2]

''ایسے گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذِکر ہو اور ایسا گھر جس میں اللہ کا ذِکر نہ ہو، زندے اور مردے کی طرح ہے۔''

اور اسی طرح حضرت امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا وَتَفَرَّقُوا مِنْهُ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ. إِلَّا كَأَنَّمَا تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ. وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [3]

[1] صحیح البخاری: 6407، الصحیح لمسلم، 779

[2] صحیح البخاری: 6407، الصحیح لمسلم، 779

[3] سنن أبی داؤد: 4855، السلسلة الصحیحة: 77

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو قوم بھی کسی جگہ بیٹھی اور اللہ کا ذِکر کیے بغیر وہاں سے اُٹھ کھڑی ہوئی گویا کہ وہ گدھے کی لاش سے اُٹھ کر گئے اور وہ مجلس قیامت والے دن اُن پر حسرت ہوگی۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس چوتھے خطرناک نقصان سے محفوظ فرمائے۔

5 دونوں جہان برباد

ذِکرِ الٰہی میں غفلت کرنے والا شخص اس قدر بدنصیب، بدبخت اور اللہ کی رحمت سے دھتکارا ہوا ہے کہ اُس کا ذِکر بدختم نہیں ہو رہا آخر میں صرف یہ بات توجہ سے ذہن نشین فرمالیں کہ نماز، قرآن اور اَذکار سے منہ موڑنے والے شخص کے دونوں جہان بری طرح برباد ہو جاتے ہیں چاہے وہ کافر ہو یا کلمہ پڑھ کر اللہ کی یاد سے غافل رہے، سورہ طٰہٰ کی تین آیات کے ترجمے پر غور فرمائیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝﴾ [1]

''اور جو میرے ذِکر سے منہ موڑے گا اُسے یقیناً ایک تنگ زندگی نصیب ہوگی اور بروز قیامت ہم اُسے اندھا اُٹھائیں گے وہ کہے گا پروردگار تم نے مجھے اندھا کر کے کیوں اُٹھایا حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا جواب ملے گا ایسا ہی ہے ہماری آیات تیرے پاس آئی تھیں تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا اور آج تو بھی اسی طرح بھلایا جا رہا ہے۔''

اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اللہ کے ذِکر سے منہ موڑنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اُس کی کتاب سے منہ موڑ لے، اُس کی نماز سے منہ موڑ لے، اُس کے ذِکر سے منہ موڑ لے، اُس کے اسماء وصفات سے منہ موڑ لے اِس طرح کے سارے لوگ اِس آیت کی زَد میں ہیں اور حافظ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''اِعراض'' کا مطلب یہ ہے:

((أَعْرَضَ عَنْ كِتَابِيْ وَلَمْ يَتْلُهُ، وَلَمْ يَتَدَبَّرْهُ، وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ، وَلَمْ يَفْهَمْهُ)) [2]

[1] سورہ طٰہٰ: 124_126 [2] الوابل الصیب: 109

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’جس نے قرآن سے منہ موڑ لیا نہ اُس کی تلاوت کی، نہ اُس پر غور فکر کیا، نہ اُس پر عمل کیا اور نہ اُس کو سمجھا۔‘‘

اور یاد رہے....! صبح شام کے اَذکار سے ہمیشہ کے لیے منہ پھیر لینا اور رسول اللہ ﷺ نے جن جن مواقع کی جو دعائیں بیان کی ہیں اُن کو بالکل ترک کر دینا یہ بھی ذِکر الٰہی سے اعراض کی ادنیٰ شکل ہے جو کہ دُنیا میں بے برکتی اور نحوست کا سب سے بڑا سبب ہے۔

اور مزید حافظ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تنگ زندگی سے مراد یہ ہے کہ اُس کی دنیا بھی سختی اور پکڑ والی ہوگی اور برزخ میں بھی وہ اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو نماز، قرآن اور اَذکار پابندی سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو ذِکر الٰہی میں ہر قسم کی غفلت سے محفوظ فرمائے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

596

عبدالمنان راسخ ﷾ کی دیگر تالیفات

اُردو تصانیف

1	معجم اصطلاحات الاحادیث النبویۃ	(عربی) صفحات 280+	دار ابن حزم بیروت لبنان
2	معجم اصطلاحات اصول الفقہ	(عربی) صفحات 270+	دار ابن حزم بیروت لبنان
3	الطالبات مع احادیث الرسول	(عربی) صفحات 72+	دار السلام لاہور، ریاض

عربی تصانیف

4	خوشبوئے خطابت	صفحات 500+	مکتبہ قدوسیہ لاہور
5	منہاج الخطیب	صفحات 500+	دار القدس لاہور
6	مصباح الخطیب	صفحات 500+	دار القدس لاہور
7	حصن الخطیب	صفحات 500+	دار القدس لاہور
8	ترجمان الخطیب	صفحات 500+	مکتبہ اسلامیہ لاہور
9	بستان الخطیب	صفحات 500+	مکتبہ اسلامیہ لاہور
10	معراج الخطیب	صفحات 500+	مکتبہ اسلامیہ لاہور
11	میزان الخطیب	صفحات 500+	مکتبہ اسلامیہ لاہور
12	بیان الخطیب	صفحات 500+	دار القدس لاہور
13	ریان الخطیب	صفحات 500+	راسخ اکیڈمی فیصل آباد
14	ریحان الخطیب	صفحات 350+	راسخ اکیڈمی فیصل آباد
15	کیا ہم اللہ کا ادب کرتے ہیں؟	صفحات 350+	مکتبہ قدوسیہ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

16	آپ پر سلامتی ہو	صفحات 200+	مکتبہ قدوسیہ لاہور
17	گھر برباد کیوں ہوتے ہیں ؟	صفحات 150+	مکتبہ قدوسیہ لاہور
18	اللہ، رسول کی لعنت پانے والے	صفحات 200+	راسخ اکیڈمی فیصل آباد
19	اصلاح کی راہیں	صفحات 400+	مکتبہ اسلامیہ لاہور
20	وہ ہم میں سے نہیں!	صفحات 120+	مکتبہ قدوسیہ لاہور
21	گالی ایک سنگین جرم	صفحات 100+	مکتبہ قدوسیہ لاہور
22	انسانیت کا زیور نرمی	صفحات 100+	مکتبہ قدوسیہ لاہور
23	شان حسن و حسین رضی اللہ عنہما	صفحات 256+	راسخ اکیڈمی فیصل آباد
24	کتاب الاذکار	صفحات 256+	راسخ اکیڈمی فیصل آباد
25	خواتین کے لیے حدیث کی کتاب	صفحات 100+	دارالسلام لاہور، ریاض
26	تاریخ و مصطلح الحدیث	صفحات 80+	مرکز اسلامی فیصل آباد
27	رحمت کے فرشتے آپ کے پاس	صفحات 64+	مکتبہ قدوسیہ لاہور
28	طلاقیں کیوں ہوتی ہیں؟	صفحات 64+	مکتبہ اسلامیہ لاہور
29	معجم اسمائے حسنیٰ	صفحات 64+	راسخ اکیڈمی فیصل آباد

دیگر تراجم اور فوائد

30	ترجمہ و فوائد سلسلہ احادیث صحیحہ	(دو جلدیں)	صفحات تقریباً 1600	مکتبہ قدوسیہ لاہور
31	ترجمہ و تکملہ صحیح سیرت الرسول ﷺ	(ایک جلد)	صفحات تقریباً 750	ادارہ کتاب و حکمت فیصل آباد
32	فوائد و تخریج سنن الدارمی	(دو جلدیں)	صفحات تقریباً 1800	انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور
33	ترجمہ اطیب المنح		صفحات تقریباً 150	مکتبہ دارارقم فیصل آباد

ادارہ کتاب و حکمت ○ راسخ اکیڈمی فیصل آباد
+92 300 66 86 931

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

598

ہزاروں کی تعداد میں مقبول ہونے والی ایک منفرد کتاب

اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لیے انمول خزانہ

کتاب الاذکار

خوشگوار زندگی اور دِلوں کے سکون کے لیے

تالیف

ابوالحسن عبدالمنان الراسخ

راسخ اکیڈمی

پانی پت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کتاب اور صاحبِ کتاب کے متعلق اکابر کی رائے

قائد ملت سلفیہ علامہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر ﷾

مولانا عبدالمنان راسخ، ماشاء اللہ ہماری جماعت کے مقبول ومحبوب علما میں سے ہیں، ان کی تحریر عموماً بامقصد اور آج کی اصطلاح میں ''ٹارگٹڈ'' (Targeted) ہوتی ہے اور اُس کا ہدف سننے اور پڑھنے والوں کو دین پر عملی طور پر چلنے کے لیے آمادہ وتیار کرنا اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلانا اور اللہ رب العالمین سے اپنا تعلق جوڑنے اور مضبوط کرنے کی ترغیب دینا ہوتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ مولانا عبدالمنان راسخ کی یہ کتاب اَذکار میں ایک نمایاں مقام کی حامل ہے اور اسے اس موضوع پر جامع ترین اور مستند ترین کتابوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

فرزند ارجمند علامہ شہید انجینئر حافظ ابتسام الٰہی ظہیر ﷾ آف لاہور

مولانا عبدالمنان الراسخ سے میرے تعلقات کئی برسوں پہ محیط ہیں۔ میں نے مولانا عبدالمنان راسخ کو ایک علم دوست انسان پایا ہے، آپ ایک فصیح وبلیغ خطیب اور صاحب قلم وقرطاس ہیں، جس موضوع پر بولتے اور لکھتے ہیں، اُس موضوع پر بولنے اور لکھنے کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ آپ کی تقریریں سننے والے لوگ آپ کے خطابات سے استفادہ کرتے اور آپ کی تحریریں پڑھنے والے لوگ علم وحکمت کے موتیوں کو چنتے اور اپنی اصلاح کی اور اپنی زندگی کو کتاب وسنت کی تعلیمات کے رنگ میں رنگنے کی جستجو کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں مولانا عبدالمنان راسخ نے اَذکار کے حوالے سے جس انداز میں قلم کو چلایا ہے، یقیناً وہ ہر اعتبار سے قابل تحسین ہے۔

استاذ القرآن والحدیث قاری صہیب احمد میر محمدی ﷾

ہمارے محترم ومکرم، فاضل وپیارے بھائی الشیخ عبدالمنان راسخ (حَفِظَهُ اللّٰهُ وَسَلَّمَهُ وَاسْتَعْمَلَهُ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ) ہیں۔ جو ایک نیک، صالح، محقق عالم دین، مبلغ اور مربی ہیں، جنہوں نے ''ذکر الٰہی سے معرفتِ الٰہی تک'' کتاب لکھ کر خصوصاً کاروان دعوت میں شریک ہونے والوں کے لیے زادراہ اور عام مسلمانوں کے لیے بڑی خیر خواہی کا قدم اٹھایا ہے، جس سے ہمارے دل بہت سرشار ہوئے ہیں۔ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے جہاں بہت علم کی نعمت سے نوازا ہے وہاں عمل صالح اور خوش اخلاقی اور تواضع کے ساتھ ساتھ قلم سیال کی نعمت سے بھی نوازا ہے۔ ہماری بڑی امیدیں ان سے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایمان صحت، خوشی اور عزت اور برکت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور دنیا کے تمام طبقات کے لوگوں کو اس کتاب سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے ایک ایک حرف کو صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین